کلینیکل میٹریا میڈیکا

پروفیسر آرنسٹ اے فیرنگٹن

ترجمہ و ترتیب

ہومیو ڈاکٹر ملک محمد مسعود یحییٰ

ڈی ایچ ایم ایس۔آر ایچ ایم پی (پاکستان)

Hamdard Al-Majeed College of Eastern Medicine
Faculty of Eastern Medicine, Hamdard University
Madinat al-Hikmah, Sharea Madinat al-Hikmah, Muhammad Bin Qasim Avenue, Karachi-74600, Pakistan.
Phones: 6996001-2, Fax: 6996002, E-mail: registrar@hamdard.edu

تبصرہ

ڈاکٹر ملک محمد مسعود ہومیوپیتھی کے علم و فلسفہ پر گہری نظر رکھتے ہیں، اس موضوع پر ان کی تحریریں نہایت بصیرت افروز ہوتی ہیں، انہوں نے حال ہی میں ڈاکٹر ای۔ اے۔ فرینگٹن کی میٹریا میڈیکا جیسی ضخیم کتاب کا ترجمہ ایسی سلیس اردو میں کیا ہے۔ جسے دیکھ کر حیرت و مسرت ہوتی ہے۔

طب جدید و قدیم ہو۔ یا ہومیوپیتھی، ان کے مزاج کی فلسفیانہ پیچیدگی، اور ان کے مضامین کی گہرائیاں دوسری زبانوں میں منتقل کرنے میں بیحد دشواریوں کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔

مترجم نے ہومیوپیتھی میں معالجات مطب پر فرینگٹن کی کتاب کا ترجمہ پانچ سال کی مسلسل محنت اور عرق ریزی کے بعد کیا ہے، اس کتاب سے ہومیوپیتھی کی عملی و تربیتی کتابوں میں ایک وقیع اضافہ ہوا ہے۔

مترجم کو ہر قدم پر اپنی علمی ذمہ داریوں کا احساس تھا، اس لئے وہ ہومیوپیتھی کے معالجات کے تمام علمی نکات کی تفہیم و ابلاغ کے فرض سے بہ خوبی عہدہ برآ ہوئے ہیں، زبان و بیان کی دلکشی نے ہر مضمون کو سہل بنادیا ہے۔

یقین ہے کہ یہ کتاب ہومیوپیتھی سے معالجانہ شغف رکھنے والوں کیلئے مشعل راہ ثابت ہوگی۔ اللہ تعالٰی مترجم کو جزائے خیر عطا فرمائے۔ آمین

حکیم عبدالحنان
ڈین و پرنسپل

Homoeopathy **BM Homoeopathic Pharmacy** (Regd.)

Ref : BM/3018/2000

Date: 12/07/2000

محترم جناب ہومیوڈاکٹر ملک محمد مسعود صاحب

ہومیو فوشیلٹی کلینک

مین بازار جوہر آباد 41200

ضلع خوشاب

السلام علیکم!

بارگاہ خداوندی سے آپ کی خیریت مطلوب ہے اور امید واثق ہے کہ حسب معمول آپ بیمار افراد کی مسیحائی میں مصروف ہوں گے۔ دعا ہے کہ خدائے بزرگ و برتر آپ کے دست شفاء میں وسعت عطا فرمائے اور آپ کامیابی کی منازل طے کرتے چلے جائیں۔

آپ کے ارسال کردہ لیکچر نمبر 72 کا اردو ترجمہ میں نے بغور پڑھا جس میں کاسٹیکم کے ساتھ کاربو ویج، بیلیکس، کالو سنتھ، ز بس ٹاکس، ڈلکامارا، ایکونائیٹ، کاسٹیکم اور ایکم کو مختلف وضاحتوں کے ساتھ بہت ہی خوبصورتی سے بیان کیا گیا ہے۔ اس تحریر کی تفصیل کو پڑھ کر یقیناً میں یہ لکھنے پر مجبور ہوں کہ اگر آپ کی اس کتب کا مطالعہ پریکٹیشنرز بغور کریں تو ان کے ذہن میں یہ علامات ہمیشہ کے لئے جذب ہو جائیں گی۔ اور وہ کسی بھی مریض کا معائنہ کرتے وقت ان علامات کو ذہن میں رکھ کر دوا کی تجویز کامیاب طریقے سے کر سکیں گے۔

میں دعا گو ہوں کہ اللہ پاک آپ کو مزید ہمت عطا فرمائے۔ آمین۔

طالب خیریت و دعا گو

12/7

امان اللہ بسمل حمید

لاہور

ڈاکٹر ملک محمد مسعود یحیٰ کی ۲۱ویں صدی "ہومیوپیتھی" کے عظیم مصنف و مفکر

ہومیو ڈاکٹر ملک محمد مسعود یحیٰ صاحب کی کتاب " کلینکل میٹریا میڈیکا" کی کمپوزنگ کا شرف ناچیز کو حاصل رہا۔ میری زندگی کا بیشتر حصہ کتب بینی میں گزرا مختلف اقسام کی کتب کا مطالعہ کیا مگر ڈاکٹر صاحب کی کتاب نے بہت متاثر کیا۔ ڈاکٹر صاحب کی کاوش اور محنت کو خراج تحسین پیش کرتا ہوں کہ انہوں نے اپنی کمال مہارت سے ہومیوپیتھی کے پیشے کو زندہ رکھا۔ ڈاکٹر صاحب کی کتاب ہر لحاظ سے جامع اور مکمل کتاب ہے یہ کتاب ہومیوپیتھی کے طلباء کے لئے بالخصوص اور عوام الناس کے لئے بالعموم ایک نادر تحفہ ہے میری رائے ہے کہ حکومت پاکستان ہومیوپیتھی کے طلباء کے لئے اس کتاب کو سلیبس میں لازمی مضمون قرار دے۔

مجھے کتاب کی کمپوزنگ سے علم ہوا کہ جو کتاب اتنی عظیم ہے جس میں مصنف نے ہر مرض کی دوا واضح بیان کر دی ہے تو وہ مصنف کتنا عظیم ہوگا جس کے ہاتھوں نے یہ کتاب لکھی ہے۔ میری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ صاحب کتاب کو صحت و تندرستی کی نعمت سے مالا مال کرے جس طرح عوام الناس اس کتاب کی افادیت سے مالا مال ہوں گے۔ اس کتاب کا ہر ہر لفظ جواہرات کی مانند ہے اور مصنف کی یہ جدوجہد "ہومیوپیتھی" کا سمندر ہے۔

خیر اندیش

میر زمان میر

ایم۔اے سیاسیات

کمپیوٹر اپریٹر

ڈوڈنیال، صحافی، نیلم ویلی، آزاد کشمیر

مورخہ ۶ اکتوبر، ۲۰۰۰ء

بسم اللہ الرحمن الرحیم

کلینیکل میٹیریا میڈیکا' پروفیسر ارنسٹ اے فیرنگٹن 'کا ترجمہ از ہومیو ڈاکٹر ملک محمد مسعود یحییٰ صاحب ڈی۔ایچ۔ایم۔ایس۔آر۔ایچ۔ایم۔پی' دیکھنے کا شرف میر زمان میر صاحب کے پاس حاصل ہوا۔ ڈاکٹر صاحب کا صرف ایک مضمون "بیلاڈونا" پر دیئے گئے لیکچر کا مطالعہ کیا صاحب موصوف نے جس وضاحت سے پوری کتاب لکھی ہے وہ اپنی مثال آپ ہے۔ اس کتاب کو نیشنل بک فاؤنڈیشن نے شائع کر کے ہومیو پیتھک طریقہ علاج کے فروغ کی بے مثال خدمت انجام دی ہے۔ کتاب کا مطالعہ ہومیو پیتھک طلباء اور پریکٹیشنر حضرات کے لئے بیش بہا خزانہ ثابت ہو گا۔

اکیسویں صدی کے پیچیدہ امراض کے علاج معالجہ کے لئے کتاب ہذا سنگ میل کی حیثیت رکھتی ہے۔ بلاشبہ ڈاکٹر صاحب جس محنت ' لگن اور ہمت سے اس کتاب کو منظر عام پر لائے ہیں قابل صد تحسین ہیں۔ میرے خیال میں یہ کتاب ہومیو پیتھک کا سمندر ہے۔ دُعا ہے کہ اللہ تعالیٰ صاحب موصوف کو ہومیو پیتھک طب کی مزید خدمت کرنے کی توفیق عطاء فرمائے اور صحت و تندرستی اور ایمان کی دولت سے مالا مال فرمائے آمین۔

خیر اندیش

ہومیو ڈاکٹر نور محمد بھدرواھی

خطیب جامع مسجد حنفیہ ' درگاہ حضرت بری امام اسلام آباد

وپروپرائٹر :۔ زاہد ہومیو سینٹر 'بری امام 'اسلام آباد

مورخہ ۱۶ اکتوبر ' ۲۰۰۰ء

[illegible] صاحب

سلام علیکم۔

امید ہے بخیریت ہوں گے۔ آپ کے خط سے منسلک ڈاکٹر فیرنگٹن کے لیکچر ۱۴ پر بھی آپ کا [illegible] ترجمہ پڑھ کر معلوم ہوا کہ آپ کی کوششیں قابل تعریف ہیں۔ دور حاضر میں ہومیوپیتھی معالجین کے لئے ایسے تراجم کی اشد ضرورت ہے۔ ترجمہ کا انداز بیان سادہ لفظوں میں پڑھنے والوں کے ذہن و ادراک میں ادویات کی مکمل تصویر اور علامات مرتسم ہو جاتی ہیں۔

آپ جہاں بھی ہیں جس حال میں بھی ہیں رک رک کر سانس لے لے کر اپنی منزل مراد کی طرف بڑھتے جائیں انشاء اللہ ایک دن خود بخود آپ کی منزل مقصود آپ کے سامنے ہو گی۔

آپ کا دعا گو

ڈاکٹر نیاز الدین نیاز
ادیب کامل ایم۔ یو علیگ
گلی نمبر ۱، چاہ تیلیاں۔ نوشہرہ روڈ۔ گوجرانوالا، پاکستان
فون نمبر 226754

مورخہ ۲۷ ستمبر، ۲۰۰۰

فہرست

صحت ایک امانت

اس لامتناہی کائنات کی بیکراں وسعتوں میں رنگینی نوبہار کے بے حد و حساب جلوے ہر طرف بکھرے ہوئے ہیں جن کی بوقلمیوں کا احاطہ ممکن نہیں۔ حجر سے شجر تک جمادات سے نباتات تک چرند سے پرند تک اور حیوان سے انسان تک آب و گل کا ایک جہاں آباد ہے جو جمود و حرکت کی ایسی ایسی دلفریبیوں پر محیط ہے جن کے اسرار سے پردہ اٹھانے کی ہر سعی و کوشش نئی حیرتوں کو جنم دیتی ہے تخلیق کے ہر رنگ کے سوانگ ہیں ہر انگ کے ہزاروں پرتو اور ہر پرتو کی لاکھوں جہتیں درجہ بدرجہ آگے بڑھتا ہوا یہ تخلیقی عمل انسان کے سر پر اشرف المخلوقات کا تاج سجا دیتا ہے انسان جو احسن تقویم ہے اسے اسفل سافلین سے بچانے کے لئے تمیز خیر و شر سے نوازا گیا عقل کے چراغ سے اس کی ہستی کو روشن کیا گیا اور وحی الٰہی کے نور سے عقل کی راہنمائی کر کے اسے صراط مستقیم پر گامزن کیا گیا۔

ساری مخلوقات میں انسان لاثانی ہے مگر فانی ہے۔ دنیا کی ہر چیز اس کی تابع ہے مگر وہ خود اللہ کے تابع ہے اللہ کا خلیفہ یعنی نائب ہونے کی وجہ سے وہ ان سب پر تصرف کا حق ضرور رکھتا ہے مگر اپنے سمیت وہ کسی چیز کا مالک نہیں بلکہ مالک کا نائب ہے۔ خدائے بزرگ و برتر کا کارندہ ہونے کی وجہ سے وہ اپنی جسم و جان سمیت تمام اشیا کا امین ہے کائنات کے تمام مظاہر اس کا جسم جان جوانی علم دولت طاقت اقتدار اور وقت غرض ہر چیز اس کے پاس امانت کے طور ہے وہ مالک کے بتائے ہوئے طریقہ کے مطابق اور اس کی مقرر کردہ حدود کے اندر ان سب کو استعمال کر سکتا ہے ان سے لطف اندوز ہو سکتا ہے ان سے تسکین راحت و جان کر سکتا ہے مگر ایک روز اسے یہ سب کچھ مالک کو واپس لوٹانا ہے خود بھی مالک کے پاس واپس لوٹنا ہے اور حاضر ہو کر ہر چیز کا حساب و کتاب دینا ہے گویا وہ آزاد نہیں پابند ہے مالک نہیں نگہبان ہے۔

Scanned by CamScanner

اللہ کی بخشی ہوئی ان ساری نعمتوں میں صحت بہت بڑی نعمت ہے۔ بنظر غائر دیکھیں تو اصل طاقت اور دولت یہی ہے جس کے پاس صحت کی طاقت نہیں اس کی بے طاقتی دیکھا چاہیے۔ جس کے پاس صحت کی دولت نہیں اس کی مفلسی اور غربت بھی دیکھا چاہیے۔ لہذا ان تفویض کردہ فرائض کی ادائیگی مالک کی بخشی ہوئی زندگی سے استفادہ خالق کے عطا کردہ سانسوں کے ذخیرے کے صحیح استعمال اور رب کائنات کی طرف سے مہیا کردہ وقت کی مہلت کو روز آخر مہلک ہونے سے بچانا تندرستی و توانائی اور صحت کے بغیر ممکن نہیں۔ پس اس حوالہ سے صحیح صورت حال یہ ہے کہ صحت ایک امانت ہے امانت کا تقاضہ حفاظت ہے خیانت نہیں۔ اسی لئے دین و دنیا کے سارے نظریات میں صحت کو بہت اہمیت دی گئی ہے۔ دنیا کے ہر معاشرے اور مذھب نے تندرست و توانا رہنے پر زور بھی دیا ہے نیز بیماریوں سے بچاؤ اور مدافعت کے طریقے بھی بتائے ہیں۔ دواؤں اور دعاؤں کی صورت میں انسان کی راہنمائی بھی کی ہے۔

اسلام نے قوی مومن کو ضعیف مومن سے بہتر قرار دیا ہے۔ ایسے کاموں سے بچنے کی تلقین کی ہے جن کے نتیجہ میں صحت تباہ ہوتی ہے۔ خودکشی کو حرام قرار دیا ہے۔ نوجوانوں میں صحت مند سرگرمیوں کے فروغ کی تلقین کی ہے۔ بیماری کی حالت میں احتیاط اور علاج پر زور دیا ہے۔

نبی کریم ﷺ نے بیماریوں کی ماہیت اصول علاج اور علاج کے ضمن میں نایاب تحائف مرحمت فرمائے ہیں۔ جن کی اساس پر طب نبوی کے ہزاروں مجموعے معرض وجود میں آئے۔ آپ نے علاج کے مسئلے کو بچاؤ اور ادویہ تک محدود نہیں رکھا بلکہ شفا حاصل کرنے کے لئے اللہ تعالیٰ سے مہربانی حاصل کرنے کے طریقے بھی عطا فرمائے ہیں۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا۔

"جب دوائی کے اثرات بیماری کی ماہیت کے مطابق ہوتے ہیں تو اس وقت اللہ کے حکم سے مریض کو شفا ہو جاتی ہے۔" (مسلم)

قرآن پاک نے حیات و موت اور تندرستی وبیماری کے سارے فلسفوں کو اس ایک آیت میں سمیٹ دیا ہے۔ جس میں بیمار کو یہ دعا سکھائی گئی ہے کہ "جب میں بیمار ہوتا ہوں تو وہ مجھے شفاء دیتا ہے۔"

اپنے آپکو صحت مند تندرست و توانار کھنا اور بیماری کی صورت میں شفاء کے لئے علاج معالجہ کی کوشش کرنا ہر انسان کا فرض ہے۔ موت کے سوا ہر مرض کی دوا ہے تلاش کے اس سفر میں انسان نے بڑی بڑی بیماریوں پر قابو پایا ہے مگر دوا کے ساتھ دعا کرنے والوں کی مراد جلد بر آتی ہے۔ اور روحانی علاج بلا شبہ انسان کو مایوسی سے بچا کر حوصلہ مند بناتا ہے۔

انسان نے اپنے گردونواح کے حالات اپنے نظریات اور وقت و زمانہ کے تقاضوں کے مطابق علاج کے بہت سے طریقے دریافت کئے اور اپنائے ہیں۔ دیسی طریقہ علاج سے یونانی طریقہ علاج تک اور ایلوپیتھی سے ہومیوپیتھی تک لوگ اپنے اپنے مزاج ضرورت اور ماحول کے مطابق ان سے استفادہ کرتے ہیں ہر طریقہ علاج کی اپنی افادیت ہے اور اپنے اپنے تقاضے ہیں۔ یوں کہیے کہ پسند اپنی اپنی اور خیال اپنا اپنا۔

ہومیوپیتھی یعنی علاج بالمثل ایک قدیم طریقہ علاج ہے۔ کم خرچ بے ضرر اور دور رس ہونے کی وجہ سے آج کی جدید سائنس بھی اس کی اہمیت کم نہیں کر سکی بلکہ اس کی ضرورت روز بروز اجاگر ہو رہی ہے۔ اور یہ طریقہ علاج مقبول سے مقبول تر ہوتا جا رہا ہے۔ اس طریقہ علاج میں معالج کے علم تجربہ اور مطالعہ کو خصوصی اہمیت حاصل ہے۔ دوا کو علامات سے ہم آہنگ کر دینا ایک فن ہے۔ جس سے بعض اوقات معجزے بھی رونما ہو جاتے ہیں۔ اس طریقہ علاج میں معالج کی اس اہمیت کے پیش نظر اس کی تربیت اور راہنمائی نہایت ضروری ہے۔

ہومیوپیتھی کوئی منہ زبانی یا سینہ باسینہ چلنے والا علم نہیں بلکہ اس کے قوائد و ضوابط طریقے اصول اور قاعدے دوائیں اور مرض کی علامات سب تحریری شکل میں موجود ہیں اور غیر ملکی زبانوں میں ان پر وسیع لٹریچر موجود ہے مگر پاکستان میں چند سرسری چیزوں کے علاوہ

اس کے بنیادی اور اساسی لٹریچر کی طرف کوئی خاص توجہ نہیں دی گئی۔ ایسے ماحول میں ھومیو پیتھی کی بنیادی کتاب کو اردو زبان میں منتقل کر کے محفوظ کرنا آنے والے کل کی سوچ تھا جسے ڈاکٹر ملک محمد مسعود صاحب نے آج عملی جامہ پہنا کر ایک شاندار کارنامہ سر انجام دیا ہے۔ بلاشبہ یہ بڑی ریاضت کا کام تھا جس کے تقاضوں سے ڈاکٹر ملک محمد مسعود صاحب جیسا صاحب علم اہل زبان اور مستقل مزاج ہی عہدہ بر آ ہو سکتا تھا۔ اب ان کی اس محنت کا صلہ یہ ہے کہ اس کتاب کو ہومیو پیتھی کے طالبعلموں تک پہنچایا جائے اور اس سے زیادہ سے زیادہ استفادہ کیا جائے۔ یہی مترجم کی اصل حوصلہ افزائی ہے اور اس کی محنت کا صحیح صلہ۔ گو ڈاکٹر ملک محمد مسعود کسی ستائش کی تمنا اور صلہ کی پرواہ کے بغیر کام کرنے کے عادی ہیں۔

میری اللہ تعالیٰ سے دعا ہے۔ کہ وہ صحت کی امانت کی حفاظت میں ڈاکٹر ملک محمد مسعود کی ان کوششوں کو قبول و مقبول فرمائے۔ آمین

(میاں محمد آصف)
سینئیر سپرنٹنڈنٹ پولیس
فیصل آباد
۱۳ مارچ ۱۹۹۸ء

گفتگو

ڈاکٹر جے ٹی کینٹ کہتا ہے کہ جب مرض کا علاج کرتے ہوئے ناکامی ہوتی ہے تو دراصل ہومیو پیتھ ناکام ہوتا ہے نہ کہ قانون بالمثل۔ لیکن ناکام ہونے کا یہ مطلب نہیں کہ انسان ہمت ہار دے بلکہ اس کا مطلب ہے کہ انسان کمال فن حاصل کرے زیادہ علم حاصل کرنے کی جستجو کرے کیونکہ ناکامی کامیابی کا پہلا زینہ ہے۔

ایک کامل فن بننے کے لئے ہمیں اپنے قدیم اساتذہ کی پیروی کرنی ہوگی جو ہمارے لئے آسان ہے کہ ان اساتذہ کی کتب کا مطالعہ کیا جائے خود کو ہومیو پیتھی کی گہرائیوں میں ڈبویا جائے اور وہ موتی نکالے جائیں جو ابھی تک ہومیو پیتھ حضرات یا طلباء کی نظروں سے اوجھل ہیں ہومیو پیتھی تجربے اور مشاہدے کا علم ہے ڈاکٹر ای اے فیرنگٹن کا مٹیریا میڈیکا ہر ہومیو پیتھک طالب علم کے لئے مشعل راہ ہے اور کلاسیکل ہومیو پیتھک لٹریچر ہے۔ ڈاکٹر فیرنگٹن نے کتاب الادویہ میں چار سو ستر ادویات درج کی ہیں اور ایک صد انچاس ادویات پر تفصیل سے بحث کی ہے انہوں نے ادویات کو تین گروہوں میں تقسیم کیا ہے اور زیادہ جگہ پولی کریسٹ ادویات کو دی ہے ایک ہی جگہ کئی ادویات کا موازنہ کرتے ہیں۔ دنیا میں لاکھوں ہومیو پیتھ اس کتاب سے مشورہ لیتے ہیں اگر ان کی بتائی ہوئی راہ پر چلا جائے تو ادویات کا علم حاصل کرنا سہل ہو جاتا ہے۔ اور یہ کتاب تو ہومیو پیتھی کے طلباء کے لئے بیش بہا علمی خزانہ ہے۔

قانون بالمثل ایسا قانون ہے جسے قیامت تک جھٹلایا نہیں جا سکتا۔ یہ فطرت کا قانون ہے اور ہومیو پیتھ اس قانون کے دائرے میں رہتے ہوئے مرض کا سراغ لگا کر حسن ترتیب حال کرتا ہے اس لئے امراض کی زبان اور ادویہ کی زبان میں مطابقت تلاش کرتا ہے ہومیو پیتھ کے لئے ضروری ہے کہ وہ ادویات کی خصوصیات سے بہرہ ور ہو۔ ہمارے ہاں

عام طور پر یہ خیال کیا جاتا ہے کہ ہومیوپیتھی بہت سست طریقہ علاج ہے اور شفایاب ہونے میں بہت وقت لگتا ہے۔ یہ خیال بالکل غلط ہے جب دوا بالمثل ہو تو اس کے اثرات دوا کے زبان پر لگتے ہی شروع ہو جاتے ہیں اور مریض شفائی جانب گامزن ہو جاتا ہے۔

ڈاکٹر فیرنگٹن نے اپنی زندگی ہومیوپیتھی کے لئے وقف کر دی تھی اڑ تیس سال کی قلیل عمر میں انہوں نے ایسے بے مثال کام کئے کہ ان کا نام تاقیامت زندہ رہے گا۔

اس کتاب کا جرمن ہسپانوی اور بنگالی زبان میں ترجمہ ہو چکا ہے۔ کسی بھی ایسی کتاب جس کو ایک ماہر استاد نے اپنے قلم سے تحریر کیا ہو اس کا ترجمہ کرنا بہت ہی محنت طلب کام ہوتا ہے تمام کا تمام علم انگریزی کتابوں میں موجود ہے اور ہمارے ہاں اردو کتب کی کمی ہے۔ اس کا اردو ترجمہ کرنا میرے لئے باعث سعادت اور صدقہ جاریہ ہے اب میں اس میں کس حد تک کامیاب رہا ہوں اس کا فیصلہ تو اہل فن کریں گے۔

کتاب میں جگہ جگہ ادویات سے شفایاب کئے جانے کا ذکر موجود ہے۔ ہومیوپیتھ حضرات کو یہ ذہن نشین کر لینا چاہئیے کہ شافی اللہ تبارک وتعالیٰ کی ذات ہے معالج صرف وسیلہ ہے اور معالج کا کام اتنا ہے کہ وہ اپنی صلاحیتیں بروئے کار لا کر ایمانداری اور دیانتداری سے مریض کے لئے دوا تجویز کرے ہر گز کوتاہی نہ کرے ذہن میں لالچ کو جگہ نہ دے اور باقی معاملات اللہ تعالیٰ پر چھوڑ دے۔

مجھے قوی امید ہے کہ میری ادنیٰ سی کوشش کو معالجین طلباو طالبات اور عام قاری پسند کرے گا کتاب کی تکمیل میں میری ڈاکٹر بیٹی فرحانہ نسرین ملک اور میرے ڈاکٹر بیٹے محمد فرید مسعود ملک کی کوششیں بھی شامل ہیں۔

آخر میں میں ضروری سمجھتا ہوں کہ ان احباب کا تہہ دل سے شکریہ ادا کروں جنہوں نے کتاب کی اشاعت میں میری بھرپور مدد کی خصوصی طور پر میں برادر گرامی میاں محمد آصف اے آئی جی پولیس کا تہہ دل سے مشکور ہوں کہ انہوں نے بہت محبت کے ساتھ کتاب کا پیش لفظ ''صحت ایک امانت'' تحریر کیا اور ہمیشہ میری مدد پر کمر باندھے رکھی۔

میں جناب محمد اسلم راؤ صاحب ' عبدالحفیظ توقیر صاحب اور عزیزم میر زمان میر کے تعاون کا شکر گزار ہوں ان سب احباب کی اعانت کے بغیر کتاب کی اشاعت ممکن نہ تھی۔ میری اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ سب احباب پر انعامات کی بارش کرے اور درجات بلند کرے۔ آمین ثم آمین۔

کتاب میں اگر کوئی املائی سقم رہ گیا ہو تو اس کی ذمہ داری مجھ پر ہی عائد کی جائے گی۔

ہومیوڈاکٹر ملک محمد مسعود یحییٰ
ہومیوپیتھک فرٹیلیٹی کلینک
مین بازار' جوہر آباد ۴۱۲۰۰

مارچ ۱۹۹۸



پروفیسر ای اے فیر نگٹن کی یاد میں

ڈاکٹر ای اے فیر نگٹن یکم جنوری ۱۸۴۷ء کو ولیم برگ لانگ آئی لینڈ نیویارک میں پیدا ہوا اور ۷ دسمبر ۱۸۸۵ء کو فلاڈیلفیا میں وفات پائی فیر نگٹن کا خاندان اس کے بچپن میں ہی فلاڈیلفیا آکر آباد ہو گیا تھا اور یہیں ڈاکٹر ای اے فیر نگٹن نے تعلیم حاصل کی اور بہت جلد بطور ماہر ڈاکٹر اس کی شہرت آسمان کو چھونے لگی۔

فیر نگٹن کے بچپن سے اس بات کی شہادت ملتی ہے کہ وہ ذہین ہی نہیں بلکہ غیر معمولی ذہین طالبعلم تھا سکول کے تمام اساتذہ اس کی تعریف کرتے تھے۔

جب فیر نگٹن ہائی سکول میں داخل ہوا تو اس کا ذہن اور نکھر گیا پورے سکول میں فیر نگٹن جیسا ذہین کوئی طالبعلم نہ تھا وہ حقائق کو اس خوش اسلوبی سے استعمال کرتا کہ اس کے تمام اساتذہ حیران رہ جاتے سکول کے تمام اساتذہ اس سے حیرت انگیز لڑکا کہتے تھے میں نے اکثر اساتذہ اور پروفیسروں کو اس کی قابلیت اور نصاب تعلیم میں شامل مختلف علوم میں مہارت کی تعریف کرتے سنا۔

میں یہ ذکر بھی کرتا چلوں کہ تعلیمی زندگی کے دوران فیر نگٹن نے اپنے اخلاق غیر معمولی ذہانت اور قابلیت کے زور پر خود کو اساتذہ کا لاڈلا بنالیا تھا۔

ہائی سکول میں اپنا تعلیمی نصاب مکمل کرنے کے بعد فیر نگٹن نے شاندار کامیابی حاصل کی نہ صرف فیر نگٹن اپنی جماعت میں اول آیا بلکہ اس نے اتنے نمبر حاصل کئے جو اب تک کسی طالبعلم کا مقدر نہ ہوئے تھے۔

موسم گرما میں وہ اپنی جائے پیدائش دیکھنے کے لئے نیویارک چلا گیا اور گرمیوں کا پورا موسم وہیں گزارا خزاں کی آمد پر وہ فلاڈیلفیا واپس آگیا اور اپنا تعلیمی سلسلہ دوبارہ شروع کر دیا۔

اپنے بڑے بھائی ایچ ڈبلیو فیر نگٹن ایم ڈی کے زیر سایہ ۱۸۶۶ء کے موسم خزاں

میں فیر نگٹن نے پنسلوانیا کے ہومیو پیتھک کالج میں داخلہ لے لیا۔

یہاں بھی فیر نگٹن اپنے طالبعلم ساتھیوں میں نمایاں نظر آنے لگا زیادہ دیر نہ گزری کہ وہ اپنی جماعت کے ذہین طلباء میں شمار ہونے لگا ذہانت مستعد یاداشت علمی ریاضت اور پیشہ ورانہ ذمہ داری کی وجہ سے فیر نگٹن ہمارے سکول کا بہترین طالبعلم قرار پایا علاوہ ازیں فیر نگٹن غیر معمولی طور پر مذہب کی جانب مائل تھا اس کے نظریات زندگی کی راہوں میں روشنی پھیلاتا تھے ان میں شک یا دہندلا پن موجود نہ تھا اس کا نصب العین تھا کہ درست راستے پر قدم بڑھائے جائیں اور درست کام کیے جائیں اور اس نے ایسا ہی کیا جو لوگ اس کو جانتے ہیں وہ اس کی بات کی گواہی دیں گے۔

۱۸۶۷ء میں جب ہائنیمن میڈیکل کالج فلاڈیلفیا میں قائم ہوا تو یہ بات اس کے لئے اہمیت اختیار کر گئی کہ وہ پرانے کالج میں رہے یا نئے کالج میں داخلہ لے طویل غور و خوض اور بحث کے بعد اس نے فیصلہ کیا کہ وہ پرانے کالج سے ناطہ توڑ لے فیر نگٹن فلاڈیلفیا کے ہانیمن کالج میں داخلہ لینے والا دوسرا طالبعلم تھا یہاں بھی اس نے اپنا لوہا منوالیا اور مارچ ۱۸۶۸ء میں ڈاکٹری کی سند حاصل کی اس نے کالج کے اساتذہ اور طالبعلم ساتھیوں پر ثابت کر دیا کہ اڑسٹھ طلباء میں اس جیسا ذہین کوئی طالبعلم نہیں ہے اگر یہ کہا جائے کہ حسد کسی کی صفات کو آلودہ نہیں کر سکتا تو بجا ہو گا کیونکہ ہر گریجوایٹ فیر نگٹن کی تعریف سے خوشی محسوس کرتا تھا۔

تعلیم مکمل کرتے ہی فیر نگٹن نے اپنے والد کے گھر ۱۶۱۶ ماونٹ ورنن سٹریٹ میں اپنا مطب قائم کر لیا اور پریکٹس کی ابتداء کی جتنی محنت فیر نگٹن نے تعلیم حاصل کرتے وقت کی تھی پریکٹس کی ابتداء میں اس سے بھی زیادہ محنت کی شدید محنت کی وجہ سے فیر نگٹن بیمار ہو گیا حالانکہ جسمانی طور پر فیر نگٹن طاقتور تھا ۱۸۶۹ء کے موسم گرما میں فیر نگٹن نے یورپ کی تھوڑی سی سیر کی سیاحت سے اس کی صحت بہتر ہو گئی اس نے دوبارہ زور و شور سے پریکٹس شروع کر دی اس کے مریضوں کی تعداد دن بدن بڑھتی گئی۔

۱۴ ستمبر ۱۸۷۱ء کو فیر نگٹن نے فلاڈیلفیا میں مس الزبتھ آٹکن سے شادی کر لی

منگنی پہلے ہی ہو چکی تھی شادی کے بعد فیر نگٹن کو بہت خوشیاں نصیب ہوئیں اس نے جان لیا کہ اس کی بیوی مذہبی طور پر اور پیشہ ورانہ طور پر بھی مددگار جذبہ رکھتی ہے اور اس کی ہم مزاج ہے اس جوڑے کو اللہ تعالی نے تین بیٹوں اور ایک بیٹی سے نوازا۔

ہم جانتے ہیں کہ فیر نگٹن بہترین استاد تھا ۱۸۶۹ کے موسم بہار میں فیر نگٹن نے ہانیمن میڈیکل کالج میں طب قانونی کا استاد بننا قبول کر لیا اس کے لیکچر تسلی بخش ثابت ہوئے ۷۰-۱۸۶۹ء کی نشست کے بعد جب طب قانونی کے پروفیسر نے استعفی دے دیا تو کالج کی انتظامیہ نے اس کی جگہ فیر نگٹن کا انتخاب کیا دو سال کے اندر ہی پتھالوجی کے پروفیسر کی جگہ خالی ہو گئی تو فیر نگٹن کو پتھالوجی کا پروفیسر بنا دیا گیا ڈاکٹر گورنسی کے استعفیٰ کے بعد فیر نگٹن کتاب الادویہ کا پروفیسر بنا.

اب وہ اپنی خواہش کے مطابق اپنے منصوبوں کو عملی جامہ پہنا سکتا تھا فیر نگٹن نے گہرا مطالعہ کیا اسکی محنت کا یہی میدان تھا کتاب الادویہ کی تکمیل اس کی زندگی کا بہت بڑا کارنامہ ہے۔

فیر نگٹن میں تجزیہ کرنے کی خواہش بدرجہ اتم موجود تھی وہ تھیوری قبول نہ کرتا جب تک کہ ثبوت نہ حاصل کر لیتا اس نے بہ تعلق ہومیوپیتھی ہر سوال کا گہرا مطالعہ کیا اور کامل تحقیق کی قانون بالمثل دوا کی مقدار دوا کی طاقت کے موضوعات اس کی دلچسپی کا باعث تھے لیکن سب سے بڑھ کر کتاب الادویہ کا مطالعہ اس سے سرور بخشتا تھا۔

فیر نگٹن اور ہیرنگ کی روزانہ ملاقات اس کی فطری خواہش کو برانگیختہ کرتی جلد ہی ہمارے سکول کی استاد روح ڈاکٹر ہیرنگ نے پہچان لیا کہ فیر نگٹن وہ موزوں انسان ہے جو کتاب الادویہ کی تکمیل میں مددگار ثابت ہو سکتا ہے ڈاکٹر ہیرنگ ہنس کر کہا کرتا تھا کہ جب وہ مر جائیگا تو فیر نگٹن اس کی کتاب الادویہ کو مکمل کرے گا۔

فیر نگٹن نے نہ صرف پرانی ادویات بلکہ نئی ادویات کی آزمائشوں پر بھی ذاتی توجہ دی اس کی یادداشت غیر معمولی تھی پڑھانے کا انداز انوکھا تھا علامات یاد رکھتا تھا تاہم فیر نگٹن

بہت ہی قابل استاد تھا لیکچر کے دوران وہ دوا کے مخصوص عمل کا تجزیہ کرتا نہ صرف دوا کے عمل کی سطحی علامات بلکہ گہری علامات کا تعلق بھی بیان کرتا تھا ادویات کے خاندانی تعلقات پر اس کو عبور حاصل تھا اس کے چند تحقیقی مقالے جو ماہنامہ ہانیمین میں شائع ہوئے وہ ہمارے سکول کی ادبیات عالیہ میں شمار ہوتے تھے۔ جب فیرنگٹن کتاب الادویہ کا پروفیسر بنا تو اس نے ہومیوپیتھی کی ترقی کے لئے وقت اور توانائیاں وقف کر دیں یہ موضوع جامع اور بھرپور تھا۔ اس کی خواہش تھی کہ اس کا ہر طالبعلم اس مشکل موضوع کو آسانی اور سادگی سے سمجھ سکے۔ فیرنگٹن نے اس بے کیف موضوع میں نئی جان ڈال دی کتاب الادویہ کا پیریڈ سنجیدہ طلباء کے لئے دلچسپ نفع بخش اور فرض کی بجائے باعث تفریح ہوتا تھا فیرنگٹن کے تجزیاتی دماغ نے طلباء کو علامات کی بھول بھلیوں اور کمی بیشی کے گورکھ دھندے سے نکالا اور ان کو مختصر راستہ دکھایا تاکہ ذہین طالبعلم اکیلا بھی اس موضوع پر غور کر سکے۔

فیرنگٹن کی تمام تصانیف میں اس کی مہارت کا ثبوت ملتا ہے ہم دیکھتے ہیں کہ گریجوایشن کے تین سال بعد ہی فیرنگٹن فلسفیانہ طور پر دوا کی تشخیص ایسی زبان میں کرتا جس سے محسوس ہوتا تھا کہ اس کے پاس دوا کا گہرا علم موجود ہے حتی کہ اتنا علم ہمارے قدیم معالجوں کے پاس بھی نہ تھا میں آپ کو چھوٹی سی مثال پیش کرتا ہوں ڈاکٹر فیرنگٹن نے اپریل ۱۸۷۱ء کے ماہنامہ ہانیمین میں ایک مقالہ لکھا۔

ڈاکٹر فیرنگٹن لکھتا ہے کہ یہ انوکھی حقیقت ہے کہ سینیشونائی ڈیا قبیلے کی جن ادویات کی ہم نے آزمائش کی ہے (سائنا۔ آرٹی میزیا۔ کیمو ملا۔ ٹینا سٹیم۔ آرنیکا۔ سینیشو گریس وغیرہ) سب ادویات میں کسی نہ کسی طرح کی حرکت سے آفاقہ ہوتا ہے۔

آرٹی میزیا اعصابی امراض میں سائنا سے مماثل ہے لیکن ان دونوں کا آپس میں ایسا رشتہ ہے کہ اس کو نہ تو سائنا سے قبل اور نہ ہی بعد میں استعمال کیا جا سکتا ہے اور لا تعلقی ایسی ہے کہ ایک دوسری کی پیروی کرتی ہے۔

سلیشیا کا تعلق خواب خرامی کی حالت سے ہے سلیشیا نکس وامیکا اور کاسٹیکم کا تعلق

شمسی ضفیر دے ہے (یہ اس جگہ مروڑ دار درد پیدا کرتی ہے) ایب سنتھم آرٹی میزیا گروہ کی ایک اور رکن ہے جب اس کو برانڈی شراب نے ملا کر پیا جائے تو میں نے دیکھا کہ ہذیان پیدا ہو جاتا ہے (ایکٹر وغیرہ اس کو برانڈی میں ملا کر پیتے تھے) اس ہذیان میں صرف فرش پر چہل قدمی کرنے سے افاقہ ہوتا ہے (یعنی حرکت سے افاقہ) پس ہم دیکھتے ہیں کہ فیر نگٹن ابتدائی سالوں میں ہی کتاب الادویہ کو ماہرانہ انداز سے استعمال کرتا تھا ہمارے سکول کی مطبوعات اس کی قلمی کاوشوں سے مالامال ہوتی تھی۔

ڈاکٹر فیر نگٹن ہومیو پیتھ ہونے کا سزاوار تھا اس کے لئے ہومیو پیتھ ہونا معمولی بات نہ تھی وہ صرف وہ عمل کرتا تھا جو اس سے درست محسوس ہوتا تھا نفس پرست افراد کی مانند نمایاں کامیابی حاصل کرنے کی کوئی خواہش اس کے دل میں موجود نہ تھی وہ قربانی کو ترجیح دیتا تھا اور اپنی عقل کے مطابق درست راستے پر چلنا چاہتا تھا اور دولت حاصل کرنے کے لئے برے کاموں کو وسیلہ بنا کر مریضوں سے مالی فائدہ حاصل نہیں کرنا چاہتا تھا۔ کوئی بھی دماغ جس میں پیشہ ورانہ جدوجہد کی لگن موجود ہو اس کا بہت زیادہ اندازہ لگانا مشکل ہوتا ہے۔

ضروری ہے کہ معالج کا جھکاؤ سائنس کی جانب ہو کردار میں پختگی ہو جدوجہد میں سنجیدگی ہو دلائل میں استدلال ہو اور حکیمانہ بصیرت رکھتا ہو تو شدید ترین مخالف بھی اس کی تعریف کرنے پر مجبور ہو جاتے ہیں پس جب ایک ہومیو پیتھ بردبار ہو تو اس کے ہر عملی اقدام سے اس کا میلان علم کو ترقی دینے کی جانب ظاہر ہوتا ہے فیر نگٹن کی خصوصی خواہش تھی کہ اس کے ملک میں ہومیو پیتھی کو وہ عروج حاصل ہو جو اب تک حاصل نہیں ہو سکا۔

ڈاکٹر فیر نگٹن ہماری کاونٹی کے جلسوں میں بھرپور حصہ لیتا تھا بحث کے دوران اس کی باتیں بہت غور سے سنی جاتی تھیں ایسی بحث کوئی باصلاحیت فرد ہی کر سکتا تھا۔ فیر نگٹن تین سال تک صدارت کے عہدے پر فائز رہا اور اس نے بطور صدر وقار قائم رکھا اور صدر ہونے کا حق بھی ادا کیا۔

ڈاکٹر فیر نگٹن سٹیٹ سوسائٹی اور امریکن انسٹیٹیوٹ آف ہومیو پیتھی کا ممبر تھا

امریکن انسٹیٹیوٹ آف ہومیوپیتھی کی ممبر شپ اس نے ۱۸۷۲ء میں حاصل کی تھی فیر نگٹن کئی برس تک ادویات کی آزمائش کرنے والی کمیٹی کا بھی ممبر رہا اسی دوران اس کو بیورو آف میٹریا میڈیکا کا ممبر بھی بنالیا گیا تھا اپنی وفات تک وہ اس بیورو کا چیئرمین تھا ۱۸۸۴ء میں انسٹیٹیوٹ نے ڈاکٹر فیرنگٹن کو سائیکلوپیڈیا آف ڈرگ پیتھو جنسی کی ایڈیٹوریل کنسلٹنگ کمیٹی کا ممبر بنالیا۔

دسمبر ۱۸۷۹ء میں جب ماہنامہ ہانیمین کو فلاڈیلفیا کے ہانیمین کلب نے خرید لیا تو فیرنگٹن کو کلب کے اراکین نے رسالہ کے مدیر اعلیٰ کے فرائض سونپ دیے لیکن خرابیٔ صحت اور دوسرے فرائض کی بناء پر فیرنگٹن مدیر اعلیٰ کے فرائض سے سبکدوش ہو گیا تاہم بعد میں عام مدیر بننا قبول کر لیا اور اس عہدے پر تاحیات کام کیا اپنی وفات سے چند ہفتے قبل اس نے ایک کتاب پر تبصرہ لکھا یہ اس کا آخری مقالہ تھا۔ پس ہم دیکھتے ہیں کہ ڈاکٹر فیرنگٹن نے ساری زندگی ہومیوپیتھی کی ترقی کے لئے کام کیا ہومیوپیتھی اس کے لئے بہت اہم تھی جب کوئی کام رغبت سے کیا جائے تو محنت کی سختی یا شدت محسوس نہیں ہوتی فیرنگٹن ہومیوپیتھی کے پیشے کا معیار بلند کرنے کا خواہش مند تھا۔

فیرنگٹن شریف النفس دوستوں کا قدردان تھا وہ ایک یقین کامل رکھنے والا انسان تھا اس کے خیالات میں نمایاں وسعت اور دماغ میں تعصب نام کو نہ تھا جب ایک بار کسی کا دوست بن جاتا تو سائنسی امور میں سخت ترین مخالفت کے باوجود دوستی ختم نہ کرتا اس کا طرز تخاطب خوشگوار تھا اس لئے وہ دل کش ہم نشین تھا وہ افراد جن کو ایک بار بھی اس کے ساتھ اٹھنے بیٹھنے کا موقعہ ملا وہ بھی اس کی ملنسار طبعیت کا دلی اقرار کرتے تھے۔

وہ آخری بار دسمبر ۱۸۸۴ء کو بیمار ہوا ز کام پہلے ہی موجود تھا جسکی اس نے کوئی پرواہ نہ کی تھی اور پیشہ ورانہ فرائض ادا کرتا رہا تھا نتیجتاً اس کو حنجرہ کی سوزش ہو گئی تاہم اس نے لیکچر جاری رکھے لیکن کرسمس کی تعطیلات سے قبل مرض میں شدت آگئی اور اس کی آواز بیٹھ گئی بھاری تو پہلے ہی تھی اس نے لیکچر دینا بند کر دیے جنوری ۱۸۸۵ء میں ضروری ہو گیا کہ اس کی جگہ کوئی اور لیکچرار مقرر کیا جائے لیکن صحت بہتر ہوتے ہی فیرنگٹن نے فروری میں

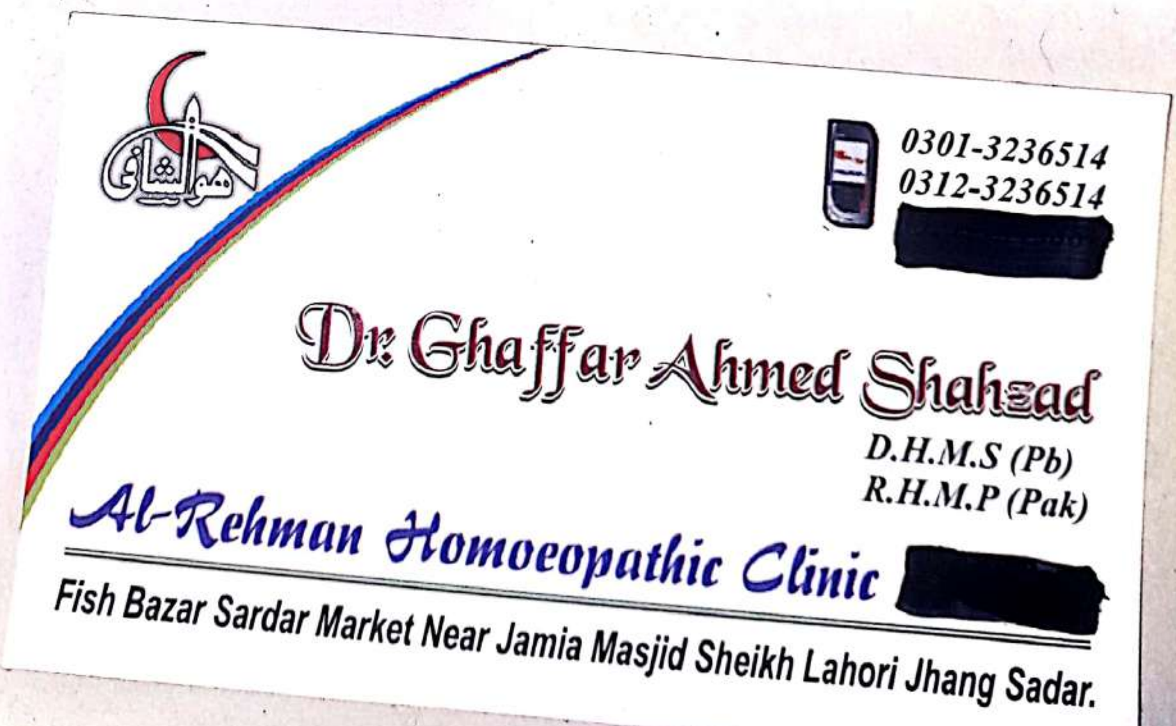
دوبارہ لیکچر شروع کردیے اور موسم بہار کے امتحانوں تک اپنے فرائض سے عہدہ برآ ہوتا رہا اس دوران مرض بڑھ گیا اور پھیپھڑوں میں سوزش پیدا ہو گئی شدید برانکا ئٹس ہو گیا تاہم مارچ کے آخری دنوں اور اپریل میں مرض میں جزوی کمی ہو گئی لیکن بااحتیاط معائنے سے معلوم ہوا کہ سوزش باقی نہیں ہے فیر نگٹن نے سوچا کہ صحت میں بہتری کے لئے یورپ کی سیر فائدہ مند ثابت ہو گی وہ ۹ مئی کو اپنی بیوی کے ہمراہ انگلینڈ کی سیر کرنے چل پڑا ۱۳ مئی کو اس نے پیرس سے لکھا کہ مرض جوں کا توں ہے اور وہ امید کے سہارے زندہ ہے پیرس کے ڈاکٹر ہرمین کے مشورہ کے مطابق اس نے فیصلہ کیا کہ وہ بیڈن ویلر گاؤں جا کر رہے گا کیونکہ یہ گاؤں بلیک فارسٹ کے نزدیک ہے اور اس کے پہاڑوں کے نظارے بہت خوبصورت ہیں اور اردگرد کا ماحول آرام دہ ہے لیکن بدقسمتی فیر نگٹن کا تعاقب کر رہی تھی یہاں بارشیں شروع ہو گئیں اور اس کی روانگی تک جاری رہیں وہ اس امید پر برائٹن انگلینڈ میں رہا کہ شاید موسم بہتر ہو جائے۔ کئی انگریز معالجوں کی ادویات کھانے کے بعد بھی کوئی افاقہ نہ ہوا آخر کار ناامید ہو کر فیر نگٹن وطن واپس آگیا سفر اس کے لئے نقصان اور ناامیدی کا باعث بنا۔ اس نے جان لیا کہ اس کی زندگی کا دیا بجھنے والا ہے وہ جس کام کے لئے کوشاں رہا ہے اب اسے ختم کر دینا چاہیے اس نے ناامیدی کا کڑوا گھونٹ پی لیا تاہم آہستہ آہستہ وہ پرسکون ہو گیا کہ جو کچھ خدا کرتا ہے بہتر کرتا ہے مرض کا علاج کرنے کی کئی ناکام کوششیں کی گئیں مگر کوئی افاقہ نہ ہوا اس کے چند جاہل دوستوں نے اس سے کہا چونکہ ہومیوپیتھی ناکام ہو چکی ہے اس لئے وہ کسی نامور ایلوپیتھ سے مشورہ کرے اس نے مجھے لکھا کہ اگر مجھے مرنا ہے تو میں عیسائی ہی مرنا پسند کروں گا قانون بالمثل پر اس کو اندھا اعتقاد تھا وہ جانتا تھا کہ اس قانون کی بنیاد خدا ہے اس لئے یہ قانون سچا ہے۔

مذہبی طور پر فیر نگٹن سویڈن بورگین عیسائی فرقے سے تعلق رکھتا تھا وہ حضرت عیسیٰ علیہ اسلام کے لائے ہوئے احکام الٰہی پر مضبوطی سے کاربند تھا شوق اور تجربے نے اس کو اپنے رفقاء کے لئے روشنی کا مینار بنا دیا وہ مشعل راہ تھا اس کے فرقے کے افراد اس سے

والہانہ محبت کرتے تھے اس عمر میں ایسی محبت چند دیندار افراد کے حصے میں آتی ہے وہ ایماندار اور پرجوش عالم تھا ایسا محسوس ہوتا تھا کہ وہ انسانوں کا سربراہ ہے اسے جس کام کے لئے پیش از وقت زمین پر بھیجا گیا تھا اس نے وہ کام دیانتداری سے انجام دیا وہ انسانیت کی فلاح کے لئے بڑے بڑے منصوبوں کا متلاشی تھا اس نے مشقت کے میدان میں پر مسرت پیش قدمی کی ایک اچھے انسان کو واپس بلایا جا چکا ہے خدا کرے اس کا سادہ طرز زندگی متعدد افراد میں اس کی ہم سری کی تحریک پیدا کرے۔

AUG. KORNDOERFER. M.D

ہومیوڈاکٹر ملک محمد مسعود یحییٰ



لیکچر نمبر ا

آج ہم میٹیر یا میڈیکا کا مطالعہ کرنے کی ابتدا کرتے ہیں اس سے پہلے کہ آپ ہومیوپیتھی کی سائنس کی مفصل تعلیم حاصل کریں میں چاہتا ہوں کہ آپ کو میٹیر یا میڈیکا کا تفریحی دورہ کرایا جائے سب سے پہلے آپ کو یہ سمجھنا ہے کہ اس ہنر کی بناوٹ کیا اور اس ہنر کی تہ میں کون سے قوانین استقامت کے ساتھ موجود ہیں اگر آپ ان قوانین کو سمجھ لیں گے تو آپ کو کسی لیکچر کی ضرورت نہ ہو گی۔ڈاکٹر ایلن کے میٹیر یا میڈیکا کی دس جلدیں ہیں جن کے نو ہزار سے زیادہ صفحات ہیں ان میں طباعت کی عینی تعلیم کی علامات شامل نہیں ہیں اگر یہ بھی ان میں شامل کر دی جائیں تو کئی ہزار صفحات اور بڑھ جاتے۔

ہر سال ہر ہومیوپیتھ کچھ نہ کچھ نیا تلاش کر لیتا ہے یوں ہومیوپیتھی کے خزانے میں مرکب اضافہ ہو رہا ہے۔اس لئے آپ سمجھ سکتے ہیں کہ ایک طالب علم اتنے ڈھیر علوم کا کمال کیسے حاصل کر سکتا ہے وہ تو اس خیال سے ہی گھبرا جاتا ہے۔نہ ہی ایک طالب علم اتنا کامل ہو سکتا ہے کہ تمام علم زبانی یاد کر لے انسانی دماغ صرف یادداشت ہی نہیں بلکہ دماغ کی اور بہت سی خوبیاں ہیں یادداشت تو محض دماغ پر ایک ٹھپا ہے کسی واقع کو حافظے میں واپس لانا دماغ کی ایک اور خوبی ہے اس طرح انسان وہ حقیقت دماغ میں واپس لا سکتا ہے جو اس کی یادداشت میں محفوظ کی جا چکی تھی اگر ہم یہ سمجھ لیں کہ جو کچھ ہم دماغ میں محفوظ کر لیتے ہیں وہ ہماری موت تک فنا نہیں ہو سکتا سب کچھ محفوظ رہتا ہے لیکن یہ ممکن ہے کہ اس پر مکڑی کا جالا تن جائے یعنی وہ دھندلا جائے اور اس کو یادداشت میں واپس لانا مشکل ہو تا آنکہ دماغ پر بوجھ نہ ڈالا جائے یعنی کئی جگہ سے کریدا جائے دماغ کی ترتیب درست کی جائے اور دماغی استعداد اتنی بڑھ جائے کہ جب ویسا ہی کوئی واقع نظروں کے سامنے وقوع پذیر ہو جس کا تعلق دماغ کی اندرونی

حقیقت سے ہو (یعنی وہ حقیقت جو یادداشت میں محفوظ ہے) ۔ یہ بیرونی حقائق یادداشت جگانے میں اہم کردار ادا کرتے ہیں یہ سب کچھ ہمارے احساسات کے ساتھ ہوتا ہے یقیناً فطری طور پر بہ نسبت ہماری دانائی کے کیونکہ ہماری دانائی کو زیادہ تربیت کی ضرورت ہو گی۔

آیئے میں آپ کو ایک مثال پیش کرتا ہوں ایک آدمی کسی سڑک پر گاڑی چلا رہا تھا (اگرچہ وہ پرانے حادثے کی بابت سوچ نہیں رہا تھا) جب وہ اس جگہ پہنچا جہاں اس نے کتے کو مار ڈالا تھا تو اچانک اس کو پرانا حادثہ یاد آ گیا اور وہ اچانک اسی طرح پریشان ہو گیا جس طرح پہلے ہوا تھا اس نے ایک کتے کو بہت خوفناک طریقے سے کچل دیا کتے کے پرخچے اڑ گئے اس آدمی کو بہت افسوس ہوا اور وہ پریشان ہو گیا۔ بات آئی گئی ہو گئی کئی سال بعد وہی آدمی اسی سڑک پر گاڑی چلا رہا تھا۔ یعنی وہ ٹھپا جو اس کے دماغ پر پہلے لگا ہوا تھا دوبارہ یادداشت میں ظاہر ہوا اور اس نے احساسات کو جگا دیا۔

پس جب ایک ذی ہوش دماغ ادویاتی سائنس میں کمال حاصل کر لے گا تو جب بھی کسی مریض کا معائنہ کرے گا تو اس کے دماغ میں اس مریض کی دوا کی تصویر ظاہر ہو جائے گی اس کو اندرونی تحریک کہا جاتا ہے مگر یہ اندرونی تحریک نہیں ہے ایسا کرنے کے لئے ہومیوپیتھ کو بہت مستقل مزاجی سے علم حاصل کرنا پڑے گا۔ آپ دیکھتے ہیں کہ ایک بوڑھا ہومیوپیتھ مریض کے کمرے میں داخل ہوتا ہے اور مریض کی شکل دیکھ کر یکدم کہہ دیتا ہے کہ اس کو سلفر کی ضرورت ہے اس نے کیسے جان لیا کہ مریض کو سلفر کی ضرورت ہے یہ اس کا دوسرا مریض نہیں ہے چونکہ وہ تیس یا چالیس سالوں سے سلفر کا مطالعہ کر رہا ہے اس لئے اس کے دماغ میں سلفر کی مکمل تصویر موجود ہے جس لمحے وہ مریض کو دیکھتا ہے اس کا دماغ سلفر کو یاد کرتا ہے اگر ہومیوپیتھ کے دماغ میں سلفر کی تصویر موجود نہ ہو تو وہ مریض کی علامات میں سلفر کو تلاش نہ کر سکے گا۔

اب میں آپ سے گزارش کروں گا کہ آپ ان سالوں میں چھلانگ مارنے کی کوشش نہ کریں جو آپ اس ہنر کی ابتدا سے انتہا تک پہنچنے میں گزاریں گے اور وقت سے پہلے

پہلے خود کو پیغمبر نہ سمجھ لیں۔ آپ کے لئے ضروری ہے کہ آپ مطالعہ کا ایک دستور بنا لیں نظام بنالیں ہر طالب علم یہی سوال کرے گا کہ طریقہ کیا ہو ایک استاد کوئی طریقہ بتائے گا دوسرا کوئی طریقہ بتائے گا ہو سکتا ہے کہ طریقہ کار درست نہ ہو مگر اس کے نتائج بہت بہتر ہوں جب آپ ایک عمارت بنانا چاہیں تو اس کے لئے پاڑ کی ضرورت ہوتی ہے عمارت تیار ہو جانے کے بعد پاڑ کی ضرورت باقی نہیں رہتی اس کو اتار لیا جاتا ہے مگر عمارت بدستور قائم رہتی ہے کوئی نہ کوئی ایسا طریقہ کار ضروری ہے جو آخر تک قائم رہے ایک ایسا ہی طریقہ کار میں نے آپ کے لئے پسند کیا ہے ہو سکتا ہے یہ شروع کرنا بہتر ہو اور مسلسل جاری بھی رہے میں آپ کو اسکی تفصیل بتاتا ہوں کہ میں نے کیا منصوبہ بنایا ہے۔ ہو سکتا ہے کہ یکدم آپ کو سمجھ نہ آ سکے ایک مشکل معاملے کو دماغ یکدم گرفت میں نہیں لا سکتا اس لئے بار بار توجہ کی ضرورت ہو گی ابتدا میں تو یہ مشکل نظر آئے گا مگر بعد میں سہل لگے گا سب سے پہلے میں آپ کو مشورہ دوں گا کہ دوا کا تجزیہ کیا جائے۔

اب فرض کرتے ہیں کہ آپ نے کسی مادے کے متعلق سنا ہوا ہے جو آپ کے ملک میں سالوں سے بطور دوا استعمال ہو رہا ہے اور مشہور ہے اور اب آپ چاہتے ہیں کہ اس دوا کی آزمائش کی جانی چاہیے اس کے لئے آپ ضروری خام مال حاصل کرتے ہیں پہلے آپ دوا حاصل کرتے ہیں اس کا مدر ٹنکچر بناتے ہیں پھر اس کی توانائی بڑھاتے ہیں اب ہومیوپیتھی کا ایک اصول ہے جس سے کوئی استثنیٰ نہیں ہے اس سے پہلے کہ کوئی بھی دوا پریکٹس میں استعمال کی جانے لگے آپ دوا کے عمل کو ایک صحت مند انسانی جسم پر پڑھیں گے یہ ایسا قانون ہے جس سے آپ بھاگ نہیں سکتے نہ ہی آپ اس قانون کو بھلا سکتے ہیں آپ کو بہت زیادہ احتیاط نہیں کرنی چاہئیے نہیں تو آپ شک کی بھول بھلیوں میں پھنس جائیں گے اور آپ میٹیریا میڈیکا کو ان علامات سے بھر دیں گے جو پہلے ہی موجود ہیں دراصل آپ کیا جاننا چاہتے ہیں کہ یہ دوا کیا کرے گی آپ کیا سمجھتے ہیں کہ ایک مکینک جس نے ایک مشین کو جوڑنا ہو اگر اس کو یہ ہی معلوم نہ ہو کہ اس کے حصے کس طرح جوڑے جائیں گے تو وہ ہتھیار کون سے

استعمال کرے گا۔ آپ صحت مند انسان پر دوا کی آزمائش کریں گے کہ دوا جسم کے کن حصوں میں تبدیلیاں لائے گی اور اگر ایسا ہو گا تو نتیجتاً کون سی علامات پیدا ہوں گی۔ جسم کے کسی ایک حصے یا کئی حصص میں غذائیت کے عمل میں خرابی یا عضوی عمل میں تبدیلی۔

مجھے مجرم ٹھہرایا گیا ہے کہ میں خالص ہومیوپیتھی کی بلندی سے نیچے آگیا ہوں اور میں نے فریالوجیکل پوشاک پہن لی ہے۔ میرے خلاف یہ دعویٰ کیا گیا ہے کہ ہم صرف تبدیلیوں کا اظہار علامات کے بغیر نہیں کر سکتے اس لئے اگر کوئی بافتوں میں تبدیلی کی بات کرتا ہے تو وہ ہومیوپیتھی میں گندگی پھیلا رہا ہے یہ سچ ہے یہ جھوٹ ہے یہ سچ ہے اگر آپ بافت کی تبدیلی کو اکیلی علامت کے طور پر لیں یہ غلط ہے کہ آپ بافت کی تبدیلی کو بطور قوت حیات میں تبدیلی کا اظہار کہیں۔ میں نہیں کہہ سکتا کہ کوئی ایسی علامت ہو سکتی ہے جو عمل میں ابتری کی وجہ سے پیدا نہ ہوئی ہو۔ میں نہیں کہتا کہ آپ برائی اونیا دیں کیونکہ یہ سیرس جھلیوں پر اثر انداز ہوتی ہے میرا ہرگز یہ مدعا بھی نہیں ہے کہ ایکونائٹ دیں کیونکہ یہ جلد کی خشکی اور گرمی پیدا کرتی ہے میں یہ بھی نہیں کہتا کہ بیلاڈونا دیں کیونکہ دماغ میں اجتماع خون پیدا کرتی ہے آنکھوں کی پتلیوں کو پھیلا دیتی ہے لیکن میں یہ کہہ سکتا ہوں کہ یہ ادویات اس طرح کے اثرات پیدا کرتی ہیں اور اگر یہ اثرات عمل میں ابتری نہیں ہے تو اور کیا ہے ہم قوت حیات میں تغیر و تبدل صرف نتیجے کے طور پر دیکھ سکتے ہیں اور یہ نتائج علامات کہلاتے ہیں۔

اب آپ کو آزمائش میں علامات ملیں گی اور آپ ان علامات کے دو بڑے حصے کریں گے ظاہری علامات اور باطنی علامات۔ باطنی علامات وہ ہوں گی جن کو آزمائش کنندہ اپنی زبان سے بیان کرے گا زبان کوئی بھی ہو سکتی ہے اور ظاہری علامات وہ ہیں جن کا آپ خود مشاہدہ کر سکتے ہیں یہ علامات جیسا کہ آپ دیکھیں گے ایسی ہو سکتی ہیں سننا چھونا سونگھنا اور ذائقہ مثال کے طور پر آپ کسی دوا کی آزمائش کر رہے ہیں اور آزمائش کنندہ کہتا ہے کہ اس کی دائیں آنکھ کے اوپر اس کو درد محسوس ہوتا ہے یہ اندرونی علامت ہے آپ اس کو نہیں دیکھ سکتے چھو نہیں سکتے سونگھ نہیں سکتے آپ اس کا ذائقہ نہیں لے سکتے کیونکہ یہ آپ کی عقل میں آنے والی

علامت نہیں ہے آپ جانتے ہیں کہ درد کیا ہے آپ کو اس کا تجربہ ہے آپ اپنے دماغ میں اس کی قدر کر سکتے ہیں۔ لیکن اگر اس دوا سے پھوڑا نکل آئے پیشاب میں بادل کی مانند سفید تہ نشین نظر آئیں یا بلغم کھڑ کھڑانے لگے یا پھیپھڑوں میں سے کرخت آوازیں آنے لگیں دل کا فعل بدل جائے یا جلد پر کوئی منہ بھر آئے یا پسینے پھوٹ پڑیں تو یہ بیرونی ظاہری علامات ہیں اب عمل میں کیا ابتری ہے جو یہ اندرونی اور بیرونی علامات ظاہر کر رہی ہیں فرض منصبی میں تیزی۔ فرض منصبی میں کمی اور فرض منصبی میں ابتری۔ اگر یہ دوا روشنی سے خوف پیدا کرتی ہے تو فرض منصبی میں تیزی یا دوسری جانب یہ اتنا اندھا پن پیدا کر دے کہ مریض سورج کو بھی ٹکٹکی لگا کر دیکھ سکے تو یہ عضوی فرض منصبی میں کمی اگر یہ دوا آنکھوں میں دھند پیدا کر دے کہ چمکدار ستارے بھی دھندلے نظر آئیں تو یہ فرض منصبی میں ابتری کہلائے گی ہو سکتا ہے کہ آزمائش کنندہ کو زیادہ پیشاب آنے لگے یا کم آنے لگے یا پیشاب میں اینٹ کے رنگ کی ریگ آنے لگے یہ آخری علامت عمل میں ابتری ہے پس جب ہم کسی دوا کی بات کرتے ہیں اور آپ کو بتاتے ہیں کہ دوا کے انسانی جسم پر کیا اثرات ہیں تو ہم ان کے تین درجے بناتے ہیں بڑھوتری یعنی اضافہ کمی اور عمل میں ابتری ان کے ساتھ ہمیں مقابلہ کرنا ہو۔

آپ اندرونی اور بیرونی علامات اکٹھی کرتے جائیں اگر آپ جسم سے نکلنے والے مواد کا تجزیہ کرنے کی مہارت رکھتے ہیں تو آپ کو اپنا علم استعمال کرنا پڑے گا کہ پیشاب میں سے یوریٹس یا فاسفیٹ کیسے نکالے جائیں یہ حقائق ہیں اور ان کا بے پایاں رتبہ ہے میں آپ کو مرتبے کے لحاظ سے ان کا اظہار یاد دلاؤں بے پایاں بیش قیمت بے کار یا جن کی کوئی قیمت نہ ہو یا نقصان دہ۔ دماغی توازن کے مقابلے میں جسم سے یوریا کے اخراج کی کوئی قیمت نہیں ہے میٹیریا میڈیکا کی تمام علامات ایک جیسی قدر و قیمت نہیں رکھتیں۔

ہم تمام علامات کو لیتے ہیں جن کا ہم مشاہدہ کر سکتے ہیں اب ہمارے پاس کیا ہے بہت سی علامات کا معاملات سے کوئی تعلق نہیں ہوتا یہ علامات ایک مکمل صحت مند جسم سے آتی ہیں اور جسم کے تمام حصے موافقت کے ساتھ عمل کرتے ہیں جب جسم کے ان حصوں

میں سے کوئی حصہ ابتری کا شکار ہوتا ہے تو اس کی کوئی خاص وجہ ہوتی ہے اور ایک مرض کی تصویر کشی ہوتی ہے اور جب آپ کو مرض کی یہ تصویر نظر آتی ہے تو آپ کے پاس کیا ہے ! پتھالوجیکل حالت میں امید کرتا ہوں کہ کسی شخص کو بھی ہومیوپیتھی کا ڈپلومہ نہیں دیا جانا چاہئیے جو پتھالوجی کا علم حاصل نہ کرے۔

جب آپ کے پاس مکمل تبدیلیوں کی علامات موجود ہوں گی جو اس دوا نے انسانی جسم میں پیدا کی ہیں تو آپ کے پاس مرض کی پتھالوجی موجود ہے آپ کے پاس دوا کی کاملہ علامات موجود ہیں جو اس نے صحت مند انسانی جسم میں پیدا کی ہیں دوا کا یہ عظیم الشان اثر آپ کے دماغ میں موجود ہونا چاہئیے دوا کی ذاتی اہلیت کی علامات کو آپ بیان کر سکتے ہیں ان کا انتخاب کر سکتے ہیں کچھ لوگ اس کو دوا کی خصلت کہتے ہیں اور دوسرے لوگ اس کو دوا کا عام عمل کہتے ہیں.

آپ کو یہ جاننا چاہیے کہ دوا نے مکمل طور پر کیا کیا نہیں تو آپ دوا کے کسی حصے کے گن بھی نہ پہچان پائیں گے۔ آپ کو ایک علامت 20 ادویات میں ایک جیسی ملے گی تو آپ ان میں کیسے فیصلہ کریں گے ظاہری طور پر یہ علامت سب ادویات سے مماثل ہوگی لیکن ادویات کے عام عمل میں نہیں دوا کا یہ عام عمل کیسے تلاش کیا جائے گا۔ صرف یوں کہ آپ دوا کی مکمل تصویر ذہن نشین کر لیں اب یہ جگہ ہے جہاں ممکن ہے معالج عجلت میں پتھالوجی میں غوطہ زن ہو جائے۔ کہا جاتا ہے کہ بیلاڈونا دوا سرخ بخار کی تصویر ہے اور اسی طرح آرسنک البم ایشیائی ہیضہ کی تصویر ہے حتٰی کہ اگر فضلہ میں بالیدگی بھی پائی جائے تب بھی آرسنک ہی دوا ہوگی۔

بپٹیشیا ٹائیفائیڈ بخار کی مکمل تصویر پر کشی کرتی ہے اس لئے لوگ کہتے ہیں کہ بپٹیشیا ٹائیفائیڈ بخار کی اہم دوا ہے جو کچھ میں چند منٹ پہلے کہہ چکا ہوں جب ہم کسی مریض کا معائنہ کرتے ہیں تو ہم دوا کی آزمائش کی مانند علامات حاصل کرتے ہیں ہم ان تبدیلیوں کو نوٹ کرتے ہیں جو ہمیں نظر آتی ہیں اور وہ احساسات جن کو مریض محسوس کرتا ہے اس کی زبان سے سنتے

ہیں پیشاب کا معائنہ کرتے ہیں ہم سب علامات اکٹھی کر کے اس مریض کی پیتھالوجیکل تصویر کشی کرتے ہیں چلیں مثلاً آپ فیصلہ کرتے ہیں کہ ایک مریض کو ٹائیفائیڈ بخار ہے اس کا فوراً تخمینہ نہ لگائیں جب تک آپ موازنہ نہ کرلیں کہ مریض عام مرض سے کتنا مختلف ہے۔ اگر مریض کے مرض کی خصلت بیپٹیشیا کی خصلت سے مماثل ہے اور اگر آپ یہ دوا دے دیں گے تو مریض شفایاب ہو جائے گا خواہ مرض کو آپ ٹائیفائیڈ کہیں کن پیڑے کہیں یا بخار کہیں لیکن اگر بیپٹیشیا کی خصلت مریض کے مرض کی خصلت سے مماثل نہیں ہے تو دوا کچھ بھی اچھا نہ کرے گی اگر مریض میں بیپٹیشیا کی علامات ہیں یعنی وہ سمجھتا ہے کہ اسکی شخصیت دگنی ہو گئی ہے یا اس کے ٹکڑے ہو گئے ہیں تب بھی دوا شفا بخش ثابت نہ ہو گی جب تک کہ بیپٹیشیا کی خصلت سے مماثلت موجود نہ ہو گی۔

مجھے اجازت دیں کہ میں کارل ڈنہم کا قول دہراؤں ایک مریض کے لئے ایک دوا کا انتخاب کیا گیا جس میں مریض کی بہت سی علامات موجود تھیں لیکن جب اس مریض کے لئے کارل ڈنہم سے مشورہ طلب کیا گیا کہ کیا یہ دوا مریض کے لئے بالمثل ہے تو اس نے جواب دیا بالکل نہیں کیونکہ اگنیشیا دوا کی عام علامات مریض کی علامات سے مماثل نہیں ہیں بلکہ مریض کی عام علامات برائنا سے مطابقت رکھتی ہیں آپ کو برائنا کی بڑی نمایاں علامت ملے گی ایک معالج نے ایک دوا تجویز کی دوسرے معالج نے دوسری دونوں نے ادویات کے بارے میں پڑھ رکھا تھا ایک نے علامات کے کچھ حصے کو اگنیشیا سے مماثل گردانا مگر دوسرے نے مکمل علامات کے بل پر برائنا کہا۔

اب میرا فرض ہے کہ میں آپ کو ہر دوا کی خصلت کے بارے میں بتاؤں اور ادویات کے ایک دوسرے کے ساتھ تعلق کی بابت ہر دوا کی خاص بات بتاؤں لیکن میں سوچتا ہوں کہ میں ادویات کی خاص علامات کا خیال پیش کروں اور آپ کو دکھاؤں کہ ادویات میں کیا رشتہ داری ہے۔ آپ کو یہ سمجھ لینا چاہئے کہ میٹیریا میڈیکا ہومیوپیتھی کی تمام شاخوں سے اہم ہے لیکن یہ بات آپ اس وقت تک نہ سمجھ سکیں گے جب تک کہ آپ دوسری شاخوں سے بھی واقف نہ

ہو جائیں آپ کو محض الفاظ نہیں سیکھنے بلکہ آپ کو علامات سیکھنی ہیں اور آپ علامات میں کوئی اضافہ نہیں کر سکتے جب تک کہ آپ کو اس کا مطلب واضح طور پر نہ آتا ہو اور جب تک آپ علامات کی زبان کا مطلب نہ سمجھ سکیں اس وقت تک آپ دوا کی فطرت نہیں سمجھ سکتے۔

دوا کا تجزیہ	خون اور خون کی نالیاں (عروق دمویہ) لمف اور لمف نالیاں (عروق مایہ)۔ اعصاب دماغ ریڑھ کی ہڈی اور اس کے تاثر پذیر اعصاب عضلات۔بندھن اتصالی بافتیں ہڈیاں کری ہڈیاں اور جوڑ سیرس جھلیاں (غشاء مصلی) اور غشائے لعابی جلد اعضا۔عضو۔

میں سمجھتا ہوں کہ اس سکیم کے مطابق ہم دوا کا تجزیہ کر سکتے ہیں ہمیں یہ معلوم ہونا چاہیے کہ دوا کے خون اور عروق دمویہ پر عروق مایہ پر اعصاب پر دماغ پر ریڑھ پر اور اس کے تاثر پذیر پٹھوں پر عضلات پر کیا اثرات مرتب ہوں گے سب سے پہلی تقسیم ہمیں جسمانی غذائیت کے بارے میں بتائے گی نمبر ۲ عروق مایہ سے پتہ چلے گا کہ اچھی مرمت کیسے جاری ہے اعصاب عضلات وغیرہ سے پتہ چلے گا کہ انسانی مشین کیسے حرکت کرتی ہے اسی طرح ہم اس سکیم پر مکمل عمل کریں گے۔

آپ ہر سرنامہ کے تحت ہونے والے معیار سے اختلاف کی نشاندھی کریں گے خون کی حالتوں کے تحت اجتماع خون یا افراط خون کی نشان دہی کریں گے اضافہ اور کمی جیسے کہ

خون کی کمی اور فعل کی تبدیلی جیسے کہ سبز بھس یا Pyemia خون میں پیپ کی موجودگی اسی طرح عروق مایہ کی بابت جو کہ ہو سکتا ہے کہ مثبت یا منفی تبدیلی کا اظہار کریں اسی طرح آگے بڑھتے جائیں جب آپ دوا کا اس طریقے سے تجزیہ کریں گے تو آپ دوا کی مکمل خصوصیات کا بہت جلد علم ہو جائے گا آپ کو دوا کی خصلت معلوم ہو جائے گی آپ یہاں تک پہنچ گئے ہیں مگر ابھی آپ کی مشکلات کم نہیں ہوئیں ابھی آپ کو یہ معلوم کرنا ہے کہ ایک دوا کو دوسری دوا سے الگ کیسے کیا جائے گا۔

آپ کسی کھیت میں جاتے ہیں وہاں ۲۰۰ یا ۳۰۰ گائیں چرتی نظر آئیں گی آپ کو سب گائیں ایک جیسی محسوس ہوں گی لیکن اس کے باوجود ان کا چرواہا جانتا ہے کہ ہر گائے دوسری گائے سے الگ ہے وہ کیسے جانتا ہے وجہ یہ ہے کہ چرواہا ان کے جسمانی اختلاف کی وجہ سے ان سب کی الگ الگ پہچان رکھتا ہے اور یہ اختلافی پہچان اس نے گائیوں کے ساتھ رہ کر سیکھی ہے پس آپ بھی ادویات کے اختلافی نقاط سے ان کی الگ الگ پہچان کر سکتے ہیں ادویات ایک دوسری سے مماثلت رکھتی ہیں اور اختلافی نقاط میں ایک دوسری سے عدم مطابقت رکھتی ہیں پس علم حاصل کرنے کا ایک اور طریقہ یہ ہے کہ ادویات کا موازنہ کیا جائے کامیاب پریکٹس کے لئے اتنا ہی ضروری ہے جتنا کہ پہلا قدم۔

ایسی ادویات بھی ہیں جو ایک دوسرے کے اثرات زائل کر دیتی ہیں ہو سکتا ہے کہ آپ غلطی کر لیں آپ کا مریض دوا کا زیادہ اثر قبول کرنے والا ہو اور آپ کو دوا کے اثرات کم کرنا پڑیں یہ کل کی بات ہے کہ میں نے ایک مریض کو زکام کے لئے نکس وامیکا دی زکام میں تو کمی واقع ہوئی مگر مریض سر درد کی وجہ سے مخبوط الحواس ہو گیا اس کا مطلب یہ ہے کہ نکس وامیکا کی زیادتی ہو گئی سر درد کو کم کرنے کے لئے میں نے اس کو کافیا دی دس منٹ کے اندر سر درد میں کمی ہوئی یہ یوں ممکن ہوا کہ نکس کے اثرات کو کم کیا گیا نہ کہ علامات کو دبایا گیا۔ کچھ ادویات ایسی بھی ہیں جو ایک دوسرے سے بہت زیادہ مماثلت رکھتی ہیں۔

ایسا محسوس ہوتا ہے کہ دونوں ادویات بالکل ایک جیسی ہیں مگر وہ ایک دوسرے کی

کی دشمن ہیں پس آپ مٹیریا میڈیکا کی تمام ادویات کا ایک ایک کر کے تجزیہ کرتے جائیں حتی کہ تمام ادویات کا تجزیہ مکمل ہو جائے اپنے دماغ میں ادویات کی ایک ترتیب بنالیں تاکہ جب ان کو دوبارہ یاداشت میں لانا چاہیں تو آپ کو مشکل پیش نہ آئے اور وہ حقیقت جس کی ضرورت ہو سامنے آجائے اگر آپ صرف ایک دوا پڑھ لیں گے تو آپ کو ہر مریض اسی دوا کا مریض نظر آئے گا اگر آپ ایکونائٹ پڑھ لیں گے تو جو بھی مریض آپ کے پاس آئے گا ایکونائٹ کا مریض محسوس ہو گا پس ایکونائٹ اور اس کی مماثل ادویات آپ کے دماغ میں ہونی چاہئیں تب ہی آپ ادویات کو کامیابی سے استعمال کر سکیں گے اور یہ صرف تب ممکن ہے جب آپ مطالعہ کا ایک طریقہ کار اپنالیں آپ کو محسوس ہو گا کہ ادویات ایک دوسرے کے ساتھ خاص تعلقات رکھتی ہیں آپ کو پانچ اقسام کے تعلقات ملیں گے نمبرا کو میں خاندانی تعلقات کہوں گا کیونکہ ان کا منبع ایک ہے جب ادویات ایک ہی خاندان سے تعلق رکھتی ہوں تو بہت ضروری ہے کہ ان کا عمل ایک سا ہو۔ مثلاً ہالوجن۔ کلورین۔ آیوڈین۔ برومین فلورین میں بہت سی مشابہت موجود ہے کیونکہ ان کا خاندان ایک ہے اسی طرح جو ادویات نباتات کی بادشاہت سے لی گئی ہیں مثلاً وہ خاندان جس سے آرم ٹری فائلم تعلق رکھتی ہے آپ کو ایسی ادویات ملیں گی جو اس سے مشابہت رکھتی ہوں گی کیونکہ خاندان ایک ہے۔

سانپوں کے خاندان کو لیں (OPHIDIANS) آپ حیرت زدہ ہو کر لیکیس۔ ایلاپس اور کروٹیلس کے اختلافات بیان کریں گے مماثلت اگرچہ بعض اوقات قریبی ہوتی ہے لیکن یہ ادویات ایک دوسرے کے بعد کام کرنے سے انکاری ہیں اور ایک دوسرے کی پیروی نہیں کرتیں۔ اگنیشیا اور نکس کی مثال لیں دونوں کا خاندان ایک ہے مگر یہ ایک دوسرے کے بعد کام نہیں کرتیں اور نہ ہی ایک دوسرے کے اثرات زائل کرتی ہیں۔ ایسی ادویات بھی ہو سکتی ہیں جن کے عمل میں نمایاں مشابہت پائی جاتی ہو مگر وہ الگ الگ خاندان سے تعلق رکھتی ہوں۔ ان ادویات کو (CONCORDANT) ہم آہنگ ادویات کہا جاتا ہے ادویات جن میں یہ رشتہ داری ہو ایک دوسرے کی مددگار ہوتی ہیں اور ایک دوسرے کی

پیزدی کرتی ہیں ادویات کا ایک تعلق اور بھی ہے وہ ہے تعلق تکملہ یعنی ایک دوا نے جو کام شروع کیا تھا دوسری اس کو مکمل کرتی ہے یعنی پہلی دوا شفایاب کرنے سے قاصر تھی یہ ہی تعلق بیلاڈونا اور کلکیریا میں ہے اب ہم دوا کے اثرات زائل کرنے کی جانب آتے ہیں یہ ایک اور تعلق ہے چند لمحے پہلے میں نے اسی تعلق کا ذکر کیا تھا۔ انجام کار اب دشمنی کا تعلق اس کی بابت میں آپ کو کچھ بھی واضح کرنے سے قاصر ہوں حقیقت میں چند ادویات ہیں جو اگرچہ ایک دوسرے سے مشابہت بھی رکھتی ہیں مگر ایک دوسرے کی دشمن ہیں اگر ایک کے بعد ایسی دوسری دوا دے دی جائے تو مرض کا مرکب بنا دیں گی ایسی ادویات میں چائنا اور سورنیم ہیں ایپس اور رہس ٹاکس ہیں فاسفورس اور کاسٹیکم ہیں سلیشیا اور مرک ہیں۔

مختلف خیالات کو جانچنے کے لئے ہمیں میٹیریا میڈیکا کو سائنس کی مانند پڑھنا چاہئے۔ اب ہم میٹیریا میڈیکا کی مختلف ادویات پر لیکچر شروع کریں گے اس مقصد کے لئے میں نے ادویات کے تین بڑے گروہ بنا دیئے ہیں ادویات کی فطری بادشاہت کے مطابق جن سے وہ ادویات حاصل کی گئی ہیں۔

نمبر ۱۔ ادویات جو حیوانی بادشاہت سے حاصل کی گئی ہیں۔

نمبر ۲۔ ادویات جو نباتاتی بادشاہت سے حاصل کی گئی ہیں۔

نمبر ۳۔ ادویات جو معدنیاتی بادشاہت سے حاصل کی گئی ہیں۔

ادویات کا ایک اور طبقہ بھی ہے جن کو نوسوڈز کہا جاتا ہے یہ ادویات امراض کے مواد سے تیار کی جاتی ہیں اگلا لیکچر ان ادویات پر ہوگا جو حیوانی بادشاہت سے حاصل کی گئی ہیں۔

میں نے مطالعہ کو آسان بنانے کے لئے ان حیوانی جواہر کو ان کے فطری تعلق کے مطابق کر دیا ہے سب سے پہلے ریڑھ کی ہڈی رکھنے والے جانور حیوانی بادشاہت کے اس بڑے گروہ کے اندر سب سے پہلا گروہ دودھ پلانے والے جانوروں کا ہے اس کے بعد سانپوں کی گونا گوں اقسام ہیں ان کے بعد مچھلیاں اور آخر میں کیڑے مکوڑے دودھ دینے والے جانوروں کی جماعت سے ہمارے پاس ادویات کی لمبی فہرست ہے مگر ترتیب کے لحاظ سے ان ارکان کی تعداد بہت کم ہے بہت سی حیوانی ادویات موجود ہیں جن کی بابت ہم کچھ بھی نہیں جانتے ماسوائے ان کے ناموں کے ان ادویات کو کسی ایک خاص انسان نے استعمال کیا مگر اس کی آزمائش نہیں کی گئی اس فیلڈ میں بہت کم تحقیق کی گئی ہے اور یہ بات بھی ہے کہ جن ادویات کی آزمائش کی گئی ان کی مخالفت بھی کی گئی خاص طور پر سائی میکس (عام کھٹمل (BED BUG))اس دوا کو برا کہا گیا لیکن اس طرح کی اور ادویات کی بھی مخالفت کی گئی تعصب کی کوئی حد نہیں ہے ادویات جس لائق ہیں میں ان کی اتنی ہی حمایت کروں گا۔

ہمارا وہم ہمارا تعصب اور ہماری بھوک ہم سب کو متاثر کرتی ہے آیئے دودھ دینے والے جانوروں کی جانب واپس چلتے ہیں سب سے پہلے ماسکس کی جانب دھیان دیتے ہیں اسی طرح کی ایک اور دوا کسٹوریم ہے یہ ماسکس سے مشابہت رکھتی ہے میں اس کا ذکر اس لئے کر رہا ہوں کہ آپ دونوں کو جواہر کی صورت یاد رکھیں کیوں کہ دونوں اعصابی نظام پر ایک سی مشابہت سے عمل کرتے ہیں ماسکس کی بنیاد آپ سب لوگ جانتے ہیں کیسٹوریم بھی اسی کی مانند شے ہے جو اود بلاؤ سے حاصل کی جاتی ہے اور خصوصی طور پر عورتوں کے لئے بہت ہی مفید دوا ہے ٹائی فائڈ بخار کے بعد رد عمل میں کمی آجاتی ہے کیونکہ بخار اپنی قوت لگا چکا ہے اور اگر بخار کے بعد مریضہ تنگ مزاج رہے کمزوری بہت ہو اور کمزور کر دینے والے پسینے آتے ہوں تو کیسٹوریم اس مریضہ کی فوری مدد گار ثابت ہو گی۔

دوسرے نمبر پر حیوانی مصنوعات جس کو آپ سب جانتے ہیں اسے سکنک کہا جاتا

ہے سکنک امریکہ کا گوشت خور جانور ہے جو اپنی حفاظت کے لئے پیچھے سے زبردست بدبو نکالتا ہے دوا کا نام میفائٹس پوٹوری اس ہے یہ بھی اعصابی نظام پر بہت قوت سے عمل کرتی ہے اگر مریض کی جسمانی طاقت بالکل خرچ ہو چکی ہو تو میفائٹس کو نچلی طاقتوں میں استعمال کرنے سے اعصابی نظام کی قوت بڑھ جاتی ہے تھکان اور کمزوری دور کرتی ہے لیکن اس کا بڑا استعمال کالی کھانسی میں کیا جاتا ہے یہ دوا سخت للکار والی کھانسی پیدا کرتی ہے جس کے ہمراہ حنجرہ میں درد ہوتا ہے میں نے اس دوا کو استعمال کیا ہے اگرچہ میفائٹس وقتی طور پر مریض کی حالت خراب کر دیتی ہے لیکن میفائٹس کالی کھانسی کے دورے کی طوالت میں کمی کر دیتی ہے اگر معمولی زکام ہو مگر کھانسی کی للکار نمایاں ہو تو میفائٹس کا انتخاب کیا جائے کھانسی رات کو زیادہ ہو اور سونے کے بعد بہت بڑھ جاتی ہو کھانسی کے ہمراہ دم گھٹنے کا احساس ہو بچہ سانس باہر نہ نکال سکتا ہو اینٹھنیں تعاقب کرتی ہوں بچہ قے کر دیتا ہو کبھی کبھار غذا کھانے کے کئی گھنٹوں بعد قے کرتا ہو پانی حنجرے میں چلا جاتا ہو آپ کو چاہئے کہ کالی کھانسی میں میفائٹس اور کوریلیم ربرم کا موازنہ کریں کوریلیم میں کھانسی آنے سے پہلے دم گھٹتا ہے اور بعد میں زبردست تھکاوٹ اور کمزوری ہو جاتی ہے جوں جوں مریض ہانپتا ہے تو سانس میں سے غوں غوں کی آواز آنا شروع ہو جاتی ہے دم کشی کی وجہ سے بچے کا چہرہ سیاہ پڑ جاتا ہے اس تعلق سے آپ کا دھیان ڈروسرا کی جانب جانا چاہئے ڈروسرا کی کھانسی کا دورہ بار بار ہوتا ہے مریض کو سانس درست کرنے کا موقع ہی نہیں ملتا ڈروسرا کی کھانسی دوپہر بارہ بجے شدت اختیار کر جاتی ہے کھانسی کے دوران بچہ پیٹ کو دونوں جانب سے پکڑ لیتا ہے اگر بلغم نہ اکھڑے تو قے ہو جاتی ہے ہو سکتا ہے مریض کو دست آنے لگیں جن میں خون اور بلغم شامل ہو۔

میفائٹس شراب خوروں کے دمہ میں بہت مفید دوا ہے اور یہ اس وقت بھی استعمال کی جا سکتی ہے جبکہ دمہ کے ہمراہ دق بھی موجود ہو اور ڈروسرا ناکام ہو چکی ہو ان علامات پر آپ کو ریومیکس اور سٹکٹا کا بھی سوچنا چاہئیے ریومیکس اس وقت استعمال کی جاتی ہے جب مرض میں اضافہ کا وقت رات دو بجے ہو اور سٹکٹا کی سفارش ڈاکٹر ای ٹی بلیک نے کی ہے یہ اس وقت دی

مقابلہ کرنے کی طاقت رکھتا ہے عام سرد موسم میں اس مریض کو سردی بہت کم محسوس ہوتی ہے سردیوں میں ٹھنڈے پانی سے نہانا اس کو فرحت بخشتا ہے۔ دوا کی دوسری علامات جن پر توجہ دی جانی چاہئیے درج ذیل ہیں۔ اِدھر اُدھر ہونے والے درد۔ پیشاب کا دباؤ کہ پیشاب کیا جائے نفیس اعصابی ارتعاشات جو ہڈیوں تک جائیں اور ان کی وجہ سے پریشانی پیدا ہو مریض ٹانگوں میں اجتماع خون کی وجہ سے رات کو جاگ جائے (دیکھئے اورم) ٹانگیں بے آرام ہوں ایسا احساس ہو کہ ٹانگیں بے حس ہو جائیں گی۔ خوبصورت خیالات آئیں جن کی وجہ سے دماغی محنت نہ ہو سکے مریض بہت زیادہ بولے جیسے کہ شراب پی رکھی ہو سر میں درد اور بھراؤ کا احساس جس کا رخ اوپر کی جانب ہو سر سن ہو کند ذہنی ہو۔ سر بڑا محسوس ہو سر کے پچھلے حصے میں بوجھ اور دباؤ جیسے کسی نے انگلی سے دبایا ہو۔ آنکھوں کی جھلی سرخ اور اس میں اجتماع خون ہو نظر دھندلا جائے۔ الفاظ دھندلے اور دوڑتے نظر آئیں

اب اولیم اینی میل کی جانب آتے ہیں یہ بھی بنیادی طور پر کیسٹوریم اور ماسکس کے ساتھ مشابہت رکھتی ہے یہ مادہ اسپ کی ریزش ہے اور اولیم اینی میل کا میلان صنف مخالف میں اکساہٹ پیدا کرنے کی جانب ہوتا ہے اس کے بعد ہمارے پاس کیسٹر ایکوی ہے یہ سرخ رنگ کا جوہر ہے جو گھوڑے کی ٹانگوں کی اندرونی جانب پیدا ہوتا ہے کیسٹر ایکوی کا بڑا استعمال اس وقت کیا جاتا ہے جب بھٹنیاں دکھتی ہوں پھٹی ہوئی ہوں اور حقیقت میں تقریباً لٹکی ہوئی ہوں۔

اب ہم دودھ سے تیار کی گئی ادویات کی جانب چلتے ہیں میں ان ادویات کی حمایت نہیں کروں گا آپ جج کا فریضہ سنبھال لیں کالج کے پروفیسر یا کسی رسالہ کے ایڈیٹر نہ بنیں تاہم ہو سکتا ہے کہ وہ بہت روشن دماغ ہو آپ کے بارے میں فیصلہ کرے میں نے ان ادویات کے ساتھ کئی تجربات کئے ہیں اور مجھے یقین ہے کہ ان میں سے چند ادویات بہت قیمتی ثابت ہوں گی آپ استعمال کر کے دیکھیں پہلی دوا لیک ڈی ڈیکسینم ہے (گائے کا دودھ) دوسری دوا لیک ڈی فلور ٹیم ہے (بالائی اترا ہوا دودھ) لیک ڈی فلور ٹیم نے بہت شہرت پائی اور اپنے لئے قدم

رکھنے کی جگہ بنالی اس کی مخالفت بھی کم ہو گئی جبکہ دوسری ادویات کی زیادہ مخالفت کی گئی لیک
ڈی فلوریٹم کو ذیابیطس کے علاج میں بہت استعمال کیا گیا ہے مریض کو ہدایت کی جاتی ہے کہ
دودھ جس سے مکھن یا بالائی اتارلی گئی ہو (Skimmed milk) صبح دوپہر شام
1/2 لیٹر ایسا دودھ استعمال کرے اس دوران تمام نشاستہ دار اغذیہ اور میٹھی اشیا کا استعمال بند کر
دیا جائے اور دودھ کی مقدار بتدریج بڑھائی جائے حتی کہ مریض چار یا پانچ لیٹر دودھ روزانہ
پی جائے۔

لیک ڈی فلوریٹم کی آزمائش کی جا چکی ہے۔ لیک ڈی فلوریٹم شدید سر درد کو شفا بخشتی
ہے۔ شدید درد جو کہ پیشانی میں ہو درد کے ہمراہ متلی اور قے ہو اور ساتھ ہی سردی بھی لگتی
ہو لیک ڈی فلوریٹم خاص طور پر ان عورتوں کی دوا ہے جو خون کی کمی کا شکار ہوں آپ ان
علامات کو یاد رکھیں خون کی کمی والی عورتیں پیشانی دھڑکن دار درد متلی قے اور ضدی قبض۔

اب ہم کتیا کے دودھ کی جانب آتے ہیں لیک کینائنم کو نیویارک کے معالج کومس
نے خناق (Diphtheria) میں استعمال کیا دودھ سے تیار کی گئی ایک اور دوا جس میں یقیناً
کوئی دھوکا یا فریب نہیں ہے یہ دوا گدھی کے دودھ کو پھٹا کر تیار کی جاتی ہے اسے براعظم ایشیا
کے میدانی علاقوں میں استعمال کیا جاتا ہے بہت سوں کا کہنا ہے کہ یہ دودھ کمزور معدہ اور
خون کی کمی والے مریضوں اور سل کے مریضوں کے لئے بہت فائدہ مند غذا ہے کیونکہ یہ
فوراً ہضم ہو جاتا ہے اس کے بعد ہمارے پاس دو اور ادویات ہیں فیل ٹوری اور فیل ولپی ان
ادویات کو سخت قبض میں استعمال کیا جاتا ہے جبکہ بڑی آنت میں فضلہ جمع ہو گیا ہو پلمو ولپس
ڈاکٹر گراوو گل نے متعارف کرائی جس نے (Law of Signatura Rerum کے
تحت پلمو ولپس کو دمہ میں استعمال کیا کیونکہ لومڑیوں کا سانس نہیں پھولتا ان کا سانس بہت لمبا
ہوتا ہے یہ میں آپ کو بغیر تصدیق کئے بتا رہا ہوں۔ اب سانپوں (Ophidias) کی باری ہے
ہمارے پاس سانپ کے زہر سے بنی ہوئی ادویات کی بہت بڑی جماعت موجود ہے ان کا ذکر
میں ابھی نہیں کروں گا بلکہ ان کا ذکر ہم اگلے لیکچر میں کریں گے۔ مچھلیوں میں سے صرف

ہمارے پاس سانپ کے زہر سے بنی ہوئی ادویات کی بہت بڑی جماعت موجود ہے ان کا ذکر میں ابھی نہیں کروں گا بلکہ ان کا ذکر ہم اگلے لیکچر میں کریں گے۔ مچھلیوں میں سے صرف کاڈلیور آئل یا (اولیم جیکورس اصیلی) کا ذکر کروں گا اولیم جیکورس اصیلی ٹی بی کی کمزوری کے لئے بہترین دوا ہے اس دوا کو ایلوپیتھ اور ہومیوپیتھ دونوں ہی استعمال کررہے ہیں بہت سے ڈاکٹروں کا کہنا ہے کہ اولیم جیکورس فریولا جیکل عمل کرتی ہے یہ غلط ہے۔ یہ دوا ہے

ڈاکٹر ہیوز کہتے ہیں کہ یہ دوا بطور تیل عمل نہیں کرتی کیونکہ اگر بطور تیل عمل کرے تو دوسرے تیل اس جیسے اچھے اثرات کیوں مرتب نہیں کرتے یہ دوا دراصل آیوڈین فاسفورس اور دوسرے عناصر کا مرکب ہے ڈاکٹر نیدہارڈ نے اس دوا کی آزمائش کی انہوں نے نچلی طاقتوں میں آزمائش کنندہ کو دوا دی حتٰی کہ انہوں نے علامات کی ایک فہرست حاصل کرلی ان علامات کو انہوں نے نمایاں علامات کہا ہے میں ان علامات میں سے چند علامات کا ذکر کروں گا جب کمر میں سردی کی لہر دوڑتی ہو آواز بیٹھ گئی ہو سینہ میں دکھن ہو آپ کو یہ علامات ٹی بی کی ابتدا میں نظر آئیں گی ہوسکتا ہے کہ سینہ میں اِدھر اُدھر چبھن دار درد ہوں چھوٹی چھوٹی جگہ جلن دار درد ہوں شام کے وقت بخار تیز ہوجاتا ہو بخار کے ہمراہ ہاتھوں کی ہتھیلیوں میں جلن ہوتی ہو کھانسی خشک ہو اور بہت کم بلغم خارج ہوتا ہو جیسا کہ ہمیں معلوم ہے کہ یہ علامات ٹی بی کی ابتدا ظاہر کرتی ہیں یہ وہ علامات ہیں جو دیانت دار مشاہدہ کار ڈاکٹر نیدہارڈ نے بتائی ہیں مریض کی یہ علامات اس دوا سے شفایاب ہوجاتی ہیں جس مریض میں یہ علامات موجود ہوں اس کو آپ اولیم جیکورس اصیلی دے سکتے ہیں خواہ آپ اس کو خام حالت میں استعمال کریں یا طاقتوں میں دیں۔

اب ہم بیوفورانا کی جانب آتے ہیں یہ جنوبی امریکہ کے مینڈکوں کی ایک قسم ہے اس مینڈک کی جلد میں سے ایک تیل نما جوہر خارج ہوتا ہے جو زہریلے اثرات کا حامل ہے گاؤں کی عورتیں جب خاوند کے اصرار سے تنگ آجاتی تھیں تو وہ اس کو کسی مشروب میں ملا کر خاوند کو پلا دیتی تھیں تاکہ ان کا خاوند نامرد ہوجائے بیوفورانا کی آزمائش کی جاچکی ہے اور یہ دوا

بہت ہی بے زار قسم کی علامات کا مجموعہ بناتی ہے نامردی اور ضعف پیدا کرتی ہے جس میں انسان شائستگی کھو دیتا ہے اور زبردست مشت زن بن جاتا ہے اور خلوت تلاش کرتا ہے تاکہ مشت زنی کر سکے مشت زنی یا ہم بستری کے بعد مرگی کے دورے پڑنے لگتے ہیں جسم میں سردی کی وہ لہر جو مرگی کا دورہ لاتی ہے اعضائے تناسل سے شروع ہوتی ہے ہو سکتا ہے کہ مریض کو ہم بستری کرتے وقت مرگی کا دورہ پڑ جائے مرگی کا دورہ اعضائے تناسل سے شروع ہو یا شمسی ضفیرہ (Solar Plexus) سے شروع ہو بیو فورانا ایسی مرگی میں بہترین کام کرتی ہے مرگی کے دورہ کی آمد سے پہلے مریض تنک مزاج ہو جاتا ہے اور پریشانی میں باتیں کرتا ہے اور بعد میں آزردہ ہو جاتا ہے مریض کی تیز کلامی کسی کی سمجھ میں نہیں آتی مرگی کے دورے کے بعد مریض کو گہری نیند آتی ہے۔ چند سال پہلے ڈاکٹر ولیم بین نے ایک ایسے مریض جس کو پیڑو کی جھلی کا ورم تھا اور بار بار مرگی کا دورہ پڑ جاتا تھا۔ بیو فورانا سے شفایاب کیا دورے کے بعد مریض کے اعضا ٹھنڈے ہو جاتے تھے اور ان پر شدید پسینہ آتا تھا۔ میں نے چند روز پہلے بیو فورانا سے ایک مریضہ کا بہت کامیابی سے علاج کیا درج ذیل علامات موجود تھیں جلد پر حلق میں اور فرج میں پھنسیاں تھی مڑوردار درد تھے شکم بہت پرحس تھا ان پھنسیوں سے پیپ خارج ہوتی تھی مریضہ کا احساس تھا کہ اس کی انتڑیوں میں بھی اسی طرح کی پھنسیاں موجود تھیں جلد کی ایسی پھنسیاں جو پھٹ جائیں اور ان میں سے زرد مواد خارج ہو بیو فورانا ایسی پھنسیوں کو شفایاب کر دیتی ہے۔

اب ہم بیو فورانا سے مشابہت رکھنے والی ادویہ کا موازنہ کریں گے انڈیگو بھی مرگی کی دوا ہے اس کے درد اینٹھن دار ہوتے ہیں یہ درد پیٹ کے کیڑوں کی وجہ سے ہوتے ہیں اور معکوس درد ہیں انڈیگو ان بچوں کی دوا ہے جو رات کو سوتے ہوئے اچانک اٹھ جاتے ہیں ان کے مقعد میں خوفناک قسم کی خارش ہوتی ہے لیکن جب تک مریض افسردہ اور بے ہمت نہ ہو انڈیگو کوئی فائدہ نہ کرے گی اگر مریض پرجوش اور تیز تند ہو تو آپ کو بیو فورانا یا نکس وامیکا استعمال کرنا پڑے گی۔ آرٹی میزیا ولگیرس مرگی کی بہت اچھی دوا ہے جب مریض کو اکساہٹ یا

خوف کی وجہ سے مرگی کا دورہ پڑ جاتا ہو اور ایک دورے کے بعد دوسرا دورہ آلیتا ہو دوروں کے بعد زبردست نیند آتی ہے

گھونگا نما پلپلے جانوروں سے ہم نے دوادویات تیار کی ہیں وہ سیپیا اور میوریکس ہیں ان کی بابت ابھی میں کچھ نہیں کہوں گا آئندہ جب بھی موقع آیا تو ان کی بابت بتاؤں گا اب (Radi-ata) کی باری ہے اس گروہ سے ہم چار ادویات بنا چکے ہیں پہلی دوا کا نام کوریلیم ربرم ہے (سرخ مرجان) یہ دوا کئی امراض میں کام آتی ہے مگر میں صرف دو امراض کا ذکر کروں گا جہاں سورا اور سفلس کی سمتیں اکٹھی موجود ہوں گی وہاں کوریلیم ربرم کی ضرورت پڑے گی جسم کے اوپر سطح دھبے ہوں یہ دھبے زیادہ تر ہاتھوں کی ہتھیلیوں پر ہوں پہلے پہل ان کی رنگت سرخی مائل ہو اور بعد میں گہرے رنگ کے ہو جائیں یا تانبے کے رنگ جیسے ہو جائیں جو کہ سفلس کا نمایاں رنگ ہے کوریلیم ربرم اس وقت بھی شفایاب کرے گی جبکہ شنکر زخم کا رنگ سرخی مائل ہو۔ کوریلیم کی کالی کھانسی کو یک منٹی بندوق کہا جاتا ہے کھانسی کے دورہ کا ذکر میں پہلے کر چکا ہوں اور زیادہ تفصیل میں جائیں تو کوریلیم کی کھانسی دن کے وقت تھوڑی ہوتی ہے جلد جلد ہوتی ہے اور کھانسی میں سے گھنٹی بجنے کی آواز آتی ہے جب رات آتی ہے تو کالی کھانسی کا اصل دورہ شروع ہوتا ہے اور صبح ہونے تک اس میں اضافہ ہوتا رہتا ہے ایسا محسوس ہوتا ہے کہ بچے کا سانس بند ہو جائے گا جب دورہ ختم ہوتا ہے تو بچہ بالکل نڈھال ہو جاتا ہے f کوریلیم میفائٹس سے مشابہت رکھتی ہے اس مشابہت کا میں پہلے بھی ذکر کر چکا ہوں

''سپنجیا ٹوسٹا کا ذکر ہم (ہالوجن ادویات) یعنی برومین آیوڈین وغیرہ کے ہمراہ کریں گے''

میڈوسا یا لعاب دار مچھلی اپنے اثرات میں ارٹیکا ارنز سے نزدیکی مشابہت رکھتی ہے اور چھپاکی (Urticaria) پیدا کرتی ہے معمولی ساگردوں پر بھی اثر انداز ہوتی ہے۔ بیڈی آگا تازہ پانی کا اسفنج روس میں ہوتا ہے یہ دوا دو جگہ پر حملہ کرتی ہے پہلی جگہ لمف غدود ہیں بیڈی اگا لمف غدودوں میں بڑھوتری اور سختی لاتی ہے جب بیوبو گلٹی سخت ہو تو بیڈی آگا بڑی کامیابی سے

استعمال کی جاسکتی ہے خاص طور پر اس وقت بیڈی آگا بہت فائدہ مند ہوتی ہے جب بیوبو کا غلط علاج کیا گیا ہو اس علامت پر بیڈی آگا کار بو اینی میلس سے مشابہت رکھتی ہے بیڈی آگا دل پر بھی اثر انداز ہوتی ہے۔ ناپسندیدہ اضطراب سے پیدا ہونے والی دھڑکن میں مفید ہے پس اس علامت پر بیڈی آگا فاسفورس اور کافیا سے مماثلت رکھتی ہے بیڈی آگا دل کی عضوی خرابی میں کام نہیں آتی۔

ایمائل نائٹریٹ دل کے عضوی امراض میں نمایاں نظر آتی ہے خون کی رگوں کے تناؤ کو قابو رکھنے والے اعصاب کا فالج اس لئے جسم کے مختلف حصص میں اجتماع خون ہوتا ہے خاص طور پر سینہ اور سر میں بھراؤ ہو تو شفاء بخشتی ہے چہرے پر جوش ہوتا ہے حتیٰ کہ چہرہ مبالغہ آمیز حد تک سرخ ہوتا ہے سانس کی آمدورفت دب جاتی ہے نبض تیز مگر قوت میں کم ہوتی ہے دل میں رکاوٹ کا احساس ہوتا ہے مریض کو لازما اٹھ کر بیٹھنا پڑتا ہے پیشاب میں معمولی سی البومن خارج ہوتی ہے مریض اتنا مشکوک ہوتا ہے کہ دروازہ کھلنے پر بھی مریض کے چہرہ پر خون کا جوش آجاتا ہے چالیس سال کی عمر کے بعد جب گرمی کی لہریں آتی ہوں تو ایمائل نائٹریٹ مظہر دوا ہوتی ہے۔

اب ہم کیڑوں کی جانب آتے ہیں ایسے کیڑے جن کے جسم ٹکڑوں میں بٹے ہوئے ہوتے ہیں بھڑ۔ شہد کی مکھی چیونٹیاں وغیرہ اس گروہ کی بہت سی ادویات ہمارے پاس موجود ہیں۔

کوکس کیکٹائی ایک چھوٹا سا کیڑا ہے جنوبی امریکہ سے تعلق رکھتا ہے کوکس کیکٹائی خاص طور پر کالی کھانسی میں استعمال کی جاتی ہے ایسی کالی کھانسی جو صبح کے وقت بڑھتی ہو صبح کے وقت بچہ جونہی جاگتا ہے اس کو کھانسی کا دورہ پڑ جاتا ہے اور ریسے دار شفاف بلغم کی قے ہوتی ہے دورہ ختم ہو جاتا ہے منہ میں سے لمبے لمبے رسوں کی مانند بلغم لٹکتی ہے اس علامت کو آپ سب لوگ یاد رکھیں میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ یہ مثبت علامت ہے اگر ایسی حالت موجود ہو تو کالی کھانسی کی ابتدا میں ہی کوکس کیکٹائی دے دی جائے تو مرض کا دورانیہ کم

کھانسی خشک اور کتے کی آواز والی ہوتی ہے صبح کے وقت کھانسی میں اضافہ ہو جاتا ہے اور رے دار بلغم خارج ہوتا ہے بلغم کا رنگ زرد ہوتا ہے جبکہ کوکس کیکٹائی میں بلغم شفاف رنگ خارج ہوتا ہے۔

سنیگا گول مٹول بچوں کی دوا ہے سنیگا کی کھانسی سے نکلنے والی بلغم کا رنگ انڈے کی سفیدی کی مانند ہوتا ہے بلغم اکھاڑنا مشکل ہوتا ہے کھانسی شام کے وقت زیادہ ہو جاتی ہے اگر بچے کی عمر زیادہ ہو تو وہ ایسے بوجھ کی شکایت کرے گا جو اس کے سینہ کو کچل رہا ہے سائی میکس ایسی دوا ہے جس کو میں نے کبھی استعمال نہیں کیا۔ باری کے بخار میں اس کی سفارش کی گئی ہے۔

غشائی پردار (HYMENOPTERA) کاٹنے والے کیڑوں سے ہم نے ایپس میلی فیکا۔ ویسپا کرابرو اور فارمیکا روفا تیار کی ہیں اس موضوع کو میں ابھی نہیں چھیڑوں گا راست پر اں (COLEOPTERA) گروہ سے ہم نے کینتھرس تیار کی ہے کیڑوں کے اسی گروہ سے ہم نے ایک اور دوا ڈوری فورا حاصل کی ہے اسے آلو کا کیڑا بھی کہا جاتا ہے یہ کیڑا یا دوا زبردست زہریلی ہے اس کو کم سطح کی سوزشوں میں کامیابی سے استعمال کیا گیا ہے مثلاً سوزاکی سوجنیں جبکہ عضو کا رنگ جامنی یا گہرا سرخ ہو۔

(ORTHOPTERA) جھینگر کے گروہ سے بنی ایک اور دوا کا ذکر کروں گا اس کا نام بلاٹا یا کاکروچ ہے بلاٹا استسقاء کے علاج کے لئے شافی دوا ہے اس کے ذکر سے کتابیں بھری پڑی ہیں آخر میں ہم (ARACHNIDA) مکڑیوں کے گروہ سے بنی ادویات پر مستقبل کے لیکچر میں بحث کریں گے۔

لیکچر نمبر ۳

The Ophidia زہریلے سانپ

حیوانی بادشاہت سے حاصل کی گئی ادویات کا ذکر کرتے ہوئے میں سب سے پہلے سانپوں کے قبیلے کا واضح ذکر کروں گا ان کو زہریلے سانپ کہا جاتا ہے ان میں سے جو ادویات ہم استعمال کرتے ہیں ان میں پہلے نمبر پر لیکسیس ٹرائی گونو سیفلس ہے اس دوا کی آزمائش ڈاکٹر ہیرنگ نے کی تھی اس کے بعد کروٹیلس ہورائیڈس کا نمبر ہے ایک اور دوا جس کی آزمائش ڈاکٹر موہر نے کی اس کا نام کروٹیلس کاسکاویلا ہے اس دوا میں چند ایسی علامات موجود ہیں جو دوسری ادویات میں نہیں ہیں اس کے بعد ناجاٹرائی پوڈینز یہ پھن دار سانپوں میں سے ہے ایک اور دوا ایلپس کوریلی نس ہے اس سانپ کی کمر پر چھلکے ہوتے ہیں جو گھونگے کی مانند نظر آتے ہیں آخری دوا بو تھراپس لینسیو لیٹس اس دوا کو حاصل کرنے کے لئے میں نے ایک سال ضائع کیا ہے یہ دوا (Aphasia) پیدا کرتی ہے (مریض بے ربط جملے بولتا ہے کیونکہ مریض کے دماغ میں زخم ہوتا ہے) ان زہروں میں سے چار زہر بطور دوا استعمال کئے جاتے ہیں۔

سانپ کا زہر عام طور پر ایک چھوٹی سی تھیلی میں موجود ہوتا ہے جو سانپ کے دانتوں کے پیچھے ہوتی ہے۔ دانتوں کی پچھلی جانب ایک باریک نالی ہوتی ہے جو غدود میں سے زہر کو تھیلی میں لاتی ہے جب یہ زہر استعمال نہ ہو رہا ہو تو تھیلی منہ کی چھت کے ساتھ لگی رہتی ہے مگر جب سانپ جوش میں آتا ہے کاٹنے کے لئے منہ کھولتا ہے تو اس کے دانت باہر کی جانب آتے ہیں اسی لمحے اعصابی عمل کی وجہ سے ایک قطرہ زہر دوڑ کر باہر آتا ہے اور جہاں سانپ کاٹتا ہے وہاں داخل ہو جاتا ہے سانپ کاٹنے کے بعد کیا ہو گا۔ اس کا انحصار کئی باتوں پر ہے۔ بعض اوقات سانپ کا زہر زیادہ طاقت ور ہوتا ہے سانپ جتنا زیادہ غصے میں ہو گا اتنا ہی

اس کا زہر چست عمل کرے گا اگر سانپ کاٹتے وقت راہ میں کپڑا حائل ہو گا تو کچھ زہر کپڑا چوس لے گا علاوہ ازیں انسانی قوت مدافعت بھی زہر کی راہ میں حائل ہوتی ہے۔

پس آپ سانپ کے زہر کے اثرات کو تین حصوں میں تقسیم کر سکتے ہیں پہلا اثر بجلی کی چمک جیسا یا جیسے پروسک ایسڈ کی ایک خوراک سانپ کاٹنے کے فوراً بعد مریض کے چہرے سے انتہائی روحانی تکلیف کا اظہار ہوتا ہے اور یکدم گرتا ہے اور مر جاتا ہے اس کا مطلب یہ ہے کہ زہر بہت سخت ہے دوسری شکل میں جہاں سانپ کاٹتا ہے وہ جگہ سوج جاتی ہے سرخ نہیں ہوتی بلکہ گہرے ارغوانی رنگ کی ہو جاتی ہے خون پتلا ہو جاتا ہے اور مریض کے خون میں زہریلا پن پیدا ہو جاتا ہے (SEPTICEMIA) دل کی دھڑکن میں تیزی آجاتی ہے لیکن قوت اور ہم آہنگی کمزور ہوتی ہے خون پتلا ہو جاتا ہے مریض شکست خوردہ نظر آتا ہے پورا جسم سرد پسینے سے بھر جاتا ہے جبکہ خون جلد کے نیچے آنا شروع ہو جاتا ہے مریض کا اعصابی نظام زہر سے متاثر ہو کر کمزور ہو جاتا ہے اور ٹائی فائڈ بخار کی سی حالت پیدا ہو جاتی ہے اور مریض مر جاتا ہے یا پریشانی ظاہر ہو جاتی ہے چکر آنکھوں کے سامنے سیاہ دھبے آتے ہیں اندھا پن ہو جاتا ہے پورے جسم پر خاص قسم کا لرزہ طاری ہو جاتا ہے چہرہ پھولا ہوا ہوتا ہے سانس کی تنگی شروع ہو جاتی ہے حتیٰ کہ سانس گھٹ گھٹ کر آتا ہے یا یہی عمل بہت آہستہ آہستہ ہوتا ہے چکروں کے بعد یا لرزہ کے بعد مریض کمزور ہو جاتا ہے سانپ کاٹے کا زخم گہرا سیاہی مائل یا گینگرین جیسا ہو جاتا ہے جسم سے خارج ہونے والے تمام مواد پیشاب پاخانہ پسینہ بدبودار ہو جاتے ہیں ٹائی فائڈ کی پیچش جیسی علامات ظاہر ہو جاتی ہیں مریض کی کمزوری بڑھتی جاتی ہے حتیٰ کہ مریض وفات پا جاتا ہے سانپ کے طاقت ور زہر کے خون اور اعصاب پر مرحلہ وار حملے ہوتے ہیں۔

سانپوں کے زہر کا نمایاں عمل اعصاب پر ہوتا ہے اور فالج پیدا کرتا ہے سانپوں کے زہر کا راست عمل دل اور دماغ پر ہوتا ہے اس کے بعد خون میں بوسیدگی پیدا ہونی شروع ہو جاتی ہے خون کے اجزاء علیحدہ ہونے شروع ہو جاتے ہیں اعصاب میں تبدیلی اور گنگرین

ہو جانے کی وجہ مقامی موت۔سب سے پہلے پریشانی کی کیفیت پیدا ہوتی ہے دماغی تنگ مزاجی۔ اور پر حسی جس کے ہمراہ وہم خوف وغیرہ بعد میں اعصابی پژمردگی ایسی کمزوری جو کہ مختلف شدید امراض میں پائی جاتی ہے یا عمر بڑھنے کے ساتھ جیسا کہ دماغ ماؤف ہو جاتا ہے بے حسی ہذیان اور فالج ہو جاتا ہے۔رکاوٹ کا اظہار ہوتا ہے جیسے کہ حلق میں رکاوٹ مقعد میں رکاوٹ۔ گول رنگ نما پٹھوں میں رکاوٹ جسم کے ہر سوراخ سے خون نکلنا شروع ہو جاتا ہے جس کا رنگ گہرا ہوتا ہے خون میں سٹرن پیدا ہو جاتی ہے۔

لیکسیس اور کروٹیلس میں یہ علامات زیادہ نمایاں ہیں ایلاپس میں کم اور ناجا میں بہت کم چہرہ بیمار زرد پریشان پھولا ہوا گہرا سرخ یا نیلاہٹ مائل ہوتا ہے خاص طور پر قوت مدرکہ میں تبدیلی آجاتی ہے نظر کمزور دھندلی دماغ اور ریڑھ میں اکساہٹ جس کا تعلق دماغی بے آرامی اور جسمانی پر حسی سے ہوتا ہے حتیٰ کہ درد غالب اور ہمراہ کاہلی سن پن جھٹکے اور چیونٹیاں چلنے کا احساس۔اب آپ جان چکے ہوں گے کہ یہ زہر کن امراض کو شفایاب کریں گے کم درجہ حرارت والے بخار، سوزشیں، خناق، ٹائی فائڈ، کاربنکل، خون کا زہریلا پن جیسی تباہ کن سوزشیں بے ہوشی کی جانب میلان، اعصابی تھکاوٹ، شرابیوں کی مانند کانپنا دوران خون کی بے قاعدگی گرمی کی لہریں، مرگی کی مانند بھراؤ اور فالج۔ سانپ کے زہر سے رگیں خاص طور پر متاثر ہوتی ہیں پھیپھڑوں اور معدہ کی رگیں اور ریڑھ کے معاون اعصاب نتیجتاً آپ نمایاں علامات تلاش کرنا چاہیں گے نمایاں علامات حنجرہ کی نالی اور دل کی ہوتی ہیں سانپ کے زہروں کی تمام اقسام میں دم گھٹنے کا احساس، رکاوٹ کا احساس جو کہ پھیپھڑوں اور معدہ کی رگوں میں خراش سے پیدا ہوتا ہے (ریوی معدی عصب) تمام زہروں میں سانس کی تنگی اور دل کی علامات پائی جاتی ہیں اس کے بعد سانپوں کے زہروں کی تمام اقسام جلد پر زرد رنگ کے دھبے پیدا کرتی ہیں یہ یرقان نہیں ہے اور آپ کو اس میں الجھ نہیں جانا چاہیے یہ دھبے خون میں سے آتے ہیں اور اس کی وجہ خون کا سڑنا ہے جیسے کہ ہم زرد بخار یا خون میں پیپ کی موجودگی میں ہم دیکھتے ہیں (pyaemia) یہ دھبے صفرا کے بھی نہیں ہیں۔ یہ دھبے

کروٹیلس میں نمایاں ہیں آپ دیکھیں گے کہ جلد کھردری اور خشک ہے جیسے کہ جلد کے اندر بالکل قوت موجود نہ ہو یا ہو سکتا ہے کہ جلد چپچپی ہو جو کہ لیکیس کا خاصہ ہے اخراجات بدبو دار ہوں۔ لیکیس کے اخراجات بہت بدبو دار ہوتے ہیں تمام سانپوں کے زہر دل کو کمزور کرتے ہیں نمایاں علامات جو سب زہروں میں موجود ہیں دل کمزور، پاؤں سرد اور لرزہ یہ لرزہ محض اعصابی نہیں ہوتا بلکہ خون کے زہریلے پن کی وجہ سے کمزوری سے پیدا ہوتا ہے پاؤں کی ٹھنڈک اجتماع خون کی وجہ سے نہیں ہوتی جیسا کہ بیلاڈونا کی علامت ہے اس کی وجہ دل کی ناتوانی ہوتی ہے۔ ناجا کی دل کی علامات لیکیس کی دل کی علامات سے مشابہت رکھتی ہیں لیکن ناجا کی علامات کی وجہ دل کے والو کے زخم کے گہرے اثرات ہوتے ہیں جبکہ لیکیس کی دل کی علامات کی وجہ دل کے وجع المفاصلی امراض کی ابتدا ہوتی ہے ناجا کی نمایاں علامات کنپٹیوں اور پیشانی کا درد جس کے ہمراہ دل کی علامات موجود ہوتی ہیں۔ دل کی دھڑکن میں ہنگامہ مریض جاگتا ہے تو ہانپتا ہے سانپ کے دوسرے زہروں کی نسبت ناجا زیادہ پریشانی پیدا کرتی ہے۔

بیلاڈونا میں سر گرم اور پاؤں سرد ہوتے ہیں کیونکہ دوران خون سر کی جانب ہوتا ہے لیکن سانپوں کے زہروں میں پاؤں اس لئے سرد ہوتے ہیں کیونکہ دل اپنی ناتوانی کی وجہ سے خون کو پاؤں تک پہنچا ہی نہیں سکتا۔ سانپوں کے تمام زہر جوف دار بافتوں میں سوزش پیدا کرتے ہیں اس لئے جب خناق یا ٹائی فائڈ بخار میں جب جوفدار بافتیں سوج جاتی ہیں تو یہاں یہ ادویات کام آتی ہیں متاثرہ حصص کا رنگ گہرا سرخ یا ارغوانی سیاہ جیسا کہ گینگرین کی مانند ہو جاتا ہے خناق میں کروٹیلس زیادہ کامیابی سے عمل کرتی ہے جبکہ خناق کے ہمراہ نکسیر ثابت قدمی سے موجود ہو۔

ایلاپس کا مریض خون تھوکتا ہے اور خارج ہونے والے خون کا رنگ گہرا ہوتا ہے خاص طور پر جب دایاں پھیپھڑا متاثر ہو۔ ان زہروں کے بہت سے تریاق موجود ہیں اس میں کوئی شک نہیں ہے کہ الکحل ان زہروں کی زبردست دشمن ہے قابل ذکر بات یہ ہے کہ ایک مریض جس کو سانپ نے کاٹا ہو وہ کتنی الکحل پی سکتا ہے مریض پر الکحل کے کوئی اثرات

مرتب نہیں ہوتے۔

ڈاکٹر ہیرنگ کا مشورہ ہے کہ جس جگہ سانپ نے کاٹا ہو وہ جگہ آگ کے قریب رکھی جائے امونیا اور پوٹاشیم پر مینگینیٹ بھی سانپ کے زہر کا تریاق ہے ان سے بھی شفاء ہو جاتی ہے۔

لیکسیس (LACHESIS)

سب سے پہلے ہم لیکسیس پر توجہ دیتے ہیں تاکہ آپ اس موضوع کو مکمل طور پر سمجھ سکیں میں اپنی خواہش کے مطابق عالمگیر علامات کا ذکر کروں گا جو ہمیں معلوم ہیں خاص طور پر لیکسیس ان مریضوں کی دوا ہے جن کی جلد مخصوص طور پر حس ہو مریض سو رہا ہو یا حتی کہ بے ہوش ہو اور آپ اس کی نبض دیکھنا چاہیں یا چھوئیں تو وہ ظاہر کرے کہ اس کو الجھن ہو رہی ہے۔ سخت مالش یا دباؤ باعث زحمت نہیں ہوتا ڈاکٹر ہیرنگ جنہوں نے لیکسیس کی آزمائش کی کہتے ہیں کہ مریض گلے پر تنگ کپڑے برداشت نہیں کرتا ہمیشہ اپنا کالر ڈھیلا رکھتا ہے وہ کہتے ہیں کہ اس علامت نے آزمائش کے دوران ان کو بہت تنگ کیا انہوں نے اس علامت کو لکھ تو لیا مگر اس کو کوئی اہمیت نہ دی لیکن اس وقت سے لے کر اب تک اس علامت کی علاج کے دوران بار بار تصدیق ہوئی اور یہ علامت سچ ثابت ہوئی نہ صرف گردن کی مقامی علامت کے طور پر بلکہ جسم کی عالمگیر علامت کے طور پر بھی اس کی وجہ یہ بیان کی جاتی ہے کہ گول اعصاب میں خراش یا سوزش کی وجہ مریض چھوا جانا برداشت نہیں کرتا یہ سوجن کی گواہی نہیں ہے اس لئے ضروری ہے کہ اس کا تعلق آرنیکا ایکونائٹ اور بیلاڈونا کی دکھن سے نہ جوڑا جائے یہ پر حسی ایپس سے بھی مختلف ہے جس میں چھل جانے کا احساس ہوتا ہے اور دکھن کا احساس آرنیکا سے بہت زیادہ ہے یہ نکس وامیکا یا لائیکوپوڈیم کی پر حسی سے بھی مختلف ہے جن

میں کھانے کے بعد کمر میں بر حسی ہوتی ہے۔

نمبر ۲۔ یہ دوا یعنی لیکیسس جسم کے بائیں حصے کو متاثر کرتی ہے ہومیوپیتھ ڈاکٹروں پر تنقید کی جاتی ہے کیونکہ ہومیوپیتھ کہتے ہیں کہ یہ دوا دائیں جانب کی ہے اور یہ دوا بائیں جانب کی ہے لیکن یہ عام سادہ حقیقت ہے کہ مرض جسم کے حصوں کا انتخاب کرتا ہے یہ راہ نمائی کافی ہے کہ یقین کر لیا جائے کہ دوا بھی ویسا ہی کرے گی جسم کا بایاں حصہ ادویات سے زیادہ متاثر ہوتا ہے کیونکہ جسم کا بایاں حصہ دائیں حصے سے ذرا کمزور ہوتا ہے لیکسیس کی ایک اور نمایاں خصوصیت اس کے ریوی معدی عصب یعنی (PNEUMOGASTRIC NERVE) پھیپھڑوں اور معدہ کے اعصاب پر عمل سے پیدا ہوتی ہے وہ ہے اس دوا کا نیند کو متاثر کرنا۔ یہ عالمگیر علامت ہے نیند کے بعد مریض کی حالت خراب ہو جاتی ہے یہ بھی درست ہے کہ لیکسیس سانس کے مرکز پر عمل کرتی ہے اور اس کو کمزور کرتی ہے ہم سمجھ سکتے ہیں کہ نیند میں تکلیف کیوں زیادہ ہو جاتی ہے جب ہم جاگ رہے ہوں تو سانس کے عمل پر ہمارا اختیار ہوتا ہے اور نیند کے دوران یہ اختیار ختم ہو جاتا ہے یہ تبدیلی اس وقت رونما ہوتی ہے جب لیکیسس کے کمزور کرنے والے عمل کا ادعا ہوتا ہے۔

لیکسیس زندگی کے نقطہ عروج پر پیدا ہونے والے عوارضات کی بہت قیمتی دوا ہے مگر خاص طور پر عورتوں کی دوا ہے جنہوں نے جوانی میں بہت بچے پیدا کیے ہوں اور بہت زیادہ محنت کی ہو اس ناتوانی کی حالت میں ماہواری اچانک بند ہو جاتی ہے اور اخراجات کے دب جانے سے لیکیسس کی مریضہ بہت خوار ہوتی ہے یقیناً زندگی کے نقطہ عروج سے پہلے مریضہ ماہواری سے پہلے تکلیف اٹھاتی تھی ماہواری کے دوران نہیں۔ نبض کمزور اور لرزاں ہوتی ہے مخصوص سر درد اور دماغی علامات غصہ دلاتی ہیں گرمی کی لہریں اور اعصابی علامات لیکسیس کی نمایاں خصوصیت ہے۔

آیئے اب لیکسیس کی علامات پر تفصیل سے غور کرتے ہیں سب سے پہلے دماغی علامات مریض پریشان مضطرب۔ یاوہ گو باتونی ہوتا ہے ایک موضوع سے چھلانگ مار کر

دوسرے موضوع پر چلا جاتا ہے بسا اوقات مریض کو خوف ہوتا ہے کہ اس کو زہر دے دیا جائے گا اس لئے اگر آپ اس کو دوا کھلانا چاہیں گے تو نہیں کھائے گا کبھی کبھار اضطراب ایک خاص شکل اختیار کر لیتا ہے مریض کو خیال آتا ہے کہ وہ مر چکا ہے اس کے جنازہ کی تیاری کی جا رہی ہے۔ دلچسپ کہانیاں غیر معمولی طور پر جسمانی علامات کو برانگیختہ کر دیتی ہیں۔ یہ بھی ممکن ہے کہ مریض یاوہ گوئی کے ہمراہ غنودگی کا شکار ہو مگر پھر بھی اس کو نیند نہ آئے۔ مریض کے دماغ میں خیالات اس تیزی سے وارد ہوتے ہیں کہ وہ انکو لکھنے سے قاصر ہوتا ہے رات کو دیر تک جاگتا ہے دماغی عمل غیر ضروری طور پر بڑھا ہوا ہوتا ہے لیکن اکساہٹ کی یہ حالت ایک اور حالت میں مدغم ہو جاتی ہے جو جلد ہی پہلی حالت پر چھا جاتی ہے دماغ کمزور ہو جاتا ہے مریض کے لئے سوچنا مشکل ہو جاتا ہے۔ الفاظ کے ہجے نہیں کر سکتا (سلفر لائیکو پوڈیم۔ میڈھورنیم) آنکھیں بند کرنے سے چکر آنے زیادہ ہو جاتے ہیں تھریڈون کی نمایاں علامت یہ ہے کہ چکروں درد اور متلی میں شور سے اضافہ ہو جاتا ہے دونوں ادویات لو لگ جانے (SUN STROKE) میں بہترین ادویہ ہیں۔

آپ کو چکروں میں اور دل کی کمزوری کی وجہ سے بے ہوشی میں درج ذیل ادویات سے موازنہ کرنا چاہیے (آرسنک۔ ہائیڈرو سیانک ایسڈ۔ ڈجی ٹیلس۔ وریٹرم البم) کیمفر۔ لاروسیر یس یا ہائیڈرو سیانک ایسڈ کی ضرورت لمبی بے ہوشی کے دوران پڑے گی ایسا محسوس ہو گا کہ رد عمل کی کمی ہے چہرہ زرد نیلا جلد سرد اگر حلق میں مشروب زبردستی ڈالے جائے تو معدہ میں جاتے ہوئے ان کی آواز باہر سنائی دے گی اگر اس بے ہوشی کی وجہ جسم کے اندر کسی زہر کی موجودگی ہو جیسا کہ سرخ بخار تو علامات میں مماثلت ہو گی پھنسیاں نیلے رنگ کی ہونگی جب ان پھنسیوں کو دبایا جائے تو بہت آہستگی کے ساتھ ان کا رنگ دوبارہ نیلا ہو جائے گا۔ بے ہوشی میں ڈجی ٹیلس بھی سانپ کے زہروں کی حریف ہے سب سے پہلے نظر کی کمزوری واقع ہوتی ہے اور مریض متلی اور موت کی سی کمزوری کی شکایت کرتا ہے جو معدہ سے اٹھتی ہے کیمفر اور وریٹرم البم میں پسینے موجود ہیں جلد ٹھنڈی ہوتی ہے وریٹرم میں پیشانی

پر سرد پسینہ آتا ہے جب مریض لیٹا ہوا ہو تو ممکن ہے کہ چہرے کا رنگ سرخ ہو لیکن مریض کو اٹھایا جائے تو اس کے چہرے کا رنگ زرد ہو جاتا ہے اور مریض مرجھا جاتا ہے مریض کی نبض دھاگے کی مانند باریک ہوتی ہے۔ کیمفر میں جلد برف کی مانند سرد ہوتی ہے مریض اچانک ڈوبنے لگتا ہے بالکل لاروسیریس کی مانند اگرچہ ہو سکتا ہے کہ مریض اپنے ہوش وحواس میں نہ ہو۔ جاگنے پر متلی سر کا بوجھل پن اور غنودگی ہوتی ہے جیسا کہ لو لگ جانے سے ہوتا ہے سورج کی گرمی سے پیدا ہونے والے مرضانہ اثرات کے لئے آپ کو گلونائن۔ بیلاڈونا۔ نیٹرم کارب اور تھریڈون میں موازنہ کرنا چاہیئے (اوپر پڑھیں) پہلی دو ادویات میں چہرہ سرخ اور پھولا ہوا ہوتا ہے فالجی کمزوری (گلونائن) اور بے ہوشی ہوتی ہے یہ علامات لیکسیس سے مشابہت رکھتی ہے۔ لیکن دوسری ادویات نیٹرم کارب اور تھریڈون اس مریض کی ادویات ہیں جو پہلے ہی کمزور تھا اور اس کو لو لگ گئی۔

سانپوں کے زہر سے بننی تمام ادویات میں گرم موسم ناقابل برداشت ہوتا ہے اس لئے ہم دیکھتے ہیں کہ بہت سے امراض موسم بہار یا گرمی کے موسم میں واپس آجاتے ہیں۔ لیکسیس کا مریض ہو سکتا ہے دماغی محنت سے تھکا ٹوٹا ہوا یا مدہوش ہو سورج کی گرمی اس کو کمزور کر دیتی ہے غنودگی لاتی ہے اور بے ہوش کر دیتی ہے اگر خون کا غلبہ تعاقب کر رہا ہو تو چہرہ گہرا سرخ اور ڈوبا ہوا ہوتا ہے ہاتھ اور پاؤں سرد ہوتے ہیں ممکن ہے یہاں کیمفر کی ضرورت محسوس ہو مگر اس وقت جب قوت حیات روبہ تنزل ہو اگر بے ہوشی لمبی ہوتی جائے جسم برف کی مانند سرد اور سرد پسینے میں نہایا ہوا ہو تو لیکسیس اور نیٹرم کارب دونوں ادویات مفید ثابت ہوتی ہیں۔ جب گرم موسم تھکان پیدا کرے تو اس علامت پر آپ کو سلیلیم اور نیٹرم میور کے ساتھ بھی موازنہ کرنا چاہیے۔ اب لیکسیس کی دماغی علامات کی جانب واپس آتے ہیں ہم دیکھتے ہیں کہ لیکسیس کا ہذیان بڑبڑاہٹ والا ہوتا ہے بعض اوقات مریض بے حس وحرکت ہو جاتا ہے مریض کے ہاتھ پاؤں سرد ہوتے ہیں جسم اور ہاتھ کانپتے ہیں اگر مریض کی زبان باہر نکلوائی جائے تو وہ کانپتی ہے یا دانتوں سے باہر ہی نہیں آتی زبان کا رنگ عموماً گہرا

بھورا ایسا او قات زبان کی نوک پر باریک پھنسیاں ہوتی ہیں ہونٹ پھٹ جاتے ہیں گہرے سیاہی مائل رنگ کا خون نکلتا ہے پژمردگی کے بعد مریض یاوہ گوئی کرتا ہے کمزوری ٹائی فائڈ کی کمزوری جیسی ہوتی ہے اس کے بعد ہذیان ہو جاتا ہے مگر یہ ہذیان بیلاڈونا کا سا شدید نہیں ہوتا۔ ان علامات سے ظاہر ہوتا ہے کہ لیکسیس ٹائیفائیڈ بخار کی بہت قیمتی دوا ہے اور ان تمام امراض کے لئے بھی جو ٹائیفائیڈ جیسے ہوں۔ یاوہ گوئی جس کا ذکر میں پہلے بھی کر چکا ہوں۔ لیکسیس کی مخصوص اور نمایاں علامت ہے ایک اور علامت جو ٹائیفائیڈ کے مریض میں ہو سکتی ہے وہ ہے وہم کہ جیسے مریض کسی نادیدہ قوت کے قبضے میں ہے دست عموماً موجود ہوتے ہیں اور پاخانہ خوفناک حد تک بدبو دار ہوتا ہے۔ پاخانہ کی خوفناک بدبو لیکسیس کی نمایاں خصوصیت ہے خناق سرخ بخار اور اسی قماش کے دوسرے امراض میں بھی لیکسیس آپ کی مددگار ثابت ہوگی حتٰی کہ جب پاخانہ بن رہا ہو اور ہر طرح سے فطری ہو لیکن پاخانہ آنے سے پہلے یہ خوفناک بدبو خارج ہو گی۔

ہو سکتا ہے کہ ٹائیفائیڈ بخار میں لیکسیس کی ضرورت کچھ عرصہ بعد محسوس ہو جب مریض بے ہوش ہو اور اس کا نچلا جبڑا گرا ہوا ہو اور دوسری ہمراہی علامات یہ ظاہر کر رہی ہوں کہ دماغ کا فالج قریب ہے۔ اب میں لیکسیس سے مماثل ادویات کا ذکر کروں گا جن کی ان حالات میں ضرورت پڑ سکتی ہے یاوہ گوئی (بکواس) جو کہ لیکسیس کا خاصہ ہے اس علامات کا موازنہ سٹرامونیم۔ ایگریکس۔ میفا ئٹس ایکٹیاریسی موسا اور پارس کوارڈی فولیا سے کیا جائے سٹرامونیم لیکسیس سے الگ ہو جائے گی کیونکہ سٹرامونیم کا چہرہ سرخ ہوتا ہے اور دوسری حواسی علامات کی گواہی بھی ہو گی۔ ایگریکس کی بکواس کے ہمراہ چہرہ اور گردن کے پٹھوں کی تشنجی حرکات شامل ہوں گی۔ پریشان کلامی اور خوشی بھی موجود ہو گی۔ میفا ئٹس کی فضول بکواس بالکل ایسی ہوتی ہے جیسے مریض نے شراب پی رکھی ہو۔ ایکٹیاریسی موسا کی فضول بکواس ماہواری دب جانے سے پیدا ہوتی ہے۔ ہذیان زچہ یا شرابیوں کے ہذیان میں لیکسیس بہت مفید دوا ہوتی ہے۔ ایکٹیاریسی موسا جب چوہوں کے خیالی قیاسات ہوں تو ان کو شفایاب

کر دیتی ہے۔ بے خوابی سر میں بے تابی دیوانگی کا احساس فضول بکواس ایک موضوع سے دوسرے موضوع پر۔ مسلسل موضوع کابدلنا۔ ضروری ہے کہ مریض حرکت کرتا رہے۔
لیکسیس میں ہاتھ نمایاں طور پر لرزتے ہیں دست آتے ہیں شدید کمزوری ہوتی ہے اور ان کے ہمراہ فضول بکواس اور وہم شامل ہوتا ہے۔ پارس کوارڈی فولیاکی بکواس بہت حد تک چائے کی پیدا کردہ بکواس سے مشابہت رکھتی ہے ایک قسم کی خوش دلی کے ہمراہ مریض بچوں جیسی باتیں کرتا ہے۔ ٹائیفائیڈ سے مماثل بخاروں میں آپ لیکسیس کا موازنہ اوپیم۔ ہائیوسائمس۔ آرنیکا۔ لائیکوپوڈیم۔ ایپس۔ میوراٹک ایسڈ۔ بیپٹیشیا۔ اور رہس ٹاکس سے کریں۔

ٹائیفائیڈ میں اوپیم کی ضرورت بھی اس وقت پڑے گی جب آپ کو محسوس ہو کہ اچانک دماغ کو فالج ہو سکتا ہے لیکن اس حالت کی علامات اور لیکسیس کی علامات میں نمایاں فرق موجود ہوتا ہے۔ علامات جو اوپیم کا اظہار کرتی ہیں نچلا جبڑا گر جاتا ہے مریض بے ہوش ہوتا ہے سانس گھٹ گھٹ کر اور زور سے آتا ہے چہرہ کا روپ سیاہی مائل یا زردی مائل سرخ روپ چہرہ جتنا زیادہ سیاہی مائل سرخ ہو گا اوپیم اتنی ہی نمایاں دوا ہو گی۔ لیکسیس کی دماغی حالت کی وجہ ٹائیفائیڈ کے زہر کا دماغ پر اثر ہے لیکن اوپیم میں دماغی بھراؤ ثانوی اثرات کی وجہ سے ہوتا ہے۔

اوپیم کی نسبت ہائیوسائمس یقیناً لیکسیس سے زیادہ مماثلت رکھتی ہے ہم دیکھتے ہیں کہ نچلا جبڑا ڈھلکا ہوا ہے مریض کمزور ہے کانپ رہا ہے اور اس کے ہمراہ پٹھوں میں پھڑکن جو کہ ہائیوسائمس کی نمایاں علامت ہے ہائیوسائمس میں اوپیم کی مانند نیند میں مریض خراٹے بھی لیتا ہے شدید تھکاوٹ اور پاخانہ کا بلاارادہ اخراج۔ آرنیکا میں بھی دماغ پر خون کا غلبہ ہوتا ہے مریض بے ہوش ہوتا ہے نچلا جبڑا گرا ہوا ہوتا ہے آنکھیں ایک جگہ جم جاتی ہیں لیکن بے ہوشی کے دوران بھی مریض کو بستر گرم اور سخت محسوس ہوتا ہے۔ چہرہ سیاہی مائل سرخ ہوتا ہے پاخانہ اور پیشاب از خود خارج ہو جاتے ہیں ایک ایسی علامت جو آرنیکا کو اوپیم

سے الگ کرتی ہے وہ جسم پر اِدھر اُدھر گہرے سیاہی مائل دھبے ہیں ان دھبوں کے کنارے بے ترتیب اور دھبوں کی ظاہری صورت سیاہی مائل یا نیلاہٹ مائل ہوتی ہے (Echymosis)
لائیکوپوڈیم لیکسیس کی مددگار دوا ہے اس لئے کسی بھی اور دوا کی نسبت لیکسیس کے بعد لائیکوپوڈیم نمایاں مظہر ہوتی ہے جب مریض بے ہوشی میں ہو نچلا جبڑا ڈھلکا ہوا ہو سانس میں سے کھڑ کھڑاہٹ کی آوازیں آتی ہوں سانس باہر نکالتے وقت اور اندر کھینچتے وقت بلغم کھڑ کھڑ کرتا ہو آنکھیں ایک جگہ جم گئی ہوں ان میں چپچپا مادہ بھرا ہوا ہو دماغ کا فالج ہو جانے کا خطرہ ہو تو لائیکوپوڈیم بہت اہم دوا ہے میرا مطلب ہے کہ لائیکوپوڈیم مظہر دوا ہوتی ہے۔

ایپس میں نچلا جبڑا لٹک جانا نمایاں نہیں ہے لیکن ایپس لیکیس کی ہذیانی بڑبڑاہٹ سے مماثلت رکھتی ہے کانپتی ہوئی زبان وغیرہ میں بھی مماثل ہے تاہم شہد کی مکھی کا زہر اعصابی اضطراب کے ہمراہ اونگھ اور بے خوابی پیدا کرتا ہے بعد میں ہزیانی بڑبڑاہٹ خوشی بیگانگی کا اظہار شکم سوجا ہوا اور ہاتھ پر حس کلائیاں سر دبلا ارادہ پاخانے۔ پر حسی دراصل چھل جانے کا احساس ہے اور یہ پر حسی لیکیس سے بہت مختلف ہوتی ہے۔

میوراٹک ایسڈ کی نمایاں علامت ڈوبا ہوا چہرہ ہے دھنسا ہوا چہرہ زبان نرم اور جڑ حلمہ زبان سے محروم یا زبان بھوری سخت اور سکڑی ہوئی پٹھوں کی کمزوری کی وجہ سے مریض بستر کی پائنتی کی جانب کھسک جاتا ہے۔

بپٹیشیا کا چہرہ سیاہی مائل مریض مدہوش نظر آتا ہے مریض کاہل ہوتا ہے بے ہوشی ہوتی ہے اور سوال کا جواب دیتے دیتے سو جاتا ہے پتلے سیاہی مائل پاخانے جو زبردست بدبودار ہوتے ہیں ہو سکتا ہے کہ رہس ٹاکس لیکسیس کے عمل کی ہیئت کا روپ دھار لے جب اونگھنے کا عمل ظاہر ہو اور بڑبڑاھٹ موجود ہو زبان پھٹی ہوئی ہو خشک ہو دانتوں پر گندے ذرات موجود ہوں (Sordes) پاخانہ بلا ارادہ خارج ہو جاتا ہو۔ درجے میں تو بے شک سانپ کا زہر رہس ٹاکس سے کمتر ہے مگر دوسری علامات جو بعد میں ظاہر ہوتی ہیں برابر ہے۔

بے آرامی رہس ٹاکس کی نمایاں علامت ہے زبان کی نوک پر سرخ تکون ہوتی ہے اور اخراجات بھی اتنے بدبودار نہیں ہوتے جتنے کہ لیکسیس کے اخراجات بدبودار ہوتے ہیں آپ یہ بات اپنے ذہن میں جمالیں کہ رہس ٹاکس فاسد اکساہٹ والی دوا ہے اور اس کو مظہر علامات سے مماثل ہونا چاہیئے اس کا استعمال اس وقت ضروری ہوگا جبکہ فاسد اکساہٹ کے بعد کاہلی پیدا ہو جائے۔

ٹائیفائیڈ میں لیکسیس کی دماغی علامات اور اس کے اظہار اور مماثل ادویات کے اظہار کو چھوڑتے ہیں اور اب ہم لیکسیس کی سر کی علامات کی جانب توجہ دیتے ہیں ہم دیکھتے ہیں کہ سر میں دھڑکن دار درد ہوتا ہے خاص طور پر بائیں ابرو کے اوپر زکام لگنے سے پہلے دماغی پراگندگی پیدا ہو جاتی ہے۔ جوں ہی زکام ظاہر ہوتا ہے تو اس علامت میں فوری تخفیف ہو جاتی ہے نمایاں علامت یہ کہ جب اخراجات شروع ہو جاتے ہیں تو مریض بہتری محسوس کرتا ہے ذاتی طور پر میں نے ماہواری کی بندش کو لیکسیس سے شفایاب کیا ہے جبکہ ماہواری بند ہونے کی وجہ سے سر درد موجود تھا۔ جوں ہی ماہواری جاری ہوئی سر درد کو افاقہ ہو گیا عمر کے آخری حصے میں جب ماہواری بند جاتی ہے تو پیشانی میں جلن ہوتی ہے۔

نزلاوی اور وجع المفاصلی سر درد میں آپ مرکیورس۔ سنکونا۔ پلساٹیلا۔ برائی اونیا اور جلسی میم سے موازنہ کریں اگر زکام دب جانے سے سر درد شروع ہو جائے تو مرک شفایاب کر دیتی ہے یہ سر درد دھڑکن دار درد ہوتا ہے اور ناک کی جانب دباؤ ہوتا ہے سنکونا کے سر درد میں معمولی سی ہوا لگنے سے اضافہ ہو جاتا ہے برائی اونیا اور پلساٹیلا اس وقت فائدہ مند ہوتی ہیں جب اخراجات گاڑھے زرد یا سبز ہوں۔ جلسی میم میں مریض سست ہوتا ہے حرکت نہیں کرنا چاہتا درد پشت سر سے شروع ہو کر پیشانی اور چہرہ تک جاتا ہے ہو سکتا ہے کہ سر درد کی وجہ معدہ کی ابتری یا انتڑیوں کی خرابی ہو یہ بھی ممکن ہے کہ بخار کے ہمراہ سر درد ہو یا کسی بھی جراثیمی مرض کے ہمراہ سر درد ہو مریض کے دوران خون کا میلان سر کی جانب ہوتا ہے سر میں دھڑکن چہرہ کا رنگ سیاہی مائل سرخ چہرہ پھولا ہوا عام نیند سے لے کر گہری بے ہوشی

دماغی پراگندگی اور ابتری بسا اوقات سر درد کے ہمراہ جزوی اندھاپن دل کی دھڑکن میں اضافہ اور غشی سر درد کی نوعیت درج ذیل ہو سکتی ہے چبھن دار سر درد جس کا نشانہ ناک کی جڑ ہوتی ہے بسااوقات. درد رخسار کی ہڈی سے کان میں جاتا ہے یہ درد کی مخصوص علامت ہے رخسار کی ہڈی سے کان میں درد کے متوازی درد کی ایک اور قسم ہے سر سے آنکھوں تک درد اور آنکھوں میں درد یہ تمام درد لیکسیس کے مخصوص درد ہیں ایک اور درد جس کا اب میں ذکر کروں گا ممکن ہے اس کی بنیاد وجع المفاصل ہو سر کا درد متاثرہ حصے سے گردن اور کندھوں میں جاتا ہے اور اکثر گردن میں معمولی سی سختی بھی موجود ہوتی ہے وجہ خواہ زکام ہو یا (نقرس) ہو۔

شدید سر درد میں آپ کو لیکسیس مظہر دوا نظر آئے گی جب دماغ کی جھلیوں (Menengitis) میں ورم ہو گا سر درد کی شدت سے مریض مجبور ہو کر چیخے چلائے گا۔ سر کو اِدھر اُدھر حرکت دے گا۔ تکیے میں گھسیڑے گا زبان کا رنگ سٹرابیری کی مانند ہو گا لیکسیس اس وقت خاص طور پر فائدہ مند ثابت ہو گی جب مرض سرخ بخار یا ٹائیفائیڈ کی مانند ترقی نہ کر چکا ہو یا اس کی لہر گزر چکی ہو پہلے نمبر پر مریض غنودگی میں مبتلا ہو لیکن سو نہ سکتا ہو دل کی دھڑکن تیز ہو یا مریض کانپتا ہو اور جلد بے ہوشی آگھیرے مریض کو نیند زیادہ آئے مریض کو جگانا مشکل ہو۔

سر کا درد جیسا کہ دماغی جھلیوں کے ورم میں ہوتا ہے آپ کو چاہیئے کہ بیلاڈونا اور لیکسیس کا تعلق یاد رکھیں ان دونوں ادویات میں صرف ایک درجے کا فرق ہے۔ دونوں ادویات دماغ کی جھلیوں کے ورم (Menengitis) سرخ باد (Erysipilas) سرخ بخار (Scarlet Fever) اور (Epilepsy) مرگی تک میں فائدہ مند ہیں لیکن بیلاڈونا ان امراض کی ابتدا کی نمائندگی کرتی ہے یا بیلاڈونا ایسی حالت کی دوا ہے جس میں بے ہوشی شامل ہو سوزش موجود ہو۔ مکمل پژمردگی نہ ہو۔ بیلاڈونا کا مریض گہری نیند سے جاگتا ہے تو رونا شروع کر دیتا ہے دانت پیستا ہے اور خوف زدہ ہوتا ہے نبض طاقتور ہوتی ہے جلد کا رنگ چمکدار سرخ یا گہرا سرخ ہوتا ہے اگر پھنسیاں یا ابھار موجود ہوں جیسا کہ سرخ بخار میں

اور خطرہ ہو کہ غیر صحت مند پیپ کا عمل شروع ہو جائے گا جیسا کہ سانپوں کے زہر میں ہوتا ہے اکثر اوقات ہم بیلاڈونا استعمال کرنے کے بعد خون کا زہریلا ہونا اور دماغی تھکاوٹ اور فالج کے خطرہ جیسی گواہی حاصل کرتے ہیں ایسے حالات میں لیکسیس کی ضرورت ہوتی ہے۔
مریض اب بھی نیند کے دوران روتا ہے یا خوف زدہ ہو کر جاگتا ہے۔ حلمہ زبان ہموار ہوتے ہیں۔

سرگرم چہرہ سرخ نبض تیز مگر زیادہ ضعیف ہو پاؤں سرد ہوں جلد پر بے ترتیب گرمی ہو دماغ زیادہ دھندلا ہو غنودگی رازداری سے بڑھتی جا رہی ہو سوزش سے متاثر حصہ یا جھوٹی جھلی یا حمرہ یا جو بھی ماجرا ہو اس کا رنگ زیادہ ارغوانی ہوتا جا رہا ہو تو ان علامات سے تبدیلی کا اظہار ہو رہا ہے۔
لیکسیس کے عمل کی جانب متوجہ ہوں تو ہم دیکھتے ہیں کہ لیکسیس آنکھوں پر اثر انداز ہوتی ہے نظر کمزور جاگنے پر اضافہ آنکھوں کے سامنے سیاہ ترمرے اڑتے دکھائی دیتے ہیں نظر اچانک دھندلا جاتی ہے دل کی حرکات تیز ہوتی ہیں غشی اور اعصاب کانپتے ہیں جب نظر کی کمزوری کی وجہ چکر اور دل کے امراض ہوں تو لیکسیس ادویات کی سردار دوا ہے۔ ہم لیکسیس کو ایسے سکتہ جس میں خون پتلی کے اندر پھیل جائے میں بہت کامیابی سے استعمال کر سکتے ہیں۔ لیکسیس خون کو جذب کرانے میں بہت کامیابی سے عمل کرتی ہے۔ آنکھ کی پتلی کے ایسے حالات میں لیکسیس کی قریب ترین مماثل ادویات کروٹیلس۔ فاسفورس۔ آرنیکا۔ بیلاڈونا اور ہیمامیلس ہیں۔ آنکھوں کی خنازیزی سوزش لیکسیس طلب کرتی ہے جب نیند کے بعد علامات میں اضافہ ہو جاتا ہو روشنی سے خوف آتا ہو درد جلن دار چبھن دار پھاڑنے والے ہوں جو بڑھ کر کنپٹیوں سر اور پشت سر تک پہنچ جاتے ہوں ساتھ ہی ساتھ آنکھوں اور پپوٹوں میں خارش ہو اور ڈنگ دار درد ہوں چھونے سے اضافہ ہو جاتا ہو نظر دھندلی ہو آنکھوں کے سامنے سیاہ دھبے پھڑ پھڑاتے ہوں۔
آنکھوں کی پیپ دار سوزش میں کروٹیلس کی ضرورت پڑے گی جب آنکھوں کے

سامنے سیاہ دھبے پھڑ پھڑاتے ہوں۔

آنکھوں کی پیپ دار سوزش میں کروٹیلس کی ضرورت پڑے گی جب آنکھوں کے گرد کاٹنے والے درد ہوں صبح کے وقت پپوٹے سوجے ہوئے ہوں۔ بھنوؤں کا اعصابی درد ہو ماہواری کے دوران آنکھوں کے گرد کاٹنے والے درد ہوں۔ ہو سکتا ہے کہ کانوں کے امراض بھی شفایاب کر دے جب کانوں میں گرجنے گانے یا کئی قسم کی آوازیں سنائی دیتی ہوں اور کانوں میں انگلی مارنے سے آوازیں آنا بند ہو جاتی ہوں اس سے معلوم ہوتا ہے کہ کانوں میں یہ آوازیں غلبہ خون کی وجہ سے نہیں آتیں۔ بلکہ ان کی وجہ نزلاوی ہوتی ہے خاص طور پر کانوں کی نالی کی بندش کانوں کا میل اپنی خاصیت بدل لیتا ہے لیس دار اور بدبودار ہو جاتا ہے کانوں اور زائدہ حلمیہ کے درمیان سوجن ہوتی ہے سوجن کے ہمراہ دھڑکن دار درد اور سختی موجود ہوتی ہے ان علامات پر آپ نائٹرک ایسڈ۔ کیپسیکم۔ اورم۔ ہیپر سلفر اور سلیشیا کے ساتھ موازنہ کریں۔

ایلاپس اور کروٹیلس بھی کانوں پر اثرانداز ہوتی ہیں ایلاپس لیکسیس کی مانند نزلہ پیدا کرتی ہے کانوں میں سے سیاہ رنگ کا میل خارج ہوتا ہے کانوں میں بھنبھناہٹ ہوتی ہے اور کان بہتے ہیں ایلاپس کے اخراجات زردی مائل سبز اور خونی ہوتے ہیں لیکسیس میں کان کی نالی بند ہوتی ہے اور ان میں انگلی مارنے سے بہتری ہوتی ہے کروٹیلس میں ایسا احساس ہوتا ہے کہ جیسے کانوں کی نالی میں کوئی شے ٹھونس کر بھری ہو دایاں کان زیادہ متاثر ہوتا ہے ایسا احساس ہوتا ہے کہ کانوں کا میل گرم ہو کر گاڑھا ہوتا جا رہا ہے۔

لیکسیس کے مریض کا چہرہ کئی طرح کا ہوتا ہے یقیناً اس کی وجہ جسمانی حالت ہوتی ہے کئی امراض جن میں لیکسیس مظہر دوا ہو چہرہ بے رونق اور مٹی رنگا ہوتا ہے وہ امراض جن میں پھنسیاں نکل آتی ہیں خارش نکل آتی ہے ان میں چہرہ نیلاہٹ مائل سرخ اور پھولا ہوا ہوتا ہے اگر خارش یا ابھار باہر ظاہر ہوں تو یہ چھدرے ہوتے ہیں اور ان کا رنگ سیاہی مائل ہوتا ہے چہرے سے پریشانی اور دردناک اظہار ہوتا ہے۔ اس کے ہمراہ بدحواسی ہوتی ہے چہرہ کی

صورت بدل جاتی ہے چہرہ گرم اور پھولا ہوا ہوتا ہے سرخ جیسے کہ سوجا ہوا ہے یا جیسے بدکاری کرنے کے بعد آنکھوں کے گرد نیلے حلقے ہوتے ہیں لیکن جب مریض کو شکم کی تکالیف ہوں تو چہرہ کا رنگ مٹی کی مانند بھورا ہوتا ہے لیکیسس میں چہرہ کا تشنج جبڑے کا اکڑ جانا چہرہ کا مسخ ہو جانا پایا جاتا ہے۔ جسم پچھلی جانب اکڑ جاتا ہے رونا چلانا۔ پاؤں سرد چہرہ کا اچانک سوج جانا موجود ہے چہرہ کی سوجن میں آپ ایپس۔ بیلاڈونا۔ آرسنک۔ لائیکوپوڈیم۔ ہائیوسائمس۔ رہس ٹاکس۔ پلساٹیلا۔ سٹرامونیم۔ کالی کارب اور فاسفورس سے موازنہ کریں.

آنکھوں کے گرد نیلے حلقوں میں آرسنک۔ کیوپرم۔ فاسفورس۔ سیکیل کار اور وریٹرم البم سے موازنہ کریں۔

زرد بیمار اور مٹی رنگ کے چہرے میں آرسنک۔ ہیوفو۔ لائیکوپوڈیم۔ کاربوویج۔ رہسٹاکس۔ سنکونا۔ فاسفورس اور فاسفورک ایسڈ سے موازنہ کریں۔

اگر چہرہ بدکار کا سا نظر آئے تو بپٹیشیا۔ ہائیوسائمس۔ کاربوویج۔ نکس وامیکا۔ سلفر اور اوپیم اور نکس موسکاٹا سے موازنہ کریں۔

تشنج چہرہ میں نکس وامیکا۔ ہائیوسائمس۔ بیلاڈونا۔ ہائیڈروسیانک ایسڈ۔ لائیکوپوڈیم۔ سائی کیوٹاوروسا۔ کیمفر۔ فائی ٹولاکا اور آرسنک سے موازنہ کریں۔

ایپس آرسنک اور کالی کارب میں چہرہ پھولا ہوا ہوتا ہے تاہم سرخی موجود نہیں ہوتی۔ ایپس میں پپوٹوں میں چبھن دار درد ہوتے ہیں اور سختی کا احساس بھی ہوتا ہے آرسنک میں آنکھوں کے گرد سوجن ہوتی ہے پیشانی اور ابروؤں کے درمیان سوجن ہوتی ہے۔ (نیٹرم آرسنک) کالی کارب میں اوپر والے پپوٹوں پر تھیلیاں بنی ہوتی ہیں اچانک گال سوج جاتے ہیں۔

آرسنک کی ظاہری صورت سانپوں کے زہروں سے بہت مشابہت رکھتی ہے بے آرامی بے چینی اور درد نمایاں ہوتے ہیں تنک مزاجی اور موت کا خوف موجود ہوتا ہے۔ چہرہ بقراطی ڈوبا ہوا چہرے کے ابھار نوک دار آنکھیں زیادہ گہری اور سرد پسینے جب چہرہ کا رنگ مٹی

کے رنگ جیسا ہو تو کمزوری اور ضعف کی حالت ہوتی ہے۔ اگر جبڑا لٹک جانے کی علامت موجود ہو تو مریض زرد اور لیٹا ہوا ہو گا جیسے کے مرا پڑا ہے تاہم جسم گرم ہو گا مریض اچانک اٹھے گا اور شدید اینٹھنیں شروع ہو جائیں گی اس کے بعد دوبارہ مریض پہلے کی مانند حالت سکوت میں چلا جائے گا آنکھیں قدرے کھلی ہوں گی اور آنکھوں کے سفید پردے پر گوند ہو گی۔

لائیکوپوڈیم کا چہرہ زرد یا پیلا ہو گا چہرہ پر گہری اور لمبی لکیریں ہوں گی تشنجی حرکات ایک جیسی ہوں گی اگرچہ لائیکوپوڈیم کی آزمائش کے دوران پیدا ہونے والے تشنج کے پھیلاؤ اور سکڑاؤ میں فرق موجود ہے آپ دیکھیں گے کہ زبان باہر نکلتی ہے اور اندر چلی جاتی ہے چہرے کے اعصاب میں تشنجی لرزہ ہوتا ہے منہ کے زاویے کبھی اوپر چلے جاتے ہیں کبھی نیچے آجاتے ہیں ناک کے نتھنے پھولتے ہیں اور سکڑ جاتے ہیں ممکن ہے آنکھیں جزوی طور پر کھلی ہوں اور گید سے بھری ہوئی ہوں یہ خراب علامت ہے اس علامت کا مطلب ہے کہ دماغ تھک چکا ہے۔

فاسفورس کا چہرہ زرد ہوتا ہے مگر خون کی کمی اور راکھ جیسی وضع سے پہچانا جاتا ہے یہ یاد رکھیں کہ فاسفورس کا چہرہ بھی سانپوں کی ادویات کی مانند پھولا ہوا ہوتا ہے ڈوبا ہوا چہرہ آنکھوں کے گرد نیلے حلقے اور ہونٹ نیلے ہوتے ہیں۔

ہائیوسائمس چہرے کے اظہار اور تشنج میں لیکسیس سے مماثلت رکھتی ہے اس کا چہرہ بے وقوفانہ اور شراب نوشوں کا سا ہوتا ہے چہرے کا رنگ نیلا اور حلیہ بگڑا ہوا ہوتا ہے یا چہرہ سوجا ہوا اور زردی مائل سرخ ہوتا ہے چہرے کے اعصاب کے ایک گروہ میں جھٹکے نظر آتے ہیں مرض کے حملے سے پہلے شدید بھوک لگتی ہے۔

سٹرامونیم متورم چہرے کی وجہ سے دوسری ادویات سے الگ کی جا سکتی ہے جاگنے پر خوف اور دہشت روشنی سے تشنج کا واپس آجانا۔ سمٹا ہوا بے نور اداس چہرہ پیشانی پر سلوٹیں۔ ہائیڈروسیانک ایسڈ کے تشنج اور چہرہ کا رنگ ایلاپس سے مشابہت رکھتے ہیں ایلاپس

کی مانند جو کچھ پیا جائے معدہ میں جاتے ہوئے اس کی آواز سنائی دیتی ہے لیکن ایلا پس میں معدہ کے منہ کا یہ تشنجی سکڑاؤ ہوتا ہے جس کے بعد یکدم آسودگی ہو جاتی ہے۔ ہائیڈروسیانک ایسڈ کے تشنج میں جلد زردی مائل منہ جبڑے اور کمر کے پٹھے متاثر ہوتے ہیں اچانک جھٹکا محسوس ہوتا ہے جو بجلی کی مانند سر سے پاؤں تک جاتا ہے اور اس کے بعد تشنج شروع ہو جاتے ہیں اس علامت پر ہائیڈروسیانک ایسڈ لیکسیس کی نسبت سائی کیوٹا وروسا اور ہیلی بورس سے زیادہ قریب ہے لیکن سائی کیوٹا وروسا میں سانپ کے زہر کی مانند اینٹھن کی وجہ سے سانس کی تنگی ہوتی ہے سائی کیوٹا کسی بھی دوا سے زیادہ سانس کی تنگی پیدا کرتی ہے یہ دوا ٹکٹکی پیدا کرتی ہے اینٹھوں کے بعد شدید کمزوری پیدا ہو جاتی ہے۔

کیمفر اور لیکسیس میں فوری طور پر تمیز کی جا سکتی ہے کیمفر کی ٹھنڈک اور نچلے ہونٹ کا لٹک کر دانتوں کا نظر آنا۔ لیکسیس کی نمایاں علامت چہرے کا سرخ باد ہے خاص طور پر مرض بائیں جانب نمایاں ہوتا ہے ممکن ہے ابتدا میں چہرہ چمک دار سرخ ہو لیکن جلد ہی سیاہی مائل نیلاہٹ اختیار کر لیتا ہے CELLULAR TISSUE جوف دار بافتوں میں زہر پھیلا ہوا نظر آتا ہے پس ہمیں متاثرہ حصے میں آنکھ کی پھلاوٹ نظر آتی ہے اب اس نیلاہٹ مائل چہرہ کی وجہ کمزوری ہے جو اس کے ہمراہ ہوتی ہے۔ حتیٰ کی مرض کی ابتدا میں بھی جبکہ جلد کا رنگ ابھی سرخ ہوتا ہے کمزوری موجود ہوتی ہے۔

نبض کی رفتار اگرچہ تیز ہوتی ہے مگر نبض ضعیف ہوتی ہے لازم ہے کہ پاؤں ٹھنڈے ہوں اور سر بھی ٹھنڈا ہو یوں مریض فوری غنودگی کا شکار ہو جاتا ہے ہذیانی بڑبڑاہٹ ہوتی ہے یا مخالف جھوٹی اکساہٹ ہوتی ہے فضول بکواس جس کا میں پہلے ذکر کر چکا ہوں موجود ہوتی ہے اب آپ کو لیکسیس کے سرخ باد اور اس سے مماثل ادویات کے سرخ باد میں فرق جاننا ہے ان ادویات میں سب سے اوپر بیلا ڈونا ہے بیلا ڈونا کی ابتدائی علامات لیکسیس سے کوئی مشابہت نہیں رکھتیں لیکن مرض کے دوران جب کہ شدید سوزش ہوتی ہے تو پھولا ہوا چہرہ نیلاہٹ مائل سرخ ہو جاتا ہے اور گینگرین کا خطرہ منڈلانے لگتا ہے یا جب دماغ متاثر ہو جاتا

پڑتی ہے جب دماغی علامات بیلاڈونا کے قابو سے باہر ہو جائیں اور اکساہٹ ہذیانی بے ہوشی کو راستہ فراہم کر رہی ہو نبض کمزور ہو تیز ہوا اور اعضاء کی ٹھنڈک کی وجہ قوت حیات کا ڈوبنا ہو نہ کہ خون کا اوپر کی جانب میلان۔ کروٹیلس بھی بیلاڈونا کے ساتھ ایسا ہی تعلق رکھتی ہے۔

ایپس سرخ باد میں تب مظہر نظر آئے گی جب متاثرہ حصص کا میلان استسقاء کی جانب ہو گا اگر چہرہ متاثر ہوتا ہے تو پپوٹے پانی سے بھری ہوتی تھیلیوں کی مانند باہر نکلے نظر آتے ہیں چہرہ کا رنگ عموماً گلابی ہوتا ہے یا چہرہ کا رنگ گہرا ارغوانی ہوتا ہے لیکن کبھی بھی لیکسیس کی مانند سیاہی مائل نیلا نہیں ہوتا۔ اگرچہ یہ ہو سکتا ہے کہ تباہی کی جانب میلان ہو۔ مکھی کے زہر کی پیدا کردہ اعصابی اکساہٹ اس کی دوسری ہم جنس ادویات سے مختلف ہوتی ہے۔ یہ اضطرابی حالت ہے تنگ کرنے والا احساس جو مریض کو سونے نہیں دیتا اگرچہ مریض کو غنودگی ہوتی ہے۔

رہسٹاکس اس وقت مظہر دوا ہوتی ہے جب سرخ باد آبلہ نما ہو مریض ست ہوتا ہے جیسا کہ لیکسیس میں ہے چہرے پر چھوٹے چھوٹے آبلے پیدا ہو جاتے ہیں اور چہرے کا رنگ گدلا سرخ ہوتا ہے ایپس جیسا ارغوانی نہیں ہوتا۔

اگر لیکسیس کے مریض میں آبلے بن جائیں تو ان میں فوراً پیپ بھر جاتی ہے اس تعلق سے اگر رہس ٹاکس کو دیکھا جائے تو رہس ٹاکس میں زیادہ آبلے جلن چبھن دار درد اور خارش ہوتی ہے ساتھ ہی ساتھ اعضاء مین درد اور بے چینی بھی موجود ہوتی ہے لیکسیس کی سوزش نیلاہٹ مائل سرخ اور میلان گینگرین کی جانب ہوتا ہے۔

یوفوربئم سرخ باد کے ہمراہ گینگرین بھی پیدا کرتی ہے اور اس میں زہر جیسی پریشانی بھی ہے نظر بند لا جاتی ہے یہ دوا آپ کی توجہ کی طلبگار ہے دائیں گال کا رنگ سیاہی مائل سرخ یا نیلاہٹ مائل سرخ ہوتا ہے اور مٹر کے دانے کے برابر آبلے بن جاتے ہیں اور ان میں زرد رنگ کا سیال بھرا ہوتا ہے درد چھیدنے والے اور کترنے والے ہوتے ہیں اور مسوڑھے سے کان میں جاتے ہیں جب درد کم ہو جائے تو کھجلی اور کیڑے چلنے کا احساس ہوتا ہے۔

زرد رنگ کا سیال بھرا ہوتا ہے درد چھیدنے والے اور کترنے والے ہوتے ہیں اور مسوڑھے سے کان میں جاتے ہیں جب درد کم ہو جائے تو کھجلی اور کیڑے چلنے کا احساس ہوتا ہے۔

ممکن ہے کہ لیکسیس چہرے کے اعصابی درد (Prosopalgia) میں مظہر دوا ہو جب درد بائیں جانب ہو اور شدید ہو اور جب حلقہ چشم کے اوپر پھاڑنے والے درد ہوں اور رخسار کی ہڈیوں میں کھودنے اور پیچ کسنے والے درد ہوں جیسے کہ کھودا جا رہا ہے یا پیچ کسا جا رہا ہے جونہی آنکھیں بند کی جائیں ہذیان ہو جاتا ہے۔

دانت بوسیدہ ہو جاتے ہیں ریزہ ریزہ ہو جاتے ہیں مسوڑھے سوجے ہوئے اور نیلے ہوتے ہیں مسوڑھوں میں دھڑکن دار درد ہوتے ہیں۔

لیکسیس کو بھرے ہوئے دانت کی جڑ کی سوزش میں یا دانت کی جڑ کے پھوڑے میں کامیابی سے استعمال کیا جا سکتا ہے موازنہ کریں مرکیورس۔ ہیپر سلفر۔ فلورک ایسڈ اور پیٹرولیم۔

دانت درد میں کوئی بھی دوا ماسوائے مرکیورس کے لیکسیس جیسی نہیں ہے جب مسوڑھا سوجا ہوا ہو۔ دانت بوسیدہ ہو دانت کی جڑ میں پھوڑا ہو کہا جاتا ہے کہ مرکیورس براہ راست دانت کے مواد پر عمل کرتی ہے۔ درد پھاڑنے والا اور دھڑکن دار ہوتا ہے اور گولی کی مانند چہرہ اور کانوں میں جاتا ہے۔ لیکسیس میں مسوڑھا سوجا ہوا اور سیاہی مائل سرخ ہوتا ہے یا گرم اور تنا ہوا ہوتا ہے ایسا محسوس ہوتا ہے کہ مسوڑھا ابھی ٹوٹ جائے گا مرکیورس میں بستر کی گرمی سے مرض میں اضافہ ہوتا ہے اکثر اوقات مرکیورس کے بعد لیکسیس کی ضرورت پڑتی ہے جب مریض کے منہ سے رال بہت بہتی ہو صرف مرکیورس میں مسوڑھوں کے کنارے سفید اور مسوڑھے گندے ہوتے ہیں۔ جب منہ کے اندر آبلے ہوں تو لیکسیس کا موازنہ نائٹرک ایسڈ میوراٹک ایسڈ، آرسنک، ایپس اور ہیپٹیشیا سے کیا جائے لیکن مرکیورس کاربو ویج۔ سٹانی سیگریا کالی کلوریکم، آیوڈین، سلفیورک ایسڈ اور نائٹرک ایسڈ سے زیادہ مماثل دوا ہے۔

بپٹیشیا میں مسوڑھوں سے خون رستا رہتا ہے مسوڑھے سیاہی مائل سرخ یا ارغوانی
رنگ کے نظر آتے ہیں منہ میں تھوک کی زیادتی ہوتی ہے بدبو آتی ہے اور پاخانہ بدبو دار ہوتا ہے
اور یوں یہ دوا لیکسیس سے قریبی مماثلت رکھتی ہے دونوں ادویات پھیپھڑوں کی ٹی بی کے
آخری درجے میں مظہر ہوتی ہیں جب منہ میں آبلے ہوں۔ دونوں ادویہ زبان کی علامات اور عام
علامات میں ایک دوسرے سے مختلف ہیں بپٹیشیا کی زبان درمیان سے زرد اور زبان کے
کنارے چمکدار سرخ ہوتے ہیں لیکسیس کی زبان سرخ خشک اور خاص طور پر زبان کی نوک دکھتی
ہے زبان کے کناروں اور نوک پر آبلے ہوتے ہیں۔

نائٹرک ایسڈ کا تھوک تیزابی ہوتا ہے منہ میں سوئی چبھنے والے درد ہوتے ہیں
جیسے کہ لکڑی کی پھانس چبھ گئی ہو منہ کے چھالے اور مسوڑھے عموماً سفیدی مائل ہوتے ہیں
زبان پر کھردری جگہیں بھی ہوتی ہیں ساتھ ہی ساتھ ٹیس دار درد بھی موجود ہوتے ہیں۔

میورائک ایسڈ کے زخم گہرے نیلاہٹ مائل ہوتے ہیں اور ان زخموں کے کنارے
سیاہی مائل ہوتے ہیں لعاب دار جھلیاں جگہ جگہ سے ننگی ہوتی ہیں اور کھردرے دھبوں پر
آبلوں کے نشان ہوتے ہیں۔

آرسنک لیکسیس کی مانند نظر آتی ہے مسوڑھوں سے خون زبان کے کناروں پر آبلے
یا بدبو دار پاخانے شدید جلن کے ہمراہ بے چینی کمزور ہونے کے باوجود مریض حرکت کرنے
کی کوشش کرتا ہے اگر گینگرین ہو تو منہ میں شدید جلن اور درد ہوتا ہے منہ میں تپش ہوتی
ہے۔ دونوں ادویات میں زخموں کا رنگ نیلاہٹ مائل یا سیاہی مائل ہوتا ہے زخموں کا گوشت
مردار ہوتا ہے لیکن آرسنک میں دماغی چڑچڑاپن ہوتا ہے۔ ایپس کے آبلے زبان کے کناروں پر
ہوتے ہیں یا پھر جھنڈ کی شکل میں آبلے ہوتے ہیں منہ اندر سے سرخ گلاب کے رنگ کا ہوتا
ہے اندر سے منہ سوجا ہوا ہوتا ہے اور اس سوجن میں مکھی کاٹے جیسے درد ہوتے ہیں ایسا
محسوس ہوتا ہے کہ زبان کا کنارہ گرم پانی سے جل گیا ہو عام طور پر مکمل منہ میں بھی ایسا ہی
محسوس ہوتا ہے۔

کاربوویج۔ سٹافی سیگریا۔ سلفیورک ایسڈ میں مسوڑھے مرکیورس سے زیادہ سفید ہوتے ہیں مسوڑھے اسفنجی اور نیلاہٹ مائل کی بجائے زخمی ہوتے ہیں سٹافی سیگریامیں ممکن ہے کہ مسوڑھوں پر پھوڑے نکل آئیں جن کارنگ نیلاہٹ مائل سرخ یازرد ہو خاص طور پر سٹافی سیگریا کی ضرورت اس وقت ہوتی ہے جب مرکیورس کاغلط استعمال کیا گیا ہو یا پھران مریضوں میں ضرورت پڑے گی جو سفلس زدہ ہوں چہرہ ڈوبا ہوا ہو آنکھوں کے گرد نیلگوں حلقے ہوں۔

سلفیورک ایسڈ زبردست کمزوری پیدا کرتی ہے زردی مائل سفید مسوڑھے جلد زرد مریض جلد باز اور بے حد زود حس ہوتا ہے کانپنے کی مسلسل شکایت کرتا ہے تاہم اس کے کانپنے کو دوسرے لوگ نہیں دیکھ سکتے۔

سیلی سائیلک ایسڈ عام قسم کا منہ کا آکلہ پیدا کرتی ہے جلن دکھن اور سانس بدبودار ہوتا ہے لائیکوپوڈیم بھی اسی کی مانند منہ کا آکلہ پیدا کرتی ہے لیکن زبان کی جڑ کے نزدیک (NEAR THE FRAENUM) لیکسیس زبان کی نوک پر آبلے۔ نائٹرک ایسڈ۔ فائی ٹولیکا نیٹرم ہائیڈروکلور گالوں کی اندرونی جانب آبلے پیدا کرتی ہیں۔

فائی ٹولیکا اندرون منہ اور حلق کی علامات میں لیکسیس سے مماثلت رکھتی ہے (اگلا لیکچر ملاحظ کریں) دونوں ادویات شدید کمزوری پیدا کرتی ہیں ڈوبا ہوا چہرہ۔ نظر کمزور' آنکھوں کے گرد نیلاہٹ، منہ میں دکھن، تالو میں دکھن۔ زبان کے کناروں پر آبلے۔ زبان کی نوک سرخ تھوک زیادہ۔ فائی ٹولیکا میں تمیز کی جاسکتی ہے کیونکہ فائی ٹولیکا' میں نگلتے وقت زبان کی جڑ میں شدید درد ہوتا ہے یہ درد جسم کے دردوں دکھن اور تھکاوٹ کا حصہ ہوتا ہے۔

ہیلی بورس بھی منہ کا آکلہ پیدا کرتی ہے لیکن اس آبلوں کا رنگ زردی مائل اور ان کے کنارے ابھرے ہوئے ہوتے ہیں دوبارہ اپنے موضوع بوسیدہ دانتوں کی جانب واپس آتے ہیں۔ کریوزوٹ کا دانت درد چہرے کے بائیں جانب جاتا ہے کریوزوٹ اس درد کو شفایاب کردیتی ہے دانت بہت جلد گلنے لگ جاتے ہیں مسوڑھوں سے سیاہی مائل خون نکلتا ہے لیکن اس کے ہمراہ ہونے والا چہرے کا درد جلن دار ہوتا ہے مریض پریشان ہوتا ہے حتیٰ

کہ بچوں کی مانند تشنج ہونے لگتا ہے۔

تھوجا میں دانت مسوڑھوں کے کناروں سے گلنا شروع ہوتے ہیں دانت کے اوپر والا حصہ ظاہری طور پر صحت مند ہوتا ہے مسوڑھے سیاہی مائل سرخ اور ان پر دھاریاں ہوتی ہیں دانت زرد ہو جاتے ہیں اور ریزہ ریزہ ہو جاتے ہیں۔



لیکچر نمبر ۴

سانپ OPHIDIA

لیکسیس LACHESIS

اب ہم لیکسیس کا ناک حلق اور سینے پر عمل دیکھتے ہیں جہاں تک زکام کا تعلق ہے لیکسیس بے حد پتلے اخراجات پیدا کرتی ہے ناک سے رقیق اخراج جس سے قبل اکثر دھڑکن دار سر درد ہوتا ہے۔بائیں کنپٹی اور پیشانی میں شدید درد جو نہی نزلاوی اخراجات جاری ہو جائیں سر درد کم ہوتا جاتا ہے۔زکام کے ہمراہ ناک میں آبلے چہرہ اور پپوٹے سرخ اور پھولے ہوئے سارے جسم پر رینگن دار سردی. دل کی دھڑکن میں اضافہ اور تمام جسمانی نظام میں ڈھیلا پن پیدا کرتی ہے پس لیکسیس موسم بہار کے زکام میں کار آمد دوا ہے لیکن اس وقت بھی لیکسیس فائدہ مند دوا ہے جب مرکیورس کے غلط استعمال یا سفلس کی سمیت کی وجہ سے ناک سے بو آتی ہو یہاں پر آپ کو چاہیئے کہ آپ کالی بائی کرام کے ساتھ موازنہ کریں کیونکہ کالی بائی کرام لیکسیس کی بہت اچھی پیروکار ہے اور م نائٹرک ایسڈ مرکیورس اور لیک کینائنم سے بھی موازنہ کریں۔لیک کینائنم سفلس کی سمیت سے پیدا ہونے والی ناک کی بو اور دل کا درد بھی شفایاب کرتی ہے جب منہ اور ناک کے کونے پھٹے ہوئے ہوں۔

ہو سکتا ہے کہ نزلہ حلق تک بڑھ جائے اور آپ دیکھیں گے کہ گلسوئے بڑھے ہوئے ہوں گے خاص طور پر بایاں گلسوا یا یہ بھی ممکن ہے ہے کہ سوجن بائیں سے دائیں جانب تک پھیل جائے جب حلق کا معائنہ کیا جائے تو حلق کا رنگ سرخی مائل یا گلاب کے پھول کی مانند سرخ مگر نیلاہٹ مائل نظر آئے گا مریض حلق میں رکاوٹ کی شکایت کرتا ہے

کہ جیسے حلق اچانک بند ہو جائے گا یا حلق میں جیسے کوئی ڈلا پھنسا ہوا ہے جس کو مریض لگاتار نگلنے کی کوشش کرتا ہے مگر یہ احساس دوبارہ واپس آ جاتا ہے۔ بائیں گلسوئے کا درد زبان جبڑے اور کانوں تک جاتا ہے کھردرا پن اور جلن بھی ہمراہ ہوتی ہے۔ بیرونی طور پر نرخرے کو چھوا جانا نا قابل برداشت ہوتا ہے حتٰی کہ گلسوؤں میں پیپ پڑ جاتی ہے۔ سخت اشیاء نگلنے سے افاقہ ہوتا ہے جبکہ مائع اشیاء اور خالی نگلنے سے درد میں اضافہ ہوتا ہے۔ میں گلسوؤں میں پیپ اسلئے کہتا ہوں کہ جب گلسوئے بڑھ جاتے ہیں اور حلق کو بند کر دیتے ہیں تو کچھ بھی نگلنا مشکل ہوتا ہے کچھ بھی کھانے کی کوشش کی جائے تو غذا یا تو منہ یا ناک کی راہ فوراً باہر آ جاتی ہے لیکن جب حلق کی عام سوزش ہو اور گلسوئے زیادہ سوجے ہوئے نہ ہوں تو غذا کھانے سے وقتی طور پر تکلیف میں کمی واقع ہوتی ہے ہو سکتا ہے کہ نزلہ نرخرے کی نالیوں تک بڑھ جائے تو اس وقت مختلف قسم کی علامات ترقی کرتی ہیں۔ مریض کو خراش دار گدگدی والی کھانسی شروع ہو جاتی ہے۔ جونہی مریض سونے کی کوشش کرتا ہے کھانسی شروع ہو جاتی ہے۔ مریض اٹھ کر بیٹھ جاتا ہے کیونکہ اس کو احساس ہوتا ہے کہ سانس بند ہو جائے گا۔ مریض حلق پر چھوا جانا یا کپڑا لگنا بھی برداشت نہیں کر سکتا اسلئے مریض کالر ڈھیلا رکھتا ہے یہ لیکسیس کے نزلہ کی مختصر علامات ہیں۔

لیکن فرض کریں کہ ہم حلق کے اعضا کی بات کر رہے ہیں ہمیں حلق کے اندر زیادہ خطرناک امراض کا سامنا کرنا پڑ سکتا ہے مثلاً خناق۔ ہو سکتا ہے کہ خناق میں حلق کے ایک حصے یا مکمل حلق میں مظہر دوا نظر آئے آپ کو کوشش کر کے علامات تلاش کرنا ہوں گی اگرچہ علامات وہی ہیں جو میں آپ کو بتا چکا ہوں ان علامات کے علاوہ بھی علامات ہوں گی ناک سے رقیق اور زرد بدبودار مواد خارج ہوتا ہے یہ اخراج چھیلن پیدا کرتا ہے حقیقت میں یہ خطرناک علامت ہے۔ خناق میں حلق زیادہ سیاہی مائل ہوتا ہے بائیں گلسوئے کی جھلی زیادہ نمایاں ہوتی ہے مرض بائیں طرف سے دائیں جانب بڑھنے کا میلان رکھتا ہے فوری طور پر گینگرین دائیں جانب بڑھنا شروع ہو جاتی ہے یہ ہی خناق کے مرض کا خاصہ ہے اس کے ہمراہ سانس بدبودار

ہو جاتا ہے اور پورے جسم میں سوزش پیدا ہونے کا خطرہ بڑھ جاتا ہے حتٰی کہ حلق کی رگوں میں اتنا زہر سرایت کر جاتا ہے کہ آپ کو گردن کے غدود باہر سے سوجے نظر آئیں گے جوف دار بافتیں بھی متاثر ہوتی ہیں سوجن اتنی شدید بھی ہو سکتی ہے کہ گردن سوج کر ٹھوڑی اور سینہ کی درمیانی ہڈی تک آجائے۔ لمف غدود بھی سوج جاتے ہیں اور ان کا رنگ سیاہی مائل ارغوانی ہوتا ہے اس کے بعد پیپ پیدا ہونے کا خطرہ ہوتا ہے۔ جب پیپ پیدا ہو جائے تو یہ اچھی نہیں ہوتی اگرچہ بچے کو بخار ہوتا ہے مگر بچہ غنودگی میں ہوتا ہے دل کی رفتار تیز مگر ضعیف ہوتی ہے۔ نبض کا ضعف اور ہاتھ اور پاؤں کی ٹھنڈک ظاہر کرتی ہے کہ دل کمزور ہو چکا ہے۔ یہ خناق کی ایک قسم ہے جس میں آپ لیکسیس سے فائدہ اٹھا سکتے ہیں کہ خناقی حالت حنجرہ تک چلی جائے اور تب بھی لیکسیس کی ضرورت پڑے اس سے آپ کو یہ نہیں سمجھ لینا چاہیئے کہ لیکسیس خناق حنجرہ کی دوا ہے لیکن جب یہ مخصوص علامات جن کا میں ذکر کر رہا ہوں موجود ہوں تو لیکسیس کی ضرورت پڑے گی مریض نیند سے اچانک جاگ جاتا ہے اور اس کو محسوس ہوتا ہے کہ جیسے اس کا گلا دبایا جا رہا ہے اس کے ہمراہ خناقی کھانسی بھی ہوتی ہے۔

لیکسیس کی مانند کروٹیلس اور ناجا بھی خناق میں استعمال کی جا سکتی ہیں جب خناق کے ہمراہ نکسیر موجود ہو تو۔ کروٹیلس میں منہ سے خون رستا ہے محض ناک کے پچھلے حصے سے نہیں بلکہ رخساروں کی لعاب دار جھلیوں سے خون رستا ہے۔

ناجا بھی لیکسیس کی مانند مریض کی مدد کرتی ہے جب کہ ورم حنجرہ ہو۔ مریض اپنے گلے کو پکڑے گا۔ گلا بند ہونے کا احساس ہو اندرون منہ سیاہی مائل سرخ ہو سانس چھوٹا مگر بدبودار ہو کھانسی میں بیٹھی ہوئی آواز ہو حلق اور ہوا کی نالی کے اوپری حصے میں کھردرے پن کا احساس ہو۔

خناق میں لیک کیناٹم بھی لیکسیس سے مماثلت رکھتی ہے لیکن اپنی خاص عادت کی وجہ سے لیکسیس سے الگ ہو جاتی ہے لیک کیناٹم کا خناق جگہ بدلتا ہے خاص طور بائیں جانب سے شروع ہوگا سوجن دکھن حتٰی کہ جھلیاں بھی متاثر ہوں گی پھر مرض اچانک حلق کی

دائیں جانب حملہ آور ہو جائے گا چند گھنٹوں بعد پھر بائیں جانب واپس ہو جائے گا جہاں سے شروع ہوا تھا جھلی کا رنگ زردی مائل بھورا اور دہی کی مانند سفید یا اگر زخم بن جائیں تو وہ چاندی کی مانند چمکتے ہیں۔

لائیکوپوڈیم بھی لیکسیس سے مشابہت رکھتی ہے لائیکوپوڈیم کی علامات میں شام ۴ بجے سے رات ۸ بجے تک اضافہ ہوتا ہے اور حلق کا دایاں حصہ متاثر ہوتا ہے بچہ نیند سے اچانک خوف زدہ ہو کر جاگ جاتا ہے یا تنک مزاج اور غصہ ور ہو جاتا ہے۔

اپیس میلی فیکا کی نمایاں علامت حلق کا استسقاء ڈنک دار درد اور زبان کے کناروں پر آبلے ہیں۔

پھیپھڑوں کے امراض میں آپ لیکسیس کو بہت مفید پائیں گے ہم لیکسیس کو دمہ میں بھی استعمال کر سکتے ہیں اگر ان چند علامات میں سے ایک یا بہت سی علامات موجود ہوں۔ دمہ کے دورے کی وجہ سے مریض نیند سے جاگ جاتا ہو گردن یا سینہ کے گرد معمولی سا دباؤ بھی برداشت نہ کر سکتا ہو آخر کار کھانس کر پانی کی مانند رقیق بلغم خارج کرتا ہو بلغم نکل جانے کے بعد مریض کو افاقہ محسوس ہوتا ہو لیکسیس کی اس علامت سے بہت تغافل برتا گیا ہے میں نے اس علامت پر لیکسیس استعمال کر کے ایک ناقابل شفا مریض کو افاقہ مہیا کیا ہے۔

ممکن ہے نمونیہ میں لیکسیس مفید دوا ہو مگر نمونیہ کی ابتدا میں نہیں لیکسیس کی آزمائش میں ایسی کوئی علامت نہیں ہے جو یہ بتائے کہ لیکسیس نمونیہ میں کام آسکتی ہے۔ یہ دوا پھیپھڑوں میں بھراؤ پیدا نہیں کرتی نہ ہی بخار یا ریشہ دار تہ نشین پیدا کرتی ہے۔ لیکن ہو سکتا ہے مرض کے آخری درجے میں یہ نمایاں کردار ادا کرے جب نمونیہ بدل کر ٹائیفائڈ بخار بن گیا ہو اور پھیپھڑوں میں پھوڑا پیدا ہو گیا ہو۔ دماغی علامات میں وہم ہذیان اور بڑبڑاہٹ ظاہر ہو جائیں تھوک جھاگدار ہو جس کے ہمراہ خون کی ملاوٹ ہو پیپ موجود ہو اور مریض کو شدید پسینے آ رہے ہوں۔

یقیناً سلفر پیپ کی پیدائش روکنے کے لئے بہتر دوا ہے جبکہ ٹائیفائیڈ کی علامات نہ

لیکن آپ احتیاط کریں کسی ایسے مریض کو جسے نمونیہ کے بعد ٹی بی ہو گئی ہو آپ سلفر ہوں
دے سکتے ہیں کیونکہ اگر آپ نے سلفر دے دی تو یہ بالکل ایسا ہی فعل ہے جیسے کہ آپ کیسے
نے پہاڑ سے اترنے والے کسی شخص کو دھکا دے دیا ہو یہ صرف موت لا سکتی ہے۔

امراض سینہ میں بعض اوقات ایلاپس بہت مفید خدمات انجام دیتی ہے دایاں پھیپھڑا زیادہ متاثر ہوتا ہے لیکن ہو سکتا ہے کہ دونوں پھیپھڑے متاثر ہوں صبح کے وقت دائیں پھیپھڑے میں شدید درد ہوتا ہے جس کی وجہ سے مریض چارپائی سے اٹھ نہیں سکتا پینے کے بعد سینے میں ٹھنڈک کا احساس ہوتا ہے کھانسی کے ہمراہ سینہ میں شدید درد ہوتا ہے خاص طور پر دائیں پھیپھڑے کی نوک پر درد جیسے اس کو کوئی پھاڑ رہا ہے بلغم میں سیاہ خون شامل ہوتا ہے۔

لیکسیس کو آپ پھیپھڑوں کی ٹی بی میں استعمال کر سکتے ہیں ضروری نہیں ہے کہ لیکسیس شفا بخش ثابت ہو مگر افاقہ مہیا کر سکتی ہے یاد رکھیں کہ صرف اس وقت جب نمونیہ کے بعد ایک یا دونوں پھیپھڑوں میں ٹی بی کی علامات موجود ہوں۔ ٹی بی کی ترقی یافتہ حالت میں بھی آپ لیکسیس استعمال کر سکتے ہیں جب مریض کو ابکائی دار کھانسی آتی ہو جو مریض کو نیند سے بیدار کر دیتی ہو کھانسی کے اختتام پر ٹھوس سبز پیپ دار بلغم خارج ہو جس کی وجہ سے ابکائیاں آئیں اور مریض بلغم تھوکنے کی بجائے بلغم کی قے کرے مریض کو ہر اونگھ کے دوران پسینے آتے ہوں گردن سینہ اور کندھوں پر بھرپور پسینہ آتا ہو جب جسمانی قوت میں بہت کمی ہو جائے تو نبض شدید ضعف کا اظہار کرتی ہے۔

اب ہم غذا کی نالی کی جانب توجہ دیتے ہیں یعنی منہ سے نیچے زبان کی علامات کے لئے ٹائیفائیڈ بخار کا حوالہ دیتا ہوں لیکسیس ان مریضوں کے لئے فائدہ مند ہے جن کا معدہ بہت کمزور ہو اس کمزوری کی وجہ مرکری کونین الکحل یا بری عادات ہوں ان کا معدہ اتنا ضعیف ہوتا ہے کہ عام سادہ سی غذا بھی ہضم نہیں کر سکتا خاص طور پر تیزابی اشیاء ناموافق پڑتی ہیں اور معدہ کی علامات میں اضافہ ہو جاتا ہے اور دست آنے لگتے ہیں بسا اوقات معدہ

کے کترن دار دردوں میں غذا کھانے کے بعد یا فوراً بعد افاقہ ہو جاتا ہے لیکن جلد ہی معدہ میں
وزنی کیفیت دباؤ اوربد ہضمی کی دوسری علامات ظاہر ہو جاتی ہیں. مریض کافی اور کستورا مچھلی کی
خواہش کرتا ہے جو نا موافق نہیں پڑتیں۔ سانپ کے دوسرے زہروں کا مانند لیکسیس بھی
یرقان پیدا کرتی ہے۔ حتیٰ کہ اگر جگر میں پھوڑا نکل آئے تب بھی استعمال کی جاسکتی ہے
جب چھونا یا کپڑا لگنا نا قابل برداشت ہو شکم کے دائیں جانب گہرائی میں دھڑکن ہوتی ہو اگرچہ
انتڑیوں کی علامات زیادہ نہیں ہیں مگر یہ علامات اہم ہیں لیکسیس پانی کے سے دست پیدا کرتی
ہے ان دستوں میں سے بدبو کے بھبکے اٹھتے ہیں۔ سن یاس کے دست شرابیوں کے دست۔

لیکسیس خاص طور پر دستوں کے لئے استعمال کی جاسکتی ہے جو موسم بہار میں زیادہ
ہو جاتے ہیں زبان صاف سرخ اور چمکدار ہوتی ہے (کالی بائی کرام) شکم ہوا سے پھولا ہوا ہوتا
ہے کمر اور پیٹ کو چھونا نا قابل برداشت ہوتا ہے مقعد میں مسلسل عذاب کی کیفیت جو پاخانہ
کے لئے نہیں ہوتی یہ محض انتڑیوں کی تشنجی کیفیت ہے جس کے ہمراہ مقعد میں غیر
ضروری پر حسی ہوتی ہے۔ مقعد باہر نکل آتا ہے اور مقعد کا چھلا اس کی واپسی میں رکاوٹ ڈالے
رکھتا ہے پاخانہ کے بعد مقعد میں ایسا احساس ہوتا ہے کہ جیسے کوئی چھوٹی ہتھوڑی سے کوٹ رہا
ہے۔ یہ علامات ضعف معدہ کے مریضوں میں عام ہوتی ہیں خاص طور پر ان مریضوں میں
جنہوں نے شراب کا بہت استعمال کیا ہو۔ اکثر تو نہیں مگر پھر بھی مقعد میں لمبے بواسیری مسے
پیدا ہو جاتے ہیں جو باہر لٹک جاتے ہیں جو سن یاس میں تکلیف کا باعث ہوتے ہیں یا ماہواری کی
مقدار کم ہو جاتی ہے۔ ہر کھانسی یا چھینک کے ہمراہ چبھن دار درد ہوتا ہے یہ مسے قبض کی وجہ
سے بھی پیدا ہو جاتے ہیں مریض پاخانہ پر بیٹھ کر اینٹھتا ہے لیکن مقعد کے چھلے میں درد ہونے
کی وجہ سے اینٹھنا ترک کر دیتا ہے۔ پاخانہ کی بے کار خواہش ہوتی ہے مقعد بند محسوس ہوتا ہے
پاخانہ بھیڑ کی مانند سخت گولیاں اور شدید بدبو دار ہوتا ہے.

بد ہضمی میں لیکسیس ہیپر سلفر سے بہت مماثلت رکھتی ہے مگر مسالہ دار غذا سے
افاقہ ہوتا ہے تاہم ہیپر سلفر میں عام سادہ غذا نا موافق پڑتی ہے بے مثال خواہشات ہوتی ہیں

کہ کونسی غذا معدہ کو طاقت بخشے گی مریض مسالہ دار اغذیہ یا شراب کی خواہش کرتا ہے۔ غذ معدہ کے ڈھیلے پن میں افاقہ پیدا کرتی ہے لیکن جوں ہی ہضم کا عمل شروع ہوتا ہے تو غذا سے نفرت ہو جاتی ہے کیونکہ ہضم کا عمل سست اور نامکمل ہوتا ہے انتڑیاں کاہل ہوتی ہیں حتیٰ کہ نرم پاخانہ بھی باہر نہیں نکلتا۔

سنکونا میں بھی ہضم کا عمل سست ہوتا ہے کھانے کے بعد زبردست نقاہت پیدا ہو جاتی ہے۔ سنکونا کا مریض کافی کے بیجوں کی خواہش کرتا ہے پھل کھانے سے دست آنے لگتے ہیں اور بڑی آنتوں میں خمیر اٹھتا ہے دونوں ادویات میں بھراؤ کی کیفیت موجود ہے لیکن سنکونا کے بھراؤ کی وجہ سے شکم میں درد ہوتا ہے ڈکار آنے سے بہت معمولی افاقہ ہوتا ہے یا بالکل کوئی افاقہ نہیں ہوتا کڑوے ڈکار اور کڑوا ذائقہ دونوں ادویات میں موجود ہے۔ سنکونا میں کھانے کے بعد منہ کا ذائقہ بگڑ جاتا ہے۔ غذا چباتے وقت ذائقہ میں تبدیلی نہیں ہوتی غذا کا فطری ذائقہ محسوس ہوتا ہے بدبودار ہوا خارج ہوتی ہے پاخانہ بدبودار ہوتا ہے۔ زرد پانی کے سے دست پاخانہ میں غیر ہضم شدہ غذا کے اجزا خارج ہوتے ہیں لیکن رات کو مرض میں نمایاں اضافہ ہو جاتا ہے۔ غذا کے بعد پیدا ہونے والی تکان کسی بھی طور لیکسیس کی مانند نہیں ہوتی۔

پیچش میں جب بدبودار اور گینگرین کی مانند تبدیلیاں ظہور پذیر ہوتی ہیں تو دونوں ادویات کے اخراجات چاکلیٹ کے رنگ اور مردار کی بو والے ہوتے ہیں جس کے ہمراہ ٹھنڈک اور زبردست کمزوری ہوتی ہے دونوں میں سے ایک دوا کو الگ کرنا بہت مشکل ہوتا ہے۔ سنکونا ان امراض کے لئے قابل ترجیح دوا ہے جن کی بنیاد ملیریائی ہو ایسی پیچیدگیاں سانپ کے زہروں کی نمائندگی نہیں کرتیں اعصابی ہیجان دونوں ادویات میں قریبی مماثلت رکھتا ہے شکم کے اوپری حصے کو ہلکا سا چھوا جانا بھی برداشت نہیں ہوتا دونوں ادویات میں کپڑوں کا چھوا جانا بھی ناقابل برداشت ہوتا ہے لیکن سنکونا میں عام زود حسی زیادہ بڑھی ہوئی ہوتی ہے جبکہ لیکسیس میں سستی کاہلی کے ہمراہ جلد پر حس ہوتی ہے۔

سنکونا اس وقت موزوں ہوتی ہے جب تیزی سے طاقت نکال لے جانے والی سوزش کے بعد اخراجات بدبودار ہوں یا اخراجات نے شدید کمزوری پیدا کر دی ہو۔ انحطاط جاری ہو اگر ٹی بی کی علامات موجود ہوں تو انتخاب آسان ہو جاتا ہے اضافی طور پر ممکن ہے ہمیں سنکونا کی خون کی کمی زردپن۔ کانوں میں گھنٹیاں بجنا آسانی سے غش کھا جانا نظر آئیں ان علامات سے ظاہر ہوتا ہے کہ سنکونا کتنی تیزی سے خون پر اثرانداز ہوتی ہے۔

کئی نقاط پر مرکیورس لیکسیس کی مماثل ہے اور لیکسیس مرکیورس کی پیروی بھی کرتی ہے۔ لیکسیس مرکیورس کے زہر کی تریاق بھی ہے۔ بھوک کم زبان پر پشم متلی جس کے ہمراہ شکم کے اوپری حصے میں چھونے سے پر حسی معدہ کے منہ پر بوجھ سے موت کی سی غشی کمزوری حتٰی کہ معمولی سی قابل ہضم غذا سے ایسا احساس ہوتا ہے کہ معدہ بوجھ کی وجہ سے لٹک گیا ہو معدہ کی پر حسی اور معدہ پر کپڑا برداشت نہ کرنا بھی علامات کا حصہ ہے شکم کے دونوں اوپری حصوں میں یہ پر حسی مماثل ہوتی ہے۔ معدہ میں بھراؤ کا احساس اور اوپر کی جانب دباؤ مریض دائیں جانب کروٹ لے کر سو نہیں سکتا اگر سوء ہضمی کی شکایت ہو تو مریض بدگمان اور ساری رات بے چین رہتا ہے ساتھ ہی ساتھ مریض کو عروقی ہیجان ہوتا ہے۔ اور پسینے آتے ہیں حقیقت میں یہ فاسد اکساہٹ لیکسیس کی سستی کاہلی کے بالکل برعکس ہے۔

شکم کی پیپ دار سوزش جیسا کہ بڑی آنت کی سوزش (TYPHLITIS) میں دونوں ادویات فائدہ مند بھی ہیں اور ایک دوسرے کی مددگار بھی ہیں۔ مرکیورس میں پسینہ آنے سے کوئی افاقہ نہیں ہوتا۔ پاخانہ کیچڑ کی مانند یا زیادہ اینٹھنا پاخانہ یا بغیر پاخانہ۔ لیکسیس اس وقت پیروی کرتی ہے جب علامات ٹائیفائیڈ جیسے حالات کا خطرہ سر پر منڈلانے کا اظہار کرتی ہوں۔ مریض صرف گھٹنے اوپر کی جانب کر کے لیٹ سکتا ہے اگر مریض بائیں کروٹ لے تو شکم میں گولا سا لڑھکتا ہوا محسوس ہوتا ہے۔

مرکیورس مقعد اور سوراخ مقعد میں زبردست اینٹھن پیدا کرتی ہے مقعد باہر نکل

آتا ہے جو کہ سیاہی مائل اور سوجا ہوا ہوتا ہے۔ لیکسیس کے مروڑ تشنجی ہوتے ہیں اور مقعد میں سکڑاؤ کا احساس ہوتا ہے دونوں ادویات میں مزمن قبض موجود ہوتا ہے مرکیورس میں پاخانہ کے لئے اینٹھنا پڑتا ہے جس کے بعد مستحکم یا ریزہ ریزہ پاخانہ آتا ہے اور پاخانہ کرتے وقت سردی محسوس ہوتی ہے۔

آرسنک شکمی اور جسمانی کمزوری بڑھاتی ہے جن ادویات کا ابھی ہم ذکر کر رہے ہیں ان کا حوالہ دے رہا ہوں اب جبکہ یہ حقیقت ہے کہ مریض یہ جانتا ہی نہیں کہ اسے قوت درکار ہے پس اس لئے خاموشی سے لیٹتا نہیں ہے۔ تاہم مریض کی جسمانی قوت بہت کم ہو چکی ہوتی ہے اگر ایک لفظ میں بیان کریں تو مریض کمزور تو ہوتا ہے مگر تھکاوٹ کا احساس نہیں ہوتا۔ ذرا سی محنت سے غشی پیدا ہو جاتی ہے۔ ذائقہ ختم ہو جاتا ہے یا ذائقہ کڑوا کھٹا یا بدبودار ہوتا ہے معدہ میں سوجن کا احساس جیسے کہ معدہ پانی سے بھرا ہوا ہے۔ کافی پینے کی خواہش اور تیزابی اشیا کھانے کی خواہش ہوتی ہے کافی مریض کو موافق پڑتی ہے۔ یہ علامت لیکسیس میں بھی موجود ہے۔ جلن کا احساس ہوتا ہے زبان سرخ اور کھردری ہوتی ہے اور غذا کھانے کے بعد پریشانی اور بوجھ ہوتا ہے معدہ کی مزمن سوزش میں اس سے بہتر کوئی دوا نہیں ہے بار بار متلی ہوتی ہے مگر نوبتی متلی ۱۲ بجے دن اور متلی کے ہمراہ شدید نقاہت ہوتی ہے۔ قے کئی اقسام کی ہو سکتی ہے لیکن لیکسیس کی کیچڑ نما خونی یا صفراوی قے سے مختلف ہوتی ہے کیونکہ قے کرتے وقت بے ترتیب اینٹھنیں ہوتی ہیں جن سے ثابت ہوتا ہے کہ یہ معدہ کی سوزش ہے۔

شرابیوں کی کپکپاہٹ اور اعصابی کمزوری میں لیکسیس فائدہ مند دوا ہے معدہ میں مروڑ دار درد ہوتا ہے۔ تشنجی سکڑاؤ جس کو غذا کھانے سے وقتی طور پر افاقہ ہو جاتا ہے صفرا یا بلغم کی قے آتی ہے۔ آرسنک کے درد جلن دار اور نوبتی ہوتے ہیں کھٹی یا تیزابی قے آتی ہے شدید پیاس لگتی ہے لیکن قے صرف پانی کی ہوتی ہے۔

کیڈمیم سلف میں متلی ہوتی ہے قے کے مواد کا رنگ زردی مائل یا سیاہ ہوتا ہے

تیزابی نمکین ڈکار آتے ہیں چہرے پر سرد پسینہ آتا ہے معدہ میں کترن اور جلن ہوتی ہے۔ بیئر پینے کے بعد معدہ میں مروڑ پڑتے ہیں نچلی انتڑیوں میں پکڑنے والے درد ہوتے ہیں کیڈ میم سلف اور لیکسیس دونوں معدہ یا شکم کی پر حسی پیدا کرتی ہیں چھونا ناقابل برداشت ہوتا ہے شکم پر اِدھر اُدھر دھبوں کی صورت میں اور دکھن ہوتی ہے۔

شکم کی جھلی کی سوجن۔ چاکلیٹ کے رنگ کے بدبودار خونی اخراجات جیسے کہ پیچش کے اخراجات ہوتے ہیں انتڑیوں میں سکڑاؤ کا احساس اور کاٹنے والے درد ہوتے ہیں لیکن آرسنک میں زیادہ آزردگی اور اس کے ہمراہ جان کنی کا اظہار ہوتا ہے درد کے باوجود مریض حرکت کرتا ہے مریض بیان کرتا ہے تکلیف ناقابل برداشت ہے چارپائی پر تکلیف کی وجہ سے لوٹتا ہے ناامید ہوتا ہے کہ وہ اب زندہ نہیں رہے گا معدہ کے منہ کی شدید پر حسی اسی بات کی دلالت کرتی ہے کہ معدہ میں شدید سوزش ہے اور یہ سوزش لیکسیس کی سوزش سے زیادہ ہوتی ہے۔

زرد بخار کی قے میں لیکسیس میں اضافی طور دانتوں پر زرد پشم ہوتی ہے اور شکم پر حس ہوتا ہے۔ آرسنک میں بھی مقعد میں مڑور دار درد ہوتے ہیں اور مقعد باہر نکل آتا ہے۔ دردناک اینٹھن اور جلن ہوتی ہے بواسیری مسوں میں جلن ہوتی ہے خاص طور پر شراب پینے والوں کے مسوں میں جلن ہوتی ہے ہر پاخانہ کے ہمراہ مسے باہر نکل آتے ہیں اور جلن ہوتی ہے۔ شکم یا انتڑیوں سے آنے والے اخراجات بدبودار اور سیاہی مائل ہوتے ہیں بسااوقات پاخانہ از خود نکل جاتا ہے۔ جس کے ہمراہ شدید کمزوری اور ٹھنڈک کا احساس ہوتا ہے لیکن لیکسیس کے مقعد کے مروڑ دار درد آرسنک سے کم ہوتے ہیں دکھ جس کو مقعد کا سکڑاؤ کہتے ہیں کسی اور دوا میں نہیں۔

علاوہ ازیں آرسنک کے پاخانے زیادہ تیزابی مقعد میں کھردرے پن کا احساس اور چھل جانے کا احساس پیدا کرتے ہیں۔

جو کچھ میں نے ان دو ادویات کے فرق کے بارے میں بیان کیا ہے اختصار اور

جامعیت کے ساتھ دوبارہ بیان کرتا ہوں۔ایک دوا آنتوں میں سوزش شدید چڑچڑاپن انتہائی دماغی تکلیف اور زبردست ضعف پیدا کرتی ہے دوسری دوا قوت کی کمی سستی کاہلی کے ہمراہ اعصابی ہیجان سکڑاؤ اور جلد کی پرحسی پیدا کرتی ہے لیکن پھر بھی چند دماغ زیادہ تفصیل چاہتے ہیں اور ہر کوئی زیادہ درستگی سے عام دماغی علامات یادرکھتا ہے اگر یہ علامات خصوصی توجہ سے پیدا ہوئی ہوں جب آنتوں میں زخم بن جائیں اور ان کا میلان مردار گوشت کی جانب ہو اخراجات بدبودار پیپ دار اور خونی ہوں تو ان دونوں ادویات میں بہت قریبی تعلق ہے قوت حیات مکمل طور پر روبہ تنزل ہوتی ہے زبان اور پھٹے ہوئے ہونٹوں سے خون رسنے لگتا ہے ہاتھ اور پاؤں ٹھنڈے ہو جاتے ہیں اس کے باوجود بہترین فرق دماغی تنک مزاجی ہے جو کہ آرسنک کا خاصہ ہے اور چھونا ناقابل برداشت جو کہ لیکسیس کا خاصہ ہے اس میں ہی ہے۔

معدہ کی قوت ہاضمہ کی کمزوری میں کاربوویج لیکسیس سے مشابہت رکھتی ہے شرابیوں کی تکالیف، سوہضمی کی وجہ سے سانس کا پھول، جانا غذا کی نالی کا سکڑاؤ، کمر کے گرد کپڑوں سے تکلیف، خونی بدبودار پیپ دار پاخانے، یکدم جسمانی قوتوں کا ڈھے جانا (نقاہت) کافی کی خواہش ہوتی ہے مگر کافی پینے سے کوئی افاقہ نہیں ہوتا کاربوویج اور لیکسیس دونوں ادویات میں دودھ ناموافق پڑتا ہے۔ لیکن سانپوں کے زہروں میں دودھ کی خواہش ہوتی ہے۔ کاربوویج میں چربی دار گوشت' فاسد گوشت، مچھلی، کستورا مچھلی کھانے سے شکم میں ہوا بھر جاتی ہے۔برف، سرکہ، کھٹی گوبھی، بھی شکم میں ہوا پیدا کرتے ہیں ڈکار کھٹے اور تیزابی ہوتے ہیں دونوں ادویات میں ڈکار آنے سے افاقہ ہوتا ہے مگر لیکسیس میں ڈکار آنے سے مرض کے اضافی احساس میں کمی واقع ہوتی ہے۔ دونوں ادویات میں ڈکار آنے سے سانس لینے میں سہولت پیدا ہو جاتی ہے۔ کاربوویج میں ڈکار آنے سے اوپر کی جانب تناؤ جو دل کے غلاف کی جانب ہوتا ہے میں کمی واقع ہوتی ہے۔ لیکسیس میں ڈکار آنے سے کمی واقع ہوتی ہے ڈکار نہ آنے سے سانس میں رکاوٹ پیدا ہو جاتی ہے۔ ڈکار تسلسل سے آتے ہیں ایک کے بعد دوسرا ڈکار جس کی وجہ سے ایسا محسوس ہوتا ہے کہ سانس گھٹ جائے گا لیکسیس میں خالی ڈکار بھی

جن کے آنے سے درد میں اضافہ ہو جاتا ہے۔

کاربو ویج میں غذا کے بعد بوجھل پن، بھراؤ، غنودگی مع شکم میں بھراؤ کا احساس ایسا احساس کہ پیٹ پھٹ جائے گا۔ معدہ میں جلن بھی بڑھ جاتی ہے۔ بوجھل پن کاربو ویج کی نمایاں خصوصیت ہے اور یہ احساس شکم میں ہوتا ہے۔ شکم میں ایسا احساس کہ معدہ بوجھ کی وجہ سے لٹک رہا ہے سر میں بوجھل پن کا احساس کہ سر میں سیسہ بھرا ہوا ہے حلق میں جلن کا رینگ رینگ کے چلنے کا احساس ہوتا ہے لیکسیس کا بوجھ بھراؤ شکم سیری کا احساس ہے اس وجہ سے روح کی کمی کا احساس ہوتا ہے۔ یہ احساس بھی کہ معدہ اور انتڑیوں میں ڈھیر سا پیدا ہو رہا ہے۔ معدہ میں شدید جلن اور بھراؤ جیسے کہ کوئی پتھر نیچے آرہا ہے۔ مریض کو احساس ہوتا ہے کہ اس کو ساکن کھڑے رہنا چاہیئے یا اس کو قدم بہت احتیاط کے ساتھ رکھنا چاہیئے۔ یہ ڈھیر لیکسیس کی قرین قیاس سکڑاؤ کی علامت کا حصہ ہے اور ہم اکثر اس علامت کو لیکسیس کی مخصوص علامت نامزد کرتے ہیں۔ کاربو ویج میں شکم سے بدبودار ہوا خارج ہوتی ہے سڑی ہوئی ہوا یا جب مقعد سے ہوا خارج ہوتی ہے تو جلن بدبو اور رطوبت لئے ہوتی ہے۔ ہوا کی محبوسیت مع جلن کئی علامات کی وجہ ہوتی ہے اور اس کی مقدار سانپوں کے زہر سے زیادہ ہوتی ہے ہوا کی محبوسیت نچلی جانب مثانہ پر بھی بوجھ ڈالتی ہے۔ لیکسیس شکم کے کترن دار دردوں میں تخفیف پیدا کرتی ہے جب غذا کھالی جائے تو درد میں کمی ہو جاتی ہے مگر کاربو ویج اس وقت شفایاب کرتی ہے جب جلن کے ہمراہ سکڑاؤ دار درد مریض کو دوہرا کر دیتے ہوں۔ درد دورہ دار ہوتے ہیں اور مریض کا سانس روک دیتے ہیں جلن سینہ اور شکم تک پھیل جاتی ہے۔

مقعد میں مروڑنے والے درد کاربو ویج کی نمایاں علامت ہیں اور مقعد میں سکڑاؤ لیکسیس کی خاصیت ہے یہ علامت جس کا ہم پہلے بھی مشاہدہ کر چکے ہیں پاخانہ کرنے کی بے سود خواہش میں ظاہر ہے جبکہ کاربو ویج میں پاخانہ کرنے کی خواہش ہوا کے دباؤ کی وجہ سے بے کار ہو جاتی ہے۔ دونوں ادویات میں بواسیری مسوں کا رنگ نیلا اور مسے باہر نکلے ہوتے ہیں جیسے کہ عیاشی کے بعد نکل آتے ہیں۔ یہ سکڑاؤ دونوں ادویات کا فرق نمایاں کرتا ہے اسی

طرح سر درد اور دست بھی۔ دونوں ادویات میں دھڑکن دار سر درد ہوتا ہے مگر کاربو ویج کے سر درد میں بوجھ کا احساس ہوتا ہے پتلے دست آتے ہیں۔

ٹائیفائیڈ بخار ہو یا خاص بخار ہو یا پیڑو کی جھلی کی سوزش کی وجہ سے بخار ہو۔ پیچش کی وجہ ہو کاربو ویج یکدم قوت حیات ڈھے جانے کی تصویر پیش کرتی ہے جبکہ لیکسیس میں ہاتھ اور پاؤں سرد دل کمزور اور غنودگی ہوتی ہے جس کا مطلب ہے کہ قوت حیات ختم ہو رہی ہے لیکن مریض موت کے اتنا قریب نہیں ہوتا جتنا کہ کاربو ویج میں ہوتا ہے۔ کاربو ویج میں قوت حیات کا یکدم ڈھے جانا شکم میں پھلاوٹ ٹانگیں سرد خاص طور پر گھٹنوں تک ٹانگیں سرد دھاگے کی مانند باریک نبض، سانس سرد، انتڑیوں سے اخراج بند یا بلا ارادہ اخراج، اخراجات بدبودار، پیپ دار خونی دست۔

کاربو ویج کے ہرنیا (فتق) میں آرسنک کی مانند پریشانی لیکن بے آرامی کی بجائے بے چینی ہوتی ہے۔ جبکہ آرسنک کا مریض بار بار جگہ بدلتا ہے کاربو ویج لیکسیس سے بھی مماثل ہے کیونکہ کاربو ویج کا مریض بھی پیٹ پر کپڑے برداشت نہیں کرتا۔ اعضا سے بدبو اگر رکاوٹی ہرنیا ہو۔ تاہم بہت بدبودار ہوا خارج ہوتی ہے اور شکم بہت پھولا ہوا ہوتا ہے۔

گریفائٹس میں پریشانی مالی خولیا زبان کی نوک پر آبلے بائیں جانب حلق میں ایک ڈھیر کا احساس۔ ایسا احساس کہ غذا حلق میں سے مشکل سے گزرتی ہے۔ خالی نگلنے سے تکلیف ہوتی ہے غذا کی نالی سے حنجرے تک سکڑاؤ، ڈکار، غذا کے بعد مریض لازماً کپڑے ڈھیلے کرتا ہے شکم کے درد کو کھانے سے افاقہ ہوتا ہے۔ مزمن درد شکم خاص طور پر شراب پینے کے بعد معدہ میں ڈھیر کا احساس شکم ہوا سے پھول جاتا ہے سر میں بھراؤ ہوتا ہے بدبودار ہوا خارج ہوتی ہے نیند میں سانس کی گھٹن جو نیند سے جگا دے فوراً بستر چھوڑنا پڑے مریض مجبوراً کچھ نہ کچھ کھائے تاکہ درد میں افاقہ ہو۔ بدبودار پاخانے آئیں۔

لیکن گریفائٹس شکم میں لیکسیس سے زیادہ ہوا پیدا کرتی ہے گریفائٹس کے درد جلن دار اور پکڑنے والے ہوتے ہیں معدہ میں ڈھیر کا احساس اور اس کے ہمراہ مسلسل

ضربات۔ سینہ کی تیزابی جلن۔ نیند میں دم گھٹنے کے دورے میں عموماً رات کے بارہ بجے کے بعد اضافہ ہو جاتا ہے۔

نیند کے دوران کی بجائے نیند کے بعد کسی بھی وقت اور سونے پر جو سکڑاؤ محسوس ہوتا ہے وہ حنجرہ کی بجائے سینہ میں ہوتا ہے۔ پاخانہ بدبودار ہوتا ہے جس میں نصف غیر ہضم شدہ غذا خارج ہوتی ہے۔ پاخانہ سیاہی مائل اور پھس پھسا ہوتا ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ ہضم کا عمل نامکمل ہے اور یہ گریفا ئٹس کی نمایاں علامت ہے گریفا ئٹس اور لیکسیس کی جسمانی علامات میں بھی مماثلت پائی جاتی ہے دونوں ادویات کی بلغمی مزاج مریضوں کو وقتاً فوقتاً ضرورت محسوس ہوتی ہے لیکن گریفا ئٹس کا مریض موٹا ٹھنڈا قبض کی شکایت جلد پر پھنسیاں جلد پھٹ جاتی ہے اور اس میں سے چپچپا مواد خارج ہوتا ہے ایک طرف اس وقت چند علامات سانپ کے زہر سے مماثل ہیں مگر گریفا ئٹس زیادہ تر آرسنک نکسوامیکا اور لائیکو پوڈیم کے قریب ہے۔ گریفا ئٹس آرسنک اور نکس وامیکا سے شکم کی سوجن اور درد میں مماثلت رکھتی ہے گریفا ئٹس لائیکو پوڈیم سے پیٹ میں ہوا ابھر جانے کی علامت میں مماثل ہے۔

سلفیورک ایسڈ بھی سانپ کے زہر سے کچھ نہ کچھ مماثل ہے خاص طور پر شرابیوں کی تکالیف میں۔ تاہم سلفیورک ایسڈ کے کاٹ کرنے والے یاد کھ دینے والے اثرات بہت نمایاں ہیں یہ بات غذا کی نالی کی شدید سوجن سے نظر آتی ہے لیکن اعصابی نظام اس طرح الجھا ہوا ہوتا ہے کہ کئی علامات بالکل لیکیس کی علامات محسوس ہوتی ہیں مثال کے طور پر شکم کے اوپری حصے میں بے حسی، آنتوں میں سکڑاؤ کا احساس، لرزہ، پریشانی، خوف، پکڑنے والے کاٹنے والے مروڑنے والے درد اور متلی جس سے غشی ہو جائے۔ حنجرہ میں مروڑنے والے درد، چہرہ زرد، مضطرب نبض، حلق سے معدہ تک غذا کی نالی میں سکڑاؤ نگلنا مشکل شدید کمزوری ضعف مزید بر آں دونوں ادویات میں برانڈی پینے کی خواہش موجود ہے۔

سلیفورک ایسڈ اس وقت اچھا عمل کرتی ہے جب مریض کمزور ہو ضعف کا شکار ہو اور کانپنے کی شکایت کرتا ہو تاہم کانپنا اندرونی احساس ہے بیرونی نہیں مریض پریشان اور بے

آرام ہوتا ہے ہر کام جلدی جلدی کرتا ہے چہرہ زرد بسااوقات چہرے پر خشک چھوٹے دھبے ہوتے ہیں خاص طور پر اس وقت جب کہ بواسیر کی حالت بہت زیادہ خراب ہو۔ کھٹے ڈکار آتے ہیں ایسا محسوس ہوتا ہے کہ معدہ ٹھنڈا ہے اور ڈھیلا ہے ممکن ہے کہ انگور کی شراب افاقہ پیدا کرے مگر کشید شدہ شراب مرض میں اضافہ کردیتی ہے جیسا کہ لیکسیس کی علامت ہے سلفیورک ایسڈ کی خاص الخاص علامت یہ ہے کہ معدہ ٹھنڈا پانی قبول نہیں کرتا جب تک پانی میں برانڈی نہ ملائی گئی ہو شکم کے پٹھے تشنجی طور پر سکڑتے ہیں۔ پاخانے لیکسیس کی مانند زرد لیکن پاخانہ ظاہری حالت میں کترا ہوا اور ریشہ دار ہوتا ہے۔ پاخانے پانی کے سے پتلے اور بدبودار دست اور مسے مرطوب ہوتے ہیں اور ان میں جلن ہوتی ہے اور ہو سکتا ہے کہ پاخانے کو روک دیں۔

اب جب کہ سلفیورک ایسڈ ورم پیدا کرتی ہے اس لئے اس کو لیکسیس کے ہمراہ یاد رکھا جائے جب کہ پاخانہ بڑی آنت میں ایسے حالات کی نشاندہی کرے۔

سلفیورک ایسڈ ایلاپس سے بھی مماثلت رکھتی ہے جو کچھ پیا جائے معدہ میں برف کی مانند محسوس ہوتا ہے لیکن سلفیورک ایسڈ میں پانی میں برانڈی شراب ملا کر پینے سے افاقہ ہوتا ہے ایلاپس کے دست سلفیورک ایسڈ کے دستوں سے مماثل ہوتے ہیں لیکن اس دوا کی ضرورت اس وقت پڑتی ہے جب پاخانہ میں سیاہ جھاگ دار خون خارج ہوتا ہو اور انتڑیوں میں مروڑنے والے درد ہوتے ہوں.

یہاں کالچیکم کا ذکر ضروری ہے کیونکہ کالچیکم لیکسیس سے مماثل ہے۔ کالچیکم میں بھی معدہ میں ٹھنڈک کا احساس ہوتا ہے (ایلاپس) کپڑوں کا دباؤ برداشت نہیں ہوتا معدہ میں جلن ہوتی ہے قے دست اور مقعد میں مروڑنے والے درد ہوتے ہیں پاخانہ کی خواہش ،بدبودار ہوا خارج ہوتی ہے دست بدبودار ہوتے ہیں چھونے سے پرحسی ... ضعف سانس کی آمدورفت آہستہ اور کمزور نبض لیکن عام طور پر متلی موجود ہوتی ہے خوراک کی بو سے شدید متلی۔ لیکن اگر مریض خاموشی سے لیٹا رہے یا بیٹھا رہے تو قے دب جاتی ہے (وریٹرم البم

حسیات بہت تیز۔ تیز روشنی یا تیز بو تکلیف میں اضافہ پیدا کرتی ہے (نکس وامیکا) قے اور دست بالکل موسم گرما کے ہیضہ کی مانند ہر پاخانہ کے بعد مقعد میں سکڑاؤ' پاخانہ کی بے سود خواہش یہ مماثلت بلحاظ اہمیت چھونے سے پر حسی' مقعد کے چھلے میں سکڑاؤ اور ضعف تک محدود ہے دوسری علامات اتنی مختلف ہیں کہ دوا کے انتخاب میں بہت آسانی ہوتی ہے۔

لیکسیس کے ہیضہ کی علامات میں معمولی سی حرکت کرنے سے متلی ہوتی ہے اور منہ میں بہت زیادہ تھوک پیدا ہوتا ہے اب کالچیکم کی علامات بھی ہو بہو یہی ہیں دوسری علامات واظہار فرق کا فیصلہ کرتے ہیں۔

معکوس سوزش جیسے کہ رنگ برنگ تشنج۔ جن بچوں کے دانت نکل رہے ہوں ان کے پاخانے کیچڑ نما ہوتے ہیں اور یہ بچے سر کو گھماتے ہیں ان علامات میں کالچیکم پوڈوفائلم سے مماثلت رکھتی ہے۔

بیلاڈونا۔ لیکسیس۔ رہس ٹاکس اور ہیپٹیشیا شکم کی جھلی کی سوجن اور آنتوں کی سوجن کا ادویاتی گروہ ہے بیلاڈونا کی سوزش دوسری ادویات سے مختلف ہے اس کی ضرورت اس وقت پڑتی ہے جب مرض کی وجہ سے ضعف کم ہو اگر ضعف بہت ہو تب دوسری ادویات کی ضرورت پڑتی ہے۔ لیکسیس بیلاڈونا کی پیروی اس وقت کرتی ہے جب بچوں کو سوزشی دست آرہے ہوں اور یکدم قبض ہو جائے اور شکم میں سوجن اور پر حسی پیدا ہو جائے خاص طور پر ایک مخصوص جگہ پر پر حسی یا اگر پیپ پڑ جائے اور مرکیورس کام نہ کرے یا رجحان گینگرین کی جانب ہو۔

شکم کی جھلی کی سوزش میں لیکسیس مرض کے آخری حصے میں کام آتی ہے جب بخار مسلسل موجود ہو اور رات کے ایک بجے بخار میں اضافہ ہو جاتا ہو جلد پر ہلکا سا چھوا جانا بھی ناقابل برداشت ہو اگر ٹائی فائڈ موجود ہو تو مرض میں الجھاؤ پیدا ہو جاتا ہے لیکسیس کی ضرورت اس وقت بھی پڑے گی جب بڑی آنت میں سوزش کی وجہ سے پیپ پڑ جائے لیکسیس خاص طور پر بیلاڈونا' برائی اونیا اور مرکیورس کار کی مددگار ہے۔

لیکسیس رہس ٹاکس سے بھی مماثلت رکھتی ہے لیکن اس میں ٹائی فائڈ کی علامات زیادہ ہوتی ہیں اس لئے مرض کے آخر میں کام آتی ہیں۔ رہس ٹاکس میں غنودگی، مسلسل بخار درجہ حرارت زیادہ، بے آرامی، زباں خشک پھٹی ہوئی بھوری، زبان کی نوک پر سرخ تکون، دست کیچڑ کی مانند پانی کے سے بدبودار زردی مائل بھورے دست، خونی دست، نیند کے دوران خود بخود پاخانہ خارج ہو جائے اس کے ہمراہ رانوں میں پھاڑنے والے درد۔ جبکہ لیکسیس میں کمر کے پٹھوں سے رانوں تک پر درد سختی ہوتی ہے۔

بڑی آنت کی سوزش میں کوئی بھی دوا بیلاڈونا کی مدد گار ثابت ہو سکتی ہے۔ رہس ٹاکس میں سوجن کو آرام سے نیچے سے اوپر کی جانب دبانے سے افاقہ ہوتا ہے لیکسیس میں چھوا جانا گوارا ہی نہیں ہوتا۔ مقعد اور مقعد کے گرد سوجن میں رہس ٹاکس کی ضرورت پڑ سکتی ہے اگر سوجن کی وجہ چوٹ ہو۔ لیکسیس کی ضرورت اس وقت ہوگی جب مقعد میں پھوڑا نکل رہا ہو اور پیپ کے اخراج کے لئے راستہ نہ ہو اگر مقعد کے گرد ارغوانی رنگ ہو۔

کالچیکم لیکسیس سے اس وقت مماثل ہوتی ہے جب مریض شدید کمزور ہو مریض بے ہوش ہو شکم گرم ہو ہاتھ پاؤں سرد ہوں نبض دھاگے کی مانند ہو اگر سر کو اٹھایا جائے تو سر نیچے گر جائے جبڑا لٹک جائے چہرہ بقراطی ہو زبان نکالنا مشکل ہو پاخانے بلاارادہ خارج ہو رہے ہوں۔ لیکن کالچیکم میں شکم ہوا سے بہت زیادہ پھولا ہوا ہوتا ہے اور پاخانہ میں سفید چھلکے یا سفید دھجیاں خارج ہوتی ہیں زبان پر یا تو بھورے رنگ کی گہری پشم ہوتی ہے یا زبان چمکدار سرخ ہوتی ہے ماسوائے زبان کی جڑ کے کیونکہ جڑ ڈھکی ہوئی ہوتی ہے۔ آزمائش کے دوران یا ایسے مریضوں میں جن میں زہریلی علامات پیدا ہوئیں ان سے معلوم ہوا کہ کالچیکم شکم کے نچلے حصے میں بے حسی پیدا نہیں کرتی۔

آرنیکا کی بے ہوشی گہری ہوتی ہے سانس دھونکنی کی مانند آتا ہے زبان خشک، زبان کے پچھلے حصے پر بھوری پشم، شکم ہوا سے پھولا ہوا، پاخانہ اور پیشاب بلاارادہ خارج ہو جاتے ہیں آرنیکا کی مخصوص علامت چوٹ لگنے سے جلد کا نیلا پن اور چھل جانے کا احساس ہے درد کی

سے مریض بے آرام ہو تا ہے یہ بے آرامی اس وقت دور ہو جاتی ہے جب مریض کو نرم کپڑے پہنا دیئے جائیں اور اس کی جگہ بدل دی جائے۔

ادویات جو مقعد میں سکڑاؤ پیدا کرتی ہیں درج ذیل ہیں بیلاڈونا۔ کاسٹیکم۔ نائٹرک ایسڈ۔ نیٹرم میور۔ اگنیشیا۔ کالی بائی کرام۔ او پیم۔ جلسی میم۔ میز ریم کو کولس انڈیکا۔

بیلاڈونا میں پاخانہ کی خواہش مقعد اور اعضائے تناسل میں دباؤ اور مقعد کے سکڑاؤ کے ساتھ باری باری بدل کر آتی ہے مقعد میں مروڑ دار سکڑاؤ جیسا کہ پیچش میں ہوتا ہے۔

کاسٹیکم میں جبری بے فائدہ پاخانہ کی خواہش ہوتی ہے اس کے ہمراہ پریشانی اور چہرہ سرخ ہوتا ہے۔ نائٹرک ایسڈ میں لکڑی کی پھانس چبھ جانے کا احساس ہوتا ہے پاخانہ کے دوران سکڑاؤ پیدا ہوتا ہے اور پاخانہ کے بعد کئی گھنٹوں تک جاری رہتا ہے ایسا محسوس ہوتا ہے کہ مقعد پھٹ گیا ہے نیٹرم میور میں سکڑاؤ کا احساس پاخانہ کے دوران ہوتا ہے پاخانہ مقعد کو پھاڑ کر گزرتا ہے بار بار پاخانہ کی لاحاصل خواہش پیدا ہوتی ہے مقعد میں تشنجی سکڑاؤ ہوتا ہے اگنیشیا مقعد کا درد پیدا کرتی ہے۔ پاخانہ کرنے کے بعد گولی مارنے کے سے کاٹنے والے درد ہوتے ہیں پاخانہ کے بعد سوراخ مقعد میں پیچ و تاب ہوتا ہے علامات غیر مناسب بے ترتیب متلون جیسا کہ ہسٹریا کی علامات ہیں۔

کالی بائی کرام میں مقعد میں ڈاٹ کا احساس ہوتا ہے۔ لیکسیس کی مانند بھورے جھاگ دار پانی کے دست جو علی الصبح بے ربط آواز کے ساتھ خارج ہوتے ہیں دست آنے کے بعد مقعد میں مروڑ پڑتے ہیں۔

اوپیم میں قولنج کی وجہ سے مقعد تشنجی طور پر بند ہو جاتا ہے ضدی قسم کا قبض ہوتا ہے پلمم اوپیم سے مشابہت رکھتی ہے۔ لیکسیس کی نمایاں علامات پاخانہ کا تقاضہ اور مقعد میں عذاب جسکی وجہ مقعد کا سکڑاؤ ہوتا ہے اور اتنا شدید درد ہوتا ہے کہ مریض کو پاخانہ ترک کرنا پڑتا ہے بواسیری مسے باہر نکل آتے ہیں جن کے ہمراہ مقعد میں سکڑاؤ ہوتا ہے درج بالا علامات کی وجہ سے لیکسیس ان ادویات سے الگ ہو جاتی ہے۔

لیکسیس کی قریب ترین مماثل دوا یقیناً میزیریم ہے پاخانہ کے بعد مقعد باہر نکل آتا ہے اور مقعد میں سکڑاؤ ہوتا ہے بہ لحاظ دوسری علامات دونوں ادویات ایک دوسری سے سراسر مختلف ہیں۔

پیچش میں کالی بائی کرام اور لیکسیس کی رشتہ داری کو بھی یاد رکھنا چاہئے دونوں ادویات میں زبان سرخ کٹی ہوئی اور ہموار ہوتی ہے پیچش میں پاخانے سیاہی مائل ہوتے ہیں پس دونوں ادویات ٹائیفائڈ جیسے حالات اور شدید امراض میں مفید ہیں اور ایک دوسرے کی مددگار بھی ہیں بدبودار اخراجات کی وجہ سے لیکسیس کالی بائی کرام سے الگ ہو جاتی ہے جب کہ کالی بائی کرام کے اخراجات جیلی کی مانند پاخانہ یا بسا اوقات رسے دار بلغم خارج ہوتی ہے۔

کوکولس کی خاص علامت پاخانہ کے بعد مقعد کا تشنجی سکڑاؤ ہے جس کے ساتھ مریض غش کھا جاتا ہے تاہم مقعد کا سکڑاؤ کم ہے (مقابلہ کریں اگنیشیا)

لیکچر نمبر ۵

THE OPHIDIA سانپ

لیکسیس (جاری) لیکسیس مردوں کی شہوت پرستی میں اضافہ اور جسمانی قوت میں کمی پیدا کرتی ہے۔ دماغ ہر قسم کے سبز باغ دکھاتا ہے مگر شہوت اور انزال دونوں نامکمل ہوتے ہیں عورتوں کے اعضا پر لیکسیس بہت قوت سے اثر انداز ہوتی ہے بیضہ دانی کے ساتھ لیکسیس کا خاص تعلق ہے خاص طور پر بائیں بیضہ دانی کے ساتھ۔ بیضہ دانی کی سوجن بیضہ دانی میں درد ان کی رسولیاں گومڑ لیکسیس سے شفایاب ہو جاتے ہیں جب لیکسیس کی مخصوص پر حسی موجود ہو کپڑوں کا بوجھ برداشت نہ ہو اور لیکسیس کی دوسری نمایاں علامات موجود ہوں ماہواری بہت کم ماہواری کا ہل خون گلٹی دار سیاہ اور شدید بدبودار ہوتا ہے کولہوں میں درد بائیں بیضہ دانی میں نچلی جانب بوجھ تمام تکالیف رکی ہوئی ماہواری جاری ہونے سے کم ہو جاتی ہے رحم پر معمولی سا دباؤ بھی برداشت نہیں ہوتا۔

لیکسیس کو زچگی کے ورم رحم میں بھی استعمال کیا جا سکتا ہے جب زچگی کے اخراجات بدبودار ہوں چہرہ کا رنگ ارغوانی اور مریضہ بے ہوش ہو۔ لیکسیس بیضہ دانی کی رسولیوں میں بھی کار آمد دوا ہے جب مرض بائیں سے دائیں بڑھنے کا میلان ہو لیکسیس اس وقت بھی مظہر دوا ہوتی ہے جب بیضہ دانی میں پیپ پڑ چکی ہو۔ حتیٰ کہ لیکسیس کو خاص طور پر ہیپر سلفر یا مرکیورس کے بعد استعمال کیا جا سکتا ہے جب مرض نے مریض کو بہت کمزور کر دیا ہو۔

سفلس میں لیکسیس مرکیورس کے اثرات دور کرنے کے لئے استعمال کی جاتی ہے یا اس وقت جب شنکر زخم گینگرین بننے لگے۔ لیکسیس کا اظہار حلق کی دکھن میں تلاش کیا جا سکتا

ہے شنکر زخم کے گرد نیلے رنگ کا حلقہ ہو رات کو ہڈیوں میں درد ہو شدید درد اور شنکر کی ناسوری شکل ہو۔ سفلس کی سمیت سے پیدا ہونے والے ٹانگوں کے زخم ہموار اور ان کے گرد نیلا حلقہ ہوتا ہے پنڈلی کی ہڈی کا گل جانا اعضا پر حس اور چوٹ کی مانند نیلاہٹ حلق میں زخم رات کو ہڈیوں میں درد جو مرکیورس کے زیادہ استعمال سے پیدا ہو گئے ہوں۔

لیکسیس کے نیلے زخموں کی مماثلت ہیپر سلفر ایسافوٹیڈا سلیشیا اور آرسنک سے ہے آبلے پھنسیاں چھالے پھوڑے جو زخم کے گرد ہوں تو لیکسیس کی مماثلت آرسنک۔ فاسفورس لائیکوپوڈیم مرکیورس ہیپر سلفر سلیشیا وغیرہ سے ہے۔ پھنسیوں کے گرد حلقہ میں جلن میں آرسنک۔ لائیکوپوڈیم۔ مرکیورس۔ سلیشیا سے مماثل ہے۔ اگر پیپ بدبودار ہو تو لیکسیس آرسنک۔ ایسافوٹیڈا۔ لائیکوپوڈیم۔ سلیشیا۔ سلفر اور ہیپر سلفر سے مماثل ہے اگر زخم ہموار ہوں تو آرسنک۔ ایسافوٹیڈا۔ لائیکوپوڈیم۔ مرکیورس۔ سلیشیا۔ فاسفورک ایسڈ وغیرہ سے مماثل ہے۔ اگر زخم سیاہی مائل یا گینگرین بن جائیں تو آرسنک۔ سیکیل کار۔ سلیشیا۔ پلمبم۔ کاربوویج۔ یوفوربیم۔ میوراٹک ایسڈ لیکسیس سے مماثل ادویات ہیں۔

لیکن لیکسیس کی جلن بہت شدید ہے جب زخم کو چھوا جاتا ہے تب شدید جلن ہوتی ہے زخم کے گرد کی جلد داغ دار ہوتی ہے ٹانگوں کے زخم گہرے ہونے کی بجائے سطحی طور پر پھیلتے ہیں گہرے زخم (کالی بائی کرام) زخموں سے اخراج کم مقدار ہوتا ہے اور جسمانی قوت میں کمی واقع ہو رہی ہوتی ہے۔ سیاہی مائل پھنسیاں زخم کے گرد حلقہ ڈالے ہوتی ہیں اور ارد گرد کی جلد مردہ ہوتی ہے بسا اوقات اخراج بند ہو جاتا ہے تو مریض بے خبر اور ٹھنڈا ہو جاتا ہے ٹانگوں کا استسقاء ہو جاتا ہے نیلاہٹ مائل سرخ سوجن عروق دمویہ کے ساتھ ساتھ موجود ہوتی ہے جس سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ وریدوں کی سوزش موجود ہے یہ سب کچھ آرسنک۔ کاربوویج۔ یوفو۔ سیکیل کار۔ سنکونا وغیرہ کی مانند لگتا ہے لیکن آرسنک میں عروق کی شدید برانگیختگی ہوتی ہے اعصابی چڑچڑاپن اور تھکاوٹ ہوتی ہے۔ کاربوویج کی کمزوری ضعف پھر بھی لیکسیس سے زیادہ ہوتا ہے سانس سرد۔ سرد پسینے اور قوتوں کا ڈھے جانا۔ السر (زخم) سے

مردار کی بو آتی ہے۔ معتدل حالات میں دونوں ادویات میں کوئی مماثلت نہیں ہے کیونکہ کاربو ویج جلد کی تہ ہونے والی جگہوں میں بہت جلن اور کھردراپن پیدا کرتی ہے زخم کے گرد سختی ہوتی ہے پرحسی نہیں ہوتی پرحسی لیکسیس کی خاصیت ہے۔

ہیپر سلفر کو لیکسیس سے مماثلت کی وجہ سے یاد رکھنا چاہئیے کیونکہ یہ بھی مرکیورس کے زیادہ استعمال کے بعد کام آتی ہے زخم کے گرد کا حلقہ بہت پرحس ہوتا ہے لیکن اس میں دکھن اور چھل جانے کا احساس ہوتا ہے اس کے ہمراہ شدید پرحسی ہوتی ہے اگرچہ ہو سکتا ہے کہ جس جگہ پیپ پڑی ہوئی ہو اس کا رنگ نیلاہٹ مائل ہو جائے اور مریض کو کمزوری محسوس ہو۔ تاہم یہ قوت حیات میں کمی یا گینگرین بننے کا ثبوت نہیں ہے جیسے کہ لیکسیس میں ہوتا ہے یہاں لائیکوپوڈیم بھی لیکسیس کی مددگار دوا ہے۔ اگر سفلس کی سمیت سے پیدا ہونے والا زخم حلق میں ظاہر ہو تو اس کا رنگ گہرا ابھورا زرد ہوتا ہے اور شدت دائیں جانب ہوتی ہے پیشانی پر تانبے کے رنگ کی پھنسیاں چہرے کا رنگ پھیکا زرد اکثر چہرے پر لکیریں ہوتی ہیں۔ لیکن عروق میں وہ سرخی نہیں ہوتی جو زرد جلد کے اندر سے چمکتی ہیں جیسا کہ لیکسیس کی علامت ہے۔

شنکر زخم سست رفتار ہوتا ہے مسے جووؤں کی مانند۔ ٹانگوں کے زخم مندمل ہونے میں نہیں آتے ان میں جلن دار پھاڑنے والے درد ہوتے ہیں جن میں رات کے وقت اضافہ ہو جاتا ہے اگر ان زخموں پر پلٹس یا کوئی اور شے باندھی جائے تو زخم زیادہ خراب ہو جاتا ہے پیپ کا رنگ بسااوقات سنہری زرد ہوتا ہے سوہضمی کی شکایت بھی موجود ہوتی ہے۔

نائٹرک ایسڈ کا زخم ناسوری ہوتا ہے زخم پنڈلی کی ہڈی پر ہوتا ہے زخم کے کنارے بے ترتیب ہوتے ہیں اور بہت زیادہ ہوتے ہیں۔ لیکسیس کے زخم اور نائٹرک ایسڈ کے زخم میں یہ ہی فرق ہے جو آسانی سے پہچانا جا سکتا ہے بے شمار دانہ دار ابھار ہوتے ہیں خون آسانی سے نکل آتا ہے منہ اور حلق کی علامات میں بھی امتیاز کیا جا سکتا ہے کیونکہ ہونٹوں کے کنارے پھٹے ہوئے ہوتے ہیں اور حلق میں پھانس چبھ جانے کا احساس ہوتا ہے۔

کالی آیوڈیٹم کی علامات کا سلسلہ لیکسیس سے بہت مختلف ہے ہڈیوں میں دکھ دینے والے اور کترنے والے درد۔ ناک اور پیشانی کی ہڈیوں میں جلن اور دھڑکن سبزی مائل زرد مواد جو چھیل دے ناک سے بو۔ آبلے جن کا داغ باقی رہ جائے سفلس کی سمیت تیسرے درجے کے ابھار پھنسیاں شنکر زخم جس کے کنارے سخت اور زخم سے دہی کی مانند پیپ خارج ہوتی ہے زخم جو گہرائی بناتے جائیں شدید سر درد لیکسیس سے بھی بہت زیادہ شدید سر درد جس کی وجہ سے سر میں گٹھلیاں بن جائیں۔ ملائم بافتوں اور ہڈیوں میں زہر سرایت کرنے کا میلان۔ پس کالی آیوڈیٹم لیکسیس سے زیادہ عمل کرتی ہے لیکسیس تو صرف ملائم بافتوں پر اثر انداز ہوتی ہے اور ان میں زہر پھیلاتی ہے۔

لیکسیس کی رحم اور بیضہ دانی کی علامات میں آپ کی توجہ درج ذیل مماثلت کی جانب دلانا چاہوں گا۔ پلاٹینا کی ماہواری کثیر اور سیاہ رنگ ہوتی ہے پلاٹینا کی مریضہ مغرور ہوتی ہے خواہش نفسانی بڑھ جاتی ہے اور اس کے ہمراہ اعضائے تناسل میں خوشگوار بے چینی اور جھنجھناہٹ ہوتی ہے یا اس کے ہمراہ فرج میں مڑورنے والے درد ہوتے ہیں بیضہ دانی کی تکالیف میں جب لیکسیس ناکام ہو چکی ہو تو پلاٹینا شفا سے ہم کنار کرتی ہے جیسے کہ بیضہ دانی میں پیپ پڑ جانا۔ کالی آیوڈیٹم بیضہ دانی میں سے پیپ آنا بند کرتی ہے بیضہ دانی میں جلن دار درد اور شدید بوجھ کا رخ نچلی جانب ہوتا ہے۔

پیلیڈیم بھی لیکسیس کی مانند دائیں بیضہ دانی کی سختی اور سوجن دور کرتی ہے جبکہ دماغی طور پر دونوں ادویات بہت اختلاف رکھتی ہیں پیلیڈیم کی مریضہ خود غرض ہوتی ہے دوسروں سے اچھے برتاؤ کی توقع کرتی ہے نتیجتاً مریضہ کی انا مجروح ہوتی ہے جذبات بیضہ دانی کے دردوں میں اضافہ کرتے ہیں یہ علامت لیکسیس میں بھی موجود ہے مگر درد بڑھنے کا طریقہ الگ ہے۔ لیکسیس کی مریضہ بہت خوش ہوتی ہے یا کم از کم برانگیختہ ضرور ہوتی ہے کہانیاں جن سے مریضہ کا تعلق ہوتا ہے اس کو رلا دیتی ہیں۔ پیلیڈیم کی مریضہ آسانی سے مشتعل ہو جاتی ہے مجلس میں بات چیت یا شام کے کھانے پر مہمانوں کی خاطر مدارات کرنے

سے مریضہ کے دردوں میں اضافہ ہو جاتا ہے مریضہ جسمانی اور دماغی طور پر تھک جاتی ہے۔

بیضہ دانی کی تکالیف میں ایپس لیکسیس کے قریب ترین دوا ہے لیکن ایپس خاص طور پر دائیں بیضہ دانی پر عمل کرتی ہے بیضہ دانی میں جلن کاٹنے والے درد اور چھل جانے کا احساس ہوتا ہے بسااوقات یہ درد برچھی مارنے کے سے ہوتے ہیں۔ رحم کا ٹل جانا یا نتوالرحم یا ماہواری کے دوران دائیں بیضہ دانی کا بوجھ نچلی جانب ہوتا ہے۔ درد کے بعد بہت ہی کم مقدار سیاہی مائل آؤں خارج ہوتی ہے دونوں ادویات میں درد بائیں بیضہ دانی سے دائیں بیضہ دانی میں جاتے ہیں لیکن ایپس میں انگڑائی لینے سے یہ درد ہوتے ہیں بیضہ دانی میں کچھاؤ کا احساس ہوتا ہے یہ نمایاں علامت ہے ہو سکتا ہے کہ درد کسی بھی بیضہ دانی میں ہو لیکن ایپس کا درد دائیں بیضہ دانی میں ہوتا ہے اس کے ہمراہ چھاتی کی بائیں جانب درد اور کھانسی ہوتی ہے دماغی طور پر دونوں ادویات میں بہت مماثلت پائی جاتی ہے (دیکھیں دماغ) دونوں ادویات میں حسد، باتونی پن اور نفسانی خواہش کی زیادتی بے آرامی اور کھلبلی بھی موجود ہے۔

آرسنک بھی رحم اور بیضہ دانی پر اثرانداز ہوتی ہے رحم سے سیاہ خون خارج ہوتا ہے اور خواہش نفسانی بڑھی ہوئی ہوتی ہے لیکن یہ طاقتور دوا دائیں بیضہ دانی پر اثرانداز ہوتی ہے دائیں بیضہ دانی میں شدید جلن بے آرامی اور کچھاؤ والے درد ہوتے ہیں ان دردوں میں پاؤں کو مسلسل حرکت دینے سے افاقہ ہوتا ہے ماہواری کے درد کو گرم ٹکور سے افاقہ ہوتا ہے۔

لائیکوپوڈیم کے درد لیکسیس کے برعکس ہیں لائیکوپوڈیم کے درد دائیں سے بائیں کو جاتے ہیں اور لائیکوپوڈیم میں ہمیشہ معدہ اور شکم کی علامات موجود ہوتی ہیں اگرچہ گریفائٹس اکثر بائیں بیضہ دانی پر اثرانداز ہوتی ہے لیکن یہ دائیں بیضہ دانی کے درد کو دور کرتی ہے جب درد کے بعد فرج سے اخراج ہوتا ہو مزاجی طور پر گریفائٹس لیکسیس سے مختلف ہے۔

لیکسیس کی ایک اور نمایاں علامت یہ ہے کہ جب اخراجات جاری ہو جائیں تو دردوں میں کمی ہو جاتی ہے (مقابلہ کریں) مائکس میں ماہواری شروع ہونے پر کچھاؤ ماہواری

جاری ہونے پر دردوں میں افاقہ۔

زنکم میں بھی ماہواری جاری ہونے پر بائیں بیضہ دانی کے چھیدنے والے دردوں میں افاقہ ہوتا ہے (بالکل لیکسیس کی مانند) پلاٹیلیم اور امونیم کارب میں ماہواری کے ہمراہ درد جاری رہتے ہیں پلاٹینا کی ماہواری کثیر مقدار ہوتی ہے جبکہ امونیم کارب میں دردوں کے درمیان ماہواری آتی ہے۔ اکٹیاریسی موسامیں جتنی زیادہ ماہواری ہوگی درد بھی اتنی شدت کے ساتھ ہوگا۔ اب دل دوران خون اور بخار کی جانب آتے ہیں جیسے کہ میں پہلے بھی آپ کو آگاہ کر چکا ہوں کہ لیکسیس کا ہدف دوران خون ہوتا ہے سن یاس میں گرمی کی لہریں خون کا دورہ سر کی جانب جس کے ہمراہ پاؤں ٹھنڈے ہوتے ہیں دل کی دھڑکن تیز دل میں کھچاؤ جیسے کوئی رسی سے باندھ کر کھینچ رہا ہو اس کے ہمراہ سینہ میں جبر کی کیفیت جاگنے پر سانس کی تنگی اور لیٹنے سے معذوری یہ علامات لیکسیس کو طلب کرتی ہیں۔ جب سینہ کا استسقاء ہو یا دل کے غلاف میں پانی پڑ گیا ہو۔ اور ان کی وجہ دل کے امراض ہوں۔

عام استسقائی حالتوں میں بھی لیکسیس مظہر دوا ہوتی ہے جب پیشاب سیاہی مائل یا مکمل طور پر سیاہ ہو اور پیشاب میں البومن شامل ہو۔ اور استسقائی جگہ کی جلد سوجی ہوئی اور نیلاہٹ مائل ہو۔ مجھے یک مریض یاد ہے اس کی عمر ۶۰ سال تھی جس کو اسی طرح کا استسقاء تھا لیکسیس کے زیر اثر وہ چھ ماہ تک زندہ رہا مگر جب اس کو موت آئی بلا درد تھی۔ لیکسیس خاص طور شرلیبون کے استسقاء اور سرخ بخار کے بعد پیدا ہونے والے استسقاء جبکہ درج بالا علامات موجود ہوں تو لیکسیس شفا بخش ثابت ہوتی ہے۔

گردوں اور مثانے کے امراض میں بیرونی علامات کی بجائے مکمل علامات پر لیکسیس کا انتخاب کیا جانا چاہیے مثلاً جب پیشاب میں البومن خارج ہو رہی ہو یا گردوں کی مہلک خرابی ہو سانس کی علامات میں نیند کے بعد اضافہ ہو جاتا ہو بہ نسبت پیشاب کی علامات کے نیلی جلد نمایاں علامت ہے۔

مثانہ کی سوزش میں لیکسیس اس وقت مظہر دوا ہوتی ہے جب بدبودار بلغم اور لیکسیس

کے عالمگیر تعفن کی جانب میلان موجود ہو پیشاب کی یہ بدبو بہت زیادہ تیز ہوتی ہے جب یہ اندازہ کیا جائے کہ یہ بلغم جتنی دیر مثانہ میں رہی ہے اس حساب سے اتنی بدبو دار نہیں ہونی چاہیے جتنی بدبو دار ہوتی ہے اس بدبو کی وجہ سے لیکسیس دوا مظہر ہوتی ہے۔

پیشاب میں خون آنا کے مرض میں تو لیکسیس اپنی ہم چشم کروٹیلس کی مانند اس وقت طلب کی جاتی ہے جب علامات سے یہ معلوم ہو جائے کہ خون میں بگاڑ آگیا ہے جیسا کہ کم درجہ حرارت والے بخاروں میں ہوتا ہے پس خون میں ملے ہوئے مخصوص تہ نشین یار یشے موجود ہوں جن کی ظاہری صورت جلے ہوئے بھوسے جیسی ہوتی ہے سرخ بخار کے بعد اگر پیشاب میں البومن آنے لگے تو اس کے ہمراہ استسقاء بھی موجود ہوتا ہے جس کی وجہ جلد پر چھلکے اترنے میں دیر ہوتی ہے پیشاب سیاہ ہوتا ہے یا پیشاب میں سیاہ دھبے ہوتے ہیں ان دھبوں کی ظاہری شکل بالکل ہیلی بورس کی مانند ہوتی ہے دوسری ادویات جن میں سیاہ پیشاب خارج ہوتا ہے درج ذیل ہیں کالچیکم۔ نیٹرم میور۔ کاربالک ایسڈ۔ ڈجی ٹیلس۔ ایپس۔ امونیم بینز۔ انیکم آرنیکا۔ اوپیم۔ کاربو وتج۔ آرسنک۔ بینز وئک ایسڈ۔ کالی کارب۔ ٹیری بن تھینا ان تمام ادویات میں گدلا سیاہ پیشاب موجود ہے تاہم لیکسیس واحد دوا ہے جو جھاگ دار پیشاب پیدا کرتی ہے اور اس کی عام علامت پر ہم پہلے ہی گفتگو کر چکے ہیں۔ ہیلی بورس میں حواس بے اعتنائی پٹھوں کی کمزوری چہرہ زرد پھولا ہوا جیلی کی مانند آؤں والے دست اور ان کے ہمراہ استسقاء بھی ہوتا ہے ہو سکتا ہے کہ مریض لیٹ کر آسانی سے سانس لے سکے یہ علامت آرسنک اور لیکسیس کے بالکل برعکس ہے اور اس علامت سے ہیلی بورس لیکسیس سے الگ ہو جاتی ہے۔

ڈجی ٹیلس میں پیشاب سیاہ گدلا اور کم مقدار آتا ہے دل کی کمزوری کی وجہ سے غشی نیلاہٹ مائل چہرہ بالکل لیکسیس کی مانند نظر آتا ہے مگر لیکسیس میں زیادہ تر حنجرہ میں سکڑاؤ جس کے ہمراہ سینہ میں دباؤ اور سکڑن موجود ہوتی ہے لیکن ڈجی ٹیلس کی دم گھٹنے والی سکڑن ایسی ہے کہ جیسے سینہ کے اندرونی حصے ایک دوسرے تک پھیل گئے ہوں ڈجی ٹیلس میں دل بیٹھنے کا

احساس یا معدہ میں غشی کہ جیسے زندگی کا چراغ گل ہونے والا ہے موجود ہے۔

ٹیری بن تھینا کا پیشاب دھوئیں کے رنگ کا اور گدلا ہوتا ہے جس کے تہ نشین پسی ہوئی کافی کے رنگ کے ہوتے ہیں۔ ٹیری بن تھینا کی ضرورت اکثر سرخ بخار کے بعد ہونے والے استسقاء میں پڑتی ہے پیشاب میں خون کے سرخ ذرات خارج ہوتے ہیں پیشاب میں خون، سانس کی تنگی، مریض مجبور ہوتا ہے کہ وہ چارپائی پر سہارا لے کر یا ٹیک لگا کر بیٹھے۔ زبردست غنودگی ہوتی ہے زبان خشک اور صاف شفاف ہوتی ہے۔ ٹیری بن تھنیا گردوں کے امراض کی ابتدا میں استعمال کی جاتی ہے جب بھر اؤ غالب ہو یعنی اس سے پہلے جب ابھی گردوں میں تبدیلی آنا شروع نہ ہوئی ہو۔

ٹیری بن تھینا لیکسیس سے زیادہ جلن اور کمر درد پیدا کرتی ہے اور ہو سکتا ہے کہ پیشاب میں سے بنفشہ کی خوشبو آئے۔ ٹائی فائڈ بخار میں گردوں سے اخراج اور پاخانے لیکسیس سے مشابہت رکھتے ہیں بدبودار پاخانے انتڑیوں سے خون جس کی وجہ انتڑیوں کے زخم ہوتے ہیں۔ انتڑیوں سے آنے والا خون سیاہ دھوئیں کے رنگ کا ہوتا ہے ایسا محسوس ہوتا ہے کہ جیسے پسی ہوئی کافی ہو۔ پیشاب بدبودار ہوتا ہے پیشاب میں خون کے ذرات ہوتے ہیں علاوہ ازیں ٹیری بن تھینا بے ہوشی پیدا کرتی ہے زبان خشک صاف شفاف اور زبردست کمزوری لیکن ٹیری بن تھینا اور دوسری ادویات میں فرق محسوس کیا جا سکتا ہے کیونکہ ٹیری بن تھنیا میں پیٹ پھولا ہوا ہوتا ہے جلن ہوتی ہے اور زبان نرم ہوتی ہے۔

ایپس سرخ بخار کے بعد ہونے والے استسقاء میں لیکسیس سے مماثلت رکھتی ہے کیونکہ دونوں ادویات میں پیشاب میں البومن آتی ہے پیشاب کی مقدار کم ہوتی ہے رنگ سیاہی مائل اور اس میں سڑے ہوئے خون کے اجزا شامل ہوتے ہیں سانس کی تنگی ہوتی ہے لیکن ایپس میں پیاس عموماً بہت کم ہوتی ہے جلد کا رنگ زرد موم کی مانند ہوتا ہے اور جسم پر اِدھر اُدھر خارش کے دانے جن کی مماثلت سوزشی دانوں سے ہوتی ہے سرخ رنگ کی پھنسیاں یا سرخ بادہ کی مانند گلابی رنگ کی پھنسیاں اور جسمانی اعضاء کی استسقائی حالت۔

کے امراض میں آرسنک کی ضرورت پڑتی ہے جب پیشاب کم آرہاہو پیشاب میں البومن آئے مگر پیشاب میں خون موجود نہ ہو اور آرسنک کی دل کی علامات یااس کی دماغی بے چینی موجود ہو اس لئے اس دوا کا یہاں فرق تلاش کرنے کی ضرورت نہیں ہے لیکن اگر پیشاب گدلا سیاہی مائل ہو اور اس میں خون شامل ہو پیشاب کے تہ نشین پسی ہوئی کافی کی مانند ہوں سانس کی آمدورفت صرف ٹیک لگا کر بیٹھنے سے ہی آسان ہو سانس کی نالیوں کا نزلہ ہو سانس لینے میں بہت تنگی ہو جب تک بلغم نہ اکھڑ جائے حنجرہ میں مروڑدار کھچاؤ ہو تو دوا کے انتخاب کے لئے مزید موازنہ کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔

آرسنک اس وقت شفایاب کرتی ہے جب پیشاب سیاہ گوبر کے پانی کا سا ہو اور گردوں میں سے کینچلی کے ٹکڑوں کی وافر مقدار خارج ہو رہی ہو سانس کی تنگی شام کو زیادہ ہو جب مریض بستر پر لیٹنا چاہے اور مریض رات کے بارہ بجے دوبارہ اٹھ جائے بلغم کے اخراج سے سانس کی تنگی میں افاقہ ہو۔ لیکن لیکسیس میں سانس کی تنگی لیٹنے سے شدت اختیار کر جاتی ہے اور مریض سو جاتا ہے بلغم کم مقدار اکھڑتا ہے اور گاڑھا ہوتا ہے بلغم کے اخراج سے افاقہ ہوتا ہے لیکن لیکسیس میں حلق کو کپڑا لگنے سے بہت تکلیف ہوتی ہے جبکہ آرسنک میں یہ علامت موجود نہیں ہے۔ لیکسیس کا مریض کالر ڈھیلا رکھتا ہے کپڑے ڈھیلے رکھتا ہے تاکہ کپڑوں کا دباؤ کم ہو جائے اور سانس لینے میں آسانی ہو لیکن آرسنک میں جلد پر حس ہوتی ہے۔

کالچیکم معدہ گردوں اور انتڑیوں کی لعاب دار جھلیوں میں بھراؤ پیدا کرتی ہے پیشاب سیاہی مائل گدلا اور اس میں البومن شامل ہوتی ہے پیشاب خونی بھی ہوتا ہے اور کالی سیاہی کی مانند بھی ہو سکتا ہے استسقاء موجود ہوتا ہے لیکن کالچیکم کو لیکسیس سے الگ کرنا آسان ہے کیونکہ کالچیکم میں پیشاب کی نالی میں خراش اور پیشاب کرنے کے بعد مثانہ میں مروڑ پڑتے ہیں یہ علامت خاص طور پر جوڑوں کے درد کے مریضوں میں نمایاں ہوتی ہے جو اس کے ہمراہ اعصابی کمزوری کا شکار بھی ہوتے ہیں اعصابی کمزوری کے ہمراہ بے حسی بھی شامل ہوتی ہے اگرچہ آخری علامت لیکسیس سے مماثلت رکھتی ہے مگر کالچیکم کا فرق درج ذیل

علامات سے مل سکتا ہے۔ چھونے سے بہت زیادہ پر حسی (ماسوائے پھولے ہوئے شکم کے) قوت مدرکہ تیز خاص طور پر سخت بو سے مریض زیادہ متاثر ہوتا ہے شکم میں ہوا دماغی تھکاوٹ پیدا کرتی ہے جس کی وجہ سے مریض خیالات مجتمع نہیں کر سکتا سوچنے کا سلسلہ قائم نہیں رکھ سکتا۔ سر کی چوٹی کی جلد تنی ہوئی محسوس ہوتی ہے' زبان پر پشم' متلی زبردست کمزوری' تاہم بیرونی اثرات غصہ دلاتے ہیں۔ کالچیکم کی ایک خاص علامت یہ ہے کہ اگر تھوک زیادہ بن رہا ہو پیشاب بہت زیادہ آ رہا ہو تو پاخانہ کم ہو جاتا ہے اور مروڑ پڑتے ہیں یا پھر اس کے بالکل الٹ۔

میں اس وقت لیکسیس کے بخار کی علامات پر تفصیل سے بحث نہیں کروں گا کیونکہ لیکسیس کی دماغی علامات کے ضمن میں اس کا ذکر کر چکا ہوں لیکن میں باری کے بخار کی بابت ضرور بات کروں گا بخار جو موسم بہار میں دوبارہ واپس آجاتا ہے حالانکہ موسم خزاں میں مریض کونین استعمال کر چکا ہوتا ہے بعد دوپہر ایک یا دو بجے سردی لگتی ہے۔ لیکسیس کی سردی کی مخصوص علامت یہ ہے کہ مریض کہتا ہے کہ اس پر کپڑوں کے انبار لگا دیئے جائیں اس لئے نہیں کہ مریض سردی سے کانپ رہا ہے اور وہ گرم ہو جائے بلکہ اس لئے کہ کپڑوں کے بوجھ تلے ساکن رہ سکے مریض چاہتا ہے کہ اس کو مضبوطی سے پکڑ لیا جائے تاکہ اس کی تھرتھراہٹ سینہ اور سر کے درد کو افاقہ ہو سکے۔ اس بخار کا وصف دل آزار جلن سینہ اور دل پر دباؤ ہے جس کے ہمراہ غنودگی اور یادہ گوئی بھی ہوتی ہے لرزہ کے دوران مضبوطی سے پکڑنے کی خواہش جلسی میم کی بھی نمایاں علامت ہے۔ کاربوویج میں بھی لیکسیس کی مانند سال کے بعد مرض کا عود کر آنا موجود ہے بخار کے دوران مریض فضول بکواس کرتا ہے پیاس بالکل نہیں ہوتی سانس بوجھل ہوتا ہے شدید کمزوری ہوتی ہے اور اس کمزوری کی وجہ کونین کا غلط استعمال اور مرض کی طوالت ہوتی ہے لیکن لرزہ کے دوران پیاس بہت زیادہ لگتی ہے لرزہ سے قبل پیاس نہیں ہوتی' گھٹنے سرد ہوتے ہیں حتیٰ کہ ان کو لپیٹ بھی دیا جائے تب بھی سرد رہتے ہیں شام کو گرمی اور جلن کی لہریں حملہ آور ہوتی ہیں پیاس نہیں ہوتی۔ شکم میں ہوا بھر

جاتی ہے۔ یک جانبی سردی خاص طور پر بائیں جانب اور نقاہت بہت نمایاں ہوتی ہے۔

کیپسیکم میں لرزہ سے پہلے پیاس لگتی ہے لرزہ کمر سے شروع ہوتا ہے گرمی کی خواہش ہوتی ہے نبض بے ترتیب اور رک رک کر آتی ہے کیپسیکم کا لرزہ کمر سے شروع ہو کر سارے جسم میں پھیل جاتا ہے لرزہ کے دوران پیاس جاری رہتی ہے اور پینے سے لرزہ میں اضافہ ہو جاتا ہے (دیکھیں ایلاپس) مریض کو گرمی پہنچانے سے افاقہ ہوتا ہے اگر گرم پانی کی بوتل مریض کمر کے نیچے رکھی جائے تو گرمی پہنچنے سے افاقہ ہوتا ہے.

مینینتھس اس وقت فائدہ مند ہوتی ہے جب سردی ناک کی نوک کانوں کی لو انگلیوں کی پوروں اور پاؤں کے پنجے سے شروع ہو ہاتھ پاؤں برف کی مانند سرد ہوتے ہیں جبکہ بقایا جسم گرم ہوتا ہے جب ایسے بے ترتیب مرض میں لیکیسس کو طلب کیا جاتا ہے ناک کی نوک سرد، جلد نیلی، شدید کمزوری جو کہ دھاگے کی مانند باریک نبض سے ظاہر ہوتی ہے یہ علامت ہی فرق واضح کرنے کے لئے کافی ہے اگر زیادہ متفقہ اور درست طور پر کہا جائے تو درج ذیل تمام ادویات میں دھاگے کی مانند باریک نبض موجود ہے۔ سردی جلد کا نیلا پن اور یقیناً ضعف بھی پیدا کرتی ہیں۔

وریٹرم البم میں سردی اور پیاس اکٹھی ہوتی ہیں اور (اگر اندرونی) سردی ہو تو نچلی جانب آتی ہے نہ کہ اوپر کی جانب، جلد نیلی سرد اور بے لچک۔ ہاتھ نیلے چہرہ منہ زبان سرد، سانس بوجھل، سانس کے لئے جدوجہد کرنا پڑے، دل کمزور، سرد چپچپے پسینے پیشانی پر سرد پسینہ کثیر مقدار گرمی سے کوئی افاقہ نہیں ہوتا۔

آرسنک میں بیرونی گرمی سے افاقہ منہ اور زبان سرد چہرہ نیلا کسی ایک عضو کی جلد نیلی شدید کمزوری کے باوجود بے آرامی، پریشانی، بے چینی، سرد چپچپا پسینہ سانس لینے میں دشواری کے حملے۔ کیمفر جلد برف کی مانند سرد لیکن اندرونی طور پر گرمی جس کی وجہ سے مریض اوپر لیا ہوا کپڑا اتار دیتا ہے چہرہ موت کی مانند زرد، اعضا نیلے، سانس گرم، مروڑ دار درد مریض اگر ہوش میں تو آواز بدلی ہوئی اس کے بعد گہری نیند۔

ہائیڈرو سیانک ایسڈ تمام جسم پتھر کی مانند سرد نبض بہت کمزور نا قابل محسوس لمبی غشی مشروب غذا کی نالی میں آواز پیدا کر کے گزریں۔ مریض دل کو مضبوطی سے پکڑے کہ دل میں تکلیف ہے مڑوڑ دار درد خاص طور پر کمر کے پٹھے اور جبڑے کے پٹھے سخت ہو جائیں۔

ہیلی بورس پٹھے ڈھیلے مریض اچانک گر جائے ٹھنڈک پیشانی پر سرد پسینہ نبض مدہم شدید تشنج ہوں جن کے ہمراہ شدید ٹھنڈک ہو گھٹنوں میں درد ہو (وجع المفاصل) ڈجی ٹیلس لیکسیس (سانپ کے زہر) کی مانند دل کی کمزوری پیدا کرتی ہے۔ جلد پر بکثرت سرد پسینہ آتا ہے لیکن دل کی علامات میں کوئی افاقہ نہیں ہوتا۔ ہر تیسری نبض غائب پانچویں یا ساتویں نبض غائب نبض بہت مدھم۔ یاد رہے کہ لیکسیس میں سینہ پر جبر ہوتا ہے اور پاؤں سرد ہوتے ہیں جوں ہی پاؤں گرم ہو جاتے ہیں سینہ کا جبر کم ہو جاتا ہے۔

سیکیل کار جلد سرد چہرہ زرد ڈوبا ہوا ہونٹ نیلے مریض کپڑا لینا پسند نہیں کرتا۔ اعضاء میں جھنجھناہٹ مریض اپنے ہاتھوں کو کھلی ہوئی انگلیوں سے پکڑتا ہے سرد چپچپے پسینے بہت مدھم بات کرتا ہے ہکلا کر بولتا ہے۔

ہائیو سائمس لیکسیس سے کمر سے سردی لگنے کی علامت میں مماثل ہے۔ جسم بیرونی طور پر سرد اینٹھن ہذیان لیکن ہائیو سائمس میں رات کو شدید سردی لگتی ہے اور پاؤں سے شروع ہو کر ریڑھ کی ہڈی تک آتی ہے۔ اور اس کے بعد گردن تک جسم کا درجہ حرارت کم ہو جاتا ہے جس کے ہمراہ شریانوں کا عمل بھی مدھم ہو جاتا ہے۔ غنودگی یا ہذیانی برانگیختہ گفتگو مریض بستر کی چادر کو چنتا ہے مریض کو خوف ہوتا ہے کہ کوئی اسکو زہر نہ دے دے وہم سراب اعصاب میں جھٹکے آتے ہیں۔ لیک نیلتھس میں بھی لیکسیس کی مانند سردی کے دوران آنکھیں چمکدار ہوتی ہیں۔ برف کی مانند سرد گرمی پہنچانے سے افاقہ ہوتا ہے لیکن لیک نیلتھس میں ہی صرف چمکدار آنکھیں اور گالوں پر سرخ گول دائرے اور ان کے ہمراہ بخار اور ہذیان ہوتا ہے۔

لائیکو پوڈیم لیکسیس کی پیروی کرتی ہے اس کی ضرورت تب پڑتی ہے جب مریض

بے وقوف نظر آتا ہو او نگھتا ہو سردی ایسے محسوس ہوتی ہو کہ جیسے برف پر لیٹا ہوا ہے ایک پاؤں گرم دوسرا سرد ہو (یہ اہم علامت ہے) مریض کو ایسا محسوس ہو کہ جیسے دوران خون ساکن ہو گیا ہے۔باری کے بخار میں سردی لیکسیس کی مانند کمر سے شروع ہوتی ہے اور مرض میں شام ۴ بجے سے ۸ بجے تک اضافہ ہوتا ہے یا شام ۷ بجے اضافہ ہوتا ہے ہاتھ اور پاؤں سن اور برف کی مانند ہوتے ہیں کھٹے ڈکار آتے ہیں یا قے مستقل طور پر موجود ہوتی ہے خاص طور پر گرمی اور سردی کے دوران پسینہ آنے کے بعد پیاس لگتی ہے لیکن مریض گرم اشیاء پینے کی خواہش کرتا ہے۔

یہاں بھی اور کئی مواقع پر بھی ایپس لیکسیس (سانپ کے زہروں) کی مدد کرتی ہے دونوں ادویات پرانے یا غلط علاج شدہ امراض میں کام آتی ہیں بعد دوپہر سردی لگتی ہے سینہ پر دباؤ، ناک ٹھنڈا، نبض مضطرب، ہاتھوں اور بازوں کی جلد کا رنگ نیلا، ظاہری طور پر ہمت ہار جانے والی حالت، لیکن مکھی کے زہر (ایپس) میں گرمی سے تکالیف میں اضافہ ہوتا ہے جبکہ لیکسیس میں یہ علامت نہیں ہے ایپس میں سینہ پر نمایاں جبر ہوتا ہے حلق بند ہونے کا احساس بھی ہوتا ہے زبان سرخ زبان کی نوک اور کناروں پر آبلے سردی لگنے کے دوران پیاس زیادہ ہوتی ہے (سردی لگنے سے پہلے نہیں) (چھپاکی .)

کیوپرم میں سردی اور اینٹھن کا اظہار ایک ہی وقت میں ہوتا ہے تمام جسم برف کی مانند سرد۔بازوؤں اور ٹانگوں میں زبردست اینٹھن اور اس کے ہمراہ سرد پسینے جلد نیلی اور ہمت ہار دینے والی علامت پیشاب کی مقدار کم کیوپرم کو ہیضہ کی یخ بستہ حالت میں کیمفر کے بعد کامیابی سے استعمال کیا جاسکتا ہے لیکن کیوپرم دوسری قسم کی علامات ہمت ہار جانا میں بھی استعمال کی جاسکتی ہے کیوپرم سانپ کاٹنے کے بعد پیدا ہونے والی اینٹھوں ہذیان اور بے ہوشی کا تریاق بھی ہے۔

ہو سکتا ہے کہ لیکسیس سرخ بخار میں مظہر دوا نظر آئے بلکہ ان امراض میں جن کا میلان مہلک پن کی جانب ہو۔بچہ غنودگی میں مبتلا ہو اور فوراً ہی گہری نیند سو جاتا ہو سرخ باد

بہت سست رفتار یا جلد پر نامکمل ظاہر ہوتا ہو سرخ بادہ کا رنگ گہرا ارغوانی ہو یہ بھی ہو سکتا ہے
کہ سرخبادہ اور موتی جھرا مرکب شکل میں نکل رہے ہوں۔ لیکسیس میں حلق کی جھلیوں میں
سوزش کا موجود ہونا ضروری ہے جیسے کہ میں آپ کو پہلے بھی بتا چکا ہوں کہ لیکسیس خناق کی
دوا ہے حلق کی جوف دار بافتیں سوجی ہوئی ہوتی ہیں۔ اور یہ امکان ہوتا ہے کہ ان میں پیپ
پڑ جائے حلق کا معائنہ کرنے پر آپ کو گلسوؤں کا رنگ سیاہی مائل سرخ نظر آئے گا اور ان پر
گندی سفید پشم نظر آئے گی خاص طور پر بائیں گلسوئے پر زبان کی جڑ میں گندی زرد پشم اور اس
میں سے حلمہ زبان نمایاں نظر آئیں گے۔ نبض مدہم جلد سرد ناک اور منہ سے سیاہی مائل خون
رستا ہے معالجوں کی اکثریت سرخ باد کا علاج شروع کرتے وقت غلطی کرتی ہے مرض کا علاج
شروع کرتے وقت غلطی کا مطلب ایک یا دو حقائق یا تو مرض قدیم اور الجھا ہوا ہوتا ہے یا مرض
پست ہوتا ہے اور انجام موت۔ غلطی یہ ہے کہ علاج بیلاڈونا سے شروع کرتے ہیں آیئے ایک
لمحے کے لئے بیلاڈونا اور لیکسیس کا فرق ملاحظہ کریں۔

دونوں ادویات میں زبان کا رنگ سٹرابیری کی مانند سرخ ہوتا ہے دھڑکن دار سر درد
سرخ چہرہ تیز بخار بیلاڈونا اس وقت مظہر دوا ہوتی ہے جب عمل میں تیزی ہو شدید ہذیان
موجود ہو حلق کا رنگ چمکدار سرخ نبض بھری ہوئی اور اچھلتی ہو سرخ بادہ چمکدار سرخ اور
ہموار ہو جبکہ دوسری جانب لیکسیس وہاں کام آتی ہے جب قوت حیات میں کمی غالب ہو سرخ
باد کا رنگ ارغوانی ہو اور سست رفتاری سے باہر آ رہا ہو کاہلی ہو گردن کے غدود نمایاں طور پر
سوجے ہوئے ہوں اور دوسری مہلک علامات جن کا اوپر تعین کیا جا چکا ہے موجود ہوں۔

کاربنکل اور کینسر میں ہم لیکسیس کی بابت اس وقت سوچتے ہیں جب ارد گرد کی جگہ
سوجی ہوئی ہو سوجن کا رنگ ارغوانی ہو یا سیاہی مائل ہو پیپ بننے کا عمل بہت سست رفتار ہو ان
حالات میں اگر لیکسیس دے دی جائے تو پیپ زیادہ خارج ہوتی ہے اور اس کی کیفیت بھی بہتر
ہو جاتی ہے اور مریض کی قوت بحال ہونا شروع ہو جاتی ہے۔

جب مہلک پھوڑے نکل آئیں تو لیکسیس کو برانڈی شراب کے ہمراہ استعمال کرنا

چاہیے یہ ڈاکٹر ڈنہم کا تجربہ ہے۔ اب میں چند الفاظ لیکسیس کی کمی بیشی (جہت) کی بابت کہوں گا۔ جہت جیسے کہ آپ جانتے ہیں کہ یہ علامات کا اظہار ہے اس لئے اس کا علم حاصل کرنا اشد ضروری ہے خاص طور پر اس لئے تاکہ دوا سے مماثل ادویات کا فرق تلاش کرنا آسان ہو جائے۔ مثلاً ممکن ہے کہ دو ادویات حلقہ چشم میں ایک جیسا گولی مارنے کا سا درد پیدا کریں لیکن ایک دوا کا درد دبانے سے کم ہوتا ہے دوسری کا نیند لینے سے تو ہم علاج کے دوران اس قابل ہو جاتے ہیں کہ ان ادویات کے فرق کو محسوس کر سکیں۔ مرض کی جہت کی علامات اسی طرح اہم ہیں جیسے اسم ذات اور اسم صفت احتیاط لازم ہے کہ ادویات ایک دوسری کی جگہ ان علامات پر استعمال نہ ہو جائیں جن کی جہت میں اختلاف ہو اکثر ہم ایسے مریض دیکھتے ہیں کہ دونوں ادویات کا فرق محض جہت کا ہوتا ہے مثال کے طور پر نیند کے بعد اضافہ۔

لیکسیس کی جہت درج ذیل ہیں۔

زیادتی نیند کے دوران خاص طور پر حلق کی علامات گلا بند ہونے کے احساس سے مریض جاگ جاتا ہے نیند کے بعد اضافہ خصوصاً صبح کے وقت اضافہ۔

دن کا وقت۔ عام طور پر دن بارہ بجے سے رات بارہ بجے تک مریض کی حالت بری ہوتی ہے اس کے باوجود چند نمایاں علامات ایسی بھی ہیں جن میں صبح اور قبل دوپہر اضافہ ہوتا ہے جس کی وجہ جزوی طور پر جاگنے کے بد اثرات ہوتے ہیں چند علامات صبح کو دیر سے ظاہر ہوتی ہیں ان علامات کو ہم کام سے منسوب کر سکتے ہیں مثلاً مریض جاگتا ہے تو اس کا سر چکرا رہا ہوتا ہے یہی علامت آنکھیں بند کرنے سے دن ۱۱ بجے لوٹ آتی ہے۔ بائیں جانب سر کی چوٹی پر درد صبح جاگنے پر کمزوری انگلیوں کے پورے سن صبح جلدی میں اٹھ کر بیٹھنے سے سانس کی آمد ورفت آہستہ ہو جاتی ہے سانس لینا مشکل اور سانس میں سیٹی کی آوازیں آتی ہیں.

شام اور رات بارہ بجے سے پہلے ہمیں یہ خاص اشتعال نظر آتا ہے حلق پر حس دست۔ کچومر نکال دینے والی خشک کھانسی۔ کبھی کبھار دوپہر بارہ بجے سے پہلے مرض میں اضافہ۔

درجہ حرارت اور موسم :

سرد ہوامیں اضافہ درجہ حرارت کی تبدیلی اور بستر کی گرمی سے اضافہ گیلا ہونے سے اضافہ۔ مرطوب موسم طوفانی موسم اور گرمی سے اضافہ 'کپڑے لپیٹنے سے اضافہ۔ زیادہ سرد موسم یازیادہ گرم موسم نقاہت پیدا کرتا ہے آگ کے نزدیک اضافہ۔

حرکت آرام اور حالت :

بستر سے اٹھتے وقت اضافہ بیٹھنے سے اضافہ مگر بیٹھی ہوئی حالت سے اٹھتے وقت افاقہ۔ جس جانب درد ہواس جانب لیٹنے سے افاقہ لیکن بستر کی گرمی سے اضافہ (دیکھیں درجہ حرارت) حرکت کرنے سے چند علامات میں بہتری ہوتی ہے لیکن اگر زیادہ حرکت کی جائے تو بہتر نہیں ہوتی۔ چھونا، دباؤ، چوٹ، چھونے سے اضافہ خواہ خفیف چھوا جائے چوٹ کے بد اثرات کے لئے مفید ہے جب زخم سوراخ کرنا شروع کردے زخموں سے بے تحاشا خون نکلے یا گینگرین ہو جائے۔

لیکچر نمبر ۶

زہر عنکبوت۔ مکڑی کا زہر

مکڑیوں کے زہر جو بطور دوا استعمال کئے جاتے ہیں

میں آپ کی توجہ ان ادویات کی جانب دلانا چاہتا ہوں

۱) مائی گیل لیسی اوڈورا

۲) لائی کوسا ٹیر نٹولا

۳) ٹیر نٹولا ہینیس

۴) ارینیا ڈایاڈیما

۵) ارینیا سی نیفیا

۶) تھریڈون کراساویکم

اس گروہ کی ادویات کا عمل دہرا ہے یہ تمام ادویات خون کو زہریلا کر دیتی ہیں اور عصابی نظام پر نمایاں عمل کرتی ہیں تشنجی امراض جیسا کہ رعشہ ہسٹیریا وغیرہ پیدا کرتی ہیں دوسری اعصابی علامات کے علاوہ پریشانی اضطراب کانپنا شدید بے آرامی شدید بے حسی اعصابی ضعف اور نوبتی پن پیدا کرتی ہیں۔ مکڑی کے زہر انسانی جسم پر بہت گہرا اثر کرتے ہیں اس لئے مکڑی کے زہر مخدوش اور مزمن امراض میں استعمال کئے جا سکتے ہیں اب ہم ان ادویات کا بالترتیب مطالعہ شروع کرتے ہیں سب سے پہلے مائی گیل لیسی اوڈورا کا نمبر ہے۔

مائی گیل لیسی اوڈورا

مائی گیل لیسی اوڈورا سیاہ رنگ کی مکڑی ہے جو کیوبا میں پائی جاتی ہے اس کی آزمائش

سب سے پہلے ڈاکٹر جے سی ہاورڈ نے کی۔ اگر رعشہ کا مرض پیچیدہ نہ ہو تو مائی گیل ہماری ادویات میں سے نمبر ایک دوا ہے مریضہ روحانی طور پر مردہ دل ہو افسردہ ہو مریضہ پیشانی میں بوجھل درد کی شکایت کرتی ہو مریضہ کے منہ کے پٹھوں میں مسلسل جھٹکے آتے ہوں۔ اکثر سر کو ایک جانب جھٹکا لگتا ہے عموماً سر کی دائیں جانب عموماً دائیں بازو اور دائیں ٹانگ کے پٹھوں میں بھی جھٹکے لگتے ہیں پٹھوں پر اختیار ختم ہو جاتا ہے اگر سر پر ہاتھ رکھنے کی کوشش کی جائے تو ہاتھ جھٹکے سے واپس چلا جاتا ہے جب بولنے کی کوشش کی جائے تو الفاظ منہ سے جھٹکوں کی صورت نکلتے ہیں۔

مجھے رعشہ کی ایک مریضہ یاد ہے جب اس کو مائی گیل لیسی اوڈورا دی گئی تو تشنجی علامات بہت جلد دور ہو گئیں مریضہ چھوٹی بچی تھی سالوں تک تندرست رہی ڈاکٹر جے سی ہاورڈ جن کا میں نے حوالہ دیا ہے انہوں نے ہی مجھے یہ علامات دی تھیں کہ ان علامات پر مائی گیل استعمال کی جا سکتی ہے منہ کے پٹھوں میں جھٹکے آتے ہیں منہ اور آنکھیں تسلسل سے جلد بند ہوتی ہیں اور کھلتی ہیں چہرے پر ہاتھ نہیں رکھا جا سکتا ہاتھ درمیان میں رک جاتا ہے اور شدید جھٹکے سے واپس آتا ہے چلنے کا انداز بدل جاتا ہے بیٹھی ہوئی حالت میں ٹانگیں حرکت کرتی رہتی ہیں بولتے وقت مریض ٹانگیں کھینچ لیتا ہے سارا جسم مسلسل حرکت کرتا رہتا ہے (رعشہ۔)

رعشہ میں مائی گیل سے مماثل دوا ایگریکس ہے اس میں بھی رعشہ کی زاویہ دار حرکات موجود ہیں لیکن اس کی ایک مخصوص علامت آنکھوں کے پپوٹوں میں خارش ہے یا جسم کے مختلف حصوں میں خارش جیسے کہ برفاب سردی سے جسم پر خارش پیدا ہو جاتی ہے (FROST BITE) پپوٹے مسلسل حرکت کرتے رہتے ہیں ریڑھ کی ہڈی چھونے سے پر حس ہوتی ہے۔

اکٹیا ریسی موسا رعشہ میں اس وقت استعمال کی جاتی ہے جب حرکات بائیں جانب ہوں اور رعشہ کے ہمراہ پٹھوں کا درد بھی ہو یا جوڑوں میں درد ہوتا ہو یا تمام مرض رحم ٹل

کی وجہ سے ہو۔

ٹیرنٹولا۔ کا رعشہ دائیں بازو اور دائیں ٹانگ کا ہوتا ہے اور یہ رعشہ رات کو بھی جاری رہتا ہے اگنیشیا۔ جب رعشہ کی وجہ جذبات ہوں۔

زی زیا۔ رعشہ میں اس وقت استعمال کی جاتی ہے جب رعشہ کی حرکات رات کو بھی جاری رہیں سٹرامونیم کے رعشہ کی نمایاں علامات درج ذیل ہیں۔ مریض کی شکل مسلسل تبدیل ہوتی ہے۔ مریض ابھی ہنس رہا ہے تو ابھی حیران ہے زبان بار بار تیزی سے باہر نکلتی ہے سر کبھی آگے کی جانب کبھی پچھلی جانب جاتا ہے ریڑھ کی ہڈی اور پورے جسم میں تشنجی جھٹکے لگتے ہیں ہاتھ اور پاؤں مسلسل حرکت میں رہتے ہیں۔ اگرچہ ان میں مسلسل جھٹکے نہیں آتے مگر ان کی حرکات گھومنے والی ہوتی ہیں مرکز کے گرد چکر تاہم یہ حرکات خوبصورت ہوتی ہیں جسم کے تمام پٹھے مسلسل حرکت کرتے رہتے ہیں ہو سکتا ہے کہ زبان میں ہکلاہٹ بھی ہو اگر دماغ متاثر ہو چکا ہو تو مریض آسانی سے خوف زدہ ہو جاتا ہے نیند میں خوف زدہ ہو کر جاگ جاتا ہے یا مریض اکثر دعائیہ انداز اختیار کرتا ہے جس کے ہمراہ دل سوزی کا اظہار کرتا ہے اور ہاتھ بند ہوتے ہیں مریض بار بار اپنا سر تکیے سے اٹھاتا ہے۔

ڈاکٹر کورن ڈوار فر نے بہت غور و غوض کے بعد ایک دو سالہ بچے کو اگیریکس دی بچے کو گردن توڑ بخار تھا ایپس اور سلفر سے کوئی افاقہ نہ ہوا تھا بچے نے سر گھمانا بند کر دیا ضعف اور نقاہت کا خطرہ دور ہو گیا اور بچہ شفایاب ہو گیا۔ میں نے ذاتی طور پر ایک بچی کو اگیریکس دی جس کو، ٹائی فائڈ بخار تھا بچی اپنا سر گھماتی تھی اور اپنے کپڑوں کو کاٹتی تھی صحت میں کچھ ترقی ہوئی مگر ٹیرنٹولا دی گئی جس سے مرض میں معمولی سا اضافہ ہوا جس کے بعد بچی شفایاب ہو گئی ان ادویات کو یاد رکھنا چاہئے جب ضعف اور نقاہت سر پر منڈلا رہے ہوں۔ (ای اے فیرنگٹن) دوبارہ مائی گیلی کی جانب آتے ہیں جو علامات میں آپ کو پہلے بتا چکا ہوں ان میں درج ذیل علامات کا اضافہ کر لیں کاروبار کے متعلق ہذیانی بات چیت تمام رات بے آرامی۔ موت کا خوف۔ مایوسی۔ چہرے سے پریشانی ظاہر ہو متلی اور دل کی دھڑکن نظر کی کمزوری عام ضعف

شام کے وقت تمام جسم لرزے تیس منٹ شدید لرزہ ہو اور اس کے بعد بخار ہو جائے اور مریض کانپے ایک کنپٹی سے دوسری کنپٹی تک اور آنکھوں میں شدید درد۔

مائی گیل ایک بچے کو کچھ وقت کے لئے دی جاتی رہی دوا کے دوران تشنج کی علامات ظاہر ہوئیں زبردست نعوذ جب آلہ تناسل شہوت میں ہوتا تو ٹیڑھا ہو جاتا سیدھا نہ رہتا نتیجتاً مریض کو شدید درد ہوتا ڈاکٹر ولیم سن نے مشاہدہ کیا تو ان کو یہ راہنمائی ملی کہ مائی گیل کو سوزاک میں استعمال کیا جاسکتا ہے جب آلہ تناسل ٹیڑھا ہو جائے ڈاکٹر مذکور نے مائی گیل کی نچلی طاقتیں استعمال کیں لیکن اب تو مائی گیل کی بلند طاقتیں بھی استعمال کی جارہی ہیں دونوں طاقتیں خواہ بلند ہوں یا نچلی ایک سے نتائج دیتی ہیں۔

لائی کوسا ٹیرنٹولا

ٹیرنٹولا کے کاٹ لینے سے جو زہر پھیل جاتا ہے اس کی علامات بھی سانپ کی علامات جیسی ہوتی ہیں جس جگہ مکڑی کاٹ جائے وہ جگہ سوج جاتی ہے جلد کا رنگ بدل جاتا ہے لمف غدود بڑھ جاتے ہیں زہر گردن کے غدود اور جوف دار بافتوں کے نیچے پہنچ جاتا ہے تو یہ سوج جاتے ہیں سوجن کا رنگ سیاہی مائل یا ارغوانی ہوتا ہے حلق بند ہونے کا شدید احساس ہوتا ہے جب نکسیر آئے تو خون کے لوتھڑے خارج ہوتے ہیں نکسیر آنے سے افاقہ ہوتا ہے دماغ میں بھراؤ ہوتا ہے کیونکہ گردن کی شریانوں میں شدید دھڑکن ہوتی ہے لیکن ان علامات کے ہمراہ چہرہ کا رنگ زرد مٹی کے رنگ جیسا ہوتا ہے حلق سوجا ہوا اور اس کا رنگ ارغوانی ہوتا ہے نگلنے میں دقت پیش آتی ہے اور اس کی بنیاد فالج جیسی ہوتی ہے (حلق کا فالج) مریض کے حلق میں جلن ہوتی ہے جس وجہ سے مریض بہت پانی پیتا ہے۔ پاخانہ کا رنگ سیاہ اور پاخانہ بدبودار ہوتا ہے پیشاب کم مقدار اور بڑی مشکل سے آتا ہے پس لائیکوسا ٹیرنٹولا اور لیکسیس کو ایک دوسرے سے الگ کرنے میں بہت کم مدد ملتی ہے لیکن اور بھی بہت سی علامات ہیں

اعصابی مظاہر جو کہ لائی کو سا کی امتیازی خصوصیت ہیں اعصابی علامات تمام مکڑیوں کے زہروں میں موجود ہیں لیکن لائی کو سا کی اعصابی علامات۔ اس گروہ کی دوسری ادویات سے زیادہ ہیں۔ ہسٹیریا ریڑھ کی ہڈی میں نمایاں ہیجان۔ لیکن میں نے جو مخصوص علامات دیکھی ہیں وہ ہے اعصاب کے اختتام پر زبردست ہیجان مریض اپنے ہاتھوں کو مسلسل حرکت دیتا ہے تاکہ وہ اس ہیجان پر قابو پاسکے مریضہ کے سامنے اگر کوئی ستار گٹار یا ڈھولک بجائی جائے تو مریضہ کو برانگیختہ کردیتی ہے اور مریضہ مخبوط الحواس ہو جاتی ہے جبکہ یہ مشاہدے میں نہیں آیا کہ مریضہ کو ہسٹیریا ہو جاتا ہے جوں ہی مریضہ کی جانب توجہ کی جاتی ہے تو مریضہ کو جھٹکے لگنا شروع ہو جاتے ہیں اگر مریضہ کو سر درد ہو تو سر کو تکیے پر رگڑنے سے درد میں افاقہ ہوتا ہے۔

ٹیرنٹولا رحم اور بیضہ دانیوں پر بھی اثر انداز ہوتی ہے اگر رحم اور بیضہ دانیاں بڑھ گئی ہوں تو ان میں تخفیف پیدا کرتی ہے رحم کے ملحقات میں درد اور اس کے ہمراہ سکڑاو دار سر درد بھی ہوتا ہے شکم کے نچلے درمیانی حصے اور چوتڑوں میں بھی جلن دار درد ہوتے ہیں جن کے ہمراہ پیڑو میں شدید وزن کا احساس ہوتا ہے ماہواری بالافراط آتی ہے اور ماہواری کے بعد فرج میں خارش ہوتی ہے مریضہ کو پورے جسم میں دکھن ہوتی ہے خاص طور پر اس وقت جب مریضہ حرکت میں ہو۔ مریضہ نیند کی خواہش کرتی ہے لیکن اتنی پریشان ہوتی ہے کہ سو نہیں سکتی۔

اب ہم ایک لمحے کے لئے ان ادویات کی جانب متوجہ ہوتے ہیں جو ٹیرنٹولا سے مشابہت رکھتی ہیں سب سے پہلے ہم کالی برومیٹم کو لیتے ہیں ہماری کتاب الادویہ میں کالی برومیٹم جیسی اور کوئی دوا نہیں ہے جو اتنی معکوس علامات رکھتی ہو معمولی سی سوزش جیسے کہ بچوں کے دانتوں کا نکلنا یا ہاضمہ کے عمل میں معمولی سی خرابی کی وجہ سے ہو سکتا ہے کہ اینٹھنیں پیدا ہو جائیں تاہم وہ علامات جن کو میں خاص طور پر اہم سمجھتا ہوں وہ ہے مرکز سے دور حصص میں سوزش ہے، سوزش والی جگہ کو حرکت دینے یا اس کو استعمال کرنے سے افاقہ ہوتا ہے۔

کروکس اس لائق ہے کہ اس کا ذکر کیا جائے کروکس بھی ہسٹیریا کے سے حالات پیدا کرتی ہے اور اس دوا میں اتنی طاقت ہے کہ ہسٹیریا پیدا کرے اور اس کے ہمراہ رعشہ کی علامات بھی ہوں۔ کروکس کی مریضہ کودتی ہے ڈانس کرتی ہے ہنستی ہے ہر کسی کو چومنے کی کوشش کرتی ہے پٹھوں کے ایک گروہ میں اینٹھنیں ہوتی ہے مریضہ غصہ میں ہو تو اچانک اظہار تاسف کرنے لگتی ہے یا غصہ میں ہو تو بہت باتیں کرتی ہے یکے بعد دیگرے ہنستی ہے ٹیر نٹولا کی مانند مریضہ راگ رنگ سے متاثر ہوتی ہے کسی کو گانا گاتے سن کر اس کے ساتھ گانے کی کوشش کرتی ہے لیکن کروکس میں راگ رنگ سے افاقہ نہیں ہوتا جیسے کہ ٹیر نٹولا میں ہوتا ہے۔

ایکٹیا ریسی موسا مکڑیوں کے زہر سے مشابہت رکھتی ہے کیونکہ یہ ان کی مانند بے خوابی بے چینی کپکپی اور موت کا خوف پیدا کرتی ہے۔ اضطراب کے اکثر ثبوت ملتے ہیں ایکٹیا ریسی موسا اور ٹیر نٹولا میں رحم کے امراض کے معکوس اثرات ہیں۔ بستر پر لیٹتے ہی جھٹکے لگنا شروع ہو جاتے ہیں جس جانب مریضہ لیٹی ہو اس جانب سے مریضہ مجبوراً کروٹ بدل لیتی ہے اضطرابی لرزہ تھر تھراہٹ اور سردی۔ دماغی علامات میں دونوں ادویات ایک دوسرے سے مختلف ہیں ایکٹیا ریسی موسا اضطراب پیدا کرتی ہے مریضہ کہتی ہے کہ اس کی کھوپڑی اڑ جائے گی ہذیان ہوتا ہے مریضہ ایک موضوع سے دوسرے موضوع پر چھلانگ لگاتی ہے عجیب و غریب اشیاء دیکھتی ہے رحم کی سوزش کی وجہ سے زبردست پریشانی اور خوف ہوتا ہے آنکھوں کے ڈیلوں میں نیزہ مارنے کا سا درد ہوتا ہے جو سر کے پچھلے حصے تک جاتا ہے۔ مریضہ ملول ہوتی ہے جیسے کہ مشکل میں ہو ٹھنڈی آہیں بھرتی ہے اگلے دن خوشی سے لرزتی ہے خرم و مسرور خوش مزاج اور کھلنڈری ہوتی ہے۔

ایکٹیا ریسی موسا کی سر کی علامات تھریڈون جیسی نہیں ہیں تھریڈون کی مریضہ کے سر میں ایسا احساس ہوتا ہے کہ وہ سر کو ہوا میں بلند کر سکتی ہے۔

ہائیوسائمس اس وقت فائدہ مند ہے جب پٹھوں کے گروہ میں جھٹکے نمایاں طور پر

نظر آتے ہوں یعنی مریضہ بے خوابی کا شکار ہوتی ہے اور مضطرب ہوتی ہے یا نیند میں روتی ہے سسکیاں بھرتی ہے سر دائیں بائیں گرتا ہے مریضہ ہر شے پر بے وقوفوں کی مانند ہنستی ہے ہکلاتی ہے دماغی اضطراب باتونی پن مریضہ پریشان مشکوک مصائب زدہ مگر مریضہ خبطی نہیں ہوتی۔

کاسٹیکم بھی کچھ مماثلت رکھتی ہے رات کو بے آرام ہونا اور حرکت میں رہنا مریضہ کو کسی جگہ سکون میسر نہیں آتا شام کے وقت اعضا میں نا قابل برداشت بے کلی، شام کے وقت اضطراب، بزدلی، شرمیلاپن، لرزہ رات کے وقت بے آرام مریضہ تھوڑی سی نیند لے کر جاگ جاتی ہے مریضہ خود کو دس منٹ تک ایک جگہ نہیں رکھ سکتی اپنا سر بلاارادہ دائیں بائیں گھماتی ہے حتی کہ تھک کر سو جاتی ہے نیند کے دوران بازو اور ٹانگیں مسلسل حرکت کرتی رہتی ہیں جسم کے دائیں حصے میں جھٹکے آتے ہیں منہ اور آنکھوں میں اینٹھن دار حرکت جس کے ہمراہ بے خوابی، بے چینی، ابھاروں کی صدائے باز گشت، یہ دوا ان لوگوں کو موافق ہے جن کو جوڑوں کی تکالیف ہوں یا جن کو فالج ہو۔ خاص طور پر چہرہ کا یک جانبی فالج (لقوہ) یا زبان کا فالج منہ کا فالج جس کی وجہ سے چہرہ کا حلیہ بگڑ گیا ہو۔

بیلاڈونا جسمانی بے قراری پیدا کرتی ہے جیسا کہ رعشہ میں ہے مریض آگے پیچھے حرکت کرتا ہے خاص طور پر ہاتھوں اور پاؤں کو حرکت دیتا ہے زیادہ دیر تک ایک جگہ سا کن نہیں رہ سکتا زوردار جھٹکے پچھلی جانب لے جاتے ہیں اگرچہ ممکن ہے کہ جھٹکے مریض کو آگے کی جانب دہرا کر دیں مریض سر کو تکیے میں گھسیڑ دیتا ہے سر کو محض تکیے سے رگڑتا نہیں ہے جیسا کہ ٹیرنٹولا میں ہے بیلاڈونا میں کھچاؤ بھی موجود ہے۔ خلاف معمول پرحسی خبط کے ہمراہ ہنسی ڈانس کرنا اور وحشیوں کی مانند چلانا لیکن بیلاڈونا کی وہ علامات جو اسے دوسری ادویات سے الگ کرتی ہیں وہ یہ ہیں زبردست بھراؤ گردن کی شریانوں میں شدید پھڑکن وحشی نظریں آنکھوں کی پتلیاں پھیلی ہوئی اور آنکھیں اندر کی جانب گہری۔

ہسٹریا کی حالتوں میں اگنیشیا اگرچہ کئی طرح سے ٹیرنٹولا سے مماثلت رکھتی ہے

مگر اگنیشیا کا اپنا ذاتی تشخص ہے جو بہت مشہور ہے اعصابی نظام بہت جلد متاثر ہو جاتا ہے عمل کی بد نظمی اور معکوس عمل مریضہ بے انتہا جذباتی اثر قبول کرتی ہے خوف اور غم مریضہ کو زبردست متاثر کرتے ہیں ذراسی مخالفت سے مریضہ بے زار ہو جاتی ہے اور فوری طور پر طیش میں آجاتی ہے اس لئے معمولی سی تلخی سے مریضہ غم سے رو پڑتی ہے تاہم مریضہ کی دماغی حالت میں غصہ اور طیش نظر نہیں آتا بر خلاف اس کے مریضہ خاموشی سے اپنے غم کی پرورش کرتی ہے اور ان کے خیالوں میں غرق رہتی ہے حتی کہ مرض تمام جسم کو اپنی لپیٹ میں لے لیتا ہے یوں مریضہ اور زیادہ مضطرب اور ساتھ ہی ساتھ روزبروز کمزور ہوتی جاتی ہے دل کی دھڑکن مضطرب نبض غیر مستقل۔ مریضہ لمبے اور ٹھنڈے سانس بھرتی ہے معدہ میں خالی پن کا احساس ہوتا ہے متلی اور منہ کا ذائقہ خراب حلق میں ایک لو تھڑے کا احساس۔ مریضہ کی دماغی ابتری کی شدت کی وجہ سے سوجن ہم اثر۔ بے خوابی یا اعضا میں زبردست بھڑک چونکنا غم افسوس محبت میں ناکامی یا ایسی ہی مماثل وجوہات جو ہسٹریا پیدا کرنے میں معاون ہوں یا رعشہ پیدا کردیں مزاج عجیب و غریب طریقے سے بدلتا ہے ابھی مریضہ ہنس رہی ہے مذاق کر رہی ہے ابھی مریضہ پھوٹ پھوٹ کر رونا شروع کردے گی مریضہ کی اداؤں میں تیزی ہر کام تیزی سے کرتی ہے اسلئے کام نامکمل اور برے طریقے سے ہوتا ہے مریضہ کو شدید تکلیف دہ سر درد ہوتا ہے یہ علامات دباؤ کے احساسات کے بعد نمایاں ہوتی ہیں درد آنکھوں میں جاتا ہے جس سے یہ احساس ہوتا ہے کہ آنکھیں اندر سے باہر کی جانب دبائی جا رہی ہیں یا درد ناک کی جڑ میں جاتا ہے یہ بھی ممکن ہے کہ درد کسی چھوٹی سی جگہ تک محدود ہو جیسے کہ کیل چبھ گیا ہو پس اس مرض کا نام (ClavusHystericus) ہے۔ ہسٹریا کے دورے کے عروج پر مریضہ بے آرام ہوتی ہے اس کو سردی لگتی ہے اور اکثر نظر میں ابتری بیان کرتی ہے آنکھوں کے سامنے آگ کے پیچ دار شعلے اڑتے نظر آتے ہیں (تھریڈون) آخر کار کثیر مقدار پیشاب آکر دورہ ختم ہو جاتا ہے۔ اب جب کہ دونوں ادویات افسردگی بے اعتنائی بھرپور مالیخولیا اور ہسٹریا کی حالت پیدا کرتی ہیں۔ لیکن صرف اگنیشیا کی دماغی حالت معکوس

ہوتی ہے ٹیر نٹولا میں عیاری بہانے تراشنے کے دورے اور وحشیانہ طور پر ناچنا پایا جاتا ہے۔

یہاں پر پلاٹینا کو مکڑی کے زہروں سے نہیں الجھانا چاہیے کیونکہ پلاٹینا مختلف قسم کا ہسٹریا پیدا کرتی ہے یہ درست ہے کہ پلاٹینا عمل میں ابتری لاتی ہے پریشانی۔ لرزہ۔ موت کا خوف پیدا کرتی ہے مریضہ کو موت سر پر کھڑی نظر آتی ہے افسردہ مزاجی کے ہمراہ ہنسی اور خوش مزاجی بدل بدل کر آتی ہے خواہش نفسانی میں اکساہٹ اور اینٹھن لیکن مریضہ میں غرور اور تکبر ہوتا ہے۔ ذاتی امتیاز۔ جبکہ جن ادویات پر ہم غور کر رہے ہیں ان میں یہ علامت نہیں ہے دماغی ابتری ترقی کر کے اپنی ذات کو دوسروں سے بڑا جاننے میں بدل جاتی ہے اس دوران مریضہ ارد گرد موجود لوگوں کو حقیر جانتی ہے۔ ہنسی کے دورے نہ صرف زور دار ہنسی بلکہ اودھم مچانے والے ہوتے ہیں بلکہ دورہ مرض کے درمیان ہوتا ہے اور یہ دورے مریضہ کی افسردہ فطرت کے حالات سے پیدا ہوتے ہیں سر کا درد کھچاؤ دار ہوتا ہے ایسا ہی سر درد ٹیر نٹولا میں بھی ہے مگر ٹیر نٹولا کا سر درد نچوڑنے والا اور مروڑ دار ہوتا ہے جس کے ہمراہ سن پن کا احساس ہوتا ہے درد بتدریج بڑھتے اور کم ہوتے ہیں رحم کا سخت ہو جانا دونوں ادویات میں پایا جاتا ہے۔

پیلیڈیم اپنے دماغی مظاہر کی وجہ سے فوری طور پر پہچانی جاتی ہے مریضہ گھمنڈی یا مغرور نہیں ہوتی بلکہ تنک مزاج ہوتی ہے اور بد قسمتی سے گالیاں نکالتی ہے راگ رنگ مجلس یا جوش دار بات چیت مریضہ میں اکساہٹ اور دائیں بیضہ دانی میں درد پیدا کرتی ہے اس دن مریضہ خود کو تھکا ہوا محسوس کرتی ہے۔ مریضہ خود کو حقیر سمجھتی ہے۔ تاکہ دوسرے لوگ اس کو اچھا سمجھیں پس مریضہ خود کو مسلسل حقیر سمجھتی ہے رحم میں کمزوری نمایاں جیسے کہ رحم ڈوب رہا ہے جانگھ میں خالی پن کا احساس جیسے کہ شکم میں سے آنتیں نکل گئی ہیں۔

مائکس کی مریضہ بھی پیلیڈیم کی مانند زبان دراز ہوتی ہے مریضہ اس وقت تک زبان درازی کرتی ہے جب تک کہ اس کے ہونٹ نیلے نہیں ہو جاتے اور آنکھوں کو ٹکٹکی نہیں لگ جاتی اس کے بعد مریضہ کو غش آجاتا ہے اور مریضہ فرش پر گر جاتی ہے مریضہ کو اچانک

جس دم کا دورہ پڑ جاتا ہے یا سینہ میں مروڑدار درد ہوتے ہیں مریضہ عام طور پر بھی غش کھا جاتی ہے دل کی دھڑکن زیادہ تمام جسم لرزتا ہے تمام جسم سرد۔ ہسٹریائی سر درد کے ہمراہ غشی کے دورے۔ کثیر مقدار زرد پیشاب زرد چہرہ اور غشی کے ہمراہ موت کا خوف کہ جیسے موت سر پر کھڑی ہے (پلاٹینا۔ ٹیر نٹولا) مریضہ کہتی ہے کہ موت آرہی ہے۔ چکر اشیاء گول گول چکر کھائیں (جب تھریڈون سے چکر پیدا ہو جائیں تو ماسکس ان کو ختم کرتی ہے۔ آنکھیں بند کرنے سے چکر) سر درد ایسا جیسے کہ سر پر اِدھر اُدھر وزن سے دبایا جارہا ہے ایک اور علامت جس کا اکثر مشاہدہ کیا گیا ہے وہ ہے ٹانگوں پر کیڑوں کی سرسراہٹ جس کی وجہ سے نیند نہیں آتی۔

اس تعلق سے اضافی طور پر ٹیر نٹولا کے ساتھ ان ادویات کا مطالعہ بھی کیا جانا چاہیے۔

زنکم۔ خلوت میں پاؤں ہلتے ہیں حتیٰ کہ رات کو سوتے وقت بھی پاؤں ہلتے رہتے ہیں ایسافوٹیڈا نے ہزاروں بار یہ بے آرامی دور کی ہے اسی طرح امونیم کارب اور ایکٹیاریسی موسا بھی بے آرامی دور کرتی ہے اور ان کا ذکر بھی کیا جاچکا ہے۔

آرسنک ضدی قسم کے رعشہ میں مفید دوا ہے جب درج ذیل علامات موجود ہوں ٹانگیں بے آرام ہوں مریض ان کی جگہ بدلتا رہے اور افاقہ حاصل کرنے کہ لئے حرکت کرے۔

میفائٹس بھی ٹانگوں کی بے آرامی دور کرتی ہے اس میں ایسا احساس پایا جاتا ہے کہ جیسے ٹانگیں بے حس ہو جائیں گی۔

سکٹا پلو نیریا میں یہ احساس ہوتا ہے کہ جیسے ٹانگیں ہوا میں تیر رہی ہیں ایک آزمائش کنندہ اتنی خوش طبع ہو گئی کہ بستر پر لیٹ گئی اور ٹانگیں چلانا شروع کر دیں اور یہ دعویٰ کیا کہ وہ محسوس کرتی ہے کہ وہ اڑنا چاہتی ہے یہ اکساہٹ ہمیں ٹیر نٹولا کی یاد دلاتی ہے جس میں چھلانگ مارنے کی خواہش ہوتی ہے۔ مقابلہ کریں سٹرامونیم۔ ایگریکس۔ سائی

کیوٹا۔ہائیوسائمس۔ کروکس۔ اور نیٹرم میور جن میں بہ نسبت نزدیکی اشیاء کے بلندی سے کودنا پایا جاتاہے۔

اسارم یوروپیم میں یہ احساس موجود ہے کہ جیسے جسم ہوامیں چکر کھارہاہے ساتھ ہی ساتھ جذبات سے لرزنااور سردی کااحساس بھی پایاجاتاہے لیکن اسارم یوروپیم ٹیر نٹولا کے ساتھ کوئی مماثلت نہیں رکھتی۔اسارم یووپیم تھریڈون سے بہت معمولی مماثلت رکھتی ہے اس میں شور ناقابل برداشت ہوتاہے فرق صاف ظاہر ہے۔

اسارم یوروپیم کی مریضہ اتنی پر حس ہوتی ہے کہ ریشم کے کپڑے پر ناخن سے کھرچنے سے مریضہ کے پورے جسم میں لہر دوڑ جاتی ہے حالانکہ مریضہ ریشمی کپڑے کو مسلسل کھرچتی ہے۔

اگرچہ میں نے بہت ساری ادویات کی فہرست تیار کی ہے جن کی علامات مکڑی کے زہر کی علامات سے مماثل ہیں مگر صرف درج ذیل ادویات مکڑی کے زہر کے ساتھ گہری رشتہ داری رکھتی ہیں۔ اگنیشیا۔ ماسکس۔ ایکٹیاریسی موسا۔ ایگریکس۔ سٹرامونیم۔ بیلاڈونا۔ میگنیشیامیوز آخری دوا رحم کے مروڑدار دردوں میں مماثل ہے۔

ٹیر نٹولا کیوبنس

ٹیر نٹولا کیوبنس بالوں والی مکڑی ہے مکمل طور پر کاربنکل کی تصویر بناتی ہے حتی کہ مردار گوشت پیدا کردیتی ہے اور دعویٰ کرتی ہے کہ آرسنک اور کاربوویج کی ہم پلہ ہے کیونکہ یہ گوشت کو مردار بناتی ہے اس کو موثر طور پر استعمال کیا جاسکتاہے جب مریض زبردست شکست خوردہ ہودست آرہے ہوں اور ملیریا بخار ہمراہ ہو۔شام کو بخار تیز ہوجاتاہو خبیث قسم کے دردوں کے ہمراہ یہ علامات موجود ہوں تو یہ دوا جادو نما اثر دکھلاتی ہے اس لئے اس کا موازنہ آرسنک اور کسی حد تک لیکسیس انیتھر اسینم اور سلیشیا سے بھی کیاجائے۔

ارینیاڈایاڈیما

ارینیاڈایاڈیما گراوڈگل نے ایسے مریضوں کے لئے تجویز کی تھی جو پانی والا جسم رکھتے ہوں ایسے جسم مرطوبیت برداشت نہیں کر سکتے مرطوب موسم ارینیا کی علامات میں اضافہ کر دیتا ہے یا جب مریض دلدلی علاقوں میں رہتے ہوں ارینیا خاص طور پر مزمن ملیریا کی دوا ہے جب ہوا میں رطوبت بڑھ جانے سے بخار میں اضافہ ہو جاتا ہو دھوپ والے دن مریض بہتر محسوس کرتا ہو لیکن جونہی موسم مرطوب ہو جاتا ہو مریض بیمار پڑ جاتا ہو شدت کے دوران مریض سردی لگنے کی شکایت کرتا ہے کہ جیسے جسم کی ہڈیاں برف کی بنی ہوئی ہیں ہڈیوں میں درد جس کے بعد معمولی سا بخار ہو جائے یا نہ بھی ہو۔ سردی لگنے کا ایک خاص وقت مقرر ہوتا ہے ایک دن چھوڑ کر اسی وقت سردی لگتی ہے یا ہر ہفتے یا کسی خاص وقفے کے بعد۔ آپ کو مریض کی تلی بڑھی ہوئی نظر آئے گی مریض کو جریان خون کی شکایت بھی ہوگی ہو سکتا ہے کہ مریض پہلے کونین کھاتا رہا ہو یا مریض نے کونین نہ بھی کھائی ہو۔ سنکونا اور چنی نم سلف دونوں ادویات ارینیاڈایاڈیما سے مماثلت رکھتی ہیں یہ مماثلت علامات کی واپسی کا وقت ہے دونوں ادویات میں تلی کی سوجن اور دلدلی مقامات میں رہنے سے بخار موجود ہے۔

سیڈرون امریکی سانپ (RATTLE SNAKE) کے زہر کی فاد ہے اور پانی سے خوف (Hydrophobia) (خوف الماء کو شفا دیتی ہے اس کو بھی ارینیاڈایاڈیما کی مماثل کہا جا سکتا ہے اور عام طور پر مکڑیوں کے زہر سے مماثل بھی کہا جا سکتا ہے۔ کہا جاتا ہے کہ یہ شہوت پرست عورتوں کے لئے بہتر دوا ہے جن میں اکساہٹ بہت ہو برانگیختگی ہو۔ بخار کی عین الوقتی علامات موجود ہوں یا اعصابی درد کی علامات جو عین ہر روز وقت پر آتی ہوں یہ دوا گرم ملکوں یا مرطوب دلدلی جگہوں کے جاڑے کے بخار میں استعمال کی جاتی ہے۔ دلدلی علاقوں کی مناسبت سے سیڈرون ارینیاڈایاڈیما سے کچھ مماثلت رکھتی ہے لیکن سیڈرون گرم علاقوں کی دوا ہے اور ارینیا سرد مرطوب علاقوں کی دوا ہے پہلے سردی لگتی ہے پھر معمولی سا

بخار ہو جاتا ہے یا بغیر بخار سردی محسوس ہوتی ہے سیڈرون میں سر میں بھراؤ کا احساس چہرے
پر گرمی اور سردی کی لہریں باری باری اور خشک گرمی جس کے ہمراہ نبض تیز اور بھری ہوئی
ہوتی ہے۔ اب تک جتنی آزمائش کی جا چکی ہے ارینیا ڈایا ڈیما اتنی اکساہٹ پیدا نہیں کرتی جتنی
کہ اوپر درج کی گئی تینوں مکڑیوں سے بنی ادویات پیدا کرتی ہیں اس کے باوجود شواہد موجود
ہیں کہ یہ اعصابی نظام پر اثر انداز ہوتی ہے غذا کھانے کے بعد سر میں ابتری پراگندگی جس میں
تمباکو نوشی سے افاقہ ہوتا ہے سر درد کھلی ہوا میں نیست و نابود ہو جاتا ہے رات کو بستر پر لیٹنے
کے بعد اوپر والے جبڑے اور نچلے جبڑے میں شدید درد ہوتا ہے نیند بے آرام ہوتی ہے
مریض بار بار جاگ جاتا ہے اور یہ احساس ہوتا ہے کہ بازو اور ہاتھ زبردست سوجے ہوئے ہیں
جیسے کہ پہلے سے دگنے لمبے اور دگنے طاقتور ہو گئے ہیں یہ علامت ان ادویات کی ادنیٰ علامت
ہے جو دماغی نخاعی اعصابی نظام پر اثر انداز ہوتی ہیں۔

ارینیا دستوں کو شفایاب کرتی ہے اور ارینیا کے مریض اکثر اس میں مبتلا ہوتے ہیں
پاخانہ پانی کا سا پتلا اور انتڑیوں میں زبردست گڑگڑاہٹ ہوتی ہے جس کا مطلب ہے کہ انتڑیوں
میں زبردست خمیر اٹھ رہا ہے۔ دانت کا درد مرطوب موسم میں شدید ہو جاتا ہے جوں ہی
مریض بستر پر لیٹتا ہے دانت کے درد میں اضافہ ہو جاتا ہے یہ علامت آپ کو مرکیورس کی یاد
دہانی کراتی ہے ارینیا کی ایک ایسی علامت بھی ہے جو معالجے کے دوران میری نظروں سے
نہیں گزری وہ علامت ہے کلائی کی ہڈیوں میں جانے والی رگوں میں سن پن (ULNAR-
NERVE) جہاں جہاں جاتی ہے ان حصوں میں سن پن کا احساس ہوتا ہے۔

ارینیا ہڈیوں پر بھی حملہ آور ہوتی ہے خاص طور پر ایڑی کی ہڈی (Os Calcis)
کے امراض میں جب ہڈی میں شدید بو جھل کھودنے والے درد ہوتے ہوں ہو سکتا ہے کہ اس
کی وجہ لمبی ہڈیوں کی جھلی کی سوجن ہو یا اس کے ہمراہ ہڈیوں کی بوسیدگی بھی شامل ہو بسا اوقات
ایسا احساس ہوتا ہے کہ ہڈیاں برف کی مانند سرد ہیں یہ خصوصاً اندرونی علامت ہے۔

(تھریڈون کراساویکم)

تھریڈون سر درد۔ پریشانی اور ہسٹریا میں ٹیرنٹولا سے مماثلت رکھتی ہے آزمائش کے مطابق اس میں بے آرامی اور مشغولیت کی علامات مماثل ہیں مریض خود کو مصروف رکھنا چاہتا ہے۔ اگرچہ مریض کو کسی کام میں خوشی محسوس نہیں ہوتی۔ لیکن ایک خاص نمایاں علامت یہ ہے کہ مریض شور سے بہت پر حس ہوتا ہے چکر اور سر درد لازم ہیں حتی کہ معدہ کی تکالیف بھی۔ آنکھیں بند کرنے سے چکر اور متلی جس میں شور اور حرکت سے اضافہ ہو جاتا ہے (ایسے چکر جو آنکھیں بند کرنے سے بڑھتے ہوں موازنہ کریں لیکسیس۔ ایپس۔ آرنیکا۔ پائیپر میتھا سٹیکم۔ آرسنک۔ تھوجا۔ پٹرولیم۔ جیلی ڈونیم۔ سیپیا) شور کی آواز دانتوں میں گھس جاتی ہے ہر شور اور گونج کا نفوذ پورے جسم میں ہوتا ہے سر درد اس وقت شدید ہو جاتا ہے جب دوسرے لوگوں کے فرش پر چلنے کی آواز آرہی ہو۔ میں نے سر کے ایسے درد کو تھریڈون سے ختم کیا ہے جب مریض میں ایسی ہی پر حسی متلی اور حرکت سے اضافہ موجود تھا یہ علامات مکڑی کے زہر کا سچا لوازمہ ہیں۔ کمزوری۔ لرزہ۔ ٹھنڈک اور پریشانی۔ ہسٹریا بھی تھریڈون سے شفایاب ہو جاتا ہے وقت بہت جلد گزرتا ہے باتونی پن زندہ دلی موجود۔ ایسا احساس ہوتا ہے کہ مریضہ کا سر اس کا اپنا نہیں ہے اور وہ اس کو اٹھا نہیں سکتی آنکھوں کے سامنے نورانی ارتعاشات روشنی سے پر حسی اگر مریضہ روشنی کی جانب دیکھے تو سیاہ ارتعاش پیدا ہوتے ہیں نظر دہری۔ ورزش کے بعد غش آجائے، دل کے گرد پریشانی کے ہمراہ سینہ کی بائیں جانب تیز درد یا بائیں کندھے میں تیز درد، سوتے ہوئے مریضہ زبان کاٹ لے تمام علامات کے ہمراہ کمزوری سردی یا سرد پسینہ باآسانی آجائے آنکھیں بند کرنے پر متلی میں اضافہ ہو خیالات غائب ہونے میں شدت آجائے۔

تھریڈون سپائی جیلیا سے بہت مماثلت رکھتی ہے سپائی جیلیا میں بائیں آنکھ کے اوپر

تیز اعصابی درد ہوتا ہے درد گردن سے شروع ہو کر بائیں آنکھ کے اوپر جاکر ٹھہر جاتا ہے سپائی جیلیا کا سر درد سورج چڑھنے کے ساتھ شروع ہوتا ہے اور دوپہر کو درد میں شدت آجاتی ہے اور بتدریج کم ہوتے ہوئے سورج غروب ہونے کے ساتھ درد ختم ہو جاتا ہے اگر ایسا درد تھریڈون کے استعمال کے بعد پیدا ہو جائے تو اس کو مائسکس شفایاب کرتی ہے۔

برائی اونیا کا سر درد بھی کبھی کبھار تھریڈون کے سر درد جیسا ہوتا ہے میں نے ایک عورت کے سر درد کا علاج کیا جس کو شدید سر درد اور متلی ہوتی تھی اور حرکت کرنے سے اضافہ ہو جاتا تھا۔ برائی اونیا دی گئی مگر برائی اونیا ناکام ہو گئی تاہم مریضہ نے بعد میں بتایا کہ شور سے سر درد اور متلی میں اضافہ ہو جاتا ہے تو میں نے بالکل تھریڈون میں تلاش کر لیا۔ فرش پر چلنے کی آواز سے جب سر درد میں شدت آئے تو موازنہ کریں۔ بیلاڈونا۔ سینگونیریا۔ سمندری سفر کی متلی میں بھی آپ تھریڈون استعمال کر سکتے ہیں۔ جب مریضہ بحری جہاز کے ہر ہچکولے پر آنکھیں بند کر لے یہ مریضائیں بحری سفر میں شدید بیمار ہو جاتی ہیں۔ اور اتنی بیمار ہو جاتی ہیں کہ موت کی نوبت آجاتی ہے۔ ریڑھ کی ہڈی بہت زود حس ہوتی ہے ریڑھ کی ہڈی کا معائنہ کرنے پر معلوم ہوتا ہے کہ پر حسی ریڑھ کے مہروں کے درمیان ہے اور یہ پر حسی اتنی شدید ہوتی ہے کہ مریض کرسی سے کمر لگا کر نہیں بیٹھ سکتا بلکہ ایک طرف ہو کر بیٹھتا ہے تاکہ کرسی کا دباؤ ریڑھ کی ہڈی پر نہ پڑے۔

تھریڈون کا ایک خاص استعمال جس کی میں نے تصدیق کی ہے میں نے تھریڈون کو فلوریڈا کی ٹی بی میں استعمال کیا ہے۔ دعویٰ کیا جاتا ہے کہ تھریڈون کا میلان مرض کو روکنے کی جانب ہے چند مریضوں میں مرض کی ترقی رک جاتی ہے ایک علامت جس کو میں اچھا سمجھتا ہوں وہ یہ ہے کہ سینہ کی بائیں جانب بہت اوپر شدید چبھن دار درد جو پچھلی جانب جاتا ہے ڈاکٹر باروخ نے اس علامت کو تھریڈون سے شفایاب کر لیا جبکہ دوسرے تمام معالج ناکام ہو چکے تھے۔

مرٹس کمنس اور پکس لیکوپڈا سینہ کی بائیں جانب درد میں تھریڈون کی ہم سر ادویات

ہیں مرکس کا درد کندھے میں جاتا ہے اور اس علامت کو مرکس اکثر شفایاب کر دیتی ہے حتیٰ کہ ٹی بی میں بھی لیکن پکس لیکویڈا سینہ کی بائیں جانب تیسری پسلی اور سینہ کی ہڈی کی درمیانی جگہ کا انتخاب کرتی ہے جہاں سینہ کی ہڈی تیسری پسلی سے ملتی ہے (اگر پکس ناکام ہو جائے تو اینی سم سٹیلیٹم کی جانب رجوع کریں کیونکہ یہ دوا جسم کے دونوں جانب تیسری پسلی پر عمل کرتی ہے) پکس کی ایک اور علامت پھیپھڑوں میں پیپ دار بلغم کی کھڑکھڑاہٹ بھی ہے۔

ڈاکٹر باروخ نے تھریڈون کو ہڈیوں کے خنازیری امراض میں بھی استعمال کیا ہے خاص طور پر سلفر کلکیریا اور لائیکوپوڈیم اور دوسری عام ادویات ناکام ہونے کے بعد۔ میرے خیال میں تھریڈون ناک سے بو آنا میں بھی فائدہ مند ہے جس کے ہمراہ ہڈیوں کی بوسیدگی بھی پائی جائے کیونکہ تھریڈون ہڈیوں پر بھی حملہ آور ہوتی ہے اور اکثر ناک سے آنے والے زرد یا سبزی مائل بدبودار مواد کو بند کر دیتی ہے۔



لیکچر نمبر ۷

کینتھر س (تیلنی مکھی) (سپین کی مکھی)

اب جس دوا کا مطالعہ ہم شروع کر رہے ہیں وہ کینتھر س ہے اس کو سپین کی مکھی بھی کہا جاتا ہے۔ میرا مقصد یہ ہے کہ میں اس کی نمایاں ترین علامات کی بابت بات کروں سطحی طور پر اس کا ان ادویات کے ساتھ موازنہ بھی کیا جائے گا جو کینتھر س سے مماثلت رکھتی ہیں سب سے پہلے تکمیل کی غرض سے میں آپ کی توجہ دو ادویات کی جانب دلاتا ہوں ایک دوا لائی ٹاٹا وٹاٹا اور دوسری کینتھر س سڑائی گوسا ہے۔ لائی ٹاٹا وٹاٹا آلو کی مکھی ہے کیڑا نہیں ہے اس کا ادویاتی نام ڈوری فورا ہے یہ دوا بالکل کینتھر س کی مانند عمل کرتی ہے ڈوری فورا کو جلد پر لگایا جائے تو سب سے پہلے جلد کی سوزش پیدا کرتی ہے۔ اس جگہ آبلے بن جاتے ہیں متاثرہ حصہ سرخ ہو جاتا ہے تقریباً سرخ بادہ کی مانند سرخ ہوتا ہے آخر کار آبلے پھٹ جاتے ہیں اور زخم بقایارہ جاتا ہے یہ ممکن ہے کہ اس حصے کی موت واقع ہو جائے۔

کینتھر س سٹرائی گوسا بھی کینتھر س کی نسل سے تعلق رکھتی ہے یہ مکھی روئی کے پودے کی دشمن ہے اور اس کو تباہ وبرباد کر دیتی ہے اس میں آبلے ڈال دینے کی نمایاں قوت موجود ہے۔ کینتھر س کی بہت سی اقسام اور بھی ہیں کینتھر س سنیریا۔ کینتھر س مارجی ناٹا۔ کینتھر س ایٹراٹا۔ کینتھر س نوٹیلی۔ مائی کیبس سیکورائٹ۔ فیلاٹیریا۔ آخری دو اقسام چین سے درآمد کی گئی ہیں۔

کینتھر س یا سپین کی مکھی کو ایلوپیتھ حضرات مدتوں سے آبلے ڈالنے کے لئے استعمال کرتے چلے آرہے ہیں۔ جب اس کو جلد پر لگایا جائے تو سب سے پہلے تو سوزش پیدا کر دیتی ہے اور یہ سوزش سرخ باد کی ہم شکل ہوتی ہے اس کے بعد آبلے پیدا ہو جاتے ہیں ان آبلوں میں زردی مائل سفید ماء الدم موجود ہوتا ہے جوں جوں سوزش ترقی کرتی ہے آبلے بڑے ہوتے

جاتے ہیں اور ان کا مواد پیپ نما ہو تا جاتا ہے بالاخر اس حصے کی موت واقع ہو جاتی ہے اس کا انحصار کینتھرس کے طویل استعمال پر ہے بسا اوقات بڑے بڑے آبلے بن جاتے ہیں جو چاندی کے سکے آدھے ڈالر کے برابر ہوتے ہیں یعنی ۵ سم کے قریب یہ آبلے اونچے ابھرے ہوئے ہوتے ہیں اور ان میں بھرا ہوا پانی جلن پیدا کرتا ہے جلن پیدا کرنا ہی دراصل کینتھرس کی خاصیت ہے کیونکہ آزمائش کے دوران کینتھرس کی بنیادی بات جلن ہی ثابت ہوئی ہے اس قسم کی سوزش سے پیدا ہونے والے درد یقیناً بہت شدید ہوتے ہیں ان دردوں کی خاصیت جلن ہی ہے بسا اوقات جب رگیں اس سوزشی عمل سے گزر رہی ہوتی ہیں تو ان میں بھالا مارنے کا سا شدید درد ہوتا ہے لیکن واحد دوا کینتھرس ہی نہیں ہے کہ جب اس کو جلد پر لگایا جائے یا اندرونی طور پر کھایا جائے تو اس طرح کی سوزش پیدا کرتی ہے۔

درج ذیل ادویات کا بیرونی استعمال جلد یا بدیر جلد پر آبلے پیدا کر دیتا ہے کینتھرس کی گوناگوں اقسام۔ فارمیکاروفا۔ رہس ٹاکس کی اقسام اناکارڈیم اوری اینٹل۔ اناکارڈیم آکسی ڈینٹل۔ رنین کیولس پودے کی اقسام جیسے کہ کلیمیٹس۔ رینن کولس بلبوسس۔ رینن کولس سکلیر ٹیس۔ پلساٹیلا۔ ایکونائٹ۔ کیلتھا۔ ہیلی بورس ایکٹیا یسی کاٹا۔ اریسا خاص طور پر آرم میکو لیٹم آرم ٹری فائلم۔ پیلیڈیم۔ پکس لیکویڈا۔ ٹیری بن تھینا۔ تھوجا۔ نکس جگلنس۔ چنی نم سلف۔ پلمبگو کی کئی اقسام ایلم سٹائیوا کی کئی اقسام یوفوربیم پودے (زھریلے رس دار پودے) خاص طور پر کروٹن ٹگ۔ ہرا۔ یوفوربیا کرول۔ یوفوربیم آفشی نیلس۔ مینسی نیلا۔ سناپس نائیگرا۔ پائپر نگرم۔ کیپسیکم۔ میزیریم۔ تھاپسیا گارگینیکا۔ کلورال۔ کوتورامتورا۔ ڈروسرا۔ پوڈوفائلم۔ چمافیلا۔ اولی اینڈر۔ چیلیڈونیم۔ کاچلریا آرم۔ وریٹرم البم۔ کیمفر۔ پکرک ایسڈ۔ امونیم کاسٹیکم۔ کلکیریا کاسٹیکا۔ سلفر۔ سلفیورک ایسڈ۔ کالی ہائیڈرو سلفیوریکم۔ نائٹرک ایسڈ آرسنک سے بنی ادویات۔ کاربالک ایسڈ۔ مرکری۔ کیوپرم آرسینی کوسم۔ انٹی مونیم ٹارٹ وغیرہ۔

رہس ٹاکس اور اناکارڈیم آبلے پیدا کرتی ہیں جلد بہت سرخ ہو جاتی ہے اور زہریلے

اثرات پیدا ہوتے ہیں اناکارڈیم میں بھوک کی کمی اور معدہ کی دوسری علامات جو اہم علامات کے ہمراہ موجود ہوتی ہیں رہس ٹاکس جلد کی سرخی اور آبلے پیدا کرتی ہے زہر سرایت کرنے کی وجہ سے ان آبلوں کے گرد سرخ گھیرا ہوتا ہے سوزش کی نمایاں ترقی یافتہ شکل سے مرض کی ترقی واضح نظر آتی ہے سب سے پہلے خارش کا غلبہ ہوتا ہے یا جھنجھناہٹ ہوتی ہے جبکہ کینتھرس میں جلن اور سخت تکلیف ہوتی ہے۔ جیسے کہ زخم پر نمک لگا دیا گیا ہو۔ یہی کینتھرس کا نمایاں احساس ہے کینتھرس کو چند مریضوں میں کسی خصوصی مقام پر لگایا گیا تو پستر والی جگہ کے گرد اگزیما کی مانند ابھار پیدا ہوئے اور چند مریضوں میں آبلوں والی جگہ نرم پلپلی اور گودے دار ہوگئی اور اس کی ظاہری صورت گینگرین کی مانند ہوگئی۔ لیکن رہس ٹاکس کی مانند جلد سرخی مائل بھوری نہیں ہوتی۔

کروٹن ٹگ۔ ہزاروں کی تعداد میں باریک آبلے پیدا کرتی ہے جن کی بنیاد سرخ ہوتی ہے اور ان پر شدید خارش ہوتی ہے جب آلات تناسل پر حملہ ہو تو پیشاب کرتے وقت درد ہوتا ہے اور چند آبلے بڑے ہو جاتے ہیں دوسرے آبلے ٹوٹ جاتے ہیں اور ان کی جگہ سرخ اور مرطوب ہوتی ہے یہ آبلے ممکن ہے کہ پھنسیاں بن جائیں جو بالآخر پھٹ جائیں اور ان پر بھورے رنگ کے کھرنڈ بن جائیں۔

ہرابراز یلی اینس کینتھرس کی نزدیکی رشتہ دار ہے دونوں ادویات جلد میں کھچاؤ پیدا کرتی ہیں ایک پوشیدہ بندھن کا احساس کروٹن ٹگ میں ایسا احساس موجود ہے مگر ہرا اس احساس کو پھنسیوں نے بدل دیتی ہے اور پھنسیوں میں اس قسم کا کھچاؤ موجود ہوتا ہے پھنسیاں اتنی تنی ہوئی ہوتی ہیں کہ جب پھٹتی ہیں تو ان کا مواد اچھل کر باہر نکلتا ہے اس دوا کی نمایاں علامت انگوٹھے کے ناخن کے نیچے لکڑی کی پھانس چبھی ہونے کا احساس ہے. یہ ابھار ان ہڈیوں کو ترجیح دیتے ہیں جو باہر کو ابھری ہوئی ہوں جیسے کہ کھوپڑی اور کانوں کی ابھری ہوئی ہڈیوں کی جلد۔

فارمیکاروفا کو جلد پر لگایا جائے تو سوزشی سرخی پیدا کرتی ہے جس کے ہمراہ خارش

اور جلن ہوتی ہے معمولی سا مواد نکلتا ہے اور چھلکے اترتے ہیں پیشاب میں خون اور البومن خارج ہوتے ہیں اور پیشاب کرنے کی جبری خواہش پیدا ہوتی ہے۔ کلیمیٹس کرسپا۔ یہ کینتھرس (سپین کی مکھی) کی غذا ہے کلیمیٹس اریکٹا کی بابت ہم جانتے ہیں کہ جلد پر سوزش پیدا کرتی ہے اور جلد پر آبلے پیدا ہو جاتے ہیں جن میں جلن ہوتی ہے جو پھنسیاں بن جاتے ہیں اور ان میں سے چھیل دینے والا زرد آب خارج ہوتا ہے پیشاب قطرہ قطرہ آتا ہے یا رک رک کر آتا ہے کیونکہ پیشاب کی نالی سکڑی ہوئی ہوتی ہے۔

رنین کیولس بلبوسس اور رنین کیولس سیکلیریٹس ایک ہی طرح کا عمل کرتی ہیں۔ رنین کیولس بلبوسس میں ہو سکتا ہے کہ آبلے نیلاہٹ مائل سیاہ ہوں اور ممکن ہے کہ جو مواد ان میں سے خارج ہو وہ ٹھوس ہو جائے لیکن رنین کیولس سیکلیریٹس آبلے پیدا کرتی ہے جن کے بعد جلد کھردری ہو جاتی ہے اور اس میں سے تیزابی اخراج ہوتا ہے جو کینتھرس کے آبلوں کے اخراج سے مشابہ ہوتا ہے۔

نیلاہٹ پن میں رنین کیولس بلبوسس لیکسیس سے مماثلت رکھتی ہے لیکن لیکسیس گہرے نیلاہٹ مائل آبلے پیدا کرتی ہے اور یہ آبلے کھجلانے کے بعد پیدا ہوتے ہیں سخت کھرنڈوں میں رنین کیولس بلبوسس انٹی مونیم کروڈم سے مماثل ہے۔

زہریلے رس والے پودوں کی بہت سی اقسام آبلے پیدا کرتی ہیں اور ان پودوں کی ایک قسم کا نام یوفوربیم آفشی نیرم ہے اور یہ دوا سرخ بادہ کے آبلوں کے لئے استعمال کی جاتی ہے جبکہ گال سرخ ہوں اور ان پر زرد آبلے جن کی جسامت مٹر کے دانے کے برابر ہوتی ہے پیدا ہو جاتے ہیں (اس پودے کا عرق لگانے سے) ہرا کی مانند تیز بخار۔ یوفوربیم آفشی نیرم اور یوفوربیم سائی پیرس یاس میں موجود ہے دونوں ادویات رخساروں کی ابھری ہوئی ہڈیوں کے ساتھ خاص لگاؤ رکھتی ہیں۔

کینتھرس ناک کی جلد پر حملہ آور ہوتی ہے (گریفائٹس) یوفوربیا پیلپس ناک کے ساتھ ساتھ گالوں کی جلد پر بھی حملہ آور ہوتی ہے۔

مینسی نیلا زبردست سوزش پیدا کرتی ہے اس کے پتوں سے ٹپکنے والا پانی اگر جلد پر لگ جائے تو ممکن ہے کہ آبلے پڑ جائیں لیکن اس سے پیدا ہونے والا سرخ بادہ کینتھرس سے بہت زیادہ شدید ہوتا ہے اس کی مماثلت گالوں کی سرخی سے ہے اور اس کو سرخ بخار میں استعمال کیا جا چکا ہے۔ تھاپسیا گارگینیکا ناف نما پودا ہے یہ دوا کروٹن سے نزدیکی مماثلت رکھتی ہے یہ بہت زیادہ آبلے پیدا کرتی ہے تاہم یہ آبلے فوری طور پر پیپ سے بھر جاتے ہیں۔

میزیریم بھی بہت چھوٹے چھوٹے آبلے پیدا کرتی ہے جن میں ناقابل برداشت کھجلی ہوتی ہے لیکن ان آبلوں سے نکلنے والا مواد فوری طور پر سخت بلند ابھرے ہوئے چھلکوں میں بدل جاتا ہے اور ان کھرنڈوں کے نیچے سے تیزابی پیپ رستی رہتی ہے۔

کیپسیکم۔ کیمفر۔ ٹیری بن تھینا۔ پکس لیکویڈا اور پائیر نا ئیگرم بہت سست رفتاری سے آبلے پیدا کرتی ہیں اور ان میں سے بہت سی ادویات جلد کو سرخ کرنے کے کام آتی ہیں۔

کیپسیکم کو اس حقیقت سے پہچانا جا سکتا ہے کیونکہ یہ ایسی جگہ آبلے پیدا کرتی ہے جو پسینہ آنے سے گیلی ہو چبھتی ہوئی جلن کا احساس ہوتا ہے جبکہ کینتھرس کی جلن سخت تکلیف دہ ہوتی ہے جیسے کہ زخم پر نمک لگا دیا گیا ہو۔

کیمفر کو اگر جلد پر لگایا جائے تو یہ سرخ بادہ کی مانند سوزش پیدا کرتی ہے جلد بہت سرخ اور چمکدار ہو جاتی ہے اور بالآخر آبلے بن جاتے ہیں(کیمفر کا گاڑھا محلول لگانے سے) ہم کیمفر کی بابت اس وقت سوچتے ہیں جب جلدی امراض کی واپسی شروع ہو اور کیمفر کی جانی پہچانی علامات تشنج اور ہمت ڈھے جانا موجود ہوں (نقاہت)۔

پکس اور ٹیری بن تھینا شدید کھجلی پیدا کرتی ہیں خاص طور پر پکس میں جلد پھٹ جاتی ہے بے خوابی ہوتی ہے کھجانے سے خون نکل آتا ہے۔

پوٹاش سے بنی ادویات آبلوں کی بجائے پھنسیاں پیدا کرتی ہیں آخری دوا آبلوں اور پھنسیوں کے درمیان حالت پیدا کرتی ہے کالی ہائیڈرو سیلفوریکم اور کالی نائیٹریکم کو جب بیرونی طور پر لگایا جائے تو آبلے پیدا کرتی ہیں کالی بروميٹم بالوں کی تھیلیوں میں آبلے پیدا کرتی ہیں

(اندرونی طور پر کھانے سے) کالی بائی کرام ایسے آبلے پیدا کرتی ہے جن کا درمیانی حصہ دبا ہوا ہوتا ہے ان آبلوں سے پیپ خارج ہوتی ہے اور بعد میں زخم کا داغ باقی رہ جاتا ہے کالی ہائیڈری آئوڈیم اندرونی طور پر استعمال کرنے سے آبلے پیدا کرتی ہے ان آبلہ نما پھوڑوں میں خفیف سا آئیوڈین موجود ہوتا ہے اس لئے کوئی بھی دوا کینتھرس کے آبلوں سے مماثل نہیں ہے۔

کلورال کئی اقسام کے ابھار پیدا کرتی ہے اس کے آبلوں کے گرد عزوق شعریہ میں خون کی نمایاں زیادتی ہوتی ہے۔ چنی نم سلف ایسا سرخ بادہ پیدا کرتی ہے جو سرخ بخار سے مماثل ہوتا ہے لیکن یہ دوا ایسے والے آبلے پیدا کرتی ہے جن کے زخم بن جاتے ہیں یا خشک ہو کر کھرنڈ بن جاتے ہیں ممکن ہے کہ آبلوں کا مرض (PEMPHIGUS) بھی پیدا کردے۔

آبلوں کے مر(PEMPHIGUS) میں کینتھرس کا موازنہ کاسٹیکم۔ رہس ٹاکس۔ رینن کیولس۔ سیکلیر یٹس وغیرہ سے کریں درجہ ذیل ادویات اس قسم کے آبلے پیدا کرتی ہیں اور اس لائق ہیں کہ تحقیق کی جائے۔

کیلتھا۔ نائٹرک ایسڈ۔ چنی نم سلفیوریکم۔ کاربو نیم آکسی جینی سیٹم۔ کیلتھا میں آبلوں کے گرد ایک گول دائرہ بنا ہوا ہوتا ہے اور ان پر کھجلی ہوتی ہے تیسرے دن ان آبلوں پر کھرنڈ بن جاتے ہیں.

کوپے وا لعاب دار جھلیوں پر اثر انداز ہوتی ہے اس کے بعد معدہ اور انتڑیاں متاثر ہوتی ہیں اور سب سے آخر میں جلد کی باری آتی ہے باجرے کے برابر سرخ دانے نکل آتے ہیں ان کی بنیاد بھی سرخ ہوتی ہے۔ (چھپاکی) آبلے جن میں سے بے اندازہ بدبودار مواد خارج ہوتا ہے۔

کاربو نیم آکسیجن شیاٹک اعصاب کے ساتھ ساتھ آبلے پیدا کرتی ہے اس لئے یہ آبلے ہرپیز زاسٹر (تب خالہ) سے مماثلت رکھتے ہیں تب خالہ ایسا مرض ہے جس کو کینتھرس بسا اوقات شفایاب کر دیتی ہے کاربو نیم آکسیجن بڑے اور چھوٹے آبلے بھی پیدا کرتی ہے۔
کینتھرس آلات بول کے ساتھ نمایاں نسبت رکھتی ہے تجربات سے ثابت ہو چکا

ہے کہ جب کینتھرس مظہر دوا ہو تو گردوں اور مثانہ کی علامات موجود ہوتی ہیں۔اگر کینتھرس کو بیرونی طور پر استعمال کیا جائے تو تب بھی گردوں اور مثانہ کی علامات پیدا ہو سکتی ہیں یہ بھی حقیقت ہے کہ کینتھرس کو اندرونی طور پر استعمال کیا جائے تو تب بھی ایسی ہی علامات پیدا ہو سکتی ہیں آیئے ہم کینتھرس کی کچھ علامات کی جانب توجہ دیتے ہیں۔گردوں میں یہ جھل درد بسااوقات گردوں میں جلن دار کاٹنے والے درد جو پیشاب کی نالی میں سے ہوتے ہوئے مثانہ میں جائیں بیرونی طور پر گردوں کی جگہ کو چھوا جانا نا قابل برداشت ہوتا ہے۔ پیشاب کرنے کی مسلسل خواہش بنی رہتی ہے اکثر اوقات یہ کاٹنے والے درد بڑھ کر خصیوں کی ڈوری اور آلہ تناسل تک جاتے ہیں جس کے ہمراہ خصیے اوپر چڑھے ہوئے ہوتے ہیں یہ علامت بچوں میں دیکھی جا سکتی ہے جو اپنے آلہ تناسل کو پکڑ کر کھینچتے ہیں ہو سکتا ہے ان کو شدید درد نہ ہو صرف بے کلی ہو بے چینی ہو بے آرامی کا احساس ہو جب آپ کو یہ علامت بچوں میں نظر آئے تو عموماً کینتھرس مظہر دوا ہوتی ہے دیگر اوقات آپ مرک سال کا بھی سوچ سکتے ہیں یہ علامات یقیناً بچے کی عادت بھی ہو سکتی ہے جس کو ایسا کرنے سے منع نہ کیا گیا ہو اگر بچے کی عادت ہو تو یہ علامت یقیناً ان ادویات کی نہیں ہے۔

مثانہ کی طرف آتے ہیں ہم دیکھتے ہیں کہ پیٹ کے نچلے حصے میں زبردست پر حسی موجود ہوتی ہے(خاص طور پر اس وقت جب مثانہ پیشاب سے بھرا ہوا ہو)اور مثانہ میں مروڑ دار درد ہوتا ہے بسااوقات مریض کی خواہش ہوتی ہے کہ وہ ہر دو یا تین منٹ بعد پیشاب کرے پیشاب نہ تو زیادہ آتا ہے نہ ہی آسانی سے آتا ہے بلکہ پیشاب قطرہ قطرہ کر کے آتا ہے پیشاب گرم اور چھیل دینے والا ہوتا ہے کبھی کبھار خونی پیشاب آتا ہے جس کے ہمراہ جلن اور کٹن ہوتی ہے درد اس وقت زیادہ ہوتا ہے جب پیشاب پگھلے ہوئے سیسے کی مانند ہوتا ہے۔ جلن اور پیشاب کرنے کی خواہش پیشاب کرنے کے بعد بھی جاری رہتی ہے یوں مریض مسلسل عذاب میں مبتلا رہتا ہے ہر چند منٹ بعد پیشاب کرنے کی خواہش پیدا ہو جاتی ہے جس کو روکنا مشکل ہوتا ہے پیشاب کی ہیئت بدل جاتی ہے پیشاب میں کم و بیش یا مکمل طور پر خون

شامل ہوتا ہے کیونکہ پیشاب کی نالی کے کسی حصے سے خون آرہا ہوتا ہے تاہم پیشاب کا رنگ گہرا سرخی مائل ہوتا ہے کیونکہ اس میں خون شامل ہوتا ہے پیشاب میں بلغم تہ نشین ہوتی ہے ریشہ دار کاسٹ اور بر حلمی خلیات موجود ہوتے ہیں پیشاب جہاں سے گزرتا ہے جھلیوں کے گول تہ شدہ ٹکڑے کاٹ کر لاتا ہے گردوں کی نالیوں سے پیشاب کی نالی سے اور مثانہ سے۔یہ سب کچھ خوردبین سے دیکھا جاسکتا ہے (یہ ہے کینتھرس کی تصویر) جب کینتھرس غایت درجہ تک عمل کرتی ہے تو کینتھرس کی درج بالا تصویر بنتی ہے ان علامات سے آپ کو مرض کے تمام درائج کی شدت اور معمولی سی تکلیف کا علم ہو سکتا ہے جو مثانہ کی گردن پر ہوتی ہے اور پیشاب کرنے کے بعد تکلیف میں اضافہ ہو جاتا ہے۔ یہ علامات کینتھرس طلب کرتی ہیں اور یہ علامات کئی امراض میں موجود ہو سکتی ہیں آپ کینتھرس کو گردوں کی سوزش خاص طور پر حاد سوزش خواہ ایک گردے کی ہو یا دوسرے گردے کی یا علی الخصوص میں استعمال کر سکتے ہیں۔

جب پیشاب میں پتھری کا اخراج ہو رہا ہو تو ہم جانتے ہیں کہ کینتھرس بہت کار آمد دوا ہے خاص طور پر اس وقت جب کہ گردہ میں شدید درد ہو نخوں میں یہ بات کہی جاتی رہی ہے کہ درد گردہ کو ہومیو پیتھک ادویات سے کم کرنا یا ختم کر دینا ایک بہت بڑا جھوٹ ہے۔ پیشاب کی نالی تنگ ہوتی ہے اور پتھری کی جسامت بڑی اس لئے درد پیدا ہونا لازمی ہے پتھری بغیر درد کے خارج ہو ہی نہیں سکتی مگر یہ غلط ہے مظہر دوا پتھری گزرنے سے پیدا ہونے والے درد کو بڑی حد تک کم کر سکتی ہے۔

آپ کو بچوں کی پتھری میں کینتھرس کی علامات ملیں گی جب درد آلہ تناسل کے سر تک جائے گا اور بچہ مسلسل اپنے آلہ تناسل کو کھینچتا ہوگا۔

مثانہ کی شدید سوزش میں دوسری ادویات کی بجائے آپ کو کینتھرس زیادہ مظہر دوا ملے گی جب سوزش کی وجہ سے مثانہ سے خون آرہا ہو تب بھی کینتھرس مظہر دوا ہوگی۔

پرانی علامات کی موجودگی کی شدت کی وجہ سے کینتھرس پیشاب میں رکاوٹ بھی

پیدا کرتی ہے یہ کینتھرس کا ضمنی عمل ہے۔

سوزاک میں کینتھرس کی ضرورت اس وقت پڑتی ہے جب شدید جلن ہو نہ کہ عام اخراج کے ہمراہ عام جلن اور دکھن بلکہ حد درجہ شدید جلن اور پر درد شہوت موجودہ ہو۔ نعوذ سوزاکی ہو۔ پیپ دار اخراج یا خونی اخراج ہو کینتھرس کی ضرورت اس وقت بھی ہو گی جب سوزاک کو انجکشنوں سے دبادیا گیا ہو اور سوزاک نے مثانہ کی گردن پر قبضہ جمالیا ہو۔ اب چند باتیں تعلق دار ادویات کے بارے میں بھی ہو جائیں کینابس سٹائیوا کینتھرس سے بہت مماثلت رکھتی ہے خاص طور پر پیشاب کی نالیوں کے مظاہر میں کینابس سٹائیوا میں بھی پیشاب کی نالی سے زرد پیپ خارج ہوتی ہے کینابس کی ضرورت اس وقت اور بڑھ جاتی ہے جب اخراج پتلا ہو اور پیشاب کرتے وقت جلن اور دکھن ہوتی ہو محسوس ہوتا ہے کہ کینابس سٹائیوا میں جلن اور دکھن زیادہ ہے جبکہ کینتھرس میں جلن کٹن اور مروڑ۔۔ حشفہ کا رنگ گہرا سرخ اور حشفہ سوجا ہوا ہوتا ہے ممکن ہے نعوذ سوزاکی بھی موجود ہو۔

کینابس سٹائیوا ہو سکتا ہے کہ گردوں کے حاد ورم میں بھی فائدہ مند ثابت ہو لیکن گردوں کے عمومی امراض میں کام نہ آئے گی پھر بھی کینابس سٹائیوا گردوں میں کھچاؤ دار درد پیدا کرتی ہے جو بڑھ کر جنگاسہ کے غدودں تک جاتے ہیں جن کے ہمراہ متلی اور پیٹ کے اوپری حصے میں پریشانی کا احساس ہوتا ہے۔

کینابس انڈیکا۔ ایشیائی ممالک میں بہت استعمال کی جاتی ہے اور دماغ پر عجیب وغریب اثرات مرتب کرتی ہے اثرات میں کینابس انڈیکا اوپیم سے بڑھ کر ہے کینابس انڈیکا کے دماغی اظہار کے دو مرکزی نقاط فاصلے کا سراب اور وقت کا مغالطہ ہیں وقت اور فاصلے کی پہچان غلط ہو جاتی ہے وقت اور فاصلہ بہت زیادہ بڑھا ہوا لگتا ہے۔ مثال کے طور پر مریض آپ سے کہے گا کہ وہ بھوکا ہے اور اس نے چھ ماہ سے کچھ نہیں کھایا حالانکہ جن برتنوں میں اس نے کھانا کھایا ہو گا وہ اس کے پاس پڑے ہونگے یا کھڑکی میں کھڑا ہو کر چند فٹ دور اشیاء کو کئی گز دور بتائے گا لیکن اس وقت ہمیں کینابس انڈیکا کی پیشاب کی علامات درکار ہیں یہ علامات

کینتھرس سے مماثلت رکھتی ہیں اور جب نعوذ سوزاکی موجود ہو تو کینابس انڈیکا سوزاک کی سرفہرست دوا ہے۔

کینابس انڈیکا کے گردوں کے امراض میں ہنستے وقت گردوں میں درد چبھن جلن ہوتی ہے خون میں پیشاب کا زہر پھیل جاتا ہے اور سر میں شدید درد ہوتا ہے ایسا احساس ہوتا ہے کہ سر کی چوٹی کھل رہی ہے اور بند ہو رہی ہے اگر ہذیان ظاہر ہو جائے تو وقت اور فاصلے کا مغالطہ بہت بڑھا ہوا ملے گا جس کا میں پہلے ہی ذکر کر چکا ہوں۔ ایکوی زیٹم ہائی میل پانی میں اگنے والا پودا ہے اس میں سلی سک ایسڈ کی بڑی مقدار ہوتی ہے یہ دوا بھی کینتھرس کی مانند گردوں اور مثانے پر اثرانداز ہوتی ہے لیکن اس میں کینتھرس کی نسبت مروڑدار درد کم اور پیشاب میں خون بھی کم آتا ہے پیشاب میں جلن بھی کم ہوتی ہے اور پیشاب میں جھلی کے ٹکڑے بھی نہیں ہوتے جب پیشاب میں بلغم موجود ہو تو کینتھرس کی بجائے ایکوی زیٹم استعمال کی جائے۔ پیشاب کرنے کے بعد مثانہ پر حس ہو جاتا ہے مثانہ میں دکھن اور شدید بوجھل درد ہوتا ہے پیشاب کرنے کی مسلسل خواہش بنی رہتی ہے کبھی کبھار مثانہ میں پھلاوٹ کا احساس بھی ہوتا ہے کثیر مقدار میں پیشاب آتا ہے پیشاب کرتے وقت پیشاب کی نالی میں جلن دار درد ہوتے ہیں۔ ایکوی زیٹم بول بستری کو بہت کامیابی سے شفایاب کر دیتی ہے جب مثانہ میں جلن بھی موجود ہو۔ خاص طور پر عورتوں میں جب پیشاب میں خون اور البومن بھی موجود ہو تو بہت کامیاب دوا ہے۔

لائی نیریا ایک اور دوا ہے جو بول بستری پیدا کرتی ہے اور شفاء بخش بھی ثابت ہوتی ہے جب بار بار پیشاب کرنے کی درد بھری خواہش موجود ہو اور مریض رات کو بار بار اٹھ کر پیشاب کرتا ہو۔ یوپے ٹوریم پر پیورم بھی ایکوی زیٹم سے مماثل ہے جب عورتوں کے مثانہ میں جلن ہو ان حالات میں انگلینڈ کے ڈاکٹر رچرڈ ہیوز نے اس دوا کو استعمال کیا یہ دوا بھی بار بار اور دردناک پیشاب کی خواہش پیدا کرتی ہے یا تو پیشاب کثیر مقدار میں آتا ہے یا بہت کم اور پیشاب کا رنگ گہرا ہوتا ہے پیشاب میں بلغم شامل ہوتا ہے۔

پیٹرو سلینیم (اجمود کی ایک قسم) کی نمایاں علامت بار بار یکدم پیشاب کرنے کی ناقابل مزاحمت خواہش ہے مریض اگر بچہ ہو تو اچانک پیشاب کرنے کی خواہش کرے گا اور اگر اس کو فوری طور پر پیشاب نہ کرایا جائے تو بچہ درد کی وجہ سے اوپر نیچے کودے گا۔ آپ دیکھیں گے کہ سوزاک میں پیٹرو سلینیم فائدہ مند ثابت ہو گی جب اس کی مخصوص علامت اچانک پیشاب کی حاجت اور پیشاب کا قطرہ قطرہ کر کے نکلنا موجود ہو گی۔ کینتھرس۔ مرک۔ کینابس انڈیکا سب ادویات میں پیشاب کرنے کی اچانک خواہش کا پیدا ہونا موجود ہے۔ لیکن یہ خواہش سب ادویات سے بڑھ کر پیٹرو سلینیم میں موجود ہے۔ کلیمیٹس ایریکٹا کا انتخاب اس وقت کیا جاتا ہے جب پیشاب میں آؤں یا بلغم موجود ہو مگر پیپ موجود نہ ہو اور پیشاب دفعتاً جوش سے خارج ہو۔ یا مریض کو پیشاب کرنے کے لئے بہت دیر انتظار کرنا پڑے اور پیشاب کے صرف چند قطرے خارج ہوں پیشاب کی نالی میں زبردست جلن اور کٹن ہو جس کے بعد کثیر مقدار میں بغیر درد پیشاب خارج ہو۔ کلیمٹیس کا خیال سوزاک کی ابتدا میں بھی آنا چاہیے جب پیشاب کی نالی سوج کر پیشاب میں رکاوٹ پیدا ہو گئی ہو۔

کونیم مثانہ اور پیشاب کی نالیوں کے امراض میں اس وقت فائدہ مند ثابت ہوتی ہے جب پیشاب میں پیپ آرہی ہو نہیں تو یہ بھی کلیمٹیس کی مانند ہے اس میں بھی پیشاب دفعتاً جوش سے خارج ہوتا ہے اور پیشاب کرنے کے بعد کاٹنے والے درد ہوتے ہیں کھڑا ہو کر پیشاب کرنے سے پیشاب آسانی سے آتا ہے (سارسپریلا) ڈوری فورا بچوں کی پیشاب کی نالی کی سوزش میں کام آتی ہے وہ بچے جن کی عمر ۱۰ سال ہو اور سوزش کی وجہ بیرونی خراش ہو ایسے مریضوں کے لئے ہانیوسائمس کو بھی ذہن میں رکھیں۔

کبھی کبھار سوزاک میں کیپسیکم کی ضرورت بھی پڑے گی خاص طور فربہ اشخاص کے سوزاک میں جن کے پٹھے ڈھیلے ہوں یا ایسے فربہ افراد جو سست الوجود ہوں سوزاکی اخراج گاڑھا زرد ہو مریض مجری البول میں ڈنگ دار درد کی شکایت کرتا ہو اور پیشاب کرنے کے بعد چبھن دار درد کی شکایت کرتا ہو۔

کوپے وا پیشاب کی نالی کی سوزش (URETHRITIS) پیدا کرتی ہے مثانہ کی گردن اور پیشاب کی نالی میں جلن ہوتی ہے سوزاک کا مواد دودھیا رنگ اور کاٹ کرنے والا ہوتا ہے مجری البول سوجا ہوا اور اس میں ایسی دکھن ہوتی ہے جیسے زخمی ہو۔

کیوبیبا پیشاب کی نالی میں جلن اور پیشاب کرنے کے بعد پیشاب کی نالی میں سکڑاؤ پیدا کرتی ہے اس کا اخراج بلغمی ہوتا ہے دونوں ادویات کوپے وا اور کیوبیبا اس وقت فائدہ مند ہوتی ہیں جب سوزش کی وجہ سے مثانہ کی جھلی موٹی ہو گئی ہو لیکن کسی بھی دوا کا اتنا زبردست عمل نہیں ہے جتنا کہ کینتھرس کا ہے۔

تھوجا میں بار بار سوزاک ہو جانے کی علامات ملتی ہیں مریض کو لگاتار پیشاب کی خواہش بنی رہتی ہے۔ اور یہ خواہش بہت شدید ہوتی ہے مریض خونی پیشاب کے چند قطرے خارج کر سکتا ہے اگر یہ چند قطرے خارج نہ ہوں تو زبردست کھجلی ہوتی ہے سوزاکی اخراج پتلا اور سبزی مائل ہوتا ہے اعضائے تناسل اور مقعد کے گرد مسے نکل آتے ہیں رات کو دردناک شہوت آگھیرتی ہے (نعوذ سوزاکی) جس کی وجہ مریض کی نیند اچاٹ ہو جاتی ہے یعنی مریض جاگ جاتا ہے۔ کینتھرس میں نعوذ پیشاب میں رکاوٹ پیدا کرتا ہے مگر تھوجا میں ایسا نہیں ہے۔

سوزاک میں ارجنٹم نائٹریکم کینابس انڈیکا کی پیروی کرتی ہے جب سوزاکی اخراج پیپ دار ہو پیشاب کی نالی سوجی ہوئی اور دکھتی ہو۔

مرک سال اور مرک کار اس وقت مدد کرتی ہیں جب سوزاکی اخراج کا رنگ سبز پیپ دار ہو اور مرض میں رات کے وقت اضافہ ہو جاتا ہو مرک کار مروڑ جلن اور سوجن پیدا کرتی ہے یوں یہ کینتھرس کے بہت زیادہ قریب ہے مجری البول بہت سرخ ہوتا ہے مرک سال میں پیشاب کرتے وقت کینتھرس سے بھی زیادہ جلن ہوتی ہے۔

چما فیلا مثانہ کے نزلہ میں فائدہ مند دوا ہے اس نزلہ کی وجہ پتھریاں ہوتی ہیں رات کو بار بار پیشاب آتا ہے کمزوری بہت ہوتی ہے تیز چبھن درد مثانہ کی گردن سے شروع

ہو کر مجری البول تک آتے ہیں مثانہ کی گردن میں جلن کے لئے آپ بہت ساری ادویات استعمال کر سکتے ہیں میں چند ادویات کا ذکر کروں گا۔

اری جیرون۔ خون یا خون کے بغیر پیشاب

پلساٹیلا۔ جب پیشاب کرنے کے بعد کاٹنے والے درد ہوں اور مقام جھانٹ پر دباؤ ہو اور دکھن ہو۔ فیرم فاس کا مریض جتنی دیر کھڑا رہے گا علامات میں اضافہ ہو گا مگر پیشاب کرنے سے افاقہ ہوتا ہے ایپپی جیا۔ کوپے وا۔ ایپس کا مطالعہ بھی کیا جانا چاہیے خاص طور پر عمر رسیدہ مستورات کے ضمن میں کوپے وا کا مطالعہ بہت ضروری ہے۔

کیپسیکم میں مثانہ کی گردن پر تشنجی سکڑاؤ اور کاٹنے والے درد ہوتے ہیں مرکیورس ایسی ٹیکس میں جب پیشاب ختم ہو جائے تو بالکل نیٹرم میور کی مانند کاٹنے والے درد ہوتے ہیں۔

ڈجی ٹیلس کے مریض کو بستر پر لیٹنے سے افاقہ ہوتا ہے کیونکہ لیٹ جانے سے مثانہ کی گردن پر بوجھ کم ہو جاتا ہے۔

سلفر سوزاک کے بقایا جات کو ختم کرتی ہے۔

آئی پومیا نیل جو کہ مارننگ گلوری کی ایک قسم ہے (نیلوفر) اس کو بطور دوا ڈاکٹر جیکب جینز نے گردے کی پتھری کے لئے استعمال کیا تاکہ پتھری گردے سے نکل کر مثانے میں آجائے علامات درج ذیل تھیں۔ گردوں میں شدید کاٹنے والے درد جو پوری پیشاب کی نالی میں جاتے ہوں یا جس گردے میں درد ہو صرف اسی پیشاب کی نالی میں جاتے ہوں دوسری ادویات سے ممتاز کرنے والی علامت یہ ہے کہ درد گردہ کی وجہ سے متلی میں اضافہ ہو جاتا ہے۔

ہائیڈرنجیا۔ جب گردوں میں شدید درد ہو جس کی وجہ پتھری یا ریگ کا اخراج ہو۔ سارسپریلا۔ جب بچوں کے گردوں میں پتھری ہو اور بچے پیشاب کرنے کے بعد چیختے چلاتے ہوں اور ان کے لنگوٹ پر بھورے رنگ کی ریگ نظر آتی ہو۔ اوسی مم۔ گردوں میں

درد اور خون آتا ہو اور پیشاب میں پر یرابر یوا کی مانند نہ صرف اینٹ کے رنگ کی ریگ آتی ہو بلکہ خون کی معقول مقدار خارج ہو رہی ہو اوسی مم خاص طور پر دائیں جانب کی دوا ہے ٹیری بن تھینا بھی گردوں پر کینتھرس کی مانند عمل کرتی ہے لیکن یہ دوا کینتھرس سے مختلف ہے ٹیری بن تھینا کا پیشاب سیاہی مائل دھوئیں کے رنگ کا ہوتا ہے کیونکہ پیشاب میں خون کی آمیزش ہوتی ہے جس کی وجہ گردوں میں اجتماع خون ہوتا ہے۔

کاچلیر یا آر موریسیا۔ ایک قیمتی دوا ہے یہ دوا مجری البول میں پیشاب کرتے وقت اور پیشاب کرنے کے بعد جلن اور کٹن پیدا کرتی ہے اور پیشاب رک رک کر آتا ہے پیشاب کو اگر رکھ دیا جائے تو جیلی کی مانند گاڑھا ہو جاتا ہے۔ ہمارے پاس ایک اور دوا یوواارسی ہے جب مثانہ میں پتھری ہو اس کی پیشاب کی نالی کی علامات میں اس کے مقابلہ کی کوئی دوا نہیں ہے جب مثانہ میں پتھری ہو پیشاب میں جلن کٹن اور پیشاب جلتا ہوا خارج ہوتا ہو پیشاب کی دھار یکدم رک جاتی ہو جیسے کہ پتھری راہ میں آگئی ہو جب پیشاب خارج ہو تو یہ رسے دار ہوتا ہے کیونکہ پیشاب میں بلغم اور خون شامل ہوتا ہے یہ دوا پیشاب کی نالی کی دیواروں کی سوزش دور کرتی ہے اور اس وقت تک افاقہ مہیا کرتی ہے جب تک اپریشن کر کے پتھری نہ نکال لی جائے پر یرابر یوا اس سے مماثل دوا ہے پتھری کے لئے بہترین ہے جب مریض ہاتھوں اور پاؤں کے بل ہو کر پیشاب کرتا ہو زبردست مروڑ پڑتا ہو اور پیشاب قطرہ قطرہ کر کے خارج ہوتا ہو درد گردوں سے شروع ہو کر جنگاسہ میں جاتے ہوں حتیٰ کہ درد پاؤں تک چلے جاتے ہوں پیشاب میں یورک ایسڈ کی کثیر مقدار خارج ہوتی ہو اور پیشاب میں خون بھی شامل ہو۔ پر یرا بر یوا ہمیں بربرس ولگیرس کی یاد دلاتی ہے بربرس اس وقت فائدہ مند ہوتی ہے جب گردے متاثر ہوں اور گردوں میں تیز چبھن دار درد ہوتے ہوں درد گردوں سے ہر جانب پھیلتے ہوں خاص طور پر نچلی جانب اور آگے کی جانب پورا پیڑو درد سے بھر جاتا ہو۔ درد رانوں اور کولہوں میں جاتے ہیں جب پیشاب خارج ہوتا ہے تو پیر یرابر یوا سے زیادہ کیچڑ نما ہوتا ہے۔ پیشاب میں چکنی مٹی کے گارے کی مانند تہ نشین ہوتے ہیں اس کا ظاہری رنگ زرد اور گدلا ہوتا ہے۔

بربرس ولگیرس اس وقت بہت فائدہ مند دوا ہے جب حوض گردہ یا پیشاب کی نالی میں پتھری موجود ہو۔اب آپ دونوں ادویات کا فرق پہچان چکے ہوں گے پریرا بریوا کا درد رانوں میں جاتا ہے اور بربرس کا درد جنگاسہ اور کولہے میں جاتا ہے جب پیشاب قطرہ قطرہ آرہا ہو تو آپ کو کیمفر کی ضرورت پڑ سکتی ہے لیکن کیمفر کی ضرورت اس وقت پڑے گی جب کینتھرس کو بے تحاشہ استعمال کیا گیا ہو اور اس کے نتیجے میں پیشاب قطرہ قطرہ آرہا ہو۔

جب گردوں کی علامات کینتھرس کی وجہ سے پیدا ہوئی ہوں تو چند مریضوں میں آپ کو کیمفر کی بجائے کالی نائٹریکم کی ضرورت پڑے گی۔

ایپس بھی کینتھرس کے استعمال سے پیدا ہونے والی مثانہ کی سوزش (CYSTITIS) کو دور کرنے کی صلاحیت رکھتی ہے۔

ایکونائٹ گردوں کے امراض کی ابتدا میں موزوں ہے جب کہ بلا تغیر و تبدل ترقی کینتھرس کی جانب جاری ہو پیشاب کرنے کی خواہش پیشاب کی مقدار کم جس کے ہمراہ پریشانی بے چینی اور جسمانی درجہ حرارت بہت بڑھا ہوا ہو بخار ہو اور علامات کینتھرس کی علامات سے یکسر مختلف ہوں۔

جس طرح کینتھرس بافتوں پر اثرانداز ہوتی ہے اور سوزش پیدا کرتی ہے اسی طرح کینتھرس دماغ میں بھی سوزش پیدا کرتی ہے کیونکہ اکثر اوقات مریض تند خو ہوتا ہے مریض کو غصے کے دورے پڑتے ہیں مریض اپنے کپڑے پھاڑ لیتا ہے جو مریض کے قریب آئے اس کو کاٹ لیتا ہے مریض کتے کی مانند بھونکتا ہے اسی طرح چمکدار اشیاء علامات میں اضافہ کرتی ہیں جیسے کہ پانی کے گلاس کو دیکھنا یا شیشہ دیکھنا۔ یہ علامات ہائیڈروفوبیا کی علامات سے بہت مماثلت رکھتی ہیں اور یہ علامات یہ اشارہ بھی کرتی ہیں کہ زچگی کی اینٹھنوں اور دماغ کی سوزش میں بھی کینتھرس کو استعمال کیا جا سکتا ہے آنکھیں چمکدار پتلیاں بڑی حد تک پھیلی ہوئی چہرہ زرد یا زردی مائل چہرے سے ایسا ظاہر ہو کہ بہت گہری تکلیف ہے ان علامات سے ظاہر ہوتا ہے کہ دماغ کی سوزش یا دماغ کی جھلیوں کی سوزش موجود ہے اگرچہ یہ تمام علامات تو نہیں مگر

علامات کی اکثریت بیلاڈونا سے مماثلت رکھتی ہے بیلاڈونا میں پانی برداشت نہیں ہوتا کینتھرس اور بیلاڈونا کا فرق مریض کے چہرے سے ظاہر ہوتا ہے۔ بیلاڈونا کا چہرہ چمکدار سرخ اور عروق دمویہ میں دھڑکن ہوتی ہے جبکہ کینتھرس کا چہرہ زردی مائل یا زرد ہو اور چہرے پر جھریاں ہوتی ہیں مریض کے چہرے سے شدید تکلیف کا اظہار ہوتا ہے جب کینتھرس مظہر دوا ہو تو پیشاب کرتے وقت درد اور پیشاب قطرہ قطرہ آتا ہے۔

کیمفر اور آرسنک بھی کینتھرس کی نزدیکی رشتہ دار ہیں ان تینوں ادویات میں پریشانی بے آرامی اور مریض کے چہرے سے دکھ کا اظہار ہوتا ہے جس سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ مرض کی شدت کیا ہے اور اس جانب اشارہ بھی ہے کہ قوت حیات ڈوبتی جا رہی ہے شدید سوزشوں میں آرسنک کینتھرس سے قریبی مماثلت رکھتی ہے۔۔ زبردست جلن۔ پیاس۔ دکھ اور آخر کار ہمت کا جواب دے جانا (COLLAPSE) جب خون میں یوریا کی مقدار بڑھ جائے تو دونوں ادویات کام آتی ہیں تاہم آرسنک میں فاسد نفسانی خواہش نہیں ہوتی اور آرسنک کے ہذیان میں اپنے اعضاء کو کاٹ دینے کی خواہش یا خودکشی کا میلان ہوتا ہے مریض کو موت کا خوف ہوتا ہے بے آرامی اکثر بے ہوشی سے بدلتی رہتی ہے۔

کیمفر بھی کینتھرس کی مانند ہذیان مالیخولیا۔ نفسانی پاگل پن۔ شہوت پرستی۔ پیشاب میں رکاوٹ پیشاب کا قطرہ قطرہ آنا اندرونی جلن بیرونی ٹھنڈک اجتماع خون یا اندرونی اعضاء میں سوزش جیسے کہ دماغ معدہ مثانہ وغیرہ۔ کیمفر قوت حیات کا ہمت ہار جانا (نزع کی حالت) اور ٹھنڈک پیدا کرتا ہے آخری علامات کیمفر کی نمایاں ترین علامت ہے۔ اکساہٹ کی علامات کیمفر کا رد عمل ہیں لیکن کینتھرس میں اس کے بر خلاف اکساہٹ کے اثرات ہیں جبکہ ٹھنڈک کینتھرس کے طویل استعمال کا رد عمل۔ عملی طور پر آپ خود فیصلہ کر سکتے ہیں کیمفر میں ہذیان مالیخولیا اور تشنج موجود ہے جب ٹھنڈک اور زبردست تھکاوٹ موجود ہو تو اس کی خاص وجہ ابھاروں کا دب جانا ہوتا ہے۔ ہم جانتے ہیں کہ کینتھرس لعاب دار جھلیوں میں شدید سوزش پیدا کرتی ہے جیسی سوزش جلد پر پیدا کرتی ہے کینتھرس حلق کی سوزش میں مظہر دوا ہوتی ہے

جب سوزش خناق کی مانند ہو حلق میں شدید جلن اور کھردرے پن کا احساس ہو حلق اور حنجرہ میں سکڑاؤ کا احساس ہو کہ اگر پانی پینے کی کوشش کی جائے تو حلق بند ہو جائے گا حتی کہ پانی پینے سے مثانہ کی علامات میں اضافہ ہو جاتا ہے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ پانی کی آواز یا پانی کو دیکھنے سے نگلنے والے پٹھوں میں سکڑاؤ پیدا ہو جاتا ہے۔ کینتھرس کو خناق میں بہت کامیابی سے استعمال کیا گیا جب حلق کی درج بالا علامات کے ہمراہ کینتھرس کی پیشاب کی علامات موجود تھیں اور مریض بہت کمزور تھا۔

بیلاڈونا میں بھی حلق میں رکاوٹ کا احساس موجود ہے۔ مائع اشیاء نگلتے وقت اس احساس میں اضافہ ہو جاتا ہے حلق میں شدید سوزش ہوتی ہے لیکن جلن بہت کم ہوتی ہے اور آبلے بھی نہیں ہوتے آبلے کینتھرس (سپین کی مکھی) کی خصوصیت ہیں حلق کی علامات میں کینتھرس سے درج ذیل ادویات سے بہت زیادہ مماثلت رکھتی ہے۔ مرکیورس کروسی وس۔ آرسنک۔ آرم ٹری فائلم۔ ڈائی فن بیکیا۔ اور کیپسیکم۔ سب سے پہلی مماثلت مرک کار سے ہے اور اس کی نمایاں علامات فیصلہ کن ثابت ہوتی ہیں اگرچہ مرک کار زبان کی سوجن پیدا کرتی ہے زبان پر دانتوں کے نشانات بن جاتے ہیں زبان پر گہرے زخم بن جاتے ہیں جب کہ کینتھرس کی خاصیت آبلے پیدا کرنا ہے۔

آرم ٹری فائلم میں منہ کے کنارے اور زبان کے کنارے پھٹ جاتے ہیں زکام تیزابی ہوتا ہے اور تھوک خراش پیدا کرتا ہے ڈائی فن بیکیا منہ میں آبلے اور جلن پیدا کرتی ہے (منہ کا آکلہ) کیپسیکم جلن دار آبلوں کو افاقہ مہیا کرتی ہے منہ اور حلق سوجا ہوا ہو رنگت سیاہی مائل ہو حلق میں سکڑاؤ کا احساس ہو زخم ہموار ہوں نگلتے وقت تکلیف میں اضافہ ہو سنابار سرخ بخار میں بھی استعمال کی جاتی ہے لیکن جو بلغم خارج ہوتا ہے گندہ زرد اور رسے دار ہوتا ہے حلق میں خشکی کا احساس ہوتا ہے مریض رات کو جاگتا ہے۔

ایپس کینتھرس سے منہ اور حلق کی سرخ بادہ کی علامات میں اور خناق میں کچھ مماثلت رکھتی ہے لیکن ایپس میں کمزوری ابتداء میں ہوتی ہے جبکہ کینتھرس کی کمزوری آخر

میں واقع ہوتی ہے۔

کینتھرس غذا کی نالی اور معدہ میں سوزش پیدا کرتی ہے علامات بالکل وہی ہوتی ہیں جن کا ذکر پہلے کیا جا چکا ہے کھر دراپن۔ زبردست پیاس پینے سے نفرت اور قے۔ کینتھرس پیچش میں بھی استعمال کی جا سکتی ہے جب پاخانہ خون آمیز اور کیچڑ نما ہو جس میں انتڑیوں کے ٹکڑے بھی شامل ہوں حالانکہ مجھے یقین ہے کہ یہ ٹکڑے انتڑیوں کے نہیں ہوتے بلکہ یہ ریشہ دار بناوٹیں ہوتی ہیں جو سوزش کے نتیجے میں پیدا ہوتی ہیں نمایاں علامت مروڑ ہے مروڑ کے ہمراہ پیشاب کی کمی بھی موجود ہوتی ہے شکم میں قولنج کی مانند درد ہوتا ہے درد مریض کو دہرا کر دیتے ہیں درد پکڑنے والے کاٹنے والے جلن دار اور ادھر ادھر ہوتے ہیں پیچش میں کینتھرس سے مماثل کی ادویات ہیں ان میں سے ایک دوا کالوسنتھ ہے جس کے درد مریض کو دہرا کر دیتے ہیں پاخانہ خونی اور کیچڑ نما ہوتا ہے کھانے یا پینے سے اضافہ ہوتا ہے دونوں ادویات میں آنتوں کے کھرچے جانے کا احساس موجود ہے کالوسنتھ میں شکم کو دبانے پاخانہ آنے اور دہرا ہونے سے افاقہ ہوتا ہے۔ دونوں ادویات کو پتھالوجی کی نظر سے دیکھا جائے تو کالوسنتھ میں اعصابیت نمایاں ہوتی ہے جب کہ کینتھرس میں سوزش کا غلبہ ہوتا ہے۔

کالچیکم ایک اور دوا ہے جو کینتھرس سے مماثل ہے اس میں شکم ہوا سے پھولا ہوا ہوتا ہے پاخانہ میں جیلی کی مانند سفید ڈلے خارج ہوتے ہیں پاخانہ کرنے کے بعد مروڑ پڑتے ہیں اور مقعد میں درد ہوتا ہے جس سے مریض بہت دکھ اٹھاتا ہے پاخانہ کرنے کے دوران سے بھی زیادہ دکھ۔ ایک اور مماثل دوا کیپسیکم ہے جو کہ مرطوب موسم میں پیدا ہونے والی پیچش کی دوا ہے خاص طور پر موٹے اور پلپلے اشخاص کے لئے موزوں ہے معمولی سی سرد یا گرم ہوا کا جھونکا دوروں میں اضافہ کر دیتا ہے پانی پینے سے درد میں اضافہ اور کپکپی طاری ہو جاتی ہے۔

آپ دیکھیں گے کہ سلفر مزمن امراض یا ثابت قدم امراض میں کام آنے والی دوا ہے خاص طور پر جب ایک پاخانہ سے دوسرے پاخانہ تک مقعد میں مروڑ جاری رہیں جیسا کہ

نکس وامیکا کی علامت ہے یا جب خون اور مروڑ بند ہو چکے ہوں مگر پاخانہ کیچڑ نما اور بار بار اچانک پاخانہ کرنے کی خواہش موجود ہو۔ زنکم سلفیوریکم نے کئی بار پیچش کے مزمن مرض کو شفایاب کیا ہے شکم کے اطراف درد ہوتا ہے قرین قیاس ہے کہ درد بڑی آنت میں ہوتا ہے۔

کالی بائی کرام کینتھرس کی پیروی کرتی ہے جب ابھی انتڑیوں کے ٹکڑے پاخانہ میں خارج ہو رہے ہوں اور اخراجات جیلی کی مانند ہوتے جا رہے ہوں۔

اب میں کینتھرس کے آلات تناسل پر اثر کی بابت بیان کروں گا کینتھرس خواہش نفسانی میں تحریک پیدا کرتی ہے اور ہم بستری کی شدید خواہش پیدا ہوتی ہے شدید شہوت پیدا ہوتی ہے کہ شدید خیزش پیدا ہو جاتی ہیں حتیٰ کہ ہم بستری کے بعد بھی ایستادگی میں کمی واقع نہیں ہوتی۔ نعوذ سوزاکی میں بھی کینتھرس طلب کی جاتی ہے بے قابو شہوت میں بھی کینتھرس کی جانب اشارہ ملتا ہے خواہ اس کی وجہ دماغی امراض ہوں یا نہ ہوں۔

کینتھرس کی خیزش کا مقابلہ پکرک ایسڈ سے نہیں کیا جانا چاہیئے کیونکہ پکرک ایسڈ کی خیزش کے ہمراہ ریڑھ کا مرض شامل ہوتا ہے جیسا کہ (MYLITSIS) حرام مغز یا ہڈی کے گودے کی سوزش دماغی پردوں کا ورم (Menengitis) چال میں لڑکھڑاہٹ (Locomotor Ataxia) وغیرہ نعوذ اتنا شدید ہوتا ہے کہ جیسے آلہ تناسل پھٹ جائے گا۔ کینتھرس زنانہ اعضاء تناسل پر بھی عمل کرتی ہے اور عورتوں میں شدید خواہش نفسانی پیدا کرتی ہے ایسی علامات موجود ہوں تو بہت فائدہ مند دوا ہے۔

کینتھرس کو ہم دردزہ میں بھی استعمال کر سکتے ہیں اس میں یہ خاصیت موجود ہے کہ یہ رحم میں سے آنول اور دوسری غیر ضروری اشیاء کو نکال دیتی ہے جب رحم میں آنول رہ گئی ہو تو اس کو نکالنے کے لئے بھی کینتھرس کو استعمال کیا جا سکتا ہے خواہ بچے کی پیدائش کے بعد ہو یا حمل ضائع ہونے کے بعد ہو۔

کینتھرس سرخ بادہ میں بھی فائدہ مند دوا ہے خاص طور پر ایسا سرخ بادہ جس میں آبلے ہوں سرخ بادہ ناک سے شروع ہو خواہ اس کے ہمراہ آبلے ہوں یا نہ ہوں اس کے بعد

سرخ بادہ ایک گال پر یا دوسرے گال پر پھیل جاتا ہے آبلے پیدا ہو جاتے ہیں جب یہ آبلے پھٹتے ہیں تو ان میں سے خراش دار مواد خارج ہو تا ہے۔ گریفا ئٹس کا سرخ باد بھی ناک سے شروع ہو تا ہے لیکن گریفا ئٹس مزمن سرخ باد میں فائدہ مند دوا ہے۔

کینتھرس کو جل جانے میں بھی یاد رکھا جائے درد اور جلن دور کرنے میں یہ دوا اپنا ثانی نہیں رکھتی اور جلی ہوئی جگہ کی بہت جلد مرمت کر دیتی ہے اندرونی طور پر دوا کی طاقتیں کھلائی جائیں اور بیرونی طور پر دوا کا لوشن لگایا جائے اگر فوری طور پر دوا کا لوشن جلی ہوئی جگہ پر لگا دیا جائے تو ممکن ہے کہ آبلے پیدا ہی نہ ہوں۔

جل جانے میں آپ کو چاہیے کہ آپ ساپو سوڈا۔ سوڈا بائی کارب۔ آرسنک اور کار بالک ایسڈ کے ساتھ کینتھرس لوشن کا موازنہ کریں کاربالک ایسڈ اس وقت فائدہ مند ثابت ہوتی ہے جب جلی ہوئی پر جگہ پر زخم بن جائیں۔

لیکچر نمبر ۸

HYMENOPTERA

گرہ دار کیڑے

گرہ دار کیڑوں کے گروہ سے ہم نے ایپس میلی فیکا۔ ویسپا کرابرو۔ فارمیکا روفا اور بمبس ادویات تیار کی ہیں۔ ان کیڑوں کے زہر کے مقامی اثرات جانے پہچانے ہیں ان کے کاٹنے سے جلد سوج جاتی ہے جلن دار درد ہوتا ہے یہ بھی ممکن ہے کہ اس جگہ کا گوشت مردار ہو جائے۔

اگر کسی زود حس فرد کو اس زہر کی بڑی مقدار کا انجکشن لگا دیا جائے تو یہ عام علامات پیدا ہو سکتی ہیں بے ہوشی۔ تھکاوٹ۔ سردی اور ٹھنڈک شدید بے آرامی بے حسی اور حتیٰ کہ موت بھی واقع ہو سکتی ہے۔

خاص قسم کی چیونٹیوں کے ڈنگ (فارمیکا۔ دیمک نہیں) جو کہ عصبی پردار پتنگا ہے۔ ان میں ایسا زہر ہوتا ہے جس کو فارمک ایسڈ کہا جاتا ہے یہ زہر سوزش آفرین تیزاب ہے۔ یہ تیزاب بچھو بوٹی کے غدودوں کے بالوں میں بھی پایا جاتا ہے۔ چند رینگنے والے کیڑوں (Catterpillars) اور تارپین کے پرانے تیل میں بھی پایا جاتا ہے۔

ایپس میلی فیکا (شہد کی مکھی)

ایپس میلی فیکا دوا کے دو نام ہیں ہر نام طریقہ کار کی وجہ سے رکھا گیا ہے۔ یا تو ایپس

میلی فیکا یعنی شہد کی مکھی یا ایپس ایم وائرس (یعنی شہد کی مکھی کا زہر) اصل دوا درج ذیل طریقہ سے بنائی گئی ہے گھنٹی نما جار کے نیچے سفید پلیٹ رکھی جاتی ہے جار میں ایک سوراخ ہوتا ہے جس میں چھڑی داخل کی جاسکتی ہے جار میں سینکڑوں کی تعداد میں شہد کی مکھیاں بھر دی جاتی ہیں چھڑی سے شہد کی مکھیوں کو چھیڑ کر غصہ دلایا جاتا ہے تاکہ وہ جار اور پلیٹ پر غصے میں ڈنگ ماریں چند لمحوں بعد مکھیوں کو آزاد کر دیا جاتا ہے جار اور پلیٹ پر سینکڑوں کی تعداد میں دھبے دیکھے جاسکتے ہیں ان دھبوں پر الکحل ڈالی جاتی ہے اور یوں شہد کی مکھی کا طاقتور زہر حاصل کیا جاتا ہے یہ ایپس ایم وائرس ہے دوسرے طریقہ کار میں شہد کی پوری مکھی کو استعمال کیا جاتا ہے اور اس کی طاقتیں اٹھائی جاتی ہیں یوں ہمیں ایپس میلی فیکا دوا ملتی ہے۔ دونوں ادویات کی علامات علیحدہ نہیں کی گئیں۔

ایپس میلی فیکا ہماری کتاب الادویہ میں انمول اضافہ ہے علامات کو سمجھنے کے لئے آئیں ہم اس کے زہریلے اثرات کا مشاہدہ کریں اگر ہم ہاتھ پر شہد کی مکھی سے کٹوا لیں تو مکھی کے کاٹنے کے بعد اس جگہ تیز چبھن دار یا جلن دار درد شروع ہو جائے گا جگہ سوج جائے گی اور شدید دکھن ہو گی جہاں مکھی نے کاٹا ہو گا وہ جگہ ایسے محسوس ہو گی جیسے چھل گئی ہو یا جیسے اس جگہ کو پیٹا گیا ہو سوجن کا رنگ ابتدا میں گلابی ہو گا بہت جلد سوجن پھیل جائے گی اور درد شدید ہو جائے گا جلن اور چبھن دار گولی مارنے کا سا درد بسا اوقات درد دھڑکن دار ہو گا متاثرہ حصے میں گرمی سے جلن اور چبھن میں اضافہ ہو گا۔ ہو سکتا ہے کہ سوجن جلد تحلیل ہو جائے یا جاری رہے اگر سلسلہ جاری رہا تو آپ دیکھیں گے کہ ظاہری گلابی رنگ گہرا ہوتا جائے گا حقیقتاً یہ سرخ باد کے رنگ میں ڈھل جائے گا۔ سوجن کو دبانے سے گڑھا پیدا ہو گا ایسا محسوس ہو گا کہ متاثرہ جگہ میں پانی بھر گیا ہے اگر علاج نہ کیا جائے اور سوجن کو اجازت دے دی جائے تو ممکن ہے کہ گینگرین ہو جائے۔

تجربات بتاتے ہیں کہ جلد کی یا جوف دار جگہ کی علامات ہر اس جگہ موجود ہوں گی جہاں ایپس مظہر دوا ہو گی اسلئے علامات اس لائق ہیں کہ ان کو نمایاں کیا جائے دکھن اور جلن

نمایاں ہوتی ہے چبھن دار درد اور کچلے جانے کا احساس دکھن کا احساس بڑی نفاست سے چھوا جانا بھی ناقابل برداشت ہوتا ہے سوجن بہت جلد بڑھ جاتی ہے جلد کے نیچے سیرم جمع ہو جاتا ہے اور یہ علامت عالمگیر ہے اسلئے ایپس کی پیدا کردہ سوجن سخت نہیں ہوتی لیکن یہ ایسی سوجن نہیں ہے جو ایکونائٹ سے شفایاب ہو جائے نہ ہی یہ ایسی سوجن ہے جس کو بیلاڈونا شفا سے ہمکنار کر سکے کیونکہ بیلاڈونا کی سوجن اچانک پیدا ہو جاتی ہے اور آرام سے غائب ہو جاتی ہے سرخ چمکدار سوجن جس میں دھڑکن دار درد ہوتا ہے یا تو سوجن خود بخود ختم ہو جاتی ہے یا پھر اس میں پیپ پڑ جاتی ہے۔

اس لئے ایپس کی سوجن طاقت ور نہیں ہوتی۔ سفیدی مائل سوجن اور اس کا میلان گینگرین کی جانب ہوتا ہے ایک مریض کو مکھی ہاتھ پر کاٹ گئی تھی مگر اس کو گردن کی پشت پر کاربنکل نکل آیا تھا۔

ایپس کے عمل سے قوت حیات میں خوفناک حد تک کمی ہو جاتی ہے شدید تھکان۔ لیٹ جانے کی خواہش موت کی مانند غشی کا احساس مریض موت کی پیش گوئی کرتا ہے اعصاب کانپنے کا احساس ٹھنڈک اور بے ہوشی خاص طور پر یکدم پھوٹ پڑنے والے امراض میں دل کمزور نبض کمزور نبض غیر محسوس جیسے کلائیوں میں نبض موجود نہ ہو۔

جن مریضوں کو ایپس کی ضرورت ہوتی ہے ان میں سے بہت سوں کے اعصابی نظام میں سوزش موجود ہوتی ہے تاہم ضعف ہمراہ ہوتا ہے۔ مریض برانگیختہ ہوتا ہے اور خوشی سے ناچتا ہے مریضہ شدید قسم کی بدقسمتی پر ایسے ہنستی ہے کہ جیسے اسے بہت بڑی خوشی مل گئی ہو۔ مریضہ بار بار اپنا پیشہ بدلتی ہے اور کسی ایک پیشے پر مستقلاً قائم نہیں رہتی۔

جو علامات بیان کی جا چکی ہیں اس کے نتیجے میں ایپس ایسی دماغی علامات جو ہسٹریا سے مشابہت رکھتی ہوں استعمال کی جا سکتی ہے۔ اضطراب بے آرامی برانگیختگی۔ افسوسناک واقعات پر ہنسی کام کرتے وقت چنچل پن پریشان لڑکیوں میں یہ علامات ایپس کی طلب گار ہوتی ہیں اور ایپس کامیاب رہتی ہے۔ لڑکیاں اشیاء ہاتھوں سے گرا دیتی ہیں اور بے ڈھنگے

طریقے سے بنتی ہیں۔ ان لڑکیوں کی خواہش نفسانی میں بھی شدت ہوتی ہے اور ان کا جھکاؤ حسد کی جانب ہوتا ہے۔

دماغی پراگندگی اور غشی جس کی بابت میں پہلے بیان کر چکا ہوں امراض میں قوت حیات کی کمی کی جانب اشارہ کرتی ہیں جیسے کہ مہلک امراض سرخ بخار خناق۔ ٹائیفائیڈ بخار وغیرہ۔ سکتہ کے دورے کے بعد مکمل بے ہوشی میں جب اوپیم ناکام ہو جائے تو ایپس فائدہ مند ثابت ہوتی ہے۔ سرخ بخار میں جبکہ تیز بخار ہو تو بے آرامی اور ایک قسم کا اعصابی اضطراب ہوتا ہے منہ اور حلق بہت سرخ ہوتا ہے زبان کے کناروں پر آبلے ہوتے ہیں اندرون منہ پھولا ہوا ہوتا ہے منہ کے اندر جلن دار ڈنگ دار درد ہوتے ہیں جیسے کہ جگہ بھاپ سے جل گئی ہو۔ منہ اور حلق میں کھردرے پن کا احساس ہوتا ہے جلد میں سوئیاں چبھتی ہیں حمرہ کے دانے باجرے کے دانوں کی مانند بکھرے ہوتے ہیں جسم کے کسی حصے میں پھولی ہوئی سوجن موجود ہوتی ہے ضعف مرض کی ابتدا میں ہی شروع ہو جاتا ہے ساتھ ہی ساتھ پیشاب کی مقدار کم ہو جاتی ہے تیز بخار ہوتا ہے اور غنودگی ہوتی ہے۔

دماغی جھلیوں کی سوزش میں ایپس نمایاں اہمیت کی حامل دوا ہے جو شفایاب کرتی ہے اس سے کوئی غرض نہیں کہ مرض کا کیا نام ہے جب مریض نیند میں چیخ مارے تو شک پڑ جاتا ہے کہ دماغی جھلی کی سوزش موجود ہے ایسے مریض میں اعصابی بے آرامی کی ابتدا ہوتی ہے اور یہ علامت شہد کی مکھی کے زہر کی نمایاں علامت ہے اور یہی علامت ترقی پذیر ہو کر مخدوش حالات کو جنم دیتی ہے۔ دماغی پردوں کی ٹیوبر کلر سوزش میں یا دماغی پراگندگی میں جب اس کی وجہ خارش کا دبایا جانا ہو یا خارش ترقی نہ کر سکی ہو تو ایپس کی جانب اچھی راہنمائی ہے۔

ہمیں اپنے فائدے کے لئے یہاں ایپس کا موازنہ بیلاڈونا۔ ہیلی بورس۔۔ آرسنک۔ زنکم برائی اوینا۔ سلفر۔ کیوپرم۔ گلونائن۔ لیکسیس۔ رہس ٹاکس۔ ہانیو سائمس۔ نیٹرم میور اور بووستا سے کرنا چاہئے۔

اس میں کوئی شک نہیں کہ جہاں ایپس کی ضرورت ہو وہاں بیلاڈونا استعمال کر لی جاتی ہے اگر معالج تھوڑی سی احتیاط کرے تو دونوں ادویات کا فرق تلاش کر سکتا ہے کیونکہ ایپس کا اضطراب اور پریشانی کم ہوتی ہے جبکہ بیلاڈونا کی دماغی سوزش زیادہ شدید ہوتی ہے۔ بیلاڈونا میں شدید بھراؤ ہوتا ہے اور گردن کی شریانوں میں زبردست پھڑکن ہوتی ہے آنکھیں شدید سرخ ہوتی ہیں اور غنودگی ہوتی ہے جو کہ اچانک خوفزدہ چیخ سے ٹوٹ جاتی ہے لیکن ایپس میں قوت حیات کی شدید کمی ہوتی ہے جبکہ بیلاڈونا میں اتنی کمی نہیں ہوتی۔

اگر مرض سرخ بخار ہے تو حمرہ کے دانے ہموار اور چمک دار سرخ ہوتے ہیں باجرے کے دانوں کی مانند نہیں ہوتے۔ جلد گرم اور چہرہ سرخ ہوتا ہے یا چند مریضوں کا چہرہ زرد لیکن اتنا زرد بھی نہیں اور نہ ہی پھولا ہوا ہوتا ہے جیسا کہ ایپس کی علامت ہے ہو سکتا ہے کہ گردن کے غدود سوجے ہوئے ہوں لیکن ان میں رساؤ نہیں ہوتا نہ ہی چہرے کی لالی سرخ بادہ کی سی ہوتی ہے جیسا کہ مکھی کے زہر کی علامت ہے (ایپس)

اگر دماغی جھلی کی سوزش ہو اور اجتماعی خون کی علامات موجود ہوں تو بیلاڈونا کی ضرورت پڑے گی۔ ایپس اس وقت مظہر دوا ہوگی جب اعصابی گھبراہٹ کا غلبہ ہوگا اور اس کے ہمراہ چیخ جو کہ گھائل کر دینے والے چھیدنے والے دردوں کو روک دیتی ہے۔ دماغی جھلیوں کے ورم میں بیلاڈونا کم استعمال ہوتی ہے جبکہ ایپس زیادہ استعمال کی جائے گی کیونکہ جہاں تک سوزش کی علامات کا تعلق ہے دماغی چیخ نمایاں ہوتی ہے۔

ہیلی بورس اس وقت فائدہ مند ثابت ہوگی جب ایپس کی سوزش دماغی بے حسی کو جگہ دے دے رد عمل میں کمی ہو پیشانی پر جھریاں پڑ جائیں آنکھوں کی پتلیاں پھیل گئی ہوں نچلا جبڑا اگر گیا ہو مریض گہری نیند میں ہو ایک ٹانگ اور ایک بازو بلا ارادہ حرکت کرتے رہتے ہوں پیشانی پر زبردست سرد پسینہ ہو ایسے مریضوں میں ہیلی بورس رد عمل پیدا کر دے گی تاکہ کوئی دوسری دوا شفایابی سے ہمکنار کر سکے۔

ٹائیفائیڈ بخار میں ایپس اور ہیلی بورس میں بہت فرق ہے اگرچہ ایپس میں ضعف

بہت زیادہ ہوتا ہے بے اعتنائی ہوتی ہے۔ بے ہوشی ہوتی ہے اور معدہ میں بہت ہی لطیف دکھن ہوتی ہے۔ لیکن ہیلی بورس میں حواسی بے اعتنائی ہوتی ہے ناک کے نتھنے سیاہی مائل دھوئیں کے رنگ کے ہوتے ہیں نبض مدھم ہوتی ہے چھونے یا دبانے سے کوئی رد عمل پیدا نہیں ہوتا۔

برائی اونیا بھی ایپس سے معمولی سی مشابہت رکھتی ہے اس کی ضرورت تب محسوس ہوتی ہے جب دماغ میں اجتماع خون کی وجہ حمرہ کو دبادیا جاتا ہو دماغ سن ہو بے حس ہو لیکن حسی ابتری اتنی نہیں ہوتی جتنی کہ ایپس اور ہیلی بورس میں ہوتی ہے مریض ہر وقت چباتا رہتا ہے چہرہ گہرہ سرخ ہوتا ہے ہونٹ پھٹے ہوئے ہوتے ہیں جب مریض کو پینے کے لئے کوئی مشروب دیا جائے تو بے صبری سے پیتا ہے اگر بچے کو ہلایا جائے تو درد کی وجہ سے رونا شروع کر دیتا ہے آخر میں جب دماغی پژمردگی بڑھ کر گہری نیند میں بدل جائے تو ہیلی بورس پیروی کرتی ہے حتیٰ کہ چبانے کا عمل اور بے صبری سے پینا بھی مسلسل موجود ہو ایپس اس وقت پیروی کرتی ہے جب گہری نیند اور اس کے ہمراہ دماغی چیخ بھی موجود ہو۔

کیوپرم ایپس کا مقابلہ کرتی ہے جب دماغی جھلیوں کی سوزش کی وجہ حمرہ کا دب جانا ہو لیکن علامات رنگ برنگ ہوں کیوپرم میں زور کی چیخ موجود ہے جس کے بعد شدید تشنج ہوتا ہے انگوٹھے اندر کی جانب مڑ جاتے ہیں چہرہ زرد ہونٹ نیلے آنکھوں کے ڈیلے مسلسل گول دائرے میں حرکت کرتے ہیں۔

اگر ایپس کے مریض میں اینٹھنیں پیدا ہو جائیں تو ان کی شدت کم ہوتی ہے آدھے جسم میں بے چینی اور جھٹکے آتے ہیں اور آدھا جسم لنگڑا اور کانپتا ہے۔ جلدی ابھار دب جانے میں ایپس کی قریب ترین دوا سلفر ہے دونوں ادویات ایک دوسرے کی بہترین پیروی کرتی ہیں۔

گلونائن میں بھی ایپس کی سی دماغی چیخ موجود ہے لیکن اس میں ایک الگ سا احساس ہے کہ جیسے سر بے تحاشا پھیل گیا ہے۔ گلونائن میں تشنجی تے کی بنیاد دماغی ہوتی ہے زیادہ

نمایاں علامت دماغ میں شدید اجتماع خون اور دھڑکن ہوتی ہے۔

زنکم دماغی سوزش پیدا کرتی ہے بچہ خوف زدہ ہو کر جاگ جاتا ہے سر کو گھماتا ہے نیند میں روتا ہے پاؤں مسلسل بے آرام ہوتے ہیں حرکت کرتے ہیں زنکم خون کی کمی کا شکار بچوں کی دوا ہے ایسے بچے بہت کمزور اور ناتواں ہوتے ہیں کہ ان پر حمرہ کا حملہ ہو جائے تو اس کو باہر نہیں نکال سکتے۔ ٹائیفائیڈ بخار میں شدید ضعف ہوتا ہے۔ دماغی فالج کا خطرہ سر پر منڈلا رہا ہوتا ہے ہاتھ اور پاؤں نیلے ہو جاتے ہیں بے ہوشی ترقی پذیر ٹھنڈک۔ نبض مدھم نچلا جبڑا گر جاتا ہے ان علامات پر دی گئی زنکم بہت کامیابی سے شفایاب کرتی ہے۔

اگرچہ رہس ٹاکس ایپس کی دشمن دوا شمار ہوتی ہے لیکن اس کی بہت سی علامات ایپس سے مماثلت رکھتی ہیں مثال کے طور پر سرخ بخار کا پیدا کردہ ضعف حلق کی سوجن گردن کی جلد کا سرخ باد وغیرہ حمرہ کے دانے باجرے کی مانند سستی اور استسقاء (پھلاوٹ والی سوجن) میں دونوں ادویات موزوں ہیں تاہم رہس ٹاکس کے ابھاروں کا رنگ گہرا اور سرخ باد کا رنگ سیاہی مائل ہوتا ہے شدید جسمانی بے چینی ہوتی ہے ایپس جیسی بے آرامی نہیں ہوتی۔

آرسنک بھی ایپس سے کئی طرح کی مماثلت رکھتی ہے دونوں ادویات میں جگہ بدلنے کی خواہش موت کا خوف بے آرامی اور شدید ضعف موجود ہے۔ دماغی جھلاہٹ دونوں میں موجود ہے لیکن پریشانی اور موت کا خوف آرسنک میں زیادہ ہے اور ایپس میں اعصابی بے آرامی موجود ہے اگر دماغی امراض میں دونوں ادویات کی ضرورت محسوس ہو خاص طور پر اس وقت جب دماغ کا استسقاء ہو پانی پڑ گیا ہو تو آرسنک میں جلد گرم چہرہ زرد اور گرم ہو گا بچہ بے ہوش ہو گا اچانک بچہ اپنا منہ ٹیڑھا کرے گا اور یہ جھٹکا پورے جسم میں جائے گا یا ایسا محسوس ہو گا کہ بچہ مرا ہوا ہے آنکھیں آدھ کھلی ہو نگی آنکھوں کے سفید پردے پر گوند جمی ہو گی پپوٹوں پر چھونے سے کوئی تاثر پیدا نہ ہو گا۔

ہائیوسائمس اور لیکسیس دونوں ادویات میں حسد مشترک ہے۔ نیٹرم

میور۔ بووسٹا۔ لیکسیس۔ ایتھوزا۔ اگنیشیا۔ نکس بموسکاٹا ان تمام ادویات کا بھد اپن ایپس سے مماثل ہے اور نیٹرم میور کا بھد اپن ایپس کے بہت نزدیک ہے۔

میں پہلے بھی آپ کو بتا چکا ہوں کہ ایپس استسقاء میں فائدہ مند ہوتی ہے اور جو علامات ایپس کو طلب کرتی ہیں درج ذیل ہیں عام استسقاء کی حالت ہو تو ہم دیکھتے ہیں کہ جلد کی ایک خاص ظاہری شکل ہوتی ہے جلد شفاف اور مومی دکھائی دیتی ہے۔

جلد کا رنگ سفیدی کی جانب یا اس میں معمولی زردی کی آمیزش ہوتی ہے پیشاب کم آتا ہے اور پیاس بالکل نہیں ہوتی نمایاں علامت جلد کی شفافیت اور پیاس کا نہ ہونا ہے اب وجوہات کی جانب آتے ہیں ایپس ان استسقائی حالات میں مفید دوا ہے جس کی بنیاد گردے ہوں استسقاء سرخ بخار کا نتیجہ ہو یا نہ ہو پیشاب کی مقدار کم ہوتی ہے اور اس میں البومن موجود ہوتی ہے پیشاب میں کاسٹ اور ٹیوب کی طرح کے ٹکڑے خارج ہوتے ہیں۔ (Uriniferous Tubules) آنکھوں کے پپوٹے سوج جاتے ہیں جلد دکھتی ہے کہ جیسے چھلی گئی ہو چند مریضوں کو جلن دار درد ہوتا ہے اگر استسقاء کی وجہ دل ہو تو پاؤں سوج جاتے ہیں خاص طور پر چلنے کے بعد سوج جاتے ہیں جس کے ساتھ جلن اور ناقابل برداشت دکھن ہوتی ہے اگر استسقاء سینہ پر حملہ آور ہو تو ممکن ہے اس کی دوا ایپس ہی ہو اگر اس کی وجہ دل ہو۔ مریض لیٹنے سے قاصر ہوتا ہے اسے سینہ میں سکڑاؤ کا احساس ہوتا ہے جیسا احساس لیکسیس میں ہے کھانسی اس وقت تک ہوتی رہتی ہے جب تک کہ بلغم معمولی مقدار میں ڈھیلی ہو کر اکھڑ نہ آئے پس اس علامت پر ایپس بالکل لیکسیس کی مانند ہے لیکن ان علامات کے ساتھ ساتھ ایپس میں ایک دماغی علامت بھی ہے جو کہ اگرچہ سینہ سے اٹھتی ہے ایک ایسا احساس ہے کہ مریض زندہ نہیں رہے گا۔ یہ دم کشی کا احساس نہیں ہے بلکہ یہ دماغی تکلیف ہے مریض یہ سمجھ ہی نہیں سکتا کہ دوسرا سانس کس طرح لے گا یہ احساس اتنا شدید ہوتا ہے سینہ کی ان علامات کے ہمراہ مریض کو ایک اور عجب سا احساس ہوتا ہے کہ وہ مرنے والا ہے لیکن اس میں خوف کی شدت کا اظہار نہیں ہوتا جیسا کہ ایکونائٹ کے بخار میں ہوتا ہے نہ

ہی آرسنک جیسی شدید بے آرامی بلکہ یہ ایک قسم کی پریشانی یا تشویش ہے۔

پھیپھڑوں کے پردوں کی سوزش کے ہمراہ استسقاء ہو تو ایپس بہترین ادویات کی نمبر ایک دوا ہے جو استسقاء کو ختم کرتی ہے ایپس اور سلفر بہت سے مریضوں کو شفایاب کر دیتی ہیں۔

ایپس غشائے زلالی پر بھی اثر انداز ہوتی ہے (Synovial Mem-branes)اور ان میں سوزش پیدا کرتی ہے (Synovitis) (یہ جھلیاں جوڑوں کو چکنا رکھتی ہیں) جوڑوں کی سفید سوجن۔ خاص طور پر ایپس جب گھٹنوں پر اثر انداز ہوتی ہے تو ان میں تیز برچھی مارنے کے سے درد ہوتے ہیں معمولی سی حرکت سے درد میں اضافہ ہو جاتا ہے اس کی نمایاں علامت تیز برچھی مارنے کے سے درد ہیں۔

برائی اونیا بھی غشائے زلالی پر اثر انداز ہوتی ہے لیکن برائی اونیا کے درد چبھن دار ہوتے ہیں اور تناؤ ہوتا ہے اور ان دردوں میں بستر کی گرمی سے افاقہ ہوتا ہے جبکہ ایپس کے دردوں کو سرد اشیا لگانے سے افاقہ ہوتا ہے۔

گھٹنوں کے استسقاء میں آیوڈین فائدہ مند دوا ہے اور ایپس کی بہتر پیروی کرتی ہے خاص طور خنازیری مزاج بچوں میں (موازنہ کریں کالی آیوڈائڈ)۔

استسقاء کی ایک اور قسم بھی ہے جس کی دوا ایپس ہے وہ ہے دماغی استسقاء اکثر خالی دماغی استسقاء میں ایپس مظہر دوا نہیں ہوتی بلکہ جب کسی میکانکی وجہ سے دماغ کے پردوں پر ورم آجاتا ہے اور اس کے بعد جھلیوں میں ماء الدم جمع ہو جاتا ہے لیکن دماغ کی ٹیوبر کلر سوزش میں ایپس فائدہ مند دوا ہے مرض کے پہلے درجے میں ایپس مظہر دوا ہوتی ہے وہ علامات جو ایپس کو طلب کرتی ہیں درج ذیل ہیں بچہ اپنا سر تکیہ میں گھسیڑتا ہے سر کو ایک جانب سے دوسری جانب گول گول گھماتا ہے ہر تھوڑی دیر بعد بچہ نیند سے بیدار ہو جاتا ہے اور تیز چیخ مارتا ہے اور اس خاص چیخ کی وجہ درد ہوتی ہے جسم کے ایک جانب جھٹکے آتے ہیں تو جسم کی دوسری جانب فالجی کیفیت ہوتی ہے بھینگا پن موجود ہوتا ہے۔ نبض تیز مگر کمزور

ہوتی ہے پیشاب کم آتا ہے اگر ایسے حالات میں ایپس کچھ نہ کر سکے تو کوئی اور دواایسی نہیں ہے جو شفایاب کر سکے۔ ایپس کی ایک خاصیت ہے جو اہم ہے کہ میں آپ پر ظاہر کر دوں وہ ہے عمل کی آہستگی آپ کو تین چار دن انتظار کرنا پڑے گا اس کے بعد آپ کو ایپس کے اثرات کا اندازہ ہو گا ایپس کا سب سے بہترین عمل یہ ہے کہ پیشاب کی مقدار میں اضافہ ہو جائے گا۔

استسقاء میں ایپس کا موازنہ آرسنک سے کیا جانا چاہیے کیونکہ آرسنک ایپس کی قریب ترین دوا ہے آرسنک کی جلد بھی شفاف ہوتی ہے اور آرسنک بھی دل گردوں یا جگر کی خرابی سے پیدا ہونے والے استسقاء میں مفید دوا ہے۔ ایپس اور آرسنک کا فرق درج ذیل ہے آرسنک میں ناقابل تحمل پیاس ہوتی ہے مگر مریض ایک یا دو گھونٹ پانی پیتا ہے کیونکہ اس سے زیادہ مقدار میں پانی اس کا معدہ برداشت ہی نہیں کرتا غذا کھانے سے اور پینے سے قے ہو جاتی ہے میں نے ایک ایسا مریض بھی دیکھا ہے جس کو ایک چمچہ دوا دینے سے بھی قے آ جاتی تھی۔ مریض نمایاں طور پر بے آرام ہوتا ہے۔

ایپس کا موازنہ ایپوسائنم کینابینم کے ساتھ کیا جانا چاہیے اس دوا کو مغربی ممالک میں استسقاء کے لئے بہت استعمال کیا جاتا ہے جسم کے کسی بھی حصے کی استسقائی سوجن ہو۔ استسقا سینہ ہو۔ استسقاء شکم ہو پیٹ میں پانی پڑ جائے جس کی وجہ کوئی عضوی مرض نہ ہو مریض کسی بھی قسم کی غذا برداشت نہیں کر سکتا غذا یا پانی فوراً قے ہو جاتے ہیں سوراخ معدہ میں ڈوبنے خالی پن اور ضعف کا احساس ہوتا ہے۔

ایسی ٹک ایسڈ ایک اور دوا ہے جو ایپس سے مماثلت رکھتی ہے ایسی ٹک ایسڈ ایسے استسقاء میں فائدہ مند ہے جب چہرہ اور اعضا کا استسقاء ہو اور ان کی ظاہری شکل موم کی مانند یا سنگ مرمر کی مانند نظر آئے خاص طور پر جب شکم اور جسم کے نچلے حصے سوجے ہوئے ہوں۔ تاہم شکم کے استسقاء میں بہت فائدہ مند دوا ہے یوں دوا ایپس سے مماثلت رکھتی ہے لیکن ایسی ٹک ایسڈ میں پیاس موجود ہے جبکہ ایپس میں پیاس نہیں ہے۔ اس میں پیٹ کی

خرابی ہمیشہ موجود ہوتی ہے کھٹے ڈکار آتے ہیں منہ میں پانی بھر آتا ہے اور دست آتے ہیں ایسی ٹک ایسڈ کے ساتھ ناانصافی کی جارہی ہے حالانکہ یہ استسقاء کی دوا ہے آپ دیکھیں کہ ایسی ٹک ایسڈ ایپس اور آرسنک کے درمیان کھڑی ہے اور ایپس اور آرسنک دونوں سے مختلف ہے اس کی وجہ اس کی شکمی علامات کی اہمیت ہے۔

استسقاء دماغ میں جب کہ اخراجات جاری ہوں ایپس کی قریب ترین مماثل دوا سلفر ہے سلفر بجائے دماغی جھلی سے خاص تعلق کے عام اصولوں کی بنا پر دی جاتی ہے کسی بھی صحت مند بچے میں ٹیوبر کلر کی سمیت سے دماغی جھلی کا ورم پیدا نہیں ہوتا اس کی تہ میں کمزوری کا موجود ہونا بہت ضروری ہے۔ سلفر بھی اس درجے میں کام آتی ہے جس میں ایپس۔ اگر ایپس رد عمل پیدا کرنے میں ناکام ہو جائے خاص طور پر جب بچے کا مزاج خنازیری ہو اور سلفر کی دوسری علامات بھی موجود ہوں۔ بچہ بے ہوش ہو پیشانی پر سرد پسینہ ہو اور اعضا میں جھٹکے آتے ہوں۔ خاص طور پر ٹانگوں میں جھٹکے آتے ہیں پاؤں کے نیچے اور کبھی کبھار پاؤں کے انگوٹھے میں مروڑ دار درد ہوتا ہے پیشاب دب گیا ہوتا ہے سلفر اس وقت اور بھی مظہر دوا ہوتی ہے جب کوئی بھی جلد کا مرض ظاہر ہونے سے پہلے خارش یا جلدی ابھاروں کو دبادیا گیا ہو۔

استسقاء دماغ میں ہیلی بورس ایپس سے مشابہت رکھتی ہے۔ ایپس اس وقت فائدہ مند ہوتی ہے جب ابھی سوزش موجود ہو کیونکہ ایپس کی مخصوص علامت دماغی چیخ ہے۔ لیکن ہیلی بورس اس وقت فائدہ مند ہوتی ہے جب بے ہوشی غالب ہو بچہ بے حس و حرکت پڑا ہوا ہو آنکھوں پر روشنی سے کوئی رد عمل نہ ہوتا ہو پیشاب بالکل دب گیا ہو جسم کا ایک پہلو خودکار حرکت کرتا ہو مریض کی پیشانی کے پٹھوں میں شکنیں آپ کو نظر آئیں گی۔ معتدل حالات میں اس سے پہلے کہ بے ہوشی گہری ہو آپ کو درج ذیل علامات میں ہیلی بورس مظہر دوا نظر آئے گی۔ پیشانی کے پٹھوں میں شکنیں موجود ہوں گی ان کے ہمراہ مسلسل چبانے کا عمل بھی ہوگا بچے کو کسی شے کی خواہش نہ ہو گی کیونکہ وہ کوئی شے طلب

نہیں کرے گا لیکن جب اسے پینے کے لئے پانی دیا جائے گا تو وہ اسے بے صبری سے پئے گا۔
آیئے اب چند الفاظ بیلاڈونا اور ایپس کے فرق کی بابت ہو جائیں بیلاڈونا دماغی جھلی کی ایسی سوزش میں استعمال نہیں کی جاتی جس کی بنیاد ٹیوبر کلر کی سمیت ہو۔ بیلاڈونا دماغی جھلی کی عام سوزش میں استعمال کی جاتی ہے لیکن اگر مرض کی بنیاد ٹیوبر کلر کی سمیت ہو تو بیلاڈونا استعمال نہ ہو گی۔ بیلاڈونا اپنی علامات کی شدت سے پہچانی جاتی ہے ہر علامت اچانک ظاہر ہوتی ہے اور شدت سے ظاہر ہوتی ہے لیکن ٹیوبر کلر کی سمیت سے پیدا ہونے والی سوزش سست رفتار ہوتی ہے اگر خبر دار کرنے والی ابتدائی علامات سنگین ہوں تاہم آپ ٹیوبر کلر سمیت سے پیدا ہونے والی دماغی جھلی کی سوزش میں بیلاڈونا اس وقت استعمال کر سکتے ہیں جب دماغ میں اجتماع خون ہو اور درد شدید ہو بے آرامی ہو مریض اِدھر اُدھر کروٹ بدلتا ہو نیند میں مریض روتا ہو اور اپنا سر تکیہ میں گھسیڑتا ہو لیکن جب رساؤ پڑنے لگے تو بیلاڈونا کی حدود ختم ہو جاتی ہیں اور ایپس کی حد شروع ہوتی ہے۔ برائی اونیا ایسی دوا ہے جو ایپس اور بیلاڈونا کے درمیان آتی ہے برائی اونیا سیرس جھلیوں پر اثرانداز ہوتی ہے ان میں بھرپور رساؤ پڑ جاتا ہے برائی اونیا بیلاڈونا کے بعد استعمال کی جاتی ہے بچہ دماغ پر دباؤ ہونے کی وجہ سے مخبوط یا مدہوش نظر آتا ہے چہرہ اچانک سرخ ہو جاتا ہے اور بعد میں زرد ہو جاتا ہے یہ بری علامت ہے خاص طور پر جب بچے کو حرکت دی جائے تو بچہ چیختا ہے حتی کہ بہت ہی معمولی حرکت سے بھی بچہ چیختا ہے اور یہ ہی برائی اونیا کی خصوصیت ہے شکم ہوا سے پھولا ہوا ہوتا ہے اور زبان کے درمیان سے آخر تک سفید پشم ہوتی ہے ایپس اور اس کی مماثل ادویات کی بابت جن کی استسقاء کے مرض میں ضرورت محسوس ہوتی ہے میں بہت کچھ بیان کر چکا ہوں۔
ایپس کا اگلا استعمال سرخ باد یا زہر باد میں ہے ایپس خاص طور پر چہرے کے سرخ باد میں فائدہ مند دوا ہے جب کہ سرخ باد دائیں آنکھ کے نیچے سے شروع ہو کر چہرے کے بائیں جانب تک پھیل جائے جہاں سرخ باد ہو ان حصص میں فوری طور پر استسقائی حالت پیدا ہو جائے ابتدا میں جگہ کا رنگ گلابی ہو جلد ہی دکھن شدت اختیار کر جائے اس کے بعد جلن

دار اور چبھن دار درد شروع ہو جائیں تیز بخار موجود جلد خشک اور پیاس ندارد اب اگر مرض کا علاج شروع نہ کیا جائے تو چہرے کا رنگ ارغوانی ہو جائے گا جیسا کہ سوزش کا خاصہ ہے سوزش گہری ہو جاتی ہے اور بافتوں کی تباہی ظاہر ہوتی ہے ان حالات میں بھی ممکن ہے کہ ایپس ہی دوا ہو۔

سرخ باد میں بہت سی ادویات ایپس سے مماثلت رکھتی ہیں سب سے پہلی دوا بیلاڈونا ہے دونوں کا فرق درج ذیل علامات میں موجود ہے جب چہرہ کی سوجن ہموار ہو چہرہ چمکدار سرخ ہو یا جب مرض کی شدت ہو تو چہرہ سیاہی مائل سرخ ہو سرخ دھاریاں بنی ہوئی ہوں استسقاء یا آبلوں کی جانب میلان نہ ہو۔ درد ہمیشہ شدید ہوں متاثرہ حصے میں دھڑکن دار درد ہوتا ہے مرض کو نیند میں جھٹکے لگتے ہیں نبض بھر پور اور سخت ہوتی ہے۔ ایپس بیلاڈونا سے بھی زیادہ مماثل دوا رہسٹاکس ہے آپ کو ان دونوں ادویات کو الگ کرنے کا فن آنا چاہیے کیونکہ ایپس اور رہسٹاکس ایک دوسرے کی دشمن ادویہ ہیں اور ایک دوسرے کے بعد استعمال نہیں کی جا سکتیں۔ رسٹاکس کے چہرے کا رنگ کسی قدر سیاہی مائل سرخ ہوتا ہے بیلاڈونا کی مانند چمکدار سرخ نہیں ہوتا نہ ہی گلابی یا ارغوانی جیسا کہ ایپس کا چہرہ رہس ٹاکس ہمیشہ آبلے پیدا کرتی ہے جن میں جلن اور ڈنک دار درد ہوتے ہیں ان سے ادویات کا فرق معلوم ہو جاتا ہے کیونکہ ایپس کی کھجلی زیادہ اہم ہے رہس ٹاکس میں جب مرض کا حملہ چہرے پر ہو تو مرض بائیں سے دائیں کو جاتا ہے زود حسی میں ایپس بیلاڈونا اور رہس ٹاکس کے درمیان جگہ پاتی ہے جب دماغی سوزش موجود ہو تو رہس ٹاکس کی کچھ نہ کچھ بے چینی پائی جاتی ہے اور بیلاڈونا کی دماغی اکساہٹ موجود ہوتی ہے ایپس میں چند مریضوں کے چہرے کا رنگ نیلاہٹ مائل سرخ ہوتا ہے جو کہ رہس ٹاکس میں نہیں ہے اس علامت پر لیکیسس ایپس سے مماثلت رکھتی ہے دوسری علامات آپ پر فرق واضح کریں گی تاکہ آپ فیصلہ کر سکیں جب مرض کا حملہ ناک پر ہو تو ایپس کا مقابلہ کینتھرس سے کیا جائے لیکن کینتھرس کے آبلے بڑی جسامت کے ہوتے ہیں اور ان میں شدید جلن ہوتی ہے۔

جب سرخ باد کے حملے کے بعد چہرہ ٹھنڈک سے پر حس ہو تو رہس ٹاکس۔ بیلاڈونا۔ہیپر سلفر۔ سلیشیااور سلفر سے موازنہ کریں۔

ایپس چھپاکی (Urticaria) میں بھی فائدہ مند ہو سکتی ہے جب اچانک پورے جسم پر چھپاکی نکل آئے اور گلابی رنگ کے بڑے بڑے دھبے جلد پر ابھر آئیں ان میں کھجلی جلن اور ڈنگ دار درد ہوں جو نا قابل برداشت ہوں ہو سکتا ہے کہ یہ چھپاکی سردی لگ جانے یا باری کے بخار کے دوران ظاہر ہو۔ یہاں ایپس آرسنک اور ارٹیکاارنز سے مماثلت رکھتی ہے ارٹیکاارنز کے چکتے ایپس سے چھوٹے ہوتے ہیں جلن اور کھجلی نا قابل برداشت ہوتی ہے ارٹیکا ارنز خاص طور پر اسوقت مظہر دوا ہوتی ہے جب مریض نے کستورا مچھلی کھائی ہو۔اور چھپاکی نکل آئی ہو۔

ٹیری بن تھینا اور کوپے وا بھی چھپاکی میں فائدہ مند ادویات ہیں جب چھپاکی کستورا مچھلی کھانے سے پیدا ہوئی ہو۔

کالی برومیٹم اس وقت مظہر دوا ہوتی ہے جب چھپاکی کے ہمراہ اعصابی امراض ہوں۔ رہس ٹاکس کا دھیان اس وقت آنا چاہیے جب چھپاکی جوڑوں کے درد یا ملیریا بخار کی وجہ سے نکل آئی ہو۔ چھپاکی میں بووسٹا اس وقت نمایاں خدمات انجام دے گی جب چھپاکی کے ہمراہ دست آرہے ہوں جب چھپاکی کی وجہ رحم یا شکم کے امراض ہوں تو پلساٹیلا شفا بخش ثابت ہو گی اگر چھپاکی کا مرض مزمن ہو جائے تو کلکیر یا آسٹریرم موزوں دوا ہے ریو میکس اور سیپیا اس وقت شفا بخش ثابت ہوتی ہیں جب چھپاکی کھلی ہوا میں بڑھ جاتی ہو۔ ریو میکس خاص طور پر اسوقت جب کپڑے اتارے جائیں تو مرض میں شدت آجائے۔

چیچک میں ایپس اس وقت مظہر دوا ہوتی ہے جب سوجن اور شدید کھجلی ہو۔ایپس جوڑوں کے درد (Rheumatism) میں بھی استعمال کی جا سکتی ہے۔ درد خواہ جوڑوں میں ہو یا پٹھوں میں لیکن جوڑوں کے درد میں نمایاں خدمات انجام دیتی ہے جوڑوں کی شدید سوجن ہو درد ہو متاثرہ حصے سخت محسوس ہوں اور زبردست پر حسی ہو متاثرہ حصے میں سن

ہونے کا احساس ہوتا ہے جوڑ یا جوڑوں کی سوجن اکڑاہٹ کا احساس دیتی ہے سوجن ایک حد تک زردی مائل سرخ ہوتی ہے جوڑ بڑھے ہوئے نظر آتے ہیں حرکت کرتے وقت جوڑوں میں ڈنگ دار درد اور جلن ہوتی ہے۔

ایپس کو فالج میں بھی بڑی کامیابی سے استعمال کیا گیا ہے جبکہ ایسے امراض موجود ہوں جو جسم سے طاقت نکال لیتے ہوں جیسے خناق یا ٹائیفائیڈ وغیرہ حتیٰ کہ جب دماغی پردوں کے خلا میں ورم ہو۔ تمام ایسے امراض جن کو دبا دیا گیا ہو یا سرخ باد کے بقایاجات موجود ہوں تو یہ مکھی کے زہر کا نمایاں اظہار ہے۔ مگر جوں ہی جلدی ابھار ظاہر ہو جائیں تو ایپس فوری طور پر بند کر دی جائے حتیٰ کہ مرض ترقی کرتا رہے اور خود بخود شفایابی ہو یہاں سلفر بہت مددگار ثابت ہوگی۔

ایسے امراض جن میں مریض ضعف کا شکار ہو یا تو مریض پریشان ہوتا ہے یا بے آرام اور بہت زیادہ پرحس ہوتا ہے یا گرم اور کاہل ہوتا ہو خواہ مریض کو پیاس ہو یا نہ ہو۔

ایپس باری کا بخار پیدا کرتی ہے اس لئے اگر مریض کو باری کا بخار ہو تو ایپس درج ذیل حالات میں شافی ہوتی ہے تین بجے سہ پہر لرزہ ہوتا ہے لرزہ کے ہمراہ پیاس لگتی ہے اور سینہ پر ایسا جبر ہوتا ہے جیسے کہ سینہ بھرا ہوا ہے۔ ہو سکتا ہے اس کا سبب سینہ میں اجتماع خون ہو گرمی میں شدت سے سردی لگتی ہے اس کے بعد پورے جسم میں گرمی اور جلن ہوتی ہے اور سینہ پر جبر کا احساس شدت اختیار کر جاتا ہے۔ غنودگی ہوتی ہے اور عموماً پیاس نہیں ہوتی کمرے کی گرمی ناقابل برداشت ہوتی ہے اس کے بعد پسینہ آتا ہے ممکن ہے پسینہ مکمل نہ آئے لیکن پسینے کے دوران پیاس بالکل نہیں ہوتی یہ ہی ایپس کی مخصوص علامت ہے جب بخار نہیں ہوتا تو کئی نمایاں علامات موجود ہوتی ہیں مریض دونوں اطراف کی پسلیوں کے نیچے درد کی شکایت کرتا ہے پاؤں سوجے ہوئے ہوتے ہیں۔ جلد موم کی مانند چمکتی ہے پیشاب کم مقدار آتا ہے چھپاکی نکل آتی ہے اور استسقاء ہوتا ہے یہ علامات تب وجود میں آتی ہیں جب مریض نے کونین بہت استعمال کی ہو اور مرض بگڑ گیا ہو۔ مزمن بخار نے صحت کو

گھن کی مانند چاٹ لیا ہو اور جگر اور تلی کے امراض پیدا ہو گئے ہوں ان حالات میں ایپس سے بہت زیادہ مماثل دوا نیٹرم میور ہے نیٹرم میور کی علامات ایپس سے مماثلت رکھتی ہیں مگر سب سے بڑا فرق یہ ہے کہ ایپس کے بخار میں سردی تین بجے بعد دوپہر لگتی ہے اور نیٹرم میور کا لرزہ ۱۰ بجے قبل دوپہر ہوتا ہے ٹائیفائیڈ جیسے بخاروں میں ایپس کا انتخاب ذہنی علامات پر کیا جاتا ہے ہذیان میں شدت نہیں ہوتی مریض بے ہوش ہوتا ہے اور بڑبڑاتا ہے یا تو چہرہ خون کے جوش کی وجہ سے سرخ ہوتا ہے یا پھر بسا اوقات زردی مائل مومی ہوتا ہے یا تو مریض کے چہرے سے پریشانی ظاہر ہوتی ہے یا چہرہ سے مریض خوش باش لگتا ہے ایسے بخاروں میں جلن ہوتی ہے اور جلد کئی مقام پر گرم ہوتی ہے۔ جبکہ دوسری جگہوں پر غیر فطری طور پر سرد ہوتی ہے جلد ہمیشہ خشک ہوتی ہے اگر پسینہ موجود بھی ہو تو سرسری ہوتا ہے جو جلد خشک ہو جاتا ہے کمزوری اتنی شدید ہوتی ہے کہ مریض بستر کی نچلی جانب کھسک جاتا ہے مریض میں اتنی قوت نہیں ہوتی کہ خود کو تکیہ پر سنبھال سکے۔ زبان خشک پھٹی ہوئی اور سرخ ہوتی ہے جیسے کہ لیکسیس کی زبان ہوتی ہے جب زبان باہر نکالنے کی کوشش کی جائے تو دانتوں سے آگے نہیں آتی باہر نکلے تو زبان کانپتی ہے زبان کی جڑ میں سفید یا سیاہی مائل سفید پشم ہوتی ہے جبکہ زبان کے کنارے اور نوک پر آبلے ہوتے ہیں سب سے نمایاں علامت شکم کی سوجن اور دکھن ہے۔

ایسے حالات میں ایپس میوراٹک ایسڈ سے مماثلت رکھتی ہے جس میں ہو بہو ایسی ہی کمزوری موجود ہے لیکن نیوراٹک ایسڈ کے مریض کا میلان شدید ضعف کی جانب ہوتا ہے۔

ایپس کے سرخ بخار کی بہت سی علامات (اظہار) آپ کو بتا چکا ہوں یہاں بھی فطرت کی ادھوری کوشش ہوتی ہے کہ بخار پیدا کرے جسم کئی جگہ سے گرم اور کئی جگہ سے سرد ہوتا ہے حمرہ کے دانے گہرے سرخ قریب قریب بیلاڈونا کے حمرہ کی مانند ہوتے ہیں لیکن بیلاڈونا سے مختلف ہوتے ہیں آپ جانتے ہیں کہ باجرہ کے دانوں جیسے ابھار بیلاڈونا کے

نہیں ہوتے بچہ غنودگی میں ہوتا ہے تمام وقت سویا رہتا ہے یا غنودگی میں ہوتا ہے مگر سوتا نہیں ہے آپ کو یہ علامت یاد رکھنی چاہئے کیونکہ یہ ایک فاصلے سے بیلاڈونا سے مماثل ہے غنودگی کی حالت میں مریض بے آرام اور پر اضطراب ہوتا ہے آپ دیکھیں گے کہ مریض چڑچڑا بھی ہوگا اس کی ہر علامت سے تنگ مزاجی ظاہر ہوگی۔ ایپس کی اس بے آرامی کو رہس ٹاکس اور بیلاڈونا کی بے آرامی سے الگ کرنا چاہیے رہس ٹاکس میں پورا جسم بے آرام ہوتا ہے اور دماغی بے آرامی بھی موجود ہے مریض ایک جانب لیٹتا ہے جلد ہی دوسری جانب کروٹ بدل لیتا ہے لیکن یہ پریشانی کے اثرات نہیں ہیں جیسے کہ آرسنک میں ہوتے ہیں ایپس کی بے آرامی یا حرکت کرنے کی خواہش عام زود حسی کی وجہ سے ہوتی ہے۔

بیلاڈونا کی بے خوابی کی وجہ دماغ کی سوزش یا اجتماع خون ہوتا ہے اجتماع خون غنودگی کی حالت پیدا کرتا ہے دماغ تھک جاتا ہے اور مریض سو نہیں سکتا پہلے جو سرخ بخار کی علامات بیان کی جا چکی ہیں ان کے علاوہ بھی ایپس پھر مظہر دوا ہوتی ہے جب دماغ میں رساؤ پڑنا شروع ہو جائے حلق کی علامات غیر ضروری ہیں آپ کو اکثر گلسوؤں پر دھبے نظر آئیں گے حلق اندر سے سوجا ہوا ہوگا اور اس کی رنگت گلابی مائل سرخ ہوگی جبکہ بیرونی طور پر حلق میں اجتماع خون ہوگا اور رنگ سرخی مائل ایپس مرض کے دوسرے درجے میں بھی استعمال ہوگی جب گردے متاثر ہو جائیں اور پیشاب میں البومن کا اخراج شروع ہو جائے اور استسقاء پیدا ہو جائے۔

ہم دیکھتے ہیں کہ ایپس خناق (Diphtheria) میں بھی فائدہ مند دوا ہے خناق کا مرض عیار طریقے سے بڑھتا ہے اس کی موجودگی کا علم نہیں ہو سکتا بخار بہت تیز اور اس کے ہمراہ غنودگی ہوتی ہے نبض تیز مگر طاقت ور ہوتی ہے ابتدا میں ایسے محسوس ہوتا ہے کہ جیسے حلق پر ورانش کی گئی ہے گلسوؤں پر جھلی پیدا ہو جاتی ہے کبھی کبھار دائیں جانب اور اس کے بعد بائیں جانب جھلی برتن دھونے والے چمڑے کی مانند نظر آتی ہے اور موٹی ہوتی ہے اکثر اوقات زبان سوجی ہوئی ہوتی ہے اس لئے بچہ مشکل سے غذا نگلتا ہے اگر بچہ بڑی عمر کا ہو تو

شکایت کرے گا کہ اس کے حلق بھرا ہوا ہے جس کی وجہ سے اسے بار بار نگلنا پڑتا ہے لیکن نگلنا بہت مشکل ہے اس علامت کی تشریح دوسری علامت سے ہوتی ہے۔ کوا پانی بھری تھیلی کی مانند لٹک جاتا ہے۔ جس کی وجہ سے حلق بھرا ہوا لگتا ہے۔ اگر آپ حلق کا معائنہ کریں تو آپ کو پتہ چلے گا کہ حنجرہ کا گھیرا سوجا ہوا ہے سرخی مائل ہے اور استسقاء موجود ہے۔ حلق کا سوراخ تنگ ہونے کی وجہ سے سانس لینے کے لئے جدوجہد کرنی پڑتی ہے چند مریضوں کا سانس بہت بدبودار ہوتا ہے جبکہ دوسرے مریضوں کے سانس سے کم بدبو آتی ہے یا بدبو بالکل نہیں آتی۔ تاہم چند مریضوں کے جسم پر آپ کو سرخ رنگ کے دانے نظر آئیں گے (حمرہ) جو کہ ایپس کی خصوصیت ہے ایسا محسوس ہوگا کہ مریض کو سرخ بخار کے دانے نکلے ہوئے ہیں حلق بیرونی طور پر سوجا ہوا اور سرخ باد کی طرح محسوس ہوگا درج بالا علامات کی موجودگی ایپس کو غیر خناقی استسقاء حنجرہ میں مظہر بناتی ہے۔

خناق میں بہت ساری ادویات ایپس سے مماثلت رکھتی ہیں پہلی دوا آرسنک ہے آپ کی توقع کے مطابق آرسنک کی نمایاں علامت جبکہ خناق شدید ہو حلق اندر اور باہر سے سوجا ہوا ہوتا ہے جھلی کا رنگ گہرا ہوتا ہے منہ سے زبردست بدبو آتی ہے ناک سے پتلا اور جلا دینے والا پانی خارج ہوتا ہے حلق میں استسقائی سوجن ہوتی ہے جیسی سوجن ایپس میں ہے خاص طور پر مریض آدھی رات کے بعد بے آرام ہوتا ہے پیشاب کم آتا ہے یا تو قبض ہوتا ہے یا متعفن دست آرہے ہوتے ہیں پھر بھی چند مریضوں میں اگرچہ حلق کا رنگ گہرا ارغوانی ہوتا ہے نمایاں سوجن موجود ہوتی ہے مریض کمزور ہوتا ہے درد زیادہ نہیں ہوتا کوا سوجا ہوتا ہے تب نیٹرم آرسینی کو سم دوا ہوتی ہے۔

ابھی ایک اور دوا بھی ہے جس کو کالی پر مینگنیٹم کہا جاتا ہے یہ دوا اگرچہ کبھی کبھار بلند طاقتوں میں استعمال کی جاتی ہے۔ حلق اندر اور باہر سے زبردست سوجا ہوا ہوتا ہے حلق کا استسقاء ہوتا ہے سانس خوفناک طور پر بدبودار ہوتا ہے ناک سے پتلا پانی خارج ہوتا ہے مگر دوا کی مخصوص علامت سانس کی خوفناک بدبو ہے۔

ایپس حلق کی جھلیوں میں سوزش اور سینہ کی دیواوں میں دکھن پیدا کرتی ہے ایپس اس وقت بہت کامیاب ثابت ہوتی ہے جب حلق کی علامات کے ہمراہ سرخ باد حلق کا استسقاء موجود ہو یا خارش کو دبادیا گیا ہو عام گلے کی خرابی میں ایپس بہت کم استعمال کی جاتی ہے۔

سانس کا مشکل سے آنا ایپس کی بے نظیر علامت ہے مریض نہیں جانتا کہ اس کو دوسرا سانس کیسے آئے گا ایپس نے سینہ کے استسقاء۔ دل کے غلاف کا استسقاء۔ پھیپھڑوں کے استسقاء اور دمہ میں اسی علامت پر بے پایاں خدمات انجام دی ہیں۔

بھالا مارنے کے سے درد دل کی دھڑکن میں شدت مریض کو سانس لینے کے لئے سیدھا بیٹھنا پڑے دل کی سوزش اور استسقاء میں ایپس بہت ہی قیمتی دوا ہے ایپس کی اہم علامت استسقاء یا اچانک جھلیوں کا سوج جانا۔ سانس کی تنگی اچانک بھالا مارنے کے سے درد یا ڈنک دار دردوں کا اچانک پیدا ہو جانا بے آرامی۔ پریشانی۔ ان علامات کا لیکسیس۔ آرسنک۔ سلفر۔ بیلاڈونا۔ کالی کارب۔ سپائی جیلیا۔ ڈجی ٹیلس۔ اسپریگس اور ایپو سائنم سے موازنہ کریں۔

آرسنک اور ایپس میں بہت سی علامات مماثل ہیں بے آرامی بہت مماثل ہے جگہ بدلنا سانس کی تنگی ایسا کئی بار ہو چکا ہے کہ دوا ایپس تھی مگر آرسنک دے دی گئی یا دوا آرسنک تھی مگر ایپس دے دی گئی اصل فرق تو ایپس کی مخصوص بے آرامی اور اضطراب میں موجود ہے اگر استسقاء موجود ہو تو ممکن ہے دونوں ادویات کی ضرورت پڑے جبکہ اعضا زردی مائل ہوں اور سوجے ہوئے ہوں انمیں کچھاؤ ہو لیکن ایپس میں سرخی اور کھجلی موجود ہوتی ہے بالکل سرخ باد کی مانند مگر پیاس بالکل نہیں ہوتی۔ حلق کے امراض میں ایپس کی جگہ اکثر غلطی سے بیلاڈونا دے دی جاتی ہے جبکہ ایپس کی استسقائی سوجن نمایاں ہوتی ہے جس کے ہمراہ سانس کی تنگی ہوتی ہے لیکن بیلاڈونا میں مروڑ دار سکڑاؤ ہوتا ہے۔

امراض دل میں آرسنک ایپو سائنم۔ ڈجی ٹیلس۔ اسپریگس ایپس نے معمولی

مماثلت رکھتی ہیں اور خاص طور پر شدید ضعف اور استسقاء میں مماثل ہیں۔

ایپو سائنم کی ضرورت اس وقت ہوتی ہے جب نبض کمزور اور چھوٹی ہو بے ترتیب ہو کبھی کمزور کبھی زور دار ہو شکم کے اوپری حصے میں ڈوبنے کا احساس ہو۔

اسپر یگس بڑی عمر کے لوگوں کی دوا ہے جب نبض کمزور ہو اور بائیں کندھے میں درد ہوتا ہو۔ ڈیجی ٹیلس میں جلد کی رنگت گندھے ہوئے آٹے کی مانند ہو جاتی ہے نبض مدھم یا کمزور ہوتی ہے جسم کی ہر حرکت کے ساتھ نبض تیز ہوتی ہے کھانا کھانے کے فوراً بعد معدہ میں شدید خالی پن کا احساس پیدا ہو جاتا ہے۔

ایپس کو کھانسی میں بھی استعمال کیا جا سکتا ہے جب بھی اس کی ضرورت پڑے کھانسی میں ایپس کم وبیش ان ادویات سے مماثل ہے لیکسیس۔ کاربو ویج۔ ریو میکس۔ بیلاڈونا کیمو ملا۔ کرو ٹیلس۔ نکس وامیکا۔ برائی اونیا۔ اگنیشیا۔ آرسنک۔ ہائیو سائمس۔

لیکسیس۔ نکس وامیکا۔ برائی اونیا اور ہائیو سائمس کا بلغم چپک دار ہوتا ہے لیکن لیکسیس میں چھونے سے اضافہ ہوتا ہے حتی کہ گلے پر کپڑوں کے چھونے سے اضافہ ہو جاتا ہے ایپس کی نمایاں علامت دم گھٹنے کا احساس ہے۔

ریو میکس کی کھانسی غصہ دلاتی ہے سرد ہوا میں اضافہ ہوتا ہے یا کوئی بھی ایسا کام جو سانس میں تیزی لے آئے اس سے بھی کھانسی میں اضافہ ہوتا ہے۔

کیمو ملا دماغی اختلاف رکھتی ہے۔

نکس وامیکا کا بلغم چپک دار ہوتا ہے اور حلق میں کھردرے پن اور چھل جانے کا احساس ہوتا ہے۔ برائی اونیا میں سینہ اور حلق میں چبھن دار درد ہوتے ہیں اور برائی اونیا سینہ کی درمیانی ہڈی کے نیچے معدہ کے اوپری حصے میں جلن پیدا کرتی ہے۔ ساتھ ہی ساتھ کچل دینے والے درد پیدا کرتی ہے۔

اگنیشیا مضطربانہ کھانسی پیدا کرتی ہے جتنا مریض کھانستا ہے اتنی ہی اس کو زیادہ تکلیف ہوتی ہے۔

آرسنک جلن اور گدگدی دار کھانسی پیدا کرتی ہے جو سینہ کی درمیانی ہڈی کے نیچے سے اٹھتی ہے لیکن چونکہ آرسنک ایپس سے مماثل ہے اس لئے اس علامت کا موازنہ ایپس سے بھی کرنا چاہیے خاص طور پر جب کھانسی کے ہمراہ استسقاء بھی ہو۔ یا کھانسی کے ہمراہ دل کے امراض ہوں۔ ہو سکتا ہے ایپس کی جگہ بیلاڈونا دے دی جائے لیکن بیلاڈونا کو حلق کی گہری سرخی اور کھچاؤ سے پہچانا جاسکتا ہے۔

کاربو ویج بھی ایپس سے مماثلت رکھتی ہے آواز کا بیٹھ جانا آواز کا کھردرا پن اور گدگدی دار کھانسی حلق میں خراش جیسا کہ سلفر کے دھوئیں سے ہوتی ہے۔

اب ہم ایپس کے اعضائے تناسل پر عمل کے بارے میں بات کریں گے ایپس اکثر عورتوں کے اعضائے تناسل کے امراض میں فائدہ مند ہوتی ہے قریب قریب تمام آزمائش کنندگان نے ایپس کے رحم اور بیضہ دانیوں پر اثرات کا تجربہ حاصل کیا ہے بسا اوقات نفسانی خواہش زیادہ ہو جاتی ہے اور اس کے ہمراہ بیضہ دانیوں میں ڈنک دار درد ہوتے ہیں بسا اوقات یہ علامت بیوہ عورتوں میں ظاہر ہوتی ہے اس علامت کو ایپس شفایاب کرتی ہے ہر تیسرے ماہ حمل ضائع ہونے کا میلان یا تیسرے ماہ سے پہلے اسقاط حمل کا میلان اگر علامات متفق ہوں تو ایپس حمل ضائع ہونے سے روک دیتی ہے اس لئے ایپس کو حمل کے دوران بڑی دیکھ بھال چھان بین اور احتیاط سے استعمال کیا جائے۔ کیونکہ حمل کے پہلے تین ماہ میں ایپس کو نچلی طاقتوں میں باربار دہرایا جائے تو ایپس حمل ضائع کر دیتی ہے۔

ایپس کو ہم ماہواری کی بندش میں استعمال کر سکتے ہیں جب ماہواری دب جانے کے سبب سر میں اجتماع خون ہو اور ملحقات رحم کا بوجھ نچلی جانب ہو۔ پیاس بالکل نہ ہو اور گرمی ناقابل برداشت ہو۔ ایپس خاص طور پر ان لڑکیوں کی دوا ہے جن کو جوانی میں قدم رکھتے وقت ماہواری نہ آئے لڑکیاں ہسٹیریا کی مریضہ ہوں بھدی ہوں پر حس ہوں اور بے وقوف نظر آتی ہوں یہ بھدا پن فطری نہیں ہے بلکہ پٹھوں کے نظام کی خرابی ہے ان علامات کے ہمراہ چہرے پر خون کا جوش بھی ہوتا ہے۔

ہم ایپس کو بیضہ دانیوں کے امراض میں بھی استعمال کر سکتے ہیں خاص طور پر دائیں بیضہ دانی کے عوارضات میں ایپس کا دائیں بیضہ دانی سے ویسا ہی تعلق ہے جیسا لیکسیس کا بائیں بیضہ دانی سے جب دائیں بیضہ دانی میں سوجن ہو دکھن شدید ہو یا جلن اور ڈنک دار درد ہوتے ہوں فرج پیڑو یا مقعد میں کچھ ورم ہو۔ بیضہ دانی میں فاسد مواد کی تھیلی بن گئی ہو تو اس کی بڑھوتری روکنے کے لئے ایپس بہترین دوا ہے خاص طور پر جب مرض کی ابتدا ہو یہاں پر آپ کو جلن اور ڈنک دار دردوں کے ہمراہ رانوں اور جسم کی دائیں جانب سن ہونے کا احساس سینہ میں جکڑن کا احساس اور کھانسی بھی موجود ملے گی یہ علامات سینہ کے کسی مرض کی نہیں ہیں یہ رحم کے امراض کی معکوس علامت ہے۔

آیئے اب ایک ایسی دوا کی بات کرتے ہیں جو جرمنی میں عورتوں کے خاص امراض اور مثانہ کے امراض کے لئے سالوں سے مشہور تھی دوا نمک اور شہد کا مرکب ہے۔ دوا کا نام میل کم سیل ہے۔

میں نے ذاتی طور پر دوا رحم ٹل جانے اور رحم کی مزمن سوزش میں استعمال کی ہے خاص طور پر اس وقت جب رحم کی گردن سوجی ہوئی تھی اور رحم ٹل گیا تھا۔ شکم کے نچلے حصے میں بے نام ہڈی کے ایک سرے سے لے کر دوسرے تک دکھن ایپس کی ایک خاص علامت ہے جو ایپس کے انتخاب میں مددگار ثابت ہوتی ہے۔

ایپس آنکھوں کے امراض میں بھی فائدہ مند دوا ہے میں نے ایسے کئی مریض دیکھے ہیں جن کی نظر کمزور تھی اور آنکھوں کے پیچھے سر میں درد ہوتا تھا ایپس نے ان سب کو شفایاب کیا (Asthenopia) جب مطالعہ کرتے وقت آنکھوں میں دکھن ہو اور آنکھوں سے پانی بہے آنکھوں کے پپوٹوں پر خارش ہو اور ڈنگ لگنے کے سے درد ہوں کچھ جلن بھی موجود ہو تو ایپس شفا بخش ثابت ہوتی ہے۔

آنکھوں کے ڈیلوں کا باہر کی جانب ابھر آنا (Staphyloma) کے مرض میں خواہ قرنیہ متاثر ہو یا آنکھوں کا سخت پردہ ایپس بہت فائدہ مند دوا ہے۔

آنکھ کے بیرونی امراض میں بھی ایپس کم فائدہ نہیں ہے آنکھیں روشنی سے پُر حس ہوں یا پھولی ہوئی ہوں۔ آنکھ کا سفید پردہ سرخ سوجا ہوا ہو لیکن یہ سوجن رہس ٹاکس سے زیادہ ہوتی ہے ایپس کی سوجن بھراؤ سے پیدا ہوتی ہے رہسٹاکس کی سوجن ایپس سے مماثل ہے خاص طور پر پپوٹوں کی سوجن آنکھوں سے گرم پانی کثیر مقدار میں نکلتا ہو آنکھ کا سرخ باد ہو لیکن ایپس کا میلان پیپ پیدا کرنے کی جانب کم ہوتا ہے پیپ کا میلان رہس ٹاکس کی نمایاں علامت ہے ایپس میں شام کے وقت ڈنک دار دردوں میں اضافہ ہو جاتا ہے۔ آنکھوں پر ٹھنڈے پانی کے چھینٹے مارنے سے پپوٹوں کی سوزش کو افاقہ ہوتا ہے۔ اگر آنکھوں کا سرخ باد ہو تو آنکھوں کے پپوٹے نیلاہٹ مائل سرخ ہوتے ہیں اور ان میں پانی بھرا ہوا ہوتا ہے جیسے کہ نیم شفاف ہوں۔

لیکن رہس ٹاکس کے درد رات کو شدت اختیار کر جاتے ہیں خاص طور پر آدھی رات کے بعد گرمی سے افاقہ ہوتا ہے پپوٹوں کا رنگ کسی قدر سیاہی مائل سرخ ہوتا ہے ساتھ ہی گالوں پر باریک دانے جن میں پانی بھرا ہوتا ہوتا ہے موجود ہوتے ہیں رہس ٹاکس کے درد عموماً پھاڑنے والے اور کھچاؤ دار ہوتے ہیں اگرچہ سرخ باد میں ہو سکتا ہے کہ درد ڈنک دار اور جلن دار ہوں لیکن آنکھوں میں ایپس سے زیادہ خارش ہوتی ہے رہس ٹاکس میں اکثر پپوٹے بوجھل اور سخت محسوس ہوتے ہیں۔

آنکھوں سے گرم پانی شدید درد اور پپوٹوں کی استسقائی سوجن میں آرسنک ایپس کے مقابل آتی ہے مگر آرسنک میں آنکھوں سے نکلنے والا پانی تیزابیت لئے ہوتا ہے اور پپوٹوں کا رنگ زرد ہوتا ہے۔ نیلاہٹ مائل سرخ نہیں ہوتا۔ پپوٹے اور ان کے کنارے بہت سرخ ہوتے ہیں بے آرامی شدید ہوتی ہے گرم ٹکور سے افاقہ ہوتا ہے اگرچہ خنازیری مزاج مریض ٹھنڈی ہوا میں آنکھیں کھول سکتے ہیں لیکن کمرے میں آنکھیں نہیں کھول سکتے خواہ کمرے میں اندھیرا ہی کیوں نہ ہو۔ علامات میں رات بارہ بجے کے بعد افاقہ ہو جاتا ہے۔

آیئے ایپس کی آنکھوں کی علامت کی جانب واپس لوٹتے ہیں آنکھوں کے پپوٹے

سوجے ہوئے ہوتے ہیں پپوٹوں کے کناروں پر جلن ہوتی ہے پپوٹے سرخ اور استسقاء ہوتا ہے پپوٹے چپکے ہوئے ہوتے ہیں اچانک آنکھوں میں شدید درد ہوتا ہے آنکھوں کو سرد پانی لگانے سے افاقہ ہوتا ہے رات کے پہلے حصے میں مرض میں شدت ہوتی ہے ایپس اکثر اوقات آنکھوں کی خنازیری سوزش میں فائدہ مند ثابت ہوتی ہے اس سوزش میں ایپس کے بعد کالی بائی کرام اس کی پیروی کرتی ہے۔

اب ایپس کی انتڑیوں کی علامات کے بارے میں بیان کرنا باقی رہ گیا ہے ممکن ہے دستوں میں بہت فائدہ مند ثابت ہو مثال کے طور پر دست ٹائیفائیڈ یا سرخ بخار کے دوران آنے لگیں یا مسلسل گرمی میں کام کرنے سے کمزوری پیدا ہو کر دست شروع ہو جائیں آپ کو ایپس کی علامات ان بچوں میں ملیں گی جو بہت کمزور ہوں ان بچوں کے دماغ میں سوزش موجود ہو گی۔

دماغ کے استسقاء میں ایپس نمایاں خدمات انجام دیتی ہے بچہ چیخ مار کر جاگ جاتا ہے پاخانے زرد رنگ اور پانی کے سے ہوتے ہیں خاص طور پر صبح کے وقت پاخانوں میں شدت ہوتی ہے جسم کی ہر حرکت کے ساتھ پاخانہ خارج ہوتا ہے ایسا محسوس ہوتا ہے کہ جیسے عضلات مقعد میں کوئی طاقت نہیں ہے ہو سکتا ہے کہ پاخانے میں بدبو ہو یا نہ ہو۔

ایپس برائی اونیا سے مختلف ہے۔ برائی اونیا میں بھی صبح کے دست موجود ہیں جن میں حرکت کرنے سے اضافہ ہو جاتا ہے مگر ایپس میں حرکت کرنے سے اضافہ ایپس کے عام اثرات کی وجہ سے نہیں بلکہ عضلہ مقعد کی ناطاقتی کی وجہ سے ہے مرض کی بگڑی ہوئی حالت میں پیشاب کم آتا ہے۔

ناخن کے پھوڑے میں آپ ایپس استعمال کر سکتے ہیں (بسمری Panaritium انگل بیڑہ انگلی بہت تیزی سے سوج جاتی ہے اور سوجن چمکدار سرخ ہوتی ہے۔ شدید جلن اور ڈنگ دار درد ہوتے ہیں اس لحاظ سے ایپس سلفر کی مانند ہے اور ممکن ہے کہ سلفر کے بعد ایپس کی ضرورت محسوس ہو۔ جب ایپس کا عمل درست نہ ہو تو سلفر دینے کے بعد ایپس

دیں۔

کمی وزیادتی ٹھنڈک سے افاقہ بہت سی تکالیف میں شام اور رات کو اضافہ اگرچہ دست صبح کے وقت بڑھیں گے حرکت سے اور گرم کمرے میں اضافہ۔

ایپس کا اثر زائل کرنے کے لئے پلانٹیگو اور لیکسیس دی جا سکتی ہیں۔

ایپس نیٹرم میور کی مددگار ہے۔

ڈاکٹر ٹسٹی نے لیڈم کو کیڑوں کے ڈنگ کی دافع اثر دوا کہا ہے۔ ڈاکٹر ڈریس ڈیل نے لیڈم سے رات کو ہونے والی پاؤں کی خارش دور کی ہے آخر میں آپ سے گزارش کروں گا کہ آپ ایپس کی رشتہ دار ادویات آرسنک۔ ایسی ٹک ایسڈ۔ بیلاڈونا اور سلفر کو یاد رکھیں اور یہ بھی یاد رکھیں کہ ایپس رہس ٹاکس کی دشمن ہے۔

لیکچر نمبر ۹

ماسکس

(MOSCHUS) مشک نافہ

جگالی کرنے والے جانوروں سے ہمیں مخصوص ادویات ملتی ہیں ان میں سے ایک دوا ماسکس ہے اس کو مشک نافہ بھی کہا جاتا ہے مشک نافہ ہرن سے حاصل کیا جاتا ہے ہرن کی ناف کے پیچھے ایک تھیلی ہوتی ہے جس میں مشک موجود رہتا ہے کہتے ہیں کہ یہ رطوبت ہرن کے اعضا تناسل کے غلاف سے نکلتی ہے دوسرا لفظ ماسچی فیرس (Moschus moschi ferus) اہم ہے کیونکہ ہرن کی کئی اقسام ہیں جن سے مشک حاصل کیا جاتا ہے اگرچہ دو ہرنوں ٹریگولس جاوانیکس اور میمینا انڈیکا میں مشک کی تھیلی نہیں ہوتی۔ مشک کی خوشبو اتنی زبردست ہوتی ہے کہ اس خوشبو کو کمرے سے نکالنا مشکل ہوتا ہے کمرہ کو دھو دینا یا کسی بھی قسم کی تبدیلی لانے کے باوجود یہ خوشبو کمرے میں موجود رہتی ہے (کہتے ہیں کہ اصلی مشک نافہ کو ناک کے قریب لا کر سونگھا جائے تو نکسیر آجاتی ہے (مترجم.)۔

ماسکس کی اعصابی امراض میں کچھ قدرو قیمت ہے اور اسی طرح بہت سے ایسے امراض جو مریض کو قبر میں لے جاتے ہیں ان میں بھی ماسکس کچھ قدرو قیمت رکھتی ہے۔ اگر مشک کا ٹیکہ کسی جانور کی رگ میں لگا دیا جائے تو پٹھوں میں درد اور نشہ لاتی ہے اس کے بعد جانور کو خونی پاخانے شروع ہو جاتے ہیں اور جانور مر جاتا ہے ڈاکٹر وڈ ماسکس کے اس عمل کی بابت کہتا ہے کہ انسانی جسم پر ماسکس کا عمل غیر محسوس اور غیر یقینی ہے۔ مگر وہ یہ بھی کہتے ہیں کہ اگر انسانی اعصاب کا عمل بہت تھک چکا ہو اور بے آرامی شدید ہو تو مشک بہت اچھا عمل کرتی ہے۔ ڈاکٹر رنگر کہتے ہیں کہ خوشبو کی وجہ سے اس دوا کو اپنایا گیا ہے کیونکہ اس کی خوشبو بیمار کر دیتی ہے۔ بارتھ۔لو، فلنٹ، ہمنڈ اور روزن تھال نے ماسکس کو ہسٹیریا میں استعمال نہیں

لو، فلنٹ، ہمنڈ اور روزن تھال نے ماسکس کو ہسٹیریا میں استعمال نہیں کیا۔ مثال کے طور پر مصنف جالی کہتا ہے کہ ماسکس ہسٹیریا میں بہت غیر معمولی خدمات انجام دیتی ہے امریکہ کے چند بڑے ڈاکٹروں نے ماسکس کو نمونیہ اور باؤ گولہ میں کامیابی سے استعمال کیا۔ ٹروسیو قدیم ڈاکٹروں کی تعریف نہیں کرتا بلکہ اپنا طریقہ کار استعمال کرتے ہوئے آگے بڑھتا ہے اس نے مشک کی علامات کی حدبندی کی ہے تاکہ اسے بطور دوا مرض پر لاگو کیا جاسکے۔

ہمارے اپنے طریقہ کار ہومیوپیتھی نے بہت ہی باریک بینی سے مشک کی علامات کا مطالعہ و مشاہدہ کیا ہے اور ماسکس کے عمل کی مناسب حدود مقرر کردی ہیں۔ جوارگ اور سنڈرلین کے تجربات جو ڈاکٹر ایلن نے درست محسوس کئے اپنے انسائیکلوپیڈیا میں درج کئے لیکن چند ڈاکٹروں نے ان کی بھی تردید کی ہے تاہم انہوں نے دوسروں کے مشاہدات اور تجربات کی بابت کچھ نہیں کہا۔ وہ علامات جو طاقتوں سے حاصل کی گئیں یا مشک کو سونگھنے سے حاصل ہوئیں وہ اس لائق ہیں کہ ان کو یاد رکھا جائے۔

ماسکس کو ہومیوپیتھی کے طریقہ کار کے تحت کئی امراض میں استعمال کیا جاسکتا ہے جب اعصابی علامات کا غلبہ ہو تو مرض اس وجہ سے اپنا فطری راستہ چھوڑ دیتا ہے اور ناقابل شفاء رہتا ہے اور اندر ہی اندر بڑھتا رہتا ہے یا مخدوش علامات پیدا کرتا ہے جس سے ظاہر ہوتا ہے کہ اعصاب تھک ہار چکے ہیں ماسکس اعصابی علامات پیدا کرتی ہے ان علامات کا تعلق اعصابی نظام سے ہوتا ہے۔ بسا اوقات ماسکس جنون مالیخولیا اور ہسٹیریا میں مددگار ثابت ہوتی ہے درج ذیل علامات اس لائق ہیں کہ ان کو یاد رکھا جائے۔

جیسا کہ مریض نے شراب پی رکھی ہو۔ برانگیختہ ہو۔ نبض بھری ہوئی ہو اور مسلسل ہو جسمانی درجہ حرارت معمولی سا بلند ہو دماغ میں اجتماع خون ہو دیوانوں کی مانند باتیں کرے تیز تیز بولے الجھی ہوئی باتیں کرے مریضہ اتنی زبان درازی کرے کہ اس کے ہونٹ نیلے ہو جائیں چہرہ زرد ہو جائے اور مریضہ بے ہوش ہو جائے پریشان ہو ذرا سے شور سے جاگ جائے موت کی بابت پریشانی ہو۔ اضطراب اور بے ہوشی جسم سرد چہرہ زرد مکمل بے ہوشی

ہسٹیریا کچھ دیر افسردہ ہو اور پھر یکدم ہنسی کا دورہ پڑ جائے دوسرے لمحے ہذیانی کیفیت ہو جاء ہو جائے بے خوابی ہو پٹھوں میں جھٹکے آئیں چہرہ سے حیرانی ظاہر ہو حرکات بے لظم ہوں تشنج ہوں پٹھے اکڑ جائیں علاوہ ازیں یہ علامات بھی موجود ہوں دل کی دھڑکن تیز ہو جیسے کوئی پریشانی آنے والی ہے۔ زود حس۔ کام میں مصروف مگر کمزور ہاتھوں سے اشیاء جلد گر جائیں جلد خوف زدہ ہو جائے بار بار بے ہوش ہو جائے چہرہ زرد اور سرد ہو، دن کے دوران غنودگی ہو، دوران خون سر کی جانب ہو، آنکھیں ٹکٹکی باندھے ہوں، مریضہ بد حواس ہو، قائم مزاج نہ ہو، جیسے کوئی شے جلدی جلدی اوپر نیچے حرکت کر رہی ہو چکر آتے ہوں سر درد۔ کمر درد۔ اعضا درد کرتے ہوں ایسا احساس کہ اعضا کچھے ہوئے ہیں اعضا میں سختی ہو۔ دباؤ ہو کھچاؤ ہو پٹھے اور جلد ایسا محسوس ہو کہ کھچ گئے ہیں مریضہ مسلسل متلی کی شکایت کرتی ہو اور ناف کے گرد مڑوردار درد ہوں جیسے کسی نے جھٹکے سے ناف کو پکڑ لیا ہو ٹانگوں میں بے آرامی ہو بے کلی ہو مریضہ بیٹھ جائے تو ٹانگوں کی بے کلی میں اضافہ ہو جائے۔ شکم ہوا سے بہت پھولا ہوا ہو۔ غشی کے دورے ہوں۔ پیشاب کثرت سے آتا ہو حلق میں مڑور پڑتے ہوں۔ ماہواری بہت جلد اور کثرت سے آتی ہو۔ ماہواری آنے سے پہلے آلات ولادت میں کھچاؤ کا احساس ہو۔ خواہش نفسانی بہت بڑھ گئی ہو۔ مقامی طور پر آلات جماع میں خوش گوار بے چینی ہو۔ گدگدی ہو اچانک حلق بند ہو جانے کا احساس ہو۔ دم گھٹنے کا احساس ہو۔ پھیپھڑوں میں مروڑدار درد ہوں درد شروع ہوں تو کھانسی شروع ہو جائے اور کھانسی بتدریج بڑھتی جائے مریضہ کو ناامید کردے سینہ میں دم کشی کا احساس ہو۔

ہسٹیریا میں ماسکس کی بہت اہم علامات درج ذیل ہیں یکدم بے ہوشی ہو جائے جلد سرد چہرہ زرد دم کشی کا دورہ ہو مریضہ بہت زیادہ زبان درازی کرے حتیٰ کہ بے ہوش ہو جائے۔

مقابلہ کریں کیسٹوریم۔ نکس موسکاٹا۔ ایسافوٹیڈا۔ گم امونی ایک۔ ویلیریانا۔ اگنیشیا۔ میگنیشیا میور۔

کیمفر ماسکس کی بہت سی علامات کی دافع اثر دوا ہے خاص طور پر جب ٹھنڈک اور بے ہوشی موجود ہو۔ کسٹوریم اود بلاؤ کے آلات تناسل کے غلاف سے حاصل کی جاتی ہے ماسکس کی مانند یہ بھی اضطراب اور پریشانی پیدا کرتی ہے پٹھوں میں پھڑکن ماہواری میں ابتری۔ لیکن کیسٹوریم ہسٹیریا سے پہلے کی علامات پر استعمال کی جاتی ہے جو اعصابی ہوتی ہیں یہ ان عورتوں کی دوا ہے جو تنک مزاج ہوں اور کمزوری کی وجہ سے دکھ اٹھاتی ہوں شکم کی علامات غالب ہوتی ہیں۔

ڈاکٹر جارج نے کیسٹوریم درج ذیل علامات پر استعمال کی ہے ایسی مریضائیں جو کسی کمزور کردینے والے مرض کے آخری وقت میں (جیسا کے ٹائی فائڈ بخار کے بعد) ان عورتوں کے پٹھوں میں پھڑکن اور شدید کمزوری ہوتی ہے اعصابی رد عمل کی کمی کی وجہ سے پٹھوں کی پھڑکن طویل ہو جاتی ہے کیسٹوریم اعصاب کو طاقت فراہم کرتی ہے اور صحت بحال کرنے میں مدد فراہم کرتی ہے۔

ڈاکٹر ٹروسیو نے کیسٹوریم سے ایسے قولنجی دردوں کا علاج کیا جنکی وجہ سے مریضہ کا چہرہ زرد ہو جاتا ہو ٹھنڈے پسینے آئیں اور اچانک قوت کم ہو جائے جس کی وجہ پاؤں کو ٹھنڈا کرنا یا جذبات ہوں ماہواری کی بندش ہو شکم میں ہوا بھر جانے سے درد ہو رحم میں مروڑ دار دردوں کی وجہ سے قطرہ قطرہ ماہواری آئے ان علامات سے ڈاکٹر ٹسٹلی اتفاق کرتے ہیں۔

آزمائش کے دوران جو علامات سامنے آئی ہیں وہ کلیتًا ان تجرباتی اثرات سے مماثلت رکھتی ہیں مریضہ پریشان اور اداس ہوتی ہے ماہواری کے دوران متلون ہوتی ہے ماہواری کے دوارن جسم کے مختلف حصوں میں پھاڑنے والا دباؤ۔ پھاڑنے والے دردوں کو دبانے سے اور ملنے سے افاقہ ہوتا ہے شکم ہوا سے پھولا ہوا ہوتا ہے جنگاسہ میں کھچاؤ ماہواری کے دوران پاخانہ کی جانب میلان ناف میں کاٹنے والے درد پاخانہ میں خونی آؤں یا سفیدی مائل پانی اور سوراخ مقعد میں جلن سبز آؤں والے پاخانے جو جلن پیدا کرتے ہیں پاخانہ آنے سے پہلے کاٹنے والے قولنجی درد۔ دردوں کو دہرا ہونے یا دبانے سے افاقہ ہو۔

سپین کے ایک معالج نے کیسٹوریم کی علامات کی جہت کی بابت ثابت کیا ہے کہ دردوں کو دبانے سے افاقہ ہوتا ہے اعصابی امراض کے علاج کے سلسلے میں ہم فرانس اور سپین کے ڈاکٹروں کے تجربات سے فائدہ اٹھا سکتے ہیں اعصابی امراض ان کی قومی خصوصیت ہے اور ان کے پاس اعصابی امراض کا علاج کرنے کے وسیع مواقع موجود ہیں۔

ماسکس اور کیسٹوریم کی مماثلت بہ نسبت مخصوص علامات کے امراض میں موجود ہے اس کے باوجود ڈاکٹر ٹروسیو ان دونوں ادویات کو اعصابی حملوں میں برابر سمجھتا ہے جب اعصابی حملوں کی ابتدا شکم کے خلا سے شروع ہو لیکن صرف ماسکس ایسی دوا ہے جو خالص ہسٹیریا پیدا کرتی ہے ہسٹیریا کے ہمراہ حلق اور پھیپھڑوں میں مروڑ دار درد ہوتے ہیں اور بے ہوشی ہوتا ہے۔

آپ کو ایک اور بات بتاتا چلوں کہ کیسٹوریم نازوں سے پلے بچوں کے سبز آؤں والے پاخانے یاپانی کی مانند پاخانے روکنے کی صلاحیت رکھتی ہے یہ بچے گرم موسم میں یا جب یہ بچے دانت نکال رہے تو کمزور ہو جاتے ہیں ان بچوں کے پاخانے عمومی ادویات سے شفایاب نہیں ہو سکتے۔

نکس موسکاٹا دماغ پر انوکھے اثرات مرتب کرتی ہے دماغ حواس باختہ ہو جاتا ہے ارد گرد کا ماحول خواب آور یاانوکھا لگتا ہے مریض دماغی طور پر غیر حاضر ہو جاتا ہے غنودگی چھا جاتی ہے اور اس کے بعد گہری نیند آجاتی ہے حرکات بند ہو جاتی ہیں اور احساسات کھو جاتے ہیں ممکن ہے دماغی حالت یکے بعد دیگرے بدلتی رہے ایک وقت مریضہ بہت خوش ہوگی جیسے کہ ہر شے مضحکہ خیز ہے سنجیدہ موضوع پر بھی دل لگی کرے گی اچانک مریضہ کا مزاج بدل جائے گا اور مریضہ افسردگی کا شکار ہو جائے گی زور زور سے رونا شروع کر دے گی یا چہرے سے بے وقوف نظر آنے لگے گی تمام خیالات غائب ہو جائیں گے ایسا ظاہر ہوگا جیسے کہ مریضہ پر نیند کا غلبہ ہو۔ علی ہذالقیاس شعوری غلطیاں کرے گی ایک لمحے کے لئے مریضہ بے خبر ہو جائے گی اور مریضہ کو یہ احساس ہوگا کہ وہ بہت دیر تک بے خبر رہی ہے مریضہ کو اپنے

ہاتھ بڑے محسوس ہوں گے۔ مریضہ کسی شے کو ٹکٹکی لگا کر دیکھے گی تو وہ شے آہستہ آہستہ نظروں سے غائب ہو جائے گی۔

جسم کے تمام اعمال بھی اسی اثر کے تحت آجاتے ہیں شدید کمزوری ٹانگوں اور کمر میں کچلے جانے کا احساس ہو گھٹنے کمزور محسوس ہوں جیسے کہ بہت لمبا سفر کیا ہو بے ہوش ہو جانے کا میلان دم کشی دورہ خون دل کی جانب جلد سرد اور خشک جسم اتنا ڈھیلا کہ نبض اور سانس کی آمد و رفت بہ مشکل محسوس ہوتی ہے سر آگے کی جانب گر جاتا ہے ٹھوڑی سینہ سے لگتی ہے سر ادھر اُدھر گھوم جاتا ہے ایسا احساس کہ سر کی جسامت بڑھ گئی ہو انتڑیاں ہوا سے پھولی ہوئی ہوتی ہیں جیسے کہ ہضم کا عمل خراب ہو حتی کہ نرم پاخانہ بھی مشکل سے خارج ہوتا ہے۔ یہ ہے دماغی اور جسمانی کمزوری جو نکس موسکاٹا کی جانب راہ نمائی کرتی ہے اور نکس موسکاٹا شفا سے ہم کنار کرتی ہے نہ صرف ہسٹیریا (Hysteria) کی کمزوری بلکہ ٹائی فائڈ اور بچوں کے ہیضہ کو بھی شفایاب کرتی ہے نکس موسکاٹا کی ہسٹیریائی مروڑدار علامات درج بالا علامات کے ساتھ اندرونی طور پر گڈمڈ ہوتی ہیں سر آگے کی جانب جھٹکے سے گر جاتا ہے جبڑے اکڑ جاتے ہیں دل کو جیسے کسی نے گرفت میں لے لیا ہو اچانک دل پر دباؤ حلق بند ہونے کا احساس ایسے درد جو جسم میں پہلے سختی پیدا کر دیں پھر نرمی لے آئیں بے ہوشی یا بے خبری ہو جائے۔ علاوہ ازیں درج ذیل علامات بھی ہمراہ ہوتی ہیں منہ اور حلق زبردست خشک ہوتا ہے مریضہ اپنی علامات بڑھا چڑھا کر بیان کرتی ہے مریضہ شکایت کرتی ہے کہ بے انتہا خشکی ہے معمولی سی جذباتی برانگیختگی علامات واپس لے آتی ہے اور شکم میں بہت زیادہ ہوا ابھر جاتی ہے جلد خشک اور سرد۔ پسینہ بالکل نہیں آتا دل کی دھڑکن زیادہ ہو جاتی ہے دل کی دھڑکن اور نبض تغیر پذیر۔ ویلیریانا کو بطور دافع درد اس شد و مد سے استعمال کیا گیا ہے کہ ہومیوپیتھ اس دوا کو اس لائق نہیں سمجھتے کہ اسے یاد رکھا جائے لیکن ہسٹیریا کے علاج میں اس دوا کی اپنی ایک مخصوص جگہ ہے ویلیریانا۔ مشک (ماسکس) ایسافوٹیڈا اور دوسری اعصاب کو قوت دینے والی ادویات سے مختلف ہے ہسٹیریا کے مروڑدار دردوں میں جب کہ بے ہوشی ہمراہ ہو اس کو

استعمال نہیں کیا جاتا جیسا کہ درج بالا ادویات کے بارے میں بیان کیا جا چکا ہے کیوں کہ یہ اعصابی نظام کی عام برانگیختگی ہے دماغ اور جسم دونوں جھلاہٹ میں ہوتے ہیں مریضہ زندگی سے بھرپور ہوتی ہے خوش ہوتی ہے تیز تیز باتیں کرتی ہے خیالات کا تسلسل ہوتا ہے کبھی کبھار مریضہ سمجھتی ہے کہ وہ خطرات میں گھری ہوئی ہے یا اسے اپنے اردگرد کی اشیاء عجیب لگتی ہیں مریضہ کے سر میں درد ہوتا ہے سر چکراتا ہے بے آرام ہوتی ہے مریضہ کا اعصابی نظام اتنا برانگیختہ ہوتا ہے کہ وہ ایک جگہ ساکن نہیں رہ سکتی حرکت اس کے لئے ضروری ہوتی ہے یہ حالت دردوں پر بھی اثرانداز ہوتی ہے دوا کی آزمائش سے معلوم ہوتا ہے کہ مریضہ کو کھچاؤ دار اینٹھن دار ڈنک دار اور بھالا مارنے کے سے درد ہوتے ہیں بیٹھ جانے سے دردوں میں اضافہ ہو جاتا ہے حرکت کرنے سے افاقہ ہوتا ہے دوران خون میں بھی اکساہٹ موجود ہوتی ہے دماغ میں اجتماع خون ہوتا ہے ایسا محسوس ہوتا ہے کہ سر بھرا ہوا ہے اور پھٹ جائے گا۔ مسلسل گرمی اور بے آرامی بے کلی شام کو مریضہ بیٹھ جائے تو خشک گرمی کا احساس ہوتا ہے گرمی کی لہریں آتی ہیں رات کو مریضہ دیر تک جاگتی ہے اور بے آرام رہتی ہے صبح کے قریب خوابوں سے مزین نیند آتی ہے ہاضمہ خراب ہوتا ہے رات کے کھانے سے پہلے مریضہ کے منہ کا ذائقہ بدبودار چربی کی مانند ہوتا ہے جبکہ صبح جاگنے پر ذائقہ کیچڑ کی مانند ہوتا ہے۔

حلق میں دھاگہ لٹکنے کا احساس جس کی وجہ سے متلی ہوتی ہے متلی ناف سے شروع ہوتی ہے اور بتدریج حلق تک آتی ہے شکم میں ہوا بھری ہوتی ہے۔

امبلی فیرا (Umbellifera) کے گروہ سے ہم نے دو گوندیں حاصل کی ہیں جن کو اکثر اعصابی امراض میں استعمال کیا جاتا ہے میں دو ادویات گم امونی ایک اور ایسا فوٹیڈا کی بات کروں گا ایسا فوٹیڈا شکم کی پھلاوٹ پر نمایاں اثر کرتی ہے اس کے بعد شکمی اعصاب پر اثرانداز ہوتی ہے اس کے نمایاں اثرات درج ذیل ہیں انتڑیوں کی حرکات دودیہ کو معکوس کر دیتی ہے معدہ اور خصوصی طور پر حلق کا کام الٹ جاتا ہے تیزابی ڈکار آتے ہیں منہ میں تھوک زیادہ منہ کا ذائقہ گریس کی مانند ہوتا ہے سر بوجھل اور بھینچ جانے کا احساس معدہ اور غذا کی نالی میں جلن

شکم ہوا سے پھول جاتا ہے پاخانے پھس پھسے بدبودار۔ سینہ میں مروڑدار تناؤ جیسے کہ پھیپھڑے پوری قوت سے پھول نہیں سکتے۔ یہ جبر بہت دکھ دیتا ہے دل میں اجتماع خون نبض چھوٹی ادھر اُدھر کھچاؤ اور سخت نبض چھوٹی اور سمٹی ہوئی کمر میں لرزہ کا احساس اندر سے باہر کی جانب کئی جگہوں پر دباؤ رحم میں کاٹنے والے درد اور دردزہ کی مانند دکھ۔ پیشاب بھورا چبھن دار بعد میں جوں جوں مریضہ میں کمزوری بڑھتی ہے بے کلی کا احساس ہوتا ہے جماہیاں و قتاً فوقتاً لرزہ چکر نظر کا غائب ہو جانا اور سرد پسینے آنا۔

تجرباتی طور پر فیصلہ شدہ امر ہے کہ ایسافوٹیڈا پریشان مریضوں کی دوا ہے جب ان کے اخراجات کی عادات معکوس ہو جائیں کوئی بیرونی زخم مندمل ہو جائے جس میں سے مواد خارج ہو رہا تھا یا اچانک دست آنے بند ہو جائیں یا پارہ کے استعمال کے بعد جب زود حسی کے علاوہ ہڈیاں اور ہڈیوں کی جھلیاں متاثر ہو جائیں ہڈیاں بوسیدہ ہونی شروع ہو جائیں یا اس قسم کے حالات موجود ہوں وہ زخم جو ہڈی کھا رہا ہو وہاں زبردست پر حسی موجود ہو۔ رات کو ان زخموں میں شدید درد ہوتا ہو جب عورتوں کے اخراجات اچانک رک جائیں اور ہسٹیریا کی علامات کے ہمراہ سینہ پر دباؤ ہو تو یہ عورتیں ایسافوٹیڈا سے بہت فائدہ حاصل کر سکتی ہیں یہاں پر گم امونی ایک ایسافوٹیڈا سے خاندانی مماثلت رکھتی ہے پھیپھڑوں کی ایسی علامات پر یہ بار بار دی جا چکی ہے۔

ماسکس اور ایسافوٹیڈا باؤ گولہ پیدا کرتی ہیں-(GLOBUS HYSTERI-CUS) سینہ میں مروڑ دل کی دھڑکن میں اضافہ ماسکس ہسٹیریا کے دورے میں مکمل شفا بہم پہنچاتی ہے جب کہ دورے کے بعد مریضہ بے خبر ہو جائے یا بے ہوش ہو جائے۔

ایسافوٹیڈا کے اخراجات بدبودار ہوتے ہیں اور انتڑیوں کی معکوس حرکات کی وجہ سے باؤ گولا پیدا ہوتا ہے ایسافوٹیڈا میں اب تک بے ہوشی کی علامت نہیں دیکھی گئی ماسوائے اس کے کہ مریضہ دردوں کی شدت سے بے ہوش ہو گئی ہو شکم میں ہوا ابھری ہوئی ہوتی ہے۔

میگنیشیا میور مائسکس اور ایسافوٹیڈا سے مماثلت رکھتی ہے دوسری میگنیشیا ادویات کی مانند یہ بھی معدہ انتڑیوں اور اعصابی نظام پر اثرانداز ہوتی ہے پس کاربونیٹ اور فاسفیٹ اعصابی دردوں میں مظہر ہوتے ہیں خاص طور پر ان مریضوں میں جن پر بار بار اعصابی دردوں کے حملے ہوں جس کی وجہ اعصابی کمزوری ہو تاہم یہ ثابت ہو چکا ہے کہ ہسٹیریا میں میور ٹیس برتری رکھتے ہیں شکم کی علامات ہمیں نمایاں نظر آتی ہیں متلی منہ میں پانی بھر آنا زبان لمبی زرد اور پلپلی جگر بڑھا ہوا مریضہ پاخانہ کے لئے بھاگے ،پاخانہ ریزہ ریزہ جیسا کہ جلا ہوا ہوتا ہے جیسے کہ مریضہ کے شکم اور اعصابی علامات کے اتحاد کی نمائندگی کر رہا ہو۔ شکم میں ہوا گڑگڑاتی ہے پکڑنے والے کاٹنے والے کھینچنے والے درد۔ شکم میں تناؤ جیسے کہ انتڑیاں ٹکڑے ٹکڑے ہو رہی ہیں حلق میں گولا اٹھنے کا احساس جس کی وجہ سے مریضہ کا دم گھٹنے لگتا ہے ڈکار آنے سے افاقہ شکم اور معدہ میں ہوا کا اجتماع ہوتا ہے جس کی وجہ سے سوزش زدہ رگوں میں معکوس تشنجی علامات پیدا ہوتی ہیں چند اور ثبوت بھی موجود ہیں رات کے کھانے کے دوران بے ہوشی کے دورے پریشانی متلی زرد چہرہ۔ پورے جسم میں لرزہ ڈکار آنے سے افاقہ یا رات کے کھانے کے دوران سینہ کا اچانک بوجھل ہو جانا۔ متلی منہ میں پانی بھر آئے چہرہ پر گرمی کی لہریں ایسا محسوس ہو کہ مریض کو قے یا ڈکار آنے سے ہی افاقہ ہوگا مریضاؤں میں تصورات کا فریب نظر بھی دیکھا گیا ہے سب سے اہم سر درد ہے دونوں کنپٹیوں میں پکڑنے والے درد۔ ایسا احساس ہو کہ مریضہ عقل کھو دے گی بد حواس ہو جائیگی دونوں ہاتھوں سے سر کو دبانے سے یہ علامت غائب ہو جاتی ہے مریضہ کو ڈھانپ لے تو سر درد میں افاقہ ہو جاتا ہے۔

ماہواری کا خون سیاہ جما ہوا لوتھڑے۔ حرکت کرتے وقت کمر میں درد مریضہ بیٹھ جائے تو رانوں میں درد جنگاسہ میں کھچاؤ۔ رحم میں مروڑنے والے درد ہوتے ہیں (ڈاکٹر ہیل کہتے ہیں کہ درد چوڑے ہڈھنوں میں ہوتے ہیں) ماہواری کے دوران شکم کے نچلے حصے میں کاٹنے والے درد۔ شکم میں اینٹھن کے ہمراہ مقعد اور اعضائے تناسل پر دباؤ۔ دل کی دھڑکن زیادہ مائسکس کی مانند نہیں بیٹھ جانے پر دل کی دھڑکن میں اضافہ ہو جاتا ہے یا کرسی سے اٹھتے

وقت زیادہ ہو جاتی ہے حرکت کرنے سے دھڑکن کا اضافہ ختم ہو جاتا ہے یہ علامات سینکڑوں بار آزمائی جاچکی ہے۔

میں اب مختصر خلاصہ بیان کرتا ہوں۔

ماسکس۔ اضطراب۔ بے ہوشی۔ زبان درازی۔ ٹھنڈک۔ حلق میں باؤ گولہ اور درد پھیپھڑوں میں مروڑ دار درد۔

کیسٹوریم۔ دردوں کو دبانے سے افاقہ۔ جسمانی قوت بہت کم۔ ماہواری کے درد مروڑدار کمزوری اور سرد پسینے۔ چہرہ زرد بے رونق۔

نکس موسکاٹا۔ شعوری غلطیاں۔ غنودگی بے ہوشی شکم ہوا سے پھولا ہوا دل اور حلق پر دباؤ جلد خشک اور سرد۔

ویلیریانا۔ مریضہ ایک جگہ ساکن نہ رہ سکے اعصابی پرحسی پھاڑنے والے مروڑنے والے درد حرکت کرنے سے افاقہ منہ کا ذائقہ بدبودار چربی کی مانند یا کیچڑ کی مانند۔

ایسا فوٹیڈا۔ تیزابی ڈکار بدبودار ہوا خارج ہو سینہ میں تناؤ کی کیفیت اخراجات کا اچانک بند ہو جانا معدہ اور انتڑیوں کے عمل کا معکوس ہو جانا۔

میگنیشا میور۔ رات کے کھانے کے دوران بے ہوشی ڈکار آنے سے افاقہ سر درد کو دبانے اور ڈھانپنے سے افاقہ حرکت کرنے سے دل کی دھڑکن کی شدت میں کمی پاخانہ ریزہ ریزہ۔

ناسکس کو ایلو پیتھ حضرات نمونیہ میں استعمال کرتے آئے ہیں ماسکس خاص اعصابی ہذیان پیدا کرتی ہے دماغ کی کیفیت اضطرابی ہوتی ہے اور مریضہ الٹی سیدھی بکواس کرتی ہے غصہ اور جوش آتا ہے (ٹردسیو) ایسے مریضوں کے لئے ہمیں ایسی ادویات کی ضرورت ہے جو اعصاب کو پرسکون کر دیں اور مرض کو اپنا دورانیہ پورا کرنے کی کھلی اجازت ہو۔

درج ذیل ادویات ممکن ہے کمزوری اور رد عمل کی کمی سے پیدا ہونے والے

امراض کے لئے فائدہ مند ثابت ہوں۔ ماسکس۔ امبر اگریسیا۔ ایسافوٹیڈا۔ ویلریانا۔ کیسٹوریم۔ کافیا۔ سکوٹیلریا۔ سائی پری پیڈیم۔ کوکا۔ زنکم آکسی۔ چائنا۔ کیمفر۔ اگریکس۔ ٹیرنٹولا وغیرہ۔

لیکچر نمبر ۱۰

SEPIA(قیر ماہی)

پلپلے جانوروں یا گھونگوں میں سے ایک جانور کو سیپیا کہا جاتا ہے اس کا نام کٹل فش بھی ہے چونے کی مانند سخت عنصر جس کا تعلق سیپیا سے ہے آپ سب جانتے ہیں کہ یہ عنصر پرندوں کی غذا ہے اس مچھلی میں ایک چھوٹی سی تھیلی ہوتی ہے جس میں سیاہی مائل بھورا یا قریباً سیاہ سیال بھرا ہوتا ہے جب کوئی بڑی مچھلی اس کی جانب بڑھتی ہے تو یہ مچھلی اپنا یہ سیال پانی میں چھوڑ دیتی ہے جس سے پانی میں بادل بن جاتے ہیں اور مچھلی اپنی زندگی دشمن سے محفوظ کر لیتی ہے۔ اس سیال کا ماسوائے مچھلی کی زندگی بچانے کے اور کوئی فائدہ نہ تھا۔ کہا یہ جاتا تھا کہ اگر اس سیال کو انسانی جسم میں داخل کیا جائے تو بے حرکت پڑا رہتا ہے مگر جب ہانیمن نے تجربہ کیا تو اس جھوٹ کا پول کھل گیا یہ بات بھی پایہ ثبوت تک پہنچی کہ کٹل مچھلی اس سیال سے چھوٹی مچھلیوں کا شکار کرتی ہے جو اس کی غذا ہیں۔

سیپیا ایک عام نام ہے تاکہ ہمارے میٹیریا میڈیکا میں تخصیص ہو سکے دوا کے طور پر اس سیال کو استعمال کیا جاتا ہے اس جوس کو آرٹسٹ بھی استعمال کرتے ہیں سیپیا کے تعارف کی کہانی کچھ یوں ہے۔ ڈاکٹر ہیرنگ بتاتے ہیں کہ ڈاکٹر ہانیمن کا گہرا دوست جوان کا مریض بھی تھا آرٹسٹ تھا اس کی عادت تھی کہ وہ برش کو لعاب دہن سے گیلا کر لیتا تھا برش پر سیاہی لگی ہوتی تھی اس کے مرض میں کسی طرح بھی کمی واقع نہ ہوئی تو ڈاکٹر ہانیمن نے سیاہی کو مورد الزام ٹھہرایا اور کہا کہ یقیناً یہ سیاہی مرض دور کرنے میں رکاوٹ بنی ہوئی ہے آرٹسٹ نے اس بات پر شک کیا مگر اس نے اپنے ہونٹوں پر باریک اسفنج گیلا کر کے چپکا لیا یوں سیاہی سے منہ محفوظ ہو گیا اور اس کا مرض بھی جلد دور ہو گیا تب ہانیمن نے سیپیا سو کس کی آزمائش کی۔ ہانیمن کی بتائی ہوئی علامات کی بار بار تصدیق کی گئی۔

۱۸۷۴ء میں امریکن انسٹی ٹیوٹ آف ہومیو پیتھی نے بیڑا اٹھایا کہ جن ہومیو پیتھک ادویات کی آزمائش کی جا چکی ہے ان کی دوبارہ آزمائش کی جائے اس کام کے لئے انہوں نے سیپیا کا انتخاب کیا تین طاقت سے لے کر ۲۰۰ طاقت تک پچیس آزمائشیں کی گئیں ۱۸۷۵ء میں ایسوسی ایشن کے جلسہ میں پوری رپورٹ پیش کی گئی انہوں نے تصدیق کی کہ ہانیمن نے جو آزمائشیں کیں اور جو علامات وہ ہمارے لئے چھوڑ گئے ہیں ان کی اور اصلاح نہیں کی جا سکتی۔

سیپیا ایک ایسی دوا ہے جس کا مول کوئی بھی نہیں دے سکتا یہ خاص طور پر زنانہ اعضا پر عمل کرتی ہے اگرچہ سیپیا مردانہ اعضائے تناسل پر بھی اپنا عمل ثابت کر چکی ہے لیکن سیپیا خاص طور پر نازک اندام مستورات کی دوا ہے جن کی جلد نازک حساس اور تمام قسم کے حالات سے جلد متاثر ہو جاتی ہے عموماً ایسی عورتوں کے بال سیاہ (اگرچہ ضروری نہیں ہے) چہرہ کا رنگ سانولا اور آنکھوں کے گرد سیاہ حلقے ہوتے ہیں سیپیا قوت حیات پر اثرانداز ہوتی ہے ساتھ ہی ساتھ جسمانی کیمیائی مواد پر بھی اثرانداز ہوتی ہے جلد ہی دوران خون پر گہرا اثر ڈالتی ہے جوں جوں آزمائش جاری رہتی ہے دوران خون زیادہ سے زیادہ ابتر ہوتا جاتا ہے حتی کہ چار گھنٹوں کے اندر ہی خون میں جوش اور گرمی کی لہریں آنے لگتی ہیں گرمی کی یہ لہریں پسینہ آنے پر اور کمزوری اور غشی کے احساس کے ساتھ ختم ہو جاتی ہیں۔ معمولی سی حرکت یا ورزش سے گرمی کی لہریں اور زبردست پسینہ آتا ہے پہلو بہ پہلو یہ جوش اعصابی نظام کی فساد زدہ حالت ہے جس کی وجہ سے پریشانی اور بے آرامی پیدا ہوتی ہے۔

علامات کے یہ دو نمونے ابتر اثرات ظاہر کرتے ہیں جب دوا حیوانی زندگی کے اعصابی نظام پر اثرانداز ہوتی ہے دوا کا عمل حرکتی اعصاب پر بھی ہوتا ہے۔ اس کے بعد سر درد کی باری آتی ہے کئی اقسام کا مقامی اجتماع خون پیدا ہوتا ہے ان علامات کے بعد فوراً اعصابی کمزوری اور رگوں کا ڈھیلا پن پیدا ہو جاتا ہے آزمائش کنندہ ضعف زدہ ہو جاتا ہے اور غش کھا جاتا ہے جوڑ کمزور محسوس ہوتے ہیں ایسا محسوس ہوتا ہے کہ جوڑ الگ ہو جائیں گے پیڑو

میں نچلی جانب کھچاؤ کا احساس ہوتا ہے اور خالی پن پیدا ہوتا ہے وریدوں میں اجتماع خون جاری رہتا ہے یقیناً اس وجہ سے عروق دمویہ کو کنٹرول کرنے والے پٹھوں کی کمزوری میں اضافہ ہو جاتا ہے رحم گر جاتا ہے اور اس میں زیادہ سے زیادہ اجتماع خون ہوتا ہے جگر بھاری ہو جاتا ہے اور کام کرنا بند کر دیتا ہے جگر کے ترچھے شگاف میں خون رک جاتا ہے جگر بوجھل اور کاہل ہوتا ہے عروق دمویہ بھری ہوئی ہوتی ہیں یوں اعضاء دکھتے ہیں تھک جاتے ہیں دیگر قوت حیات پر دباؤ کا اظہار ہوتا ہے شدید کمزوری لرزہ اور غشی پیدا ہو جاتی ہے اعضا بھاری محسوس ہوتے ہیں جیسے کہ فالج ہو گیا ہو اعضا میں سختی آجاتی ہے خاص طور پر نیند کے بعد ٹانگیں بے قابو ہو جاتی ہیں گول دائرہ کی طرح کے اعصاب جو فطری سوراخوں کو بند کرتے ہیں اور وہ تمام بناوٹیں جن کا انحصار غیر مستقیم پٹھوں کی قوت پر ہوتا ہے کمزور ہو جاتی ہیں پس مقعد اپنی جگہ سے ہٹ جاتا ہے پاخانہ اور پیشاب کی مقدار کم ہو جاتی ہے مقعد اور مثانہ کاہل ہو جاتے ہیں تاہم فالج نہیں ہوتا اعضا میں تبدیلیاں رونما ہو جاتی ہیں جن کو رنگ وروپ سے ملاحظہ کیا جا سکتا ہے رنگ زرد ہو جاتا ہے جسم سے نکلنے والے تمام اخراجات بدبودار ہو جاتے ہیں کھٹے ہوتے ہیں جگہ چھیل دیتے ہیں جلد سے بدبودار بخارات نکلتے ہیں جلد پر خارش پیدا ہو جاتی ہے جلد کی رنگت بدل جاتی ہے جلد ادھڑنا شروع ہو جاتی ہے زخم بن جاتے ہیں۔

وہ حالات جن سے سیپیا کی مریضہ گزرتی ہے اتنے اہم نہیں جتنا کہ حرکت کے اثرات۔ دو یا تین آزمائش کنندگان نے بتایا کہ حرکت سے ان کو افاقہ ہوتا ہے ایک آزمائش کنندہ نے بتایا کہ گھوڑے پر سواری سے افاقہ ہوتا ہے زبردست ورزش کے بعد افاقہ ہوتا ہے۔ لیکن شدید ورزش سے کئی علامات میں اضافہ ہوتا ہے اب ہم ان کو الگ کیسے کریں جب کہ کئی علامات بافتوں کے ڈھیلے پن سے پیدا ہوتی ہیں ڈھیلے پن کے ہمراہ سستی و کاہلی موجود ہوتی ہے اور سب سے بڑھ کر وریدوں میں اجتماع خون (بھراؤ) ہوتا ہے ورزش چونکہ دل کی جانب خون واپس لے جاتی ہے اس لئے ورزش سے افاقہ ہوتا ہے۔ گھوڑے کی سواری یا بحری جہاز میں سفر کرنے سے چونکہ پر حس حصوں کو صدمہ پہنچتا ہے یوں وریدوں میں بھراؤ پیدا

ہوتا ہے اس لئے تکالیف میں اضافہ ہوتا ہے لیکن سر درد غشی تھکاوٹ کمر درد حتیٰ کہ گرے ہوئے رحم میں حرکت کرنے سے اضافہ ہوتا ہے۔

مختصراً یہ بھی مشاہدہ کیا گیا ہے کہ سیپیا مردوں پر بھی بہت اچھا عمل کرتی ہے مگر زیادہ اچھا عمل ڈھیلی ڈھالی کمزور عورتوں پر ہوتا ہے جن کی جلد کا رنگ زرد یا جلد پر گندے زردی مائل دھبے ہوں اور ان عورتوں کا میلان پسینے کی جانب ہو بغلوں آلات ولادت اور کمر پر پسینہ آتا ہو گرمی کی لہریں اٹھتی ہوں صبح نیند سے جاگنے پر سر درد ہوتا ہو جب جاگیں تو تھکی ہوئی ہوں ان عورتوں کے آلات ولادت میں تکالیف ہوتی ہیں۔ مردوں کی خواہش نفسانی بڑھی ہوئی ہوتی ہے مگر ان میں قوت نہیں ہوتی ہم بستری کے بعد مرد کو کمزوری محسوس ہوتی ہے (اعصابی کمزوری) عورتوں کی خواہش ہم بستری بڑھی ہوئی ہوتی ہے ان کو ہسٹیریا بھی ہوتا ہے۔ یا رحم گرا ہوا ہوتا ہے یعنی رحم ٹل گیا ہوتا ہے مرد و زن دونوں کے جگر کے ترچھے شگاف میں خون بے حرکت ہو جاتا ہے جگر درست طور پر کام نہیں کرتا۔ ان کا ہضم کا فعل خراب ہوتا ہے ضعف معدہ ہوتا ہے انتڑیاں سست و کاہل ہوتی ہیں پیشاب میں یورک ایسڈ تہ نشین ہوتا ہے جس کا مطلب ہے کہ نہ تو ہضم کا عمل درست ہے اور نہ ہی غذا کا انجذاب درست ہے یوں عام کیفیت میں قوت اور آسودگی نہیں ہوتی اس لئے آسانی سے ایسا فالج ہو جاتا ہے جس میں حرکت زائل ہو جاتی ہے مگر حس باقی رہتی ہے۔

یہ ذہن نشین کر لیا جائے کہ سیپیا کی علامات قبل دوپہر اور شام کو شدت اختیار کر جاتی ہیں بعد دوپہر ایک ایسا وقت بھی آتا ہے جب علامات میں عام کمی ہو جاتی ہے اس حقیقت کی بہت سے ڈاکٹروں نے تصدیق کی ہے۔

اب ہم سیپیا کی علامات پر تفصیل سے بحث کریں گے اور فیصلہ کریں گے کہ کیا ان علامات کی تصدیق ہوتی ہے جن کی تحقیق کی جا چکی ہے۔

سیپیا جیسی نمایاں دوا کی علامات کو سمجھنے کے لئے جس کی آزمائش کے دوران تقریباً دو ہزار علامات سامنے آئیں ان علامات میں سے کچھ اہم اور کچھ عام ہیں ہمیں جسم کے مختلف

حصص پر اس دوا کے عمل کا مطالعہ کرنا پڑے گا۔ سب سے پہلے ہم دوران خون کو لیتے ہیں سیپیا دوران خون میں شدید ابتری پیدا کرتی ہے ایسا محسوس ہوتا ہے کہ بہت سی علامات کا تعلق وریدوں میں خون کے بھراؤ سے ہے اور یہ علامات خاص طور پر جگر کے ترچھے شگاف میں دوران خون کی حالت سے محسوس ہوتی ہے۔

چند علامات پر دوبارہ غور کرتے ہیں جن کی وجہ سے پتھالوجی کی یہ حالت پیدا ہوتی ہے ہم دیکھتے ہیں کہ گرمی کی لہریں شکم سے شروع ہوتی ہیں اور سر کی جانب جاتی ہیں گرمی کی لہروں کے ہمراہ پریشانی ہوتی ہے اور یقیناً دباؤ کا احساس بھی جس کے کھولنے میں پھوٹ پڑتا ہے دھڑکن پورے جسم میں محسوس ہوتی ہے خاص طور پر شکم کے اوپری حصے میں۔ جگر میں دھڑکن رحم کے اندر دھڑکن اور چھوٹی کمر میں دھڑکن محسوس ہوتی ہے۔ یہ علامات ہسٹیریا اور سبز بھس کی عام علامت ہے نکسیر خواہ چوٹ لگ جانے سے آئے گرنے سے آئے یا گرم کمرے کی وجہ سے آئے یا نکسیر کی وجہ ماہواری کا دب جانا ہو۔ رحم میں دھڑکن دار درد ہوں جب رحم کا معائنہ کیا جائے تو رحم سوجا ہوا ہوتا ہے رحم میں اجتماع خون ہوتا ہے چھونے سے پرحس ہوتا ہے اور جب ہم مقامی علامات کی جانب دیکھتے ہیں تو ہاتھ گرم اور پاؤں سرد ہوتے ہیں یا جب پاؤں گرم ہو جائیں تو ہاتھ سرد ہو جاتے ہیں یہ علامت سیپیا کی پہچان ہے۔ اگر ہم سیپیا کی جلد کی علامت پر غور کریں تو آپ کو دوران خون کا عمل ناقص نظر آئے گا۔ ہم جانتے ہیں کہ جب اعصاب جو عروق دمویہ کی جسامت کو کنٹرول کرتے ہیں سست ہو جائیں تو جلد پر سوزش کے زیادہ اثرات مرتب ہوتے ہیں اور جلد پر حس ہو جاتی ہے اور خصوصی طور پر ہرپیز کے ابھار نکل آتے ہیں خاص طور پر کہنیوں کے جوڑوں پر۔ جوڑوں پر پھوڑے پیدا ہو سکتے ہیں خاص طور پر انگلیوں کے جوڑوں پر پھوڑے پیدا ہو سکتے ہیں سیپیا کے یہ پھوڑے عموماً پر درد نہیں ہوتے صرف دو ادویات اور ایسی ہیں جن میں یہ علامت موجود ہے وہ ادویات بوریکس اور میزریم ہیں یہ بات پایہ ثبوت تک پہنچ چکی ہے کہ سیپیا ہرپیز سرسینا ٹس (Herpes circi natus) کو شفایاب کرتی ہے سیپیا جسم پر زردی مائل بھورے دھبے۔

خارش چھالے رطوبت کھر دراپن اور چھلکے دار آبلے بھی پیدا کرتی ہے چھپاکی کے مریض کو گرم کمرے میں سکون محسوس ہوتا ہے لیکن بستر کی گرمی سے جلد میں سوئیاں چبھنے کا احساس زیادہ ہو جاتا ہے ڈاکٹر ڈنہم نے سیپیا کی چھلکے پیدا کرنے والی خصوصیت کی وجہ سے اسے رہس ٹاکس کی دافع اثر دوا کہا ہے۔

سیپیا چھلکے دار کھجلی میں بہت اچھا عمل کرتی ہے اگرچہ آرسنک اور آرسنک آئیوڈیم سے کمتر ہے جلد کے زردی مائل دھبے لائیکو پوڈیم، نکس وامیکا، سلفر اور کورارے ۔ شفایاب ہو جاتے ہیں ان ادویات کو نیویارک کے ڈاکٹر براخ نے استعمال کیا۔

داد کے لئے سیپیا کے علاوہ کلکیریا کارب۔ برائٹا کارب اور ٹیلوریم کی سفارش کی جاتی ہے لیکن میرے ہاتھوں برائٹا کارب کبھی بھی کامیاب نہیں ہوئی۔ ٹیلوریم اس داد کی دوا ہے جو داد سارے جسم پر ہو اور گول دائرے ایک دوسرے کو قطع کرتے ہوں کھجلی میں کے بعد سیپیا کی باری آتی ہے جب آبلے کھجلی کے دانوں کو پھیلا دیتے ہوں۔

سیپیا بند ھنوں پر نمایاں اثر انداز ہوتی ہے یہ بند ھنوں کو کمزور کرتی ہے اور کئی قسم کی علامات پیدا ہوتی ہیں جوڑ کمزور ہو جاتے ہیں چلتے وقت گھٹنے جواب دے جاتے معدہ کے سوراخ میں کمزوری جس میں کھانے سے کوئی افاقہ نہیں ہوتا بے شک اس کے میں اعضا کا بوجھ نچلی جانب ہوتا ہے جب جوڑ اتر گیا ہو تو سیپیا کا یہ اثر استعمال کیا جا سکتا ہے۔

اب ہم باری باری اعضا کی بات کریں گے۔ سیپیا دماغ پر نمایاں اثر کرتی ہے اور دماغ میں ایسی حالت پیدا کر دیتی ہے جو بہت ہی نمایاں ہوتی ہے۔ دماغ کی یہ نمایاں حالت اس وقت موجود ہونی چاہیے جب دوا سیپیا ہو۔ عموماً عورتیں ہی سیپیا کی مریضہ ہوتی ہیں مریضہ کم ہمت افسوس زدہ فوراً رو پڑتی ہے۔ افسردگی کے ہمراہ چڑچڑا پن بھی موجود ہوتا ہے سیپیا کی مریضہ میں نقص تلاش کرنا مشکل کام نہیں ہے۔ سیپیا کی مریضہ میں بعض اوقات بے اعتنائی ظاہر ہوتی ہے۔ سیپیا کی مریضہ اپنے خاوند اور بچوں یا گھرداری کا خیال نہیں رکھتی۔

سیپیا کی دماغی حالت کو پلساٹیلا نیٹرم میور اور کاسٹیکم سے الگ کرنا ضروری ہے بے

شک پلساٹیلا سیپیا کے قریب ترین دوا ہے سیپیا کی مانند اس کی مریضہ بھی روپڑتی ہے پریشان ہوتی ہے آپے سے باہر ہو جاتی ہے تنگ مزاج ہوتی ہے اپنی صحت کی بابت فکر مند ہوتی ہے لیکن پلساٹیلا کی عورت نرم دل ہوتی ہے اور یہ چاہتی ہے کہ اس سے ہمدردی کی جائے ممکن ہے کہ زودرنجی اور تنگ مزاجی بھی موجود ہو یا غیر مستقل مزاجی ہو لیکن سیپیا میں غصہ تنگ مزاجی بے اعتنائی اور بے مروتی موجود ہوتی ہے۔ نیٹرم میور سیپیا کی پیروی کرتی ہے۔ دونوں ادویات رونے کا میلان رکھتی ہیں دونوں میں روحانی افسردگی اور گزری ہوئی زندگی کی تلخیاں مسلسل یاد آتی ہیں۔ تنگ مزاجی۔ بے اعتنائی یاداشت کی کمی اور دماغی حالت کا بدلنا۔ نیٹرم میور میں تسلی دینے سے اضافہ ہوتا ہے یہ ہی بات ہم سیپیا کی بابت بھی کہہ سکتے ہیں دونوں ادویات کی تکالیف میں رنجیدگی اور غصہ سے اضافہ ہو جاتا ہے دونوں ادویات ایک جیسی کمزوری اور اعصابی زودحسی پیدا کرتی ہیں لیکن ان کا پیروی کرنے والا تعلق اس حقیقت سے مرکب ہے کہ سیپیا رگوں میں فاسد اکساہٹ پیدا کرتی ہے سیپیا کے ابتر محسوسات کی وجہ سے سر اور سینہ میں بھراؤ کی کیفیت پیدا ہوتی ہے جذباتی بات چیت سے چہرہ تپ جاتا ہے اور برانگیختگی کے بعد پسینہ آتا ہے۔

نیٹرم میور میں اعصابی اکساہٹ یا ضعف ہوتا ہے چنانچہ جذبات سے سر درد اور ریڑھ میں کھچاؤ پیدا ہوتا ہے ناپسندیدہ خیالات فاسدہ سوہضمی کی وجہ سے ہوں تو یہ مالیخولیا ہے۔ جو دماغی افسردگی سے پیدا ہوتا ہے اور اس کی وجہ آنتوں کی غیر متحرکیت ہے لیکن سیپیا میں یہی حالت جگر میں خون کے غیر متحرک ہونے کی وجہ سے پیدا ہوتی ہے اس لئے یہ مستحکم علامت ہوتی ہے اور اس کے ہمراہ تنگ مزاجی اور غصہ زیادہ ہوتے ہیں نیٹرم میور کو اس وقت استعمال کیا جاسکتا ہے جب اس دماغی حالت کی تبدیلی کی وجہ رحم یا ماہواری کی خرابی ہو لیکن نیٹرم میور میں صرف رحم ٹل جاتا ہے اس میں اجتماع خون نہیں ہوتا جیسا کہ سیپیا کی علامت ہے۔

نیٹرم میور کی بے اعتنائی ناامیدی دماغی ضعف سے پیدا ہوتی ہے جبکہ سیپیا کی بے

اعتنائی بغیر مکرو فریب اپنوں سے دوری اور پیاروں سے دوری موجود ہے۔

کاسٹیکم خاص طور پر ماہواری سے پہلے افسردگی پیدا کرتی ہے چہرہ زرد ہو جاتا ہے لیکن پریشانی سے زیادہ بزدلی ہوتی ہے خوف زدگی ہوتی ہے۔ مریضہ پیش گوئیاں کرتی ہے مریضہ کو یہ خوف ہوتا ہے کہ کہیں اس کا حادثہ نہ ہو جائے یا اس کے لواحقین میں سے کسی کا حادثہ نہ ہو جائے۔

للیم ٹیگرینم سیپیا کے بہت نزدیک ہے یہ بھی دوران خون پر اثر انداز ہوتی ہے خاص طور پر وریدوں کے خون پر رحم اور بیضہ دانیوں کے امراض کی معکوسیت کی وجہ سے اعصابی زود حسی پیدا ہوتی ہے مریضہ کی خواہش ہوتی ہے کہ وہ ہر وقت مشغول رہے اس کے باوجود مریضہ کچھ نہیں کر سکتی مریضہ تیز تیز کام کرتی ہے اداس ہوتی ہے مریضہ کو خوف ہوتا ہے کہ اس کا مرض نا قابل علاج ہے یا مریضہ حادثات سے خوف زدہ ہوتی ہے رونے کا میلان ہوتا ہے مریضہ محسوس کرتی ہے کہ وہ پاگل یا مخبوط الحواس ہو جائے گی۔

دونوں ادویات کمزور جسم کے افراد کے لئے موزوں ہیں خاص طور پر کمزور جسم مستورات کے لئے جو اپنی صحت کے بارے میں پریشان رہتی ہوں مریضہ جلد باز۔ پریشان بے آرام ہوتی ہے کہ ذرا سی اکساہٹ سے مریضہ کے ہاتھ ٹھنڈے ہو جاتے ہیں اور ان پر پسینہ آجاتا ہے دل کی دھڑکن بڑھ جاتی ہے دونوں ادویات میں کمزوری کی وجہ سے بندھن ڈھیلے ہو جاتے ہیں سیرس تھلیاں اور خون لے جانے والی وریدیں کمزور ہو جاتی ہیں پہلی دوا کا تعلق خالی پن اور گھٹنے کمزور (حتی کہ للیم میں جوڑوں کی رطوبت کی کمی کی وجہ سے جوڑ کڑکڑاتے ہیں) رحم کا ٹل جانا وغیرہ آخری علامت ظاہر کرتی ہے کہ جگر کے ترچھے شگاف میں خون غیر متحرک ہے (سیپیا) سینہ میں اجتماع خون بھراؤ کا احساس دل اور ہاتھ پاؤں کی رگوں میں بھراؤ کا احساس تاہم دونوں ادویات میں فرق یہ ہے کہ للیم کی مریضہ اپنی توجہ کام کی جانب مبذول کرتی ہے تو اس کا افاقہ ہوتا ہے جبکہ سیپیا کی اعصابی علامات میں زبردست ورزش کرنے سے افاقہ ہوتا ہے للیم میں آلات تناسل کی اکساہٹ کو افاقہ ہوتا ہے جبکہ سیپیا

میں عام افاقہ وریدوں میں دوران خون جاری ہونے سے ہوتا ہے اعصابی اکساہٹ بہت کم ہوتی ہے جس کے ہمراہ خواہش جماع کم ہو جاتی ہے عورت جماع سے دور بھاگتی ہے. مزید بر آں للیم کی علامات میں دوپہر سے پہلے نمایاں کمی ہو جاتی ہے جبکہ سیپیا کی علامات میں بعد دوپہر افاقہ ہوتا ہے۔

ہیپر سلفر کے مزاج کا ذکر کرنا بے محل نہ ہوگا ہیپر سلفر افسردگی پیدا کرتی ہے ناگوار واقعات یاد آتے ہیں شام کے وقت مریضہ افسردہ ہو جاتی ہے حتی کہ خودکشی کرنے کا خیال آتا ہے مریضہ تنگ مزاج ہوتی ہے معمولی سی مخالفت سے مریضہ آپے سے باہر ہو جاتی ہے مریض اگر مرد ہو تو وہ اپنے خاندان کے کسی فرد کو دیکھنا تک پسند نہیں کرتا یہ آخری علامت سیپیا والی بے اعتنائی نہیں ہے یہ علامت تو ضدی خو کی پیداوار ہے۔ دیگر یہ کہ صرف ہیپر سلفر کا مریض ہی آپے سے باہر ہوتا ہے۔

افسردہ مزاجی میں پلاٹینا بھی مماثلت رکھتی ہے مریض اتنا دھیان بھی نہیں دیتا کہ اسکی بیوی جو باہر ہے مر گئی ہے یا زندہ ہے۔ لیکن یہ گریز تکبرانہ ہے یا ایسی پریشانی ہوتی ہے کہ موت جیسے سر پر کھڑی ہے یا یہ کہ مریض کی دماغی حالت اس احساس سے مماثل ہے کہ مریض ذاتی طور پر دوسروں سے اعلی ہے اور ہر شے چھوٹی محسوس ہوتی ہے طبیعت رونے کی طرف مائل ہوتی ہے علاوہ ازیں جیسا کہ ہمیں گاہے گاہے نظر آئے گا رحم کی علامت جسمانی طور پر مختلف ہوتی ہیں۔

آیئے اب ہم سیپیا کی سر کی علامت پر غور کریں سر کا ایک مرض ہے جس کو درد شقیقہ (Hemicrania) یا آدھے سر کا درد کہا جاتا ہے درد شقیقہ کے لئے سیپیا ہماری بہترین دوا ہے وہ علامات جو سیپیا کو طلب کرتی ہیں درج ذیل ہیں ایک آنکھ کے اوپر درد خاص طور پر بائیں آنکھ کے اوپر درد آنکھ کے اوپر دھڑکن دار گہرے چبھن دار درد۔ ایسا محسوس ہوتا ہے کہ دماغ کی جھلیوں میں درد ہے درد ہمیشہ اندر سے باہر کی جانب آتے ہیں یہ درد اتنا شدید ہوتا ہے کہ مریض رونے پر مجبور ہو جاتا ہے قے آجانے سے درد کی شدت بڑھ جاتی ہے درد حرکت

کرنے سے زیادہ یا تازہ ہو جاتا ہے معمولی سے شور یا بادل کی گرج سے شدت اختیار کر جاتا ہے مریض اندھیرے کمرے میں سو جائے تو درد میں کمی واقع ہو جاتی ہے۔

عموماً یہ درد عورتوں کو ہوتا ہے چہرہ دکھتا ہے رحمی خرابیاں یا ماہواری ابتر ہوتی ہے ہم یہ بھی دیکھتے ہیں کہ مریضہ اپنا سر کبھی آگے کی جانب جھٹکتی ہے کبھی پیچھے کی جانب۔ بیٹھنے پر اور قبل دوپہر درد زیادہ ہو جاتا ہے سیپیا پریشان عورتوں کی دوا ہے (مثلاً ہسٹیریا والی عورتیں) سیپیا بچوں کی بھی دوا ہے جن کا تالو کھلا ہو ایسے مریضوں میں آپ کو چاہیے کہ سلفر کلکیریا کارب یا اس طرح کی ادویات دینے سے پرہیز کریں اگر آپ علامات پر غور کریں گے تو معلوم ہوگا کہ علامات سیپیا کی طلبگار ہیں سیپیا گھٹیاوی سر درد کو بھی شفایاب کر دیتی ہے خاص طور پر ایسے درد جیسے کہ نکس وامیکا کے ہوتے ہیں صبح کے وقت شدید سر درد ہوتا ہے درد کے ہمراہ متلی اور قے ہوتی ہے جگر بھی یقیناً متاثر ہوتا ہے پیشاب میں یورک ایسڈ کی مقدار زیادہ ہوتی ہے۔

ایسا سر درد جو دماغی محنت کی وجہ سے ہوتا ہے تو سیپیا کا انتخاب اس کی کمزوری سے کیا جاتا ہے کہا جاتا ہے کہ سیپیا خاص طور پر درد شقیقہ میں فائدہ مند ہے جب سر درد کی وجہ سے دماغ تھک جائے موازنہ کریں نیٹرم میور۔ نکس۔ پکرک ایسڈ۔ درد شقیقہ-(Hemicra-nia) میں سیپیا کا موازنہ بیلاڈونا۔ سینگونیریا۔ آئرس ورسیکالرس۔ پلساٹیلا۔ نکس۔ آرسنک۔ تھریڈون۔ سلیشیا اور تھوجا سے کریں۔

آدھے سر کے درد میں بیلاڈونا اس وقت استعمال کی جاتی ہے جب سر میں اجتماع خون ہو اور گردن کی بڑی شریان مین دھڑکن ہو چہرہ سرخ ہو معمولی سا شور روشنی اور کھڑکھڑاہٹ بھی ناقابل برداشت ہو بیلاڈونا پر خون عورتوں کی دوا ہے جب کہ سیپیا کمزور عورتوں کی دوا ہے۔

سینگونیریا بھی دائیں جانب کا سر درد پیدا کرتی ہے درد گدی سے شروع ہوتا ہے اور سورج کے ساتھ ساتھ بڑھتا ہے اور کم ہوتا ہے دوپہر کے وقت درد میں شدت آجاتی ہے۔

درد کا دورہ بہت زیادہ پیشاب آنے پر ختم ہو جاتا ہے (جلسی میم۔ سلیشیا۔ وریٹرم البم) یہ ہر سات دن بعد ہو تا ہے سینگو نیریا میں ماہواری کے ہمراہ سر درد بھی موجود ہے ماہواری وافر مقدار ہوتی ہے لیکن سیپیا میں ماہواری کم ہوتی ہے۔ سینگو نیریا کا درد صرف دائیں جانب کا ہو تا ہے جبکہ سیپیا کا سر درد سر کی کسی بھی جانب کا بھی ہو سکتا ہے۔

آئرس ورسیکالر آدھے سر کے درد کی دوا ہے درد کا حملہ ہوتے ہی نظر دھندلی ہو جاتی ہے اور دورہ کے دوران کھٹے پانی کی قے ہوتی ہے حلقہ چشم اور دانتوں کے اعصاب میں بھی درد ہو تا ہے سر درد بے ہوش کر دیتا ہے۔

پلساٹیلا سیپیا سے بہت مماثل دوا ہے دونوں ادویات ماہواری کی کمی میں استعمال کی جاتی ہیں سر کی ایک جانب دھڑکن دار چبھن دار اور پھاڑنے والے درد ہوتے ہیں آنکھوں کے سامنے اندھیرا چھا جاتا ہے زبان سفید متلی اور قے پلساٹیلا میں زبان زیادہ سفید اور قے بھی زیادہ ہوتی ہے منہ کا ذائقہ لیس دار ہو تا ہے درد جگہ بدلتے ہیں دردوں کے ہمراہ سردی محسوس ہوتی ہے شام کے وقت دردوں میں اضافہ ہو جاتا ہے کھلی سرد ہوا سے مرض میں کمی ہوتی ہے۔

سیپیا کا درد جھٹکے دار ہو تا ہے یا لہروں کی مانند آتا ہے اسی نسبت سے سر میں گرمی محسوس ہوتی ہے آنکھوں کے پپوٹے بوجھل اور نظر دھندلی ہو جاتی ہے اگرچہ درد کی وجہ سے دونوں ادویات میں چہرہ سرخ ہو تا ہے لیکن سیپیا میں عام طور پر چہرہ زرد اور پلساٹیلا میں پیلا ہو تا ہے۔

سیپیا سے زیادہ نکس وامیکا مردوں کی دوا ہے سر درد اور دماغ میں کیل ٹھونکے جانے کا احساس یا ایسا احساس کہ دماغ کے ٹکڑے ہوتے جا رہے ہیں چہرہ کا رنگ زردی مائل سانولا ہو تا ہے یا سرخی پر سانولا رنگ نظر آتا ہے سر درد کا حملہ علی الصبح شروع ہو جاتا ہے اور بتدریج بڑھتا ہوا قابو سے باہر ہو جاتا ہے جیسا کہ سیپیا کی علامت ہے سر درد کی وجہ بواسیر یا شکم میں غلبہ خون یا دماغی محنت ہو سکتی ہے تاہم دونوں ادویات ایک دوسرے سے مختلف ہیں۔

آرسنک کا سر درد بائیں آنکھ کے اوپر ہوتا ہے درد دھڑکن دار اور بیہوش کر دینے والا ہوتا ہے اس علامات پر آرسنک سیپیا سے مماثلت رکھتی ہے لیکن دونوں ادویات کی کمزوری اور بے آرامی بہت مختلف ہے۔ آرسنک میں غصہ اور تنگ مزاجی حتی کہ مریض قسمیں کھاتا ہے آرسنک کے سر درد کو سر پر ٹھنڈا پانی ڈالنے سے وقتی طور پر قدرے افاقہ ہوتا ہے۔

تھریڈون کے سر درد میں آنکھوں کے سامنے تارے ناچتے ہیں اور اس کے بعد نظر دھندلی ہو جاتی ہے آنکھیں بند کرنے سے شدید متلی ہوتی ہے شور سے بھی شدید متلی ہوتی ہے شور کا اثر سیپیا سے زیادہ ہوتا ہے۔ شور سے ایسا لگتا ہے کہ سر درد میں اضافہ ہو جاتا ہے کیونکہ سر کا درد دانتوں میں گھس جاتا ہے دانتوں کے اعصاب اتنے پر حس ہوتے ہیں کہ درد کی تھر تھراہٹ برداشت نہیں کرتے سلیشیا کی ضرورت اس وقت پڑ سکتی ہے جب خلاف معمول ورزش سے سر درد ہو گیا ہو اگرچہ ورزش معتدل بھی ہو درد کی وجہ سے متلی اور غشی کی اکساہٹ ہوتی ہے مریض بے ہوش ہو سکتا ہے اس کے بعد نظر دھندلی ہو جاتی ہے۔

سیپیا آنکھوں کے امراض میں بہت کار آمد دوا ہے جب نظر کی کمزوری کی وجہ رحم کے امراض ہوں تو سیپیا مظہر دوا ہوتی ہے ۔آپ مرض بڑھنے کے اوقات سے سیپیا کو دوسری ادویات سے الگ کر سکتے ہیں سیپیا کی مریضہ کی علامات میں شام کے وقت اضافہ ہو جاتا ہے صبح اور بعد دوپہر مریضہ بالکل خیر سے ہوتی ہے۔

آنکھوں کے پردہ عطف کی سوزش میں (CONJUNTIVITIS) میں سیپیا اس وقت مظہر دوا ہوتی ہے جب سوزش سست رفتار ہو عام طور پر خنازیری مزاج بچوں کی آنکھوں کی سوزش علامات میں شدت نہیں ہوتی صبح کے وقت آنکھوں سے پیپ اور بلغم نکلتی ہے دن کے وقت آنکھیں بہتر ہوتی ہے لیکن شام کے وقت آنکھوں کی خشکی سے غصہ آتا ہے سیپیا کی آنکھوں کی بقایا علامات کچھ یوں ہیں سفید موتیا۔ ککرے۔ جھلی یا جھلی کے بغیر پپوٹوں پر چھلکے۔ پپوٹوں پر دانے اور ان کے ہمراہ چہرے پر کھجلی کے دانے، آنکھیں روشنی سے پر حس، آنکھ کا پپوٹا گر جائے درد چبھن دار آنکھوں کو ملنے سے درد میں اضافہ۔ اسباب رحم یا جگر کے

امراض۔ خنازیر۔ چائے کی زیادتی صبح کے وقت اور شام کو اضافہ ۔ گرم موسم میں اضافہ ٹھنڈے پانی سے دھونے سے افاقہ ۔ بعد دوپہر افاقہ ۔

میں نے سال ہاسال دھندلی نظر والی مستورات کو سیپیا دی ہے جن کو رحم گر جانے کی وجہ سے یہ مرض تھا اسی طرح میں نے سیپیا کو نظر کی کمزوری جس کی وجہ مادہ منویہ کا ضیاع تھا خواہ ہمبستری سے یا جریان سے استعمال کیا شاندار نتائج نکلے ۔

اس نسبت سے سیپیا۔ للیم ٹگرینم۔ نیٹرم میور۔ جبورنڈی اور کالی کارب سے مماثلت رکھتی ہے نیٹرم میور میں آنکھ کے اندرونی پٹھے کمزور ہوتے ہیں آنکھوں کے پٹھوں میں سختی محسوس ہوتی ہے آنکھوں میں چبھن دار درد ہوتا ہے الفاظ گڈمڈ ہو جاتے ہیں لیکن اچانک نظر غائب نہیں ہوتی جیسے کہ سیپیا کی علامت ہے ۔

للیم ٹگرینم آنکھوں میں چبھن دار درد پیدا کرتی ہے نظر دھندلی ہو جاتی ہے آنکھوں اور پپوٹوں میں گرمی محسوس ہوتی ہے مطالعہ کرنے کے بعد آنکھوں میں جلن اور چبھن دار درد ہوتے ہیں کھلی ہوا میں افاقہ ہوتا ہے (پلساٹیلا) آنکھوں کا طول ماسکہ درست کرتے وقت مروڑ دار درد ہوتے ہیں (Spasm of Accomodation) (جبورنڈی کا مطالعہ کریں) جب نظر اچانک غائب ہو جائے تو سائی کلیمن اور پلساٹیلا کا بھی مطالعہ کیا جائے اور سیپیا سے بھی موازنہ کیا جائے ۔

سائی کلیمن کی ماہواری کثیر اور سیاہ ہوتی ہے جبکہ پلساٹیلا کی ماہواری کم اور سیاہ لیکن سائی کلیمن کے اندھے پن کے ہمراہ بائیں کنپٹی پر آدھے سر کا درد ہوتا ہے چہرہ زرد ہوتا ہے متلی حلق سے اٹھتی ہے ہاضمہ کمزور ہوتا ہے ۔

آپ پلساٹیلا کو آنکھوں کے پردہ عطف کی سوزش میں استعمال کر سکتے ہیں (Con-junctivitis) صبح کے وقت پپوٹے جڑے ہوئے ہوتے ہیں آنکھوں سے بلغم نما پیپ خارج ہوتی ہے رات کو تکلیف میں اضافہ ہو جاتا ہے پپوٹوں پر باریک دانے ہوتے ہیں مریض کو بار بار گوہانجنیاں نکلتی ہیں (STYES). گریفائٹس اس وقت استعمال کی جا سکتی ہے جب آنکھوں

کے کونے چر جائیں اور ان میں سے خون نکلے پپوٹوں کے کنارے زرد اور سوجے ہوئے ہوں اور ان پر کھرنڈ ہوں۔ تھوجا چائے پینے والے افراد کی آنکھوں کے امراض کی دوا ہے گندم کی بھوسی کی مانند چھلکے پلکوں پر جمع ہو جاتے ہیں پپوٹوں پر چھوٹے چھوٹے گومڑ بن جاتے ہیں جیسے کہ مسے ہوں۔

آنکھوں کے امراض میں نکس وامیکا اس وقت طلب کی جاتی ہے جب آنکھوں کے امراض کے ہمراہ جگر خراب ہو صبح کے وقت علامات میں اضافہ ہو جاتا ہے چند علامات میں ٹھنڈے پانی سے نہانے سے افاقہ ہوتا ہے نیٹرم میور سیپیا کی مانند رحم کے معکوس اثرات کی وجہ سے پیدا ہونے والی آنکھوں کی سوزش میں استعمال کی جاتی ہے پپوٹے گر جاتے ہیں لیکن نیٹرم میور کی آنکھوں کی سوزش میں پپوٹے زیادہ تشنجی طور پر بند ہوتے ہیں اور ان میں مروڑنے والے درد ہوتے ہیں آنکھوں سے پتلا اور تیزابی اخراج ہوتا ہے۔ منہ کے کونے اور آنکھوں کے کونے چر جاتے ہیں آنکھوں میں درد ہوتا ہے نچلی جانب دیکھنے سے درد میں اضافہ ہو جاتا ہے .ایلومینا میں بھی پپوٹے گر جاتے ہیں پپوٹوں میں خشکی جلن اور نظر کا دھندلا پن موجود ہے شام اور رات کو تکلیف میں اضافہ ہو جاتا ہے آنکھوں کے اندرونی کونے متاثر ہوتے ہیں۔

اب ہم سیپیا کے آلات شکم پر عمل کی جانب توجہ دیں گے۔ جیسا کہ میں پہلے بھی بیان کر چکا ہوں کہ سیپیا سوء ہضمی کی دوا بھی ہے ایسی سوء ہضمی جس کی وجہ رحم کے امراض ہوں بد ہضمی کے ہمراہ معدہ کے سوراخ میں خالی پن کا احساس ہو منہ کا ذائقہ کھٹا یا کڑوا ہو زبان پر سفید پشم ہو اچار کھانے کی خواہش ہو ایسا محسوس ہوتا ہو کہ اچار کھانے سے مرض میں افاقہ ہو جاتا ہے قبض عموماً موجود ہوتا ہے۔ پاخانہ سخت خشک اور نامکمل ہوتا ہے حتی کہ اگر پاخانہ سخت نہ بھی ہو تو بھی مشکل سے خارج ہوتا ہے شکم سوجا ہوا اور ہوا سے پھولا ہوا ہوتا ہے جگر کے مقام پر ہمیشہ دکھن ہوتی ہے اگر آپ جسم کا معائنہ کریں تو جگر بڑھا ہوا محسوس ہو گا چربی یا نشاستہ کی مانند ابتری کی وجہ سے نہیں بلکہ اجتماع خون کی وجہ سے بواسیری مسے بھی سیپیا کی

مظہر علامت ہیں جب پاخانہ کے ہمراہ خون خارج ہوتا ہو مقعد میں بھراؤ کا احساس ہو جیسے کسی بیرونی شے سے مقعد بھرا ہوا ہے جس کی وجہ سے پاخانہ کرنے کی اکساہٹ ہوتی ہے۔ پیشاب میں خاص بدبو ہوتی ہے پیشاب گدلا ہوتا ہے جب پیشاب کچھ دیر ساکن رہے تو یورک ایسڈ تہ نشین ہو جاتا ہے جو برتن کی دیواروں کے ساتھ چپک جاتا ہے۔

لائیکوپوڈیم سیپیا کی شایان شان ہم چشم ہے اس کی علامات بھی ہو بہو ایسی ہیں جیسا کہ اوپر بیان کی جا چکی ہیں لیکن ان دونوں ادویات کا فرق چند الفاظ میں بیان کیا جا سکتا ہے معدہ کا خالی پن سیپیا کی نمایاں علامت ہے اور کھانے کے بعد شکم سیری کا احساس لائیکوپوڈیم کی علامت ہے لائیکوپوڈیم کی یہ علامت بقیہ تمام علامات پر بھاری ہوتی ہے اور یہ علامت زبان کی کسی رنگت کے بغیر ہوتی ہے منہ کا ذائقہ کھٹا یا کھٹے ڈکار اور جلن اگرچہ عام ہوتی ہے معدہ میں خمیر اٹھتا ہے کھانے کے بعد دوران خون میں ابتری آجاتی ہے اور اس کے ہمراہ ناقابل برداشت غنودگی ہوتی ہے پیشاب میں سرخ رنگ کی ریگ خارج ہوتی ہے قبض ہوتا ہے پاخانہ کی خواہش اور مقعد میں سکڑاؤ کا احساس ہوتا ہے تاہم پیشاب بدبودار نہیں ہوتا جبکہ سیپیا کا پیشاب بدبودار ہوتا ہے۔

سلفر بھی سیپیا سے کئی طرح کی مماثلت رکھتی ہے دونوں ادویات سستی کاہلی اور رد عمل کی کمی میں استعمال کی جاتی ہیں شکم میں خون کی فراوانی ہوتی ہے جگر میں اجتماع خون بواسیر نی مسے۔ قبض۔ دن گیارہ بجے بھوک لگتی ہے منہ کا ذائقہ کڑوا یا کھٹا ہوتا ہے ڈکار کھٹے یا سڑے ہوئے انڈوں کے ذائقہ والے ڈکار آتے ہیں معمولی سی غذا سے پیٹ بھر جاتا ہے۔ سلفر کا چہرہ سرخ اور اس پر بڑی بڑی پھنسیاں ہوتی ہیں کبھی کبھار دھبے ہوتے ہیں تھوک سے متلی ہوتی ہے مریض غذا کی قے کرتا ہے مریض برانڈی بیئر اور میٹھی اشیاء کی خواہش کرتا ہے لیکن یہ اشیاء ناموافق پڑتی ہیں۔ مریض کو دن گیارہ بجے بھوک لگتی ہے لیکن سیپیا میں معدہ کا خالی پن غشی قبض اور قبض کے ہمراہ پاخانہ کی حاجت جیسا کہ نکس کی علامت بھی ہے۔

معدہ کے خالی پن میں سیپیا کا موازنہ کلکیریا۔ کوکولس۔ سٹینم۔ اگنیشیا۔ کاربوانی

میلس سار سپر یلا نکولم۔ اولی اینڈر۔ اپی کاک۔ تھیا۔ سٹافی سیگریا۔ ایسی ٹک ایسڈ۔ اور ہائیڈراسٹس سے کریں۔

کوکولس کی کمزوری پورے شکم اور سینہ تک بڑھ جاتی ہے مریضہ بولتے وقت تھک جاتی ہے یہ احساس زیادہ ورزش کے بعد تازہ ہو جاتا ہے اور خاص طور پر نیند ضائع ہونے سے یہ احساس اور زیادہ ہو جاتا ہے۔

کالی کارب میں خالی پن کا احساس غذا کھانے سے پہلے ہوتا ہے بھوک کے احساس سے بھی زیادہ کھانے کے بعد معدہ میں بوجھ خاص طور پر معمولی سا سوپ پینے کے بعد بوجھ سٹینم میں غذا کھا لینے کے بعد بھی خالی پن کا احساس موجود رہتا ہے اور بڑھتے بڑھتے پورے سینہ میں خالی پن محسوس ہوتا ہے۔

اگنیشیا کے خالی پن کے ہمراہ مریض ٹھنڈے سانس لیتا ہے۔ کاربو اینی میلس کا خالی پن جسمانی سیال ضائع ہو جانے کی وجہ سے پیدا ہوتا ہے۔ نکولم کا خالی پن غذا کی خواہش کے بغیر ہوتا ہے۔ سار سپریلا میں خالی پن کے ہمراہ شکم میں گڑگڑاہٹ ہوتی ہے۔ اولی اینڈر میں شکم میں بوجھ کا احساس اور سینہ میں ٹھنڈک کا احساس اور خالی پن کا احساس ہوتا ہے۔ ایکٹیا ریسی موسا اس وقت فائدہ مند ہوتی ہے جب معدہ میں خالی پن، کانپنے کا احساس شکم سے شروع ہو کر پورے جسم میں پھیل جاتا ہو۔

ہائیڈراسٹس کے پاخانے آؤں سے ڈھکے ہوتے ہیں معدہ میں ڈوبنے کا احساس اور دل کی دھڑکن تیز ہوتی ہے۔

تھیا معدہ کا خالی پن اور غشی پیدا کرتی ہے سر درد ایک نقطہ سے شروع ہو کر پھیلتا ہے بائیں بھِنہ دانی میں درد ہوتا ہے۔

لیکچر نمبر ۱۱

سیپیا (جاری)

آیئے دوبارہ سیپیا کا مطالعہ شروع کرتے ہیں اور شکم کے نچلے حصے میں جاتے ہیں ہم دیکھتے ہیں کہ سیپیا رحم پر شدت سے اثرانداز ہوتی ہے جیسا کہ میں پہلے بھی بیان کر چکا ہوں کہ سیپیا رحم مین اجتماع خون اور رحم کا ٹل جانا پیدا کرتی ہے جب سیپیا کی کسی مریضہ کا مرض ترقی یافتہ ہو تو رحم بڑھ جاتا ہے اور رحم کی گردن سوج جاتی ہے۔ یا رحم ٹل جاتا ہے یا الٹ جاتا ہے لیکوریا بہت نمایاں علامت ہے لیکوریا کا رنگ سبزی مائل زرد ہوتا ہے لیکوریا بدبودار ہوتا ہے ان علامات کے ہمراہ شکم میں درد اور بوجھ کا رخ نچلی جانب ہوتا ہے۔ کمر میں درد ہوتا ہے کبھی کبھار یہ درد اس شدت کے ساتھ ہوتا ہے کہ سانس لینا دوبھر ہو جاتا ہے بسا اوقات مریضہ کو یہ احساس ہوتا ہے کہ اندام نہانی کے راستے سب کچھ باہر نکل جائے گا۔ یہ احساس ٹانگیں آرپار کر کے بیٹھ جانے سے ختم ہو جاتا ہے۔ نچلی جانب بوجھ کے احساس کے ہمراہ کمر درد بھی ہوتا ہے کھڑا ہونے یا حرکت کرنے پر درد میں شدت آجاتی ہے رحم کے اندر جلن دار درد ہوتا ہے کبھی کبھار درد چبھن دار اور گولی مارنے کے سے ہوتے ہین جو اوپر کی جانب جاتے ہیں ممکن ہے کہ یہ احساس بھی ہو کہ رحم کو کسی ہاتھ نے پکڑ رکھا ہے۔ یہ علامت کیکٹس اور للیم ٹگر ینیم میں بھی موجود ہے ماہواری عموماً دیر سے آتی ہے اور مقدار مین کم ہوتی ہے اگرچہ ہو سکتا ہے کہ ماہواری غیر معمولی طور پر جلد آئے اور وافر مقدار میں آئے۔

سیپیا کی قریب ترین مماثل دوا للیم ٹگر ینیم ہے اس دوا کی آزمائش کے لئے ہم ڈاکٹر ولیم پین کے بہت مشکور ہیں انہوں نے اس دوا کی آزمائش تب کی تھی جب انہوں نے یہ پڑھا کہ اس پودے کے پھولوں نے ایک بچے کو تشنج میں مبتلا کر دیا انہوں نے سوچا کہ ہو سکتا ہے یہ

پوڈاپچوں کے تشنج میں فائدہ مند ثابت ہو۔ آزمائش کے دوران ان کی مدد چند عورتوں اور ڈاکٹر ڈنہم نے کی۔ انہوں نے تشنج کی علامات کا مشاہدہ کیا مگر اس کے ہمراہ عورتوں کے رحم اور بیضہ دانیوں کے عمل میں تبدیلیوں کا مشاہدہ بھی کیا۔ للیم ٹگرینم کی علامات عموماً حمل اور وضع حمل کے بعد پیدا ہوتی ہیں للیم ٹگرینم اس وقت مظہر دوا ہوتی ہے جب وضع حمل کے بعد رحم اپنی اصل حالت میں واپس نہ آیا ہو اور اخراجات طویل ہو گئے ہوں جب مریضہ اٹھ کر چلنے کی کوشش کرتی ہے تو رحم اپنے وزن کی وجہ سے گر جاتا ہے مریضہ شکم کے نچلے حصے میں بوجھ اور کچھاؤ کی شکایت کرتی ہے مریضہ چاہتی ہے کہ شکم کے اعضاء کو سہارا دیا جائے یہ علامت سیپیا سے مماثل ہے جیسا کہ میں پہلے بھی ذکر کر چکا ہوں کہ سیپیا کی مریضہ ٹانگیں آرپار کرکے بیٹھتی ہیں تاکہ مصنوعی طور پر رحم کو سہارا فراہم ہو۔ دونوں ادویات کا لیکوریا بھی مماثل ہے سیپیا کا لیکوریا زردی مائل بھورا اور جگہ چھیلن دیتا ہے یہ چھلن للیم ٹگرینم کی خصوصیت ہے۔

للیم ٹگرینم کی دو آزمائش کنندہ کے رحم ٹل گئے ایک کا رالٹ گیا۔ للیم میں پیشاب کرنے کی شدید خواہش ہوتی ہے جب پیشاب خارج ہوتا ہے تو مجری البول میں جلن اور دکھن ہوتی ہے اسی طرح جب لیکوریا خارج ہوتا ہے تو فرج کے سوراخ میں ایسا ہی ہوتا ہے علاوہ ازیں مریضہ میں آپ کو پاخانہ کرنے کی خواہش نظر آئے گی صبح کے دست مریضہ بستر سے نکل کر باتھ روم کی جانب بھاگے گی پاخانہ زرد پھس پھسا اور سوراخ مقعد میں کچلے جانے کا احساس پیدا کرتا ہے یہاں للیم ٹگرینم سلفر کے الٹ ہے سلفر میں صبح کے وقت دست آتے ہیں للیم میں بعد دوپہر علامات میں اضافہ ہو جاتا ہے جبکہ سیپیا کی علامات میں قبل دوپہر اضافہ ہو جاتا ہے۔ للیم ٹگرینم کی سینہ کی چند علامات قابل غور ہیں مریضہ کو احساس ہوتا ہے کہ سینہ بھرا ہوا ہے ایسا محسوس ہوتا ہے کہ سینہ میں بہت زیادہ خون بھر گیا ہے مریضہ چاہتی ہے کہ کھڑکیاں کھلی رکھی جائیں کیونکہ تازہ ہوا سے مریضہ کو افاقہ ہوتا ہے سینہ میں بھراؤ عروق دمویہ میں خون رکنے سے پیدا ہوتا ہے اس کے ہمراہ منہ میں خون کا ذائقہ ہوتا ہے جو ہمیں

پلساٹیلا اور ہیپامیلس کی یاد دلاتا ہے دونوں ادویات میں یہ علامت موجود ہے۔ ایسا احساس ہوتا کہ جیسے پستانوں میں گولی پڑی ہوئی ہے دل میں ٹھنڈک کا احساس (اس علامت کو نیٹرم میور شفایاب کرتی ہے) جب یہ علامت دماغی محنت کے دوران ابھرے لیکن للیم میں یہ علامت رحمی امراض سے جنم لیتی ہے۔ کالی بائی کرام۔ کالی کلوریٹم اور کاربوانیمیلس میں بھی یہ علامت موجود ہے ڈاکٹر رچرڈ ہیوز کہتے ہیں کہ انہوں نے اس علامت کو پیٹرولیم سے شفایاب کیا۔

ڈاکٹر ڈنہم کے مطابق ہیلونیاس زبردست مالیخولیا پیدا کرتی ہے ایسی افسردگی جس کی کوئی وجہ نہ بیان کی جاسکے رحم میں دکھن رحم کی موجودگی کا احساس اور بوجھ۔ للیم ٹگرینم عقل پر اثرانداز ہوتی ہے اور جلدبازی کے ہمراہ کمزوری اور پریشانی پیدا کرتی ہے جیسے کہ مریضہ کو کوئی خوفناک مرض ہے۔

علاوہ ازیں ہیلونیاس بہترین دوا ہے جب تھکاوٹ اور درد کا احساس ہو ٹانگوں اور کمر میں کچھ جلن ہوتی ہو یہ عورتوں کی عام علامت ہے اس کے لئے دوا کی ضرورت نہیں ہوتی۔ تاآنکہ پکرک ایسڈ نہ ہو پکرک ایسڈ اس کو مستعدی سے ختم کرتی ہے۔

ہیلونیاس کی کمزوری کی وجہ ناقص غذائیت ہے تجربات شاہد ہیں کہ ہیلونیاس سرخ خلیوں اور خون کی عام کمزوری پیدا کرتی ہے۔ مزمن مریضوں میں سیپیا کے بعد سلفر کی ضرورت پڑتی ہے دونوں ادویات کا تعلق ادویات کی عام طاقت سے ہے۔ دونوں ادویات شکمی اجتماع خون اور عروق دمویہ کی دوسری خرابیاں دور کرتی ہیں کبھی کبھار جب سلفر استعمال کی جارہی ہو تو قبل دوپہر معدہ کا خالی پن شروع ہو جاتا ہے یا گرمی کی لہریں آنے لگتی ہیں یا یک جانبی سر درد شروع ہو جاتا ہے اور مریض کو کمزور کر دیتا ہے۔ بواسیری مسے تکلیف پہنچاتے ہیں نچلی جانب کا دباؤ مسلسل شروع ہو جاتا ہے اعضائے ولادت میں کمزوری کا احساس ہوتا ہے اب سلفر بند کر دی جاتی ہے یکدم مریضہ کی صحت میں ترقی شروع ہو جاتی ہے اور علامات سیپیا کی جانب جاتی ہیں پس یہ دونوں ادویات باری باری دی جاسکتی ہیں ایسی کئی مریضائیں مشاہدہ میں آئیں ہیں۔ مغرب کی ایک مریضہ ان دونوں ادویات سے شفایاب ہو گئی اور دیر تک صحت

یاب رہی وہ کئی سالوں سے بیمار تھی۔ میوریکس جو کہ ایک پلپلا جانور ہے سیپیا سے خاندانی مماثلت رکھتی ہے اگرچہ اس کی آزمائش بہت کم ہوئی ہے لیکن تجربات نے میوریکس کی کئی علامات کی تصدیق کی ہے ڈاکٹر ڈنہم اور ان کے بعد ڈاکٹر ٹی ایف بیٹس نے میوریکس اور سیپیا کا موازنہ کیا ہے جن کی راہ نمائی دونوں ادویات کا فرق محسوس کرنے کے لئے کافی ہے۔

میوریکس اپنی رشتہ دار ادویات کی مانند رحم میں اجتماع خون معدہ کا خالی پن اعصابی کمزوری دماغی افسردگی اور بیضہ دانی کی سوزش پیدا کرتی ہے لیکن پھر بھی اختلاف موجود ہے میوریکس خواہش نفسانی میں اکساہٹ پیدا کرتی ہے معمولی سا ہاتھ لگانے سے ہم بستری کرنے کی خواہش بیدار ہو جاتی ہے اس کے اخراجات سیپیا کی نسبت زیادہ ہوتے ہیں۔ پس ماہواری زیادہ ہوتی ہے آدھی رات کے بعد بہت زیادہ پیشاب آتا ہے پیشاب کا رنگ زرد ہوتا ہے مریضہ یکدم جاگ جاتی ہے پیشاب کی خواہش بننی ہوئی ہوتی ہے یہ علامات سیپیا میں نمایاں نہیں ہے دونوں ادویات میں ماہواری رک کر آتی ہے دونوں ادویات رحم کی گردن کے امراض میں فائدہ مند ہیں جب رحم کی گردن میں دکھن ہو یا احساس ہو کہ پیڑو میں کسی دکھتی ہوئی جگہ کو دبایا جا رہا ہو۔ (ڈاکٹر ہیلٹس) نشتر مارنے کے سے درد نچلی جانب سے شکم کی جانب یا سینہ کی جانب آتے ہیں سبز یا گاڑھا لیکوریا آتا ہے یا لیکوریا خونی ہوتا ہے۔ آلات تناسل کی برانگیختگی میں میوریکس للیم ٹگرینم اور پلاٹینا سے مماثلت رکھتی ہے میوریکس کی پیشاب کی علامات کریوزوٹ سے مماثل ہیں۔

پیشاب کی زیادتی روکنے کے لئے میوریکس کو استعمال کیا جا چکا ہے جب خاص طور پر رات کو زیادہ پیشاب آتا ہو کریوزوٹ میں پیشاب کی خواہش اچانک پیدا ہو جاتی ہے اتنی جلدی مریض بستر سے باہر نہیں نکل سکتا جلدی سے پیشاب کر دیتا ہے وافر مقدار میں بدبودار پیشاب خارج ہوتا ہے علاوہ ازیں کریوزوٹ بھی سیپیا سے کچھ مماثلت رکھتی ہے دونوں میں ماہواری رک رک کر آتی ہے کمر میں نچلی جانب کھچاؤ اور آلات ولادت کا باہر کی جانب دباؤ ہم بستری دردناک حمل کے دوران قے پیشاب میں سرخ رنگ کے تہ نشین پیشاب گدلا بدبودار لیکن

کریوزوٹ میں کثیر ماہواری آتی ہے ماہواری کے ہمراہ کچھ معکوس علامات بھی ہوتی ہیں ایسی معکوس علامات سیپیا میں بھی ہیں خاص طور پر سننا مشکل ہو سر میں بھنبھناہٹ اور گرجنے کی آوازیں آتی ہیں کمر میں نچلی جانب کھچاؤ کو حرکت کرنے سے افاقہ ہوتا ہے جبکہ سیپیا میں حرکت سے اضافہ ہوتا ہے لیکوریا زیادہ تیزابی اور خراش دار ہوتا ہے جہاں سے گزرتا ہے چھیل دیتا ہے کبھی کبھار لیکوریا زرد اور اس کی بو تازہ سبز گندم کی مانند ہوتی ہے۔ لیکوریا کا تیزابی پن ہمیں سیپیا سے کریوزوٹ کی جانب متوجہ کرتا ہے اسی طرح میوریکس سے بھی توجہ کریوزوٹ کی جانب جاتی ہے اس وجہ سے رحم کی گردن کے کینسر یا دوسری اقسام کے ناسور کی جانب راہ نمائی ملتی ہے۔ ہم کریوزوٹ کا انتخاب اس وقت کرتے ہیں جب رحم کی گردن میں جلن سوجن ورم اور خونی زرد پانی کا اخراج ہو رہا ہو چھونے سے پر حسی ہم بستری سے پر حسی اور بدبو موجود ہو جو کسی اور دوا میں نہیں ہے جن کا ذکر کیا جا چکا ہے۔

سٹینم رحم ٹل جانے خالی پن نچلی جانب بوجھ اور مالیخولیا میں سیپیا سے مماثلت رکھتی ہے لیکن سٹینم کی نمایاں علامات سخت پاخانہ کرتے وقت رحم کا ٹل جانا موجود ہے ڈاکٹر ہیوز کہتے ہیں کہ اس دوا سے نچلی جانب بوجھ کا احساس ختم ہو جاتا ہے جو کہ ہر عورت میں موجود ہوتا ہے اور وہ اضافتاً کہتے ہیں کہ میں رحم ٹل جانے میں اس دوا کی قوت سے حیران ہوں یہ رحم کے بندھنوں کو طاقت بخشتی ہے۔

نکس وامیکا جگر کے ترچھے شگاف میں خون کی بے حرکتی رحم میں اجتماع خون پاخانہ کی خواہش کمر درد حرکت سے اضافہ بواسیر اور علی الصبح تین بجے جاگنے میں سیپیا سے مماثلت رکھتی ہے لیکن نکس وامیکا بافتوں میں ایک خاص قسم کی سوزش پیدا کرتی ہے مریض پر حس ہو جاتا ہے۔ جبکہ عمل مقررہ تھم تھم کے کبھی تشنجی طور پر غیر ہم آہنگی سے ہوتے ہیں تخمیر کی علامات بہتر ہوتی ہیں یہ وہ علامات ہیں جو کسی نروس مریض میں تحریک دینے والی ادویات اور مصالحہ دار غذا سے پیدا ہوتی ہیں اس لئے کھانے کے بعد کپڑے ڈھیلے کرنے پڑتے ہیں اصل قے آنے سے پہلے ڈکار آتے ہیں کھانے کے بعد متلی کمزوری اور غشی ہوتی ہے جیسا کہ دست

آور دوا سے پیدا ہوتی ہیں لیکن خالی پن نہیں ہوتا جیسا کہ سیپیا یا میوریکس میں ہے۔

بار بار پاخانہ کرنے کی خواہش ہوتی ہے ماہواری بہت جلد اور کثیر مقدار آتی ہے درد اور مروڑ سیپیا سے زیادہ ہوتے ہیں نچلی جانب بوجھ اور کھچاؤ کم ہوتا ہے نکس کی ایک عام علامت سیون میں ٹکڑے ہو جانے کا احساس ہے دراصل یہ فرج میں جلن اور سوجن کا احساس ہے ایسا محسوس ہوتا ہے کہ رحم گر گیا ہے۔

ایلوز جگر پر اثر انداز ہو کر صفرا کی مقدار بڑھاتی ہے انتڑیوں میں قولنجی درد پیدا کرتی ہے دست لاتی ہے ایلوز کا انتڑیوں اور رحم پر عمل سیپیا کی یاد دہانی کراتا ہے کیونکہ ایلوز بھی اعضا میں اجتماع خون پیدا کرتی ہے ساتھ ہی ساتھ عروق دمویہ میں خون کی بہتات پیدا کرتی ہے جس کی وجہ سے جلن پیدا ہوتی ہے لیکن ڈھیلا پن کھچاؤ خالی پن غصہ مقعد کی کمزوری صرف سیپیا میں موجود ہے ایلوز کا مریض اس سے ناطاقتی یا فالج کا نام دیتا ہے ایسا فالج جس میں حس باقی رہتی ہے مگر اعصابی حرکت زائل ہو جاتی ہے مریضہ بھاری پن بوجھ اور نچلی جانب کھچاؤ کی شکایت کرتی ہے اس بوجھل پن کا تعلق پیڑو سے رحم سے سیون سے مقعد اور دمچی کی ہڈی اور انتڑیوں سے ہوتا ہے۔

حقیقت میں یہ بوجھل پن پورے جسم میں ہوتا ہے حتیٰ کہ پیشانی کے آرپار بوجھل سردرد آنکھوں میں بوجھل پن اور متلی مریضہ درد کی وجہ سے آنکھوں کو چھوٹا کر لیتی ہے سر کی چوٹی پر بوجھ۔ سردرد کا تعلق انتڑیوں اور رحم کے عوارضات سے ہوتا ہے۔ علامات بدل بدل کر آتی ہیں۔(پوڈوفائلم کی مانند) بوجھل پن اور بھراؤ کے ہمراہ انسانی جسم کے فطری سوراخوں کے گول پٹھے جو گول دائرے کی صورت ہوتے ہیں ان میں کمزوری آجاتی ہے مریض کو ان پر اعتبار نہیں رہتا۔ مریض کی ہوا خارج ہو تو پاخانہ نکل آتا ہے پاخانہ اور پیشاب اکٹھے خارج ہوتے ہیں مریضہ جب بھی پیشاب کرتی ہے تو اس کو احساس ہوتا ہے کہ معمولی سا پتلا پاخانہ بھی خارج ہوگا۔ صبح کے وقت اچانک پاخانہ کرنے کی خواہش پیدا ہو جاتی ہے۔ ایلوز کی ضرورت اس وقت پڑتی ہے جب رحم ٹل جانے کے ہمراہ شکم میں اور کمر میں بوجھل پن ہو اور مقعد پر

مقعد پر اختیار نہ ہو ایسی مریضاؤں کو بغیر کسی اطلاع کے بار بار دستوں کی شکایت ہو جاتی ہے مریضہ کمزوری محسوس کرتی ہے اس کو ایسا احساس ہوتا ہے کہ ابھی دست لگ جائیں گے ۔ اگر دست لگ جائیں تو پاخانہ کم اور ہوا زیادہ خارج ہوتی ہے ۔ مریضہ ضعف کا شکار ہو جاتی ہے اور اس کو چپچپا پسینہ آتا ہے اگر مریضہ کو بواسیر ہو تو مسے باہر نکل آتے ہیں مسوں کو ٹھنڈے پانی سے دھونے سے افاقہ ہوتا ہے یہاں پوڈوفائلم اپنا اظہار کرتی ہے پوڈوفائلم بھی جگر پر اثر انداز ہوتی ہے دست لاتی ہے رحم گر جاتا ہے مقعد ٹل جاتا ہے اور معدہ میں خالی پن کا احساس پیدا کرتی ہے دائیں بیضہ دانی اور ٹانگوں میں درد پیدا کرتی ہے معدہ کے اوپری حصے اور دمچی کی ہڈی میں جلن پیدا کرتی ہے ماہواری کم آتی ہے ۔

پوڈوفائلم کی رحم ٹل جانے کی علامات تاہم سیٹئم سے مماثلت رکھتی ہیں آلات تناسل میں یہ احساس ہوتا ہے کہ پاخانہ کرتے وقت سب کچھ باہر نکل جائے گا یہی احساس سیٹئم میں قبض والے پاخانے کے ہمراہ ہوتا ہے پوڈوفائلم پیٹرو کے علاقے میں زیادہ ڈھیلان پیدا نہیں کرتی ۔ ایسا احساس ہوتا ہے کہ پوڈوفائلم پہلے معدہ جگر اور اس کے بعد مقعد اور رحم پر اثر انداز ہوتی ہے ۔ پوڈوفائلم اس وقت بہت موثر ثابت ہوتی ہے جب معدہ کی علامات اور رحم کی علامات اکٹھی ہوں ۔ پوڈوفائلم شکم کے نچلے حصے میں نچلی جانب بوجھ پیدا کرنے میں سیپیا سے مماثلت رکھتی ہے یہ بوجھ لیٹ جانے سے کم ہو جاتا ہے بیضہ دانی میں درد ہوتا ہے لیکن پوڈوفائلم معدے اور جگر کی علامت میں سیپیا سے مختلف ہے ۔ جگر میں اجتماع خون وزنی کیفیت کچھاؤ کھچن جس کو ملنے سے افاقہ ہو دست صرف صبح کے وقت یا دن کے اوقات کبھی کبھار پاخانہ سے بڑی آنت بھری ہوتی ہے بار بار پاخانہ آتا ہے دست پانی کے سے چشمہ کی مانند ابلنے والے دست ۔ صبح تین بجے سے لے کر بعد دوپہر تک دست آتے ہیں پاخانہ آنے سے پہلے مقعد باہر نکل آتا ہے پاخانہ کرنے کے بعد شکم میں کمزوری کا احساس ۔ مقعد کمزور اور مقعد باہر نکل آتا ہے مقعد کی کمزوری ایلوز سے مماثل ہے یہ شدید دستوں کا فاتح ہے سیپیا کا سادھیلا پن نہیں ہے ۔

پلسا ٹیلا سیپیا کی نزدیک ترین مماثل دوا ہے پلسا ٹیلا کم مقدار دیر کے بعد آنے والی

ماہواری نچلی جانب بوجھ کمر درد۔ غشی رحم میں مروڑنے والے درد آدھے سر کا درد اور کیلوں کو شفایاب کرتی ہے یہ ان عورتوں کو موافق ہے جو ارادے کی پکی نہ ہوں ہر بات منظور کرلیتی ہوں اور بات بات پر رو پڑتی ہوں یا خاموش اور افسردہ ہوتی ہیں ان کو خوش کرنا مشکل ہوتا ہے۔

پریشانی معدہ سے اٹھتی ہے یا دل سے اٹھتی محسوس ہوتی ہے اس کے ہمراہ متلی ہوتی ہے مریضہ پریشان ہوتی ہے کہ موسم گرم ہے رات کو گرمی لگتی ہے مریضہ غش کھا جاتی ہے اسے کھلی ہوا کی ضرورت ہے اگرچہ ہوا میں مریضہ کو سردی محسوس ہوگی مگر پھر بھی عموماً مریضہ بہتری محسوس کرتی ہے دردوں کے ہمراہ سردی لگتی ہے خون کی کمی ہوتی ہے سبز بھس ہوتا ہے۔

پلساٹیلا کے رحم کے درد کاٹنے والے دبانے والے ہوتے ہیں۔ دردوں کے ہمراہ بوجھل پن کا احساس ہوتا ہے جن کا رخ بیرونی اعضائے تناسل کی جانب ہوتا ہے وزنی کیفیت کا احساس جیسا کہ پتھر پڑا ہوا ہے وزن کا احساس معدہ اور دمچی کی ہڈی میں ہوتا ہے قولنجی درد اور مروڑ دار درد غالب ہوتے ہیں۔

نچلی جانب بوجھ اتنا نمایاں نہیں ہوتا۔ پس ہم پلساٹیلا کو ماہواری کی کمی اور دردزہ میں استعمال کر سکتے ہیں پلساٹیلا مناسب طریقے سے عمل کرتی ہے درد رک رک کر آتے ہیں ماہواری بھی رک رک کر آتی ہے دردزہ مروڑ دار اور بے قاعدہ ہوتے ہیں آخر کار مکمل سکون ہو جاتا ہے دراصل ابتدا ہی سے قوت درکار ہوتی ہے اس لئے درد رک رک کر آتے ہیں اور آخر کار درد ختم جاتے ہیں۔ سیپیا میں نچلی جانب زیادہ بوجھ اور درد مروڑ دار ہوتے ہیں اگر دردزہ میں سیپیا مظہر دوا ہو تو رحم کی گردن سوجی ہوتی ہے نرم نہیں ہوتی اور چھ پیدا نہیں ہوتا ممکن ہے رحم کے منہ میں سکڑاؤ ہو اور دور اوپر کی جانب گولی کی مانند جاتے ہوں یہاں پر سیپیا کلکیریا کارب اور جلسی میم کی طرف داری کرتی ہے جبکہ پلساٹیلا کالو فائلم اور سیکیل کار کی طرف دار ہے۔

پلساٹیلا مزاجاً پراشک دوا ہے پلساٹیلا کی مریضہ لہری متلون چڑچڑی یا رحم دل ہوتی ہے سیپیا کی مریضہ پراشک لیکن سیپیا کی مریضہ آسانی سے غصے میں آجاتی ہے برانگیختہ ہو جاتی ہے مزاج میں بے اعتنائی ہوتی ہے میں پہلے بھی ذکر کر چکا ہوں کہ سیپیا رحم کی گردن کی سختی اجتماع خون دکھن اور جلن میں استعمال کی جا سکتی ہے۔

اورم میٹ اور اورم میور نیٹرونیٹم ایک جیسی ادویات ہیں سونا اعضا میں جتماع خون پیدا کرتا ہے لیکن اورم سیپیا سے مختلف عمل کرتی ہے جب اورم کے اثرات کا مطالعہ کیا جائے تو نمایاں علامات کے دو گروہ نظر آتے ہیں پڑھنے والا بھی متاثر ہو جاتا ہے ایک اعصابی برانگیختگی اور دوسری عروق میں جلن تاہم پہلی علامت تقویت کی نمائندگی نہیں کرتی دوسری علامت خون کا بھراؤ پیدا کرتی ہے دونوں کمزوری کی نمائندگی کرتی ہیں جگر گردوں اور رحم میں اجتماع خون ہوتا ہے بعد میں دل کی سوزش اور عضوی بھراؤ پیدا ہوتا ہے۔

اگر اورم میٹ کو مسلسل استعمال کیا جائے تو بخار پیدا کرتی ہے جو کہ مرکیورس کے بخار سے مشابہ ہوتا ہے کثیر پسینہ آتا ہے منہ میں تھوک زیادہ پیدا ہوتا ہے پیشاب زیادہ آتا ہے مابعد ریشہ دار بافتوں میں ابھار پیدا ہونے کا میلان ہوتا ہے جس کے نتیجے میں جگر کا کینسر پیدا ہو جاتا ہے سب سے پہلے غدوودوں میں اکساہٹ پیدا ہو جاتی ہے غدود بڑھ جاتے ہیں سخت ہو جاتے ہیں ہڈیوں کی جھلی بیمار ہو جاتی ہے آخر کار ہڈیاں بھر بھری ہونے لگتی ہیں۔ ان تبدیلیوں کو مد نظر رکھیں کیونکہ یہ ہی اس دوا کی نمایاں علامات ہیں اس دوا سے جزبات بہت متاثر ہوتے ہیں مریض معمولی سی مخالفت سے غصے میں آجاتا ہے ہو سکتا ہے مریض میں خوش مزاجی بھی ہو مگر سب سے ثابت قدم علامت مالیخولیا اور زندگی سے بے زاری ہے۔ اس کے ہمراہ خودکشی کی جانب میلان ہوتا ہے مریضہ سوچتی ہے کہ وہ اب اپنوں کی محبت کے قابل نہیں رہی قسمت اس کے خلاف ہے اور وہ اب اس دنیا کے قابل نہیں ہے مریضہ موت کی خواہش کرتی ہے مریضہ پر پریشانیاں قبضہ جما لیتی ہیں مریضہ خوف سے کانپتی ہے تیز چلنے سے سینہ میں اجتماع خون ہو جاتا ہے ایسا احساس ہوتا کہ سینہ پھٹ جائے گا۔ رحم میں چھل جانے کا

سادرد ہوتا ہے مریضہ پریشان خوف زدہ اور گھبرائی ہوئی ہوتی ہے رحم میں اجتماع خون اور رحم اپنے ہی وزن کی وجہ سے ٹل جاتا ہے خواہش ہم بستری بہت زیادہ ہو جاتی ہے اورم میٹ میں اجتماع خون رحم ٹل جانا اور مالیخولیا موجود ہے۔ جیسا کہ سیپیا اور میوریکس کی علامات ہیں مگر علامات کا راستہ مختلف ہے دماغی علامات خاص طور پر مختلف ہیں۔ اورم میں مالیخولیا افسردگی اور یہ احساس کہ دوست اس کے دوست نہیں رہے لیکن سیپیا میں دوستوں سے بے اعتنائی ہوتی ہے اورم کی پریشانی دل کے اوپر سے اٹھتی ہے مریضہ جگہ جگہ پھرتی ہے (آرسنک) معمولی سا شور مریضہ کو پریشان کر دیتا ہے سیپیا میں بھی پریشانی ہے یہ سچ ہے مگر یہ دلی پریشانی نہیں ہے اور اس پریشانی کے ہمراہ گرمی کی لہریں آتی ہیں دونوں ادویات زندگی سے نفرت پیدا کرتی ہیں اور موت کی خواہش ہوتی ہے حتیٰ کہ خودکشی کا خیال بھی آتا ہے (اورم) کیونکہ مریضہ سمجھتی ہے کہ وہ اپنوں کی محبت کے قابل نہیں ہے (ٹال کاٹ) لیکن سیپیا کی عورت ترک محبت کرتی ہے اس لئے زندگی سے بیزار ہوتی ہے پلاٹینا ایک جانب تو اورم سے مطابقت رکھتی ہے دوسری جانب سیپیا سے مطابقت رکھتی تینوں ادویات میں زندگی سے بیزاری موجود ہے تاہم زندگی سے بیزاری کے ہمراہ پلاٹینا میں مرنے سے بہت خوف آتا ہے لیکن مریضہ یہ سمجھتی ہے کہ موت کا وقت نزدیک ہے اورم کی مانند پلاٹینا کی مریضہ سمجھتی ہے کہ وہ اکیلی ہے لیکن مریضہ کی دماغی حالت خاص ہوتی ہے۔ وہ دنیا سے الگ تھلگ ہوتی ہے پلاٹینا کی مریضہ کو تمام اشیاء چھوٹی نظر آتی ہیں مریضہ اپنے گھر سے تھوڑی دیر غائب رہ کر واپس آئے تو اسے اپنے گھر کی اشیاء اجنبی محسوس ہوتی ہیں مریضہ خود کو بڑا تصور کرتی ہے دوسرے لوگ اسکو حقیر محسوس ہوتے ہیں اسی طرح اشیاء بھی مریضہ کو اپنی حقیقی جسامت سے چھوٹی محسوس ہوتی ہیں اعضائے مخصوصہ کی جلن اور خواہش نفسانی کی زیادتی میں پلاٹینا کا مقابلہ نہ تو اورم میٹ نہ ہی سیپیا کر سکتی ہیں پلاٹینا کی ماہواری کثیر اور اس میں جمے ہوئے خون کے لوتھڑے خارج ہوتے ہیں پلاٹینا اور سیپیا میں رحم میں مروڑ دار درد ہوتے ہیں لیکن سیپیا میں یہ احساس ہے کہ جیسے کسی نے رحم کو پکڑ لیا؟ اور پھر چھوڑ دیا ہے پلاٹینا میں مروڑ دار درد اور سن پن کا احساس ہوتا ہے اور یہ پلاٹینا کی عالم گیر

علامت ہے۔

سیپیا کے ساتھ کاربن ادویات کا موازنہ بھی کیا جانا چاہیئے یہ ادویات تب استعمال ہوتی ہیں جب رحم میں سختی یا زخم موجود ہوں اور ان کے ساتھ زیادتی خون موجود ہو بدبودار اور چھیلن پیدا کرنے والے اخراجات ہوں ساتھ ہی ساتھ شکم میں ابتری پاخانہ کا اجتماع اور بدبودار ہوا خارج ہوتی ہو۔

کاربو اینی میلس نے ثابت کیا ہے کہ اگرچہ یہ سیپیا سے برتر تو نہیں مگر برابری ضرور کرتی ہے جب رحم کی گردن سوجی ہوئی ہو سخت ہو جلن ہوتی ہو اور پھاڑنے والے درد مقام جھانٹ تک جاتے ہوں کاربو اینی میلس میں دردزہ کی مانند درد جو پیڑو اور سیون تک جاتے ہیں موجود ہیں لیکوریا کپڑے پر زرد رنگ کا داغ دیتا ہے ماہواری کے بعد زبردست کمزوری محسوس ہوتی ہے مریضہ اتنی کمزور ہوتی ہے کہ بول نہیں سکتی۔ معدہ کا خالی پن ہوتا ہے خالی پن میں غذا لینے سے کمی نہیں ہوتی مریضہ اکیلی رہنے کی خواہش مند ہوتی ہے بات چیت میں حصہ لینا پسند نہیں کرتی مریضہ پریشانیوں میں دبی ہوتی ہے۔

کوئلہ شریانوں پر اثرانداز ہوتا ہے بدبودار ہوا پیدا کرتا ہے اخراجات بدبودار ہوتے ہیں جلن پیدا کرتے ہیں سوزش سست رفتار ہوتی ہے رجحان پیپ کی جانب ہوتا ہے یا اعضا کی موت کی جانب۔ درد جلن دار ہوتے ہیں کمزوری ہوتی ہے اور آخرکار قوت حیات ہار جاتی ہے۔

کاربو اینی میلس ماہواری کے دوران کمر میں رانوں میں جنگاسہ میں شدید دباؤ پیدا کرتی ہے مریضہ ڈکار لینے کی ناکام کوشش کرتی ہے ماہواری کے بعد دھڑکن دار سر درد اس کو سیپیا سے الگ کر دیتا ہے کاربو اینی میلس میں منہ پر تانبے کے رنگ کے کیل بھی ہوتے ہیں۔

کاربو ویج مقعد اور فرج میں نچلی جانب کا بوجھ پیدا کرتی ہے فرج کا منہ عموماً کھلا ہوتا ہے رحم اور دائیں بیضہ دانی میں بوجھ کا احساس ہوتا ہے ماہواری کی بو سخت ہوتی ہے اعضائے مخصوصہ جگہ جگہ سے دکھتے ہیں ان میں دکھن جلن اور خارش ہوتی ہے ان پر چھالے ہوتے ہیں لیکوریا جلن پیدا کرتا ہے عروق دمویہ میں اجتماع خون اور پریشانی اور رحم میں آفت زدگی

محسوس ہوتی ہے یہ آفت زدگی رانوں میں زیادہ محسوس ہوتی ہے ماہواری شروع ہونے سے پہلے دماغی افسردگی اضطراب اور بے آرامی ہوتی ہے۔

ممکن ہے کاربوویج اعضائے مخصوصہ کی پھلاوٹ بھی دور کردے اعضائے مخصوصہ کی نیلی رگوں میں جلن ہوتی ہے نیلے رنگ کے گومڑ (کاربو اینی میلس) خاص طور پر اگر گومڑ سخت ہوں۔

زخم یا بھگندر یا فرج سے نکلنے والے اخراجات جلن پیدا کرتے ہیں اخراجات پتلے اور زرد آب کی صورت ہوتے ہیں جبکہ سیپیا کے اخراجات گاڑھے اور کم جلن پیدا کرتے ہیں سیون میں جلن ہوتی ہے شکم سے کمر تک کھچاؤ پیڑو کی گہرائی میں جلن دار درد جو کبھی بڑھتے ہیں اور کبھی کم ہو جاتے ہیں۔

گریفائٹس خالص کاربن (کوئلہ) نہیں ہے اس میں لوہے کا کچھ حصہ شامل ہے اس کے اخراجات بدبودار ہوتے ہیں شکم ہوا سے پھول جاتا ہے اور کاربن کی جلد کی علامات موجود ہوتی ہیں خون کی کمی ہوتی ہے ڈاکٹر ڈنہم کے مطابق ماہواری شروع ہوتے ہی کئی اقسام کی علامات شروع ہو جاتی ہیں جیسی کہ سیپیا میں ہیں گریفائٹس عموماً رحم ٹل جانے میں استعمال نہیں کی جاتی لیکن اس کی نمایاں علامت یہ ہے کہ رحم فرج کو دبادے گا مریضہ شکم میں شدید وزن کی شکایت کرتی ہے اور بجلی کے جھٹکے جو برچھی مارنے کی مانند ہوتے ہیں رانوں میں جاتے ہیں (لی ایڈم) لیکوریا چشمہ کی مانند پھوٹ پڑتا ہے اور کثیر مقدار آتا ہے اور کھال چھیل دیتا ہے گریفائٹس سیپیا سے زیادہ بیضہ دانیوں پر اثر انداز ہوتی ہے بائیں بیضہ دانی سوجی ہوئی ہوتی ہے چھونے سے درد محسوس ہوتا ہے سیپیا کی مانند گریفائٹس میں بھی پستانوں کی بھٹیاں سوج جاتی ہیں اور چر جاتی ہیں گریفائٹس پستانوں کی بافتوں میں نرمی لاتی ہے اور پھوڑوں کے بقایا رہ جانے والے نشانات دور کرتی ہے (فائی ٹولیکا) گریفائٹس ان عورتوں کی دوا ہے جو خون کی کمی کا شکار ہوں اور یہ مستورات اگرچہ موٹی ہوتی ہیں مگر ان کو مسلسل سردی لگتی ہے اور قبض رہتا ہے ان کی جلد کھردری اور مرطوب پھنسیاں نکلتی رہتی ہیں پسینہ سیپیا کی مانند بدبودار ہوتا ہے مگر

اخراجات کا گوند دار ہونا گریفا ئٹس کی نمایاں علامت ہے جلد سخت ہو جاتی ہے پھٹ جاتی ہے اور اس میں سے خون نکل آتا ہے لیکن بہ نسبت سیپیا کے جلد پر سے چھلکے کم اترتے ہیں، چونکہ گریفا ئٹس زخموں کے نشانات دور کرنے کی طاقت رکھتی ہے اور سختی کو ختم کرنا بھی گریفا ئٹس کی خوبیوں میں شمار ہوتا ہے اس لئے گریفا ئٹس رحم کی گردن کی سختی دور کرنے کے لئے مناسب دوا ہے جب کہ رحم کی گردن کا زخم مندمل نہ ہوا ہو اور اکثر ایسا ہی ہوتا ہے اور بنیادی وجہ بھی یہی ہوتی ہے۔

نیٹرم کارب اور سوڈا سے بننی دوسری ادویات سیپیا کے بقایا کام کی تکمیل کرتی ہیں اور سیپیا کی پیرو کاز ہیں۔

کاربو نیٹ ادویات کی ضرورت اس وقت محسوس ہوتی ہے جب نچلی جانب بوجھ سے ایسا محسوس ہو ہر شے باہر نکل آئے گی مریضہ مالیخولیا میں مبتلا ہو موسیقی نا قابل برداشت ہو مریضہ پریشان ہو کمر درد بالکل سیپیا کی مانند ہو بیٹھنے سے بوجھ بڑھ جاتا ہو حرکت سے افاقہ ہوتا ہو رات کو کمر میں کچلے جانے کا سا درد ہوتا ہو کھاؤ ہو بائیں شانے کی نوک سے چھیدنے والے درد سینہ کی جانب جاتے ہوں جلد خشک اور کھردری ہو۔

علاج کے اعتبار سے نیٹرم کارب نے بہت خدمات انجام دی ہیں جب رحم کی گردن بڑھ گئی ہو اور اس کا منہ بد شکل ہو گیا ہو ڈاکٹر ہیٹس نے نیٹرم کارب سے بہت عمدہ نتائج حاصل کئے جب فرج کی اندرونی دیوار پر ناقص ابھار تھے اور رحم کا منہ بد شکل تھا اور یہ نقص پیدائشی تھا۔

نیٹرم میور خون کی کمی والی مستورات کی دوا ہے چہرہ پتلا عام جسم کمزور یہ مستورات بہت جلد غصہ میں آجاتی ہیں مالیخولیا ہوتا ہے اعصابی کمزوری ہوتی ہے اختلاج قلب ہوتا ہے پسینہ زیادہ آتا ہے بغلوں میں پسینہ اور کمر میں سردی محسوس ہوتی ہے پریشانی اور سردی غالب ہوتی ہے رحم ٹل جاتا ہے مروڑ دار درد ہوتے ہیں ماہواری کم آتی ہے پیشاب میں سرخ رنگ کے تہ نشین ہوتے ہیں ان عورتوں کو ہم بستری کے وقت درد ہوتا ہے اسلئے نیٹرم میور پلسا ٹیلا

اور سیپیا دونوں سے مشابہت رکھتی ہے لیکن ڈھارس بندھانے یا تسلی دینے سے مرض میں اضافہ ہو جاتا ہے پلساٹیلا کی عورت تسلی چاہتی ہے اور صلح جو ہوتی ہے۔

نیٹرم میور کے سر درد میں خون کا جھوٹا اجتماع ہوتا ہے سر درد پھاڑنے والا ہوتا ہے معمولی سی حرکت سے درد میں اضافہ ہو جاتا ہے حتیٰ کہ آنکھوں کو حرکت دینے سے سر درد میں اضافہ ہو جاتا ہے لعاب دار جھلیوں میں چبھن ہوتی ہے جیسا کہ سیپیا میں ہے لیکن نیٹرم میور میں غیر فطری خشکی ہوتی ہے زبان خشک آنکھوں کے پپوٹے خشک مقعد کا سوراخ خشک ہوتا ہے اور چبھن ہوتی ہے اس خشکی کے ہمراہ کٹن چبھن اور جلن بھی ہوتی ہے زبان پھٹی ہوئی ہوتی ہے اور دکھتی ہے مسوڑھے دکھتے ہیں اور ان سے خون نکلتا ہے جلد غیر فطری طور پر خشک ہوتی ہے صبح کے وقت رحم کا ٹل جانا شدت سے محسوس ہوتا ہے مریضہ کو مجبوراً بیٹھنا پڑتا ہے تاکہ رحم کو باہر نکلنے سے روک سکے کمر میں درد ہوتا ہے کمر درد لیٹنے سے افاقہ ہوتا ہے مریضہ ناف اور شکم کے نچلے حصے میں کھچاؤ کی شکایت کرتی ہے جیسا کہ اس حصے کی جلد کسی ہوئی ہے (ایپس) سبز رنگ کا لیکوزیا آتا ہے جس کے ہمراہ چبھن اور خشکی کا احساس ہوتا ہے پیشاب کی نالی میں کاٹنے والے درد ہوتے ہیں جو پیشاب کرنے کے بعد زیادہ ہو جاتے ہیں ماہواری کم آتی ہے۔ ایک دن یا دو دن کم پھر اس کے بعد کثیر مقدار ماہواری آتی ہے۔ نیٹرم ہائپو کلورد سم اپنی ہم جنس ادویات سے مختلف ہے ڈاکٹر آر ڈی کوپر کے مطابق جنہوں نے اس دوا کی آزمائش کی تھی کہتے ہیں کہ یہ دوا کمزور افراد جن کے جسم پر گوشت کم ہو اور وہ جسمانی اور دماغی طور پر ست ہوں ان کے لئے فائدہ مند ہے۔

کمزوری کے ہمراہ سوکھا پن بھی موجود ہوتا ہے اور جسم میں گہری تبدیلیوں کے شواہدات۔ چکر اور چکر اگر ر پیشانی کے آر پار درد رحم کا بوجھ نیچے کی جانب ایسا احساس کہ سر کی چوٹی اڑ جائے گی پیشانی کے آر پار درد آنکھوں میں درد یا سر کی چوٹی میں درد مع رحم کی علامات دماغ کو ایسا محسوس ... ہے کہ فالج ہوا ہے اعضاء میں فالج کا احساس انگلیاں سن محسوس ہوتی ہیں زبان بڑی ہو جاتی ہے زبان پر دانتوں کے نشانات پڑ جاتے ہیں شکم میں ہوا

بھری ہوتی ہے قبض غذا کے بعد بوجھل پن شکم میں ہوا بھر جانے سے دمہ تمام علامات ظاہر کرتی ہیں کہ دوران خون کا رخ شکم کی جانب ہے یہ علامات رحم کے امراض کے ہمراہ ہوتی ہیں ماہواری سیاہ لوتھڑے آنکھوں کے گرد سیاہ حلقے غنودگی رحم کا بوجھ نیچے کی جانب۔ ہو سکتا ہے کہ رحم میں اجتماع خون ہو یا رحم سوجا ہوا ہو اور پر حس ہو خون مسلسل رستا رہتا ہے معمولی ورزش سے اضافہ ہو جاتا ہے ایسا محسوس ہوتا ہے کہ رحم کھلتا ہے اور بند ہوتا ہے لیکن سیپیا کا احساس یہ ہے کہ جیسے کسی نے رحم کو گرفت میں لیا ہے اور پھر چھوڑ دیا ہے۔ جب مریضہ بیٹھ جائے تو احساس ہوتا ہے کہ رحم کو کسی نے اوپر دھکیل دیا ہے (فیرم آیوڈائڈ) شکم کے نچلے حصے میں سوجن جو سینہ کی جانب جاتی ہے جس کی وجہ سے سانس کی تنگی ہوتی ہے غذا کھانے کے بعد تنگی میں اضافہ ہو جاتا ہے سینہ سے شکم کی جانب بوجھ گرتا ہوا محسوس ہوتا ہے سر کی چوٹی میں درد۔ بائیں بیضہ دانی میں ماہواری کے دوارن سوجن لگتا ہے کہ نیٹرم ہائپو کلوروسم رحم کو اوپر اٹھاتی ہے اور رحم کو اس کی اصل جگہ پر لاتی ہے یہ علامات ڈاکٹر جیکسن کی یاد دلاتی ہے جنہوں نے سیپیا کے ساتھ تجربہ کیا تھا۔ کھجلی، سینہ میں کمزوری کا احساس جو گرمی سے کم ہو جائے یہ علامت نیٹرم میور نیٹرم کارب اور سیپیا میں بھی موجود ہے۔

ایکٹیا ریسی موسا زنانہ امراض کے لئے بہت قیمتی دوا ہے اور یہ ان عورتوں کو موافق آتی ہے جن کا میلان پٹھوں کے درد کی جانب ہو ایکٹیا ریسی موسا دماغ اور ریڑھ میں اجتماع خون پیدا کرتی ہے حتیٰ کہ گردن اور کمر میں سوجن پیدا کرتی ہے اس کے درد بجلی کی مانند ہوتے ہیں سر کی گدی میں درد اور ہذیان پیدا کرتی ہے یہاں ایب سنتھم ایبروٹینم اور جلسی میم اس سے مماثل ادویات ہیں تاہم جلسی میم میں زیادہ کاہلی اور اعصابی فالج ہوتا ہے اکساہٹ کم ہوتی ہے سیپیا بھی کمر مین بھراؤ پیدا کرتی ہے لیکن یہ بھراؤ ایکٹیا ریسی موسا سے کم ہوتا ہے ایکٹیا ریسی موسا زیادہ مجہول اور زیادہ بے حس و حرکتی رکھتی ہے، حسی اعصاب میں اکساہٹ ہوتی ہے اعصاب کمزور ہوتے ہیں جیسا کہ حرکتی اعصاب دل بہت کمزور اور پریشان ہوتا ہے یا تو نبض بہت تیز ہوتی ہے یا بہت آہستہ اور غیر محسوس اور رک رک کر آتی ہے پیشاب کم آتا ہے اور

پیشاب میں سرخ یا زرد تہ نشین ہوتے ہیں جسم میں عام بے آرامی اور بے چینی ہوتی ہے یا جسم کانپتا ہے سرد لہر دوڑتی ہے پٹھے سخت ہو جاتے ہیں دکھتے ہیں اور ان میں کچلے جانے کا احساس ہوتا ہے پٹھوں میں شدید درد ہوتا ہے اور درد کے ہمراہ سن ہو جانے کا احساس ہوتا ہے درد تیر لگنے سے شدید اور بجلی کی مانند ہوتے ہیں ڈاکٹر فلپ کہتے ہیں کہ اگر عام جسمانی استسقاء ہو اور ڈجی ٹیلس ناکام ہو چکی ہو دل اور پیشاب کی علامات بھی موجود ہوں تو ایکٹیاریسی موسا دیں۔

ایکٹیاریسی موسا کمزوری اور زور حسی میں سیپیا سے فائق ہے سیپیا کی مانند اس میں بھی پریشانی بے چینی بے آرامی مالیخولیا ماہواری کم اور رحم کا بوجھ نیچے کی جانب ہوتا ہے لیکن ایکٹیاریسی موسا میں زیادہ فیصلہ کن اعصابی برانگیختگی ہوتی ہے جو کہ ہذیان کے قریب ہوتی ہے ایکٹیاریسی موسا چوہوں کا وہم پیدا کرتی ہے اکٹیاریسی موسا بے پناہ خوف پیدا کرتی ہے جس کی کوئی ظاہری وجہ نظر نہیں آتی اس خوف پر مریضہ حاوی نہیں ہو سکتی اس وجہ سے مریضہ ہمت ہار جاتی ہے برانگیختگی کی اس حالت میں مریضہ سمجھتی ہے کہ اس کے سر کی چوٹی اڑ جائے گی اور وہ پاگل ہو جائے گی مریضہ تنک مزاج شکی اور بد حواس ہو جاتی ہے جیسا کہ نشہ پیا ہوا ہو یہ تمام علامات عام جسمانی نروس حالت کا نقشہ ہیں اور ان کی بنیاد رحم اور بیضہ دانیوں کی سوزش ہوتی ہے یا کم از کم ان کی وجہ دائمی یہ ہی ہوتی ہے رحم کی ابتر حالت کی وجہ گٹھیاوی کمزوری ہوتی ہے ایکٹیاریسی موسا کی مریضہ سیپیا سے زیادہ اعصابی دردوں سے تکلیف اٹھاتی ہے سر کی گدی سے لیکر چوٹی تک بوجھل درد آنکھوں کے ڈیلوں میں دکھن سر کی چوٹی میں تیز درد آنکھیں سرخ اور ان میں اجتماع خون تمام علامات کے ہمراہ رحم جھکا ہوا یا رحم کی سوزش موجود ہوتی ہے رحم کے اندر اعصابی درد بہت اہم علامت ہے رحم چھونے سے پر حس ہوتا ہے درد ایک جانب سے دوسری جانب گولی کی مانند جاتے ہیں رحم کا بوجھ نیچے کی جانب کولہوں کے گرد سختی اور کھچاؤ ماہواری کم ماہواری شروع ہوتے ہی درد شروع ہو جاتے ہیں شکم میں غشی کا احساس سیپیا کے خالی پن کی مانند نہیں ہوتا اس کے ہمراہ پریشانی کپکپی ہوتی ہے شکم کے اوپری حصے سے لہریں اٹھ کر جسم کے ہر حصے کی جانب جاتی ہیں خوف زدگی کا احساس ہوتا ہے۔

ممکن ہے کہ نظر کی خرابی میں (ASTHENOPIA) سیپیا کی ضرورت پڑے اگر یہ نظر کی خرابی رحم کے معکوس اثرات کی وجہ سے ہو ایکٹیا ریسی موسا پردہ بصارت کی زیادہ حساسیت میں فائدہ مند ہے یا آنکھوں کے اعصابی درد میں مفید ہے یہ علامات رحم کی تکالیف کا معکوس عمل ہیں دونوں ادویات سن یاس میں کارآمد ہیں سیپیا گرمی کی لہروں کے لئے اور ایکٹیا ریسی موسا بمطابق ڈاکٹر ہیوز سر کی چوٹی کے درد معدہ میں ڈوبنے کا احساس اور تنک مزاجی کے لئے بہترین دوا ہے۔ کالی فیروسایا نیڈم رحم کا نچلی جانب بوجھ پیپ کی مانند لیکوریا جو کہ وافر مقدار آتا ہے مگر خراش پیدا نہیں کرتا افسردگی حتیٰ کہ آنسو بہنے لگ جانا معدہ میں ڈوبنے کا احساس رحم سے سست رفتاری جریان خون جس کے ہمراہ ضعف ہوتا ہے شفایاب کرتی ہے (ڈاکٹر بیل میکلاچی) بہتر یہ ہے کہ ان اثرات کو سیپیا کے ساتھ خلط ملط نہ کیا جائے کیونکہ دوا شدید قسم کا زہر ہے اور دل کے پٹھوں پر عمل کرتی ہے معدہ میں ڈوبنے کے احساس کا تعلق دل کی کمزوری سے ہے نبض کی حرکات اور طاقت کم ہوتی جاتی ہے جس کی وجہ سے ٹھنڈک ڈوبنے کا احساس چکر سن پن اور کپکپی ہوتی ہے یہ دوا اس وقت فائدہ مند ہے جب دل فیل ہو رہا ہو کالی فیروسایا نیڈم کالی کارب سے دل کی کمزوری میں مماثل ہے۔ جب جسمانی ورزش کی جائے تو کلکیریا آسٹریرم شکم کے نچلے حصے میں دباؤ پیدا کرتی ہے نچلی جانب بوجھ کھڑا ہونے سے اضافہ رانوں میں درد دکھن دار درد کھڑا ہونے یا پیچھے جھکنے سے تناؤ رحم کی گردن میں چبھن دار درد لیکن ماہواری بہ مقدار کثیر اور بہت جلد ہوتی ہے کلکیریا آسٹریرم (کلکیریا کارب) کی عام علامات جانی پہچانی ہیں اور سیپیا سے بہت مختلف ہیں۔

کلکیریا فاس (فاسفورس کی مانند) شکم کے نچلے حصے میں ڈوبنے کا اور کمزوری کا احساس پیدا کرتی ہے شکم کے اوپری حصے کے اندر خالی پن کا احساس ڈوبنے کا احساس پاخانہ یا پیشاب کرتے وقت رحم کا بوجھ نچلی جانب زیادہ ہو جاتا ہے جس کے ساتھ دکھ اور کمزوری کا احساس ہوتا ہے رحم میں درد ہوتا ہے رحم کا کاٹنے والا درد تکونی ہڈی تک جاتا ہے بالائی کی مانند لیکوریا خارج ہوتا ہے فرج میں جلن ہوتی ہے۔ مثانہ کے دونوں اطراف درد ہوتا ہے سینہ میں

آگ کی مانند جلن ہوتی ہے گرمی کی لہریں آتی ہیں پریشانی غش آجاتا ہے کمزوری۔ مریضہ کو بہت آسانی سے پسینہ آجاتا ہے لیکن باافراط ماہواری آتی ہے خواہش نفسانی بڑھ جاتی مریضہ کمزور اور دبلی پتلی ہوتی ہے یقیناً ٹی بی کی مریضہ۔ مریضہ کو جزوی طور پر پسینے آتے ہیں لیکن یہ پسینے سیپیا کی مانند بدبودار نہیں ہوتے۔ ہر بار ہوا لگ جانے سے مریضہ کے جوڑوں کے درد ول میں اضافہ ہو جاتا ہے اور اس کے ہمراہ رحم کے دکھ اور تکلیف ہوتی ہے بقایا ادویات کا میں مختصر ذکر کروں گا ادویات درج ذیل ہیں۔

می چلار یپنز میں رحم کی گردن سیاہی مائل سرخ اور سوجی ہوئی ہوتی ہے اجتماع خون ہوتا ہے مثانہ کی گردن پر جلن ہوتی ہے اور بار بار پیشاب کی خواہش ہوتی ہے تاہم سیپیا سے کوئی مماثلت نہیں رکھتی۔ رحمی امراض میں می چلار یپنز کو یوپے ٹوریم پرپیورم کے خاندان سے ملانا چاہیے (ڈاکٹر ہیوز) مثانہ کی گردن کی سوزش فرج میں گرمی کھجلی اور رحم کی گردن کی سرخی میں ہائیڈروکوٹائل کے ساتھ (ڈاکٹر مچل کی تصدیق) رحم کے منہ کے زخموں میں دیسپا کرابرد کے ساتھ اور دردناک پیشاب میں ایپس کے ساتھ۔

سیپیا کو سیکیل کار اور اسٹی لاگو کے ساتھ نہیں ملانا چاہیے اگرچہ تینوں ادویات رحم کا نچلی جانب بوجھ اجتماع خون دکھن اور رحم کا گر جانا پیدا کرتی ہیں مگر حالات بہت مختلف ہوتے ہیں۔ سیکیل کار اور اسٹی لاگو خون کی شریانوں کے اعصاب کے استر اور ارادی عضلات کے ریشوں پر اثر انداز ہوتی ہیں ضمنی طور پر غیر ضروری ڈھیلے پن کی وجہ سے یہ ادویات ورم اور ست جریان خون پیدا کرتی ہیں ان ادویات کا نچلی جانب بوجھ طویل اور نمایاں ہوتا ہے (کالوفائلم کی مانند)

اسٹی لاگو رحمی جریان خون کو شفایاب کرتی ہے اور جب کسی عورت کو رحم کے امراض کی وجہ سے خون کی تے آتی ہو تو اس کو بھی شفایاب کرتی ہے رحمی جریان خون ست اگر رحم کو انگلی سے چھوا جائے تو رحم کی گردن نرم اور کشادہ محسوس ہوتی ہے اور اس پر خون کے دھبے ہوتے ہیں (وڈبری)

وائی برنم آپولس۔ سیپیا کی مانند درد پیدا بھی کرتی ہے اور ان کو شفایاب بھی کرتی ہے درد پیڑو اور رحم کے علاقے میں ہوتے ہیں معدہ کا خالی پن نچلی جانب بوجھ پریشانی۔ مگر نچلی جانب بوجھ سنگین ہوتا ہے اور رحم میں شدید مروڑ دار درد ہوتا ہے یوں یہ دوا ایکیل کار کالو فائلم اور ایکٹیا ریسی موسا کے حق میں جاتی ہے اور سیپیا کے خلاف۔

اینولا اور ہیڈی اوما کی آزمائش ہو چکی ہے لیکن ان کی آزمائش اور کی جانی چاہیے سیپیا کی مانند یہ ادویات بھی رحم میں مروڑ دار درد کمر میں کھچاؤ پیدا کرتی ہیں ہیڈی اوما نچلی جانب بوجھ اور ٹانگوں میں زبردست کمزوری پیدا کرتی ہے۔ اینولا آلات تناسل میں کھچاؤ کمر میں کھچاؤ اور پاخانہ اور پیشاب کرنے کی باربار خواہش پیدا کرتی ہے۔

چند مثالیں ایسی بھی موجود ہیں کہ سیپیا نے رعشہ کا مرض بھی دور کیا ہے سر اچانک جھٹکے کے ساتھ آگے اور پیچھے کی جانب جاتا ہو معدہ میں مروڑنے والے درد جو حلق تک آتے ہوں ان مماثل ادویات میں ہمیں زی زیا کو نہیں بھولنا چاہیے زی زیا رحم میں اجتماع خون پیدا کرتی ہے کمر درد دکھن کمر میں جلن چہرہ اور اعضا کی تشنجی حرکات پیدا کرتی ہے سب سے پہلے دماغ میں خوشی آتی ہے بعد میں افسردگی آخر کار بے اعتنائی کی حالت پیدا ہو جاتی ہے تاہم سب سے نمایاں علامت بے آرامی ہے رعشہ کی حرکات اور نیند کے دوارن اضافہ ہیں۔

جب رحم کا گر جانا نا قص غذائیت کی وجہ سے پیدا ہو جائے اور رحم میں مقامی طور پر ٹھہراؤ کم ہو یا نہ ہو تو سیپیا کی بجائے الٹیریس فیری نوسا۔ کالو فائلم۔ ایبس کیناڈینسس۔ لیک ڈی فلوریئم۔ کلکیریا فاس۔ نیٹرم میور۔ ہیلونیاس۔ نیٹرم ہائی پر کلور پر غور کیا جانا چاہیے۔

تہدید حمل میں سیپیا زیادہ مظہر دوا نہیں ہوتی جب دوران خون کی ابتری ہو درد ہوں اعصابی پرحسی اور رگوں کا ڈھیلا پن جو تہدید حمل کی وجہ ہوتا ہے یہ بھی دیکھا جائے گا کہ سر اور سینہ کی جانب خون کا دباؤ اور افراط خون ہے شکم میں وزن کا احساس گرمی کی لہریں غشی اچانک وقتی طور پر نظر کا جاتے رہنا۔ یہ مشاہدہ کیا گیا ہے کہ جب مریضہ گرم کمرے میں ہو یا بند کمرے میں ہو یا گرجا گھر میں گھٹنوں کے بل بیٹھی ہو یا نماز کے دوران گھٹنوں کے بل بیٹھی ہو یا

ٹکٹکی باندھ کر دیکھ رہی ہو تو ایک عام خدمت گار بھی سیپیا کی مریضہ کی فطرت کا مشاہدہ کر سکتا ہے ڈاکٹر ایچ این گورنسے نے سیپیا کی کلیدی علامت بتائی ہے کہ مقعد میں ایسا احساس کہ جیسے کوئی بھاری گیند رکھی ہوئی ہے۔

یہ آخری علامت بے مثال ہے اور بے نظیر ہے کیونکہ یہ علامات جسمانی طور پر نکس اور سلفر کی بار بار پاخانہ کرنے کی خواہش سے مختلف ہے اور للیم کے دباؤ سے بھی مختلف اور ایلوز کے وزنی بھراؤ سے بھی مختلف ہے ایلوز میں مقام جھانٹ اور دمچی کی ہڈی (Os coccy-gis سیون) کے درمیان ڈاٹ کا احساس ہوتا ہے۔

لیکچر نمبر ۱۲

نوسوڈز (مرض کے مواد سے بنی ادویات)

جیسا کہ میں تعارفی لیکچر میں کہہ چکا ہوں کہ ادویات کی یہ قسم امراض کے مواد سے تیار کی جاتی ہے اور ان میں سے بہت سی ادویات نے اپنی ادویاتی تاثیر کا مظاہرہ کیا ہے اس لئے یہ ادویات انسانی جسم کے امراض کے لئے سود مند ثابت ہوئی ہیں یہ کارگاہ بہت عظیم ہے تاہم ہم نے ابھی تک اس سمت میں بہت کم محنت کی ہے میں جانتا ہوں کہ ایک وقت ایسا آئے گا جب اس گروہ کی ادویات مزمن امراض کے علاج میں عظیم خدمات انجام دیں گی۔ چند نوسوڈز جانوروں کے امراض سے حاصل کئے گئے ہیں اور چند نوسوڈ زپودوں سے حاصل کئے گئے ہیں (اب وہ وقت آچکا ہے اور نوسوڈز ادویات انسان کی بہتری کے لئے عظیم خدمات انجام دے رہی ہیں) (مترجم)۔

نوسوڈز کو بطور ہومیوپیتھک دوا استعمال کرنے کے خلاف بہت شور مچایا گیا ٹھیک ہے آپ کو اس بد گمانی کا سامنا کرنا پڑے گا آپ پر دونوں اطراف سے حملہ ہوگا دنیادار لوگوں کی طرف سے بھی اور پیشہ وروں کی جانب سے بھی۔ سورینم کے خلاف بھی اعتراضات اٹھائے گئے سورینم کی بابت آپ جانتے ہیں کہ یہ دوا کھجلی کے مواد سے تیار کی گئی ہے اسی طرح سفلینیم کے خلاف بھی بہت باتیں بنائی گئیں یہ سفلس کا زہر ہے۔ بنیاد یہ بتائی گئی کہ یہ ناپاک ہیں اور پاخانہ جیسی ہیں یہ اعتراض بے ہودہ اور لغو ہے کوئی بھی معالج ان ادویات کی نچلی طاقت استعمال کرنے کا خیال دل میں بھی نہیں لائے گا اور کوئی بھی وثوق سے یہ نہ کہے گا کہ یہ ناپاک ہیں یا مریض کے احساسات کو ناگوار گزرتی ہیں۔ مثلاً سورینم ۲۰۰ کی خوراک کی بابت کون کہے گا کہ یہ ناپاک ہے۔ نوسوڈز کے خلاف ایک اور اعتراض بھی اٹھایا گیا ہے اور اس میں کچھ وزن بھی ہے کہ نوسوڈز کا استعمال ہومیوپیتھی کی ترقی کی راہ میں رکاوٹ بنے گا اور ہومیوپیتھی کو آئسوپیتھی میں

بدل دے گا (آئسو پیتھی امراض کے مواد سے امراض کا علاج کرنا کسی بیمار عضو کا علاج کسی صحت مند حیوانی عضو کے ماحاصل سے کرنا) ہم جتنے اعتراضات چاہیں کر سکتے ہیں لیکن ہمیں تو مرض کے حقائق پر نظر رکھنی چاہیے ہمیں ہر صورت ایک بڑی عدالت میں حاضر ہونا ہے جس میں ہمارے تمام نسخہ جات بھی جائیں گے اور یہ آزمائش ہے اب میں یہ نہیں جانتا کہ میں نوسوڈز کی تہ میں کہاں تک جاؤں گا اگر ان کا انتخاب درست طور پر کیا جائے تو یہ آئسو پیتھی ادویات نہیں ہیں میں جس کو آئسو پیتھی کہتا ہوں وہ ڈاکٹر ایس سوان کا طریقہ کار ہے ڈاکٹر سوان نیویارک میں رہتا ہے مثال کے طور پر ایک مریض کہتا ہے کہ وہ سٹرابیری نہیں کھا سکتا اگر کھا لے تو بیمار پڑ جاتا ہے تو ڈاکٹر سوان نے سٹرابیری کی بلند طاقتیں اٹھائیں اور مریض کا علاج شروع کر دیا اور یہ دعویٰ کیا کہ مریض کی مخصوص مزاجی کیفیت کا خاتمہ ہو گیا۔

آئسو پیتھی کی بنیاد یہ بے باک دعویٰ ہے کہ جو شے مرض پیدا کرتی ہے اگر وہی شے علاج کی غرض سے بلند طاقتوں میں دی جائے تو وہی شفایاب کر دیتی ہے ہومیوپیتھی میں نوسوڈز کا استعمال اس دعویٰ سے مختلف ہے ہم تو آزمودہ حقیقت سے شروعات کرتے ہیں ہم مادہ حاصل کرتے ہیں صحت مند انسانوں پر آزمائش کی جاتی ہے اور مریضوں کو بطور دوا دی جاتی ہے ہم نے ان ادویات کو مجرب پایا اس لئے ہمارا یہ حق ہے کہ ہم ان کو ادویات کہیں جس طرح کہ ہمارے پاس کوئی بھی سالمہ مادہ موجود ہے۔

اب ہم نوسوڈز کی علامات کی جانب پیش قدمی کرتے ہیں سب سے پہلے سورینم

سورینم (PSORINUM)

سورینم کی کافی آزمائش ہو چکی ہے اور یہ دوا اس لائق ہے کہ ہم اس سے امراض کا علاج کر سکیں ہم اس دوا کو سورک مریضوں میں استعمال کرتے ہیں (میں عظیم ہانیمن کے الفاظ استعمال کر رہا ہوں) وہ مریض جن کے غدود اور جلد متاثر ہوتی ہے ان مریضوں پر بہت محنت

سے انتخاب شدہ ادویات بھی اثر انداز نہیں ہوتیں۔ مثال کے طور پر ایک مریضہ کی دوا پلساٹیلا ہے اور مریضہ کی علامات اس کو طلب کرتی ہیں دوا کا انتخاب تو ہومیو پیتھک قوانین کو مد نظر رکھتے ہوئے کیا جاتا ہے لیکن اس کے باوجود دوا سرسری افاقہ پیدا کرتی ہے ایسے حالات میں مرض کی تہہ میں کوئی غیر فطری شے موجود ہے اسلئے یا تو اس کو ہٹا دیا جائے یا اس شے میں ترمیم کردی جائے تاکہ مرض کا سامنا کامیابی سے کیا جاسکے۔

سرخ بخار کے مریضوں میں آپ کا علاج کوئی فائدہ نہیں کرتا اور چھوٹے مریض مرجاتے ہیں اگر ہم کتاب الادویہ کی اس شاخ کا گہرا مطالعہ کریں تو بہت سے مریضوں کو مرنے سے بچایا جاسکتا ہے مزمن اور حاد امراض کی تہ میں کئی اقسام کی فاسد کمزوریاں موجود ہوتی ہیں اب تک ہم ان تمام کمزوریوں کو نہیں جان سکے کمزوری کی ایک حالت سوزاک کی وجہ سے ہوتی ہے یہ مرض بھیانک طور پر عام ہے اور سوزاک کی فاسد حالت کی وجہ سے مریضوں کی تعداد تیزی سے بڑھ رہی ہے اب میں آپ کو بتاتا ہوں کہ ایسا کیوں ہے صرف اس لئے کہ بہت سے ایلوپیتھ حضرات نے سوزاک کے مریضوں کو مکمل طور پر شفایاب نہیں کیا سوزاک بیرونی مرض نہیں ہے اگر اس مرض کو درست طور پر شفا نہ ہو تو انسانی خون کے اندر فساد زدہ ابتری ترقی کر جاتی ہے جو نسل در نسل منتقل ہوتی رہتی ہے میرا برسوں کا تجربہ اور مشاہدہ ہے کہ سوزاک کا مرض بہت بڑی مصیبت ہے کئی مریضوں کا علاج کرتے وقت ہمیں بہت مشکلات کا سامنا کرنا پڑتا ہے سفلس کی سمیت بھی یہی کچھ کرتی ہے یہ بھی ترقی یافتہ شکل اختیار کرلیتی ہے۔

سوزاک (سائیکوسس کی سمیت) نازک بافتوں پر حملہ آور ہوتی ہے پھیپھڑوں پر دل پر اور اعصابی نظام پر ان جگہوں پر سفلس کی سمیت بھی حملہ آور ہوتی ہے مگر سالوں کے بعد اور اس تجاوز سے واپسی کے لئے سلفر کی طرح سورینم کا خیال بھی آنا چاہیے ایسے مریض جن میں سوزاکی سمیت کی قطعی آلائش موجود ہو اور بہت محنت سے انتخاب شدہ دوا بھی کوئی نتائج مہیا نہ کرتی ہو یہاں سورینم کی ضرورت پڑ سکتی ہے آئیں ہم چند ایسی علامات پر نظر ڈالتے ہیں

اور وہ طریقہ کار دیکھتے ہیں کہ سوریئم کس طرح رگوں پر اثر انداز ہوتی ہے سوریئم کھجلی کے دانے پیدا کرتی ہے عموماً تب خالہ ان دانوں میں شدید کھجلی ہوتی ہے جونہی مریض بستر میں گرم ہوتا ہے کھجلی شدید تر ہو جاتی ہے۔ وقتاً فوقتاً آپ دیکھیں گے کہ مریض کی جلد گندی اور غلیظ نظر آئے گی ایسا محسوس ہوگا کہ مریض کبھی نہایا ہی نہیں (ممکن ہے یہ ہی بات ہو) چند جگہوں پر جلد کھردری نظر آئے گی اگرچہ اس جگہ مریض نے تیل بھی لگایا ہوا ہو جلد کی پھنسیوں سے بہت پیپ خارج ہوتی ہے ایسی خارش بچوں میں زیادہ دیکھنے میں آئے گی خاص طور پر بچوں کے سر پر پورا سر خارش سے بھرا ہوگا لیکن یہ خارش خاص طور پر سر کے بائیں اور دائیں جانب سے چہرہ کی جانب آتی ہے اور کانوں اور گالوں تک پھیل جاتی ہے جس طرح کہ داد۔ حقیقتاً یہ داد ہی ہوتا ہے وقتاً فوقتاً یہ خارش مرطوب ہوتی ہے اور اس میں سے خارج ہونے والی پیپ شدید بدبودار ہوتی ہے۔ کبھی کبھار خارش خشک مگر غضبناک ہوتی ہے ہو سکتا ہے کہ خارش گرمیوں میں غائب ہو جائے اور جونہی موسم سرد ہونا شروع ہو واپس آجائے۔

جلدی علامات کے ہمراہ کانوں سے زرد آب پیپ خارج ہوتی ہے یہ پیپ بھی خوفناک حد تک بدبودار ہوتی ہے کانوں سے پتلا مواد خارج ہوتا ہے یہ بھی خوفناک طور پر بدبودار ہوتا ہے مردار گوشت کی بو ہوتی ہے۔ پنڈلی کی ہڈی اور ٹخنوں پر زخم بن جاتے ہیں یا دوسرے جوڑوں کے گرد زخم بن جاتے ہیں ان زخموں کی خاص بات یہ ہے کہ یہ زخم بہت آہستہ مندمل ہوتے ہیں میرا یہ بھی مشاہدہ ہے کہ جس خارش کا میں ذکر کر رہا ہوں یہ جوڑوں کے موڑوں پر کہنیوں کے موڑوں پر بھی پیدا ہو جاتی ہے اور گھٹنوں تلے بھی۔ بچہ زرد اور کمزور ہوتا ہے بچے کو سوکھا پن ہوتا ہے بچے کے پورے جسم سے گندی بو آتی ہے اگر بچے کو بار بار بھی نہلایا جائے تب بھی یہ بدبو دور نہیں ہو سکتی یہ بدبو جلد کے غدودوں کی ابتر عمل کی وجہ سے آتی ہے جلد کے غدود اپنا کام مکمل نہیں کرتے جس کے نتیجے میں یہ اخراج جلد کے اندر موجود رہتا ہے اور سٹرانڈ پیدا ہوتی رہتی ہے یوں یہ بدبو جنم لیتی ہے اور یہ اس وقت تک ختم نہیں ہو سکتی جب تک کہ بچے کے جلدی امراض کو شفا نہ ہو جائے۔ ایسے بچوں کو گرمیوں کے موسم میں ہیضہ آ

گھیرتا ہے۔ دنیا میں کوئی ایسی دوا نہیں ہے جو سوریئم کا نعم البدل ثابت ہو سکے۔ یہ بچے رات کو پریشان اور بے آرام ہوتے ہیں اور ہیضہ کی علامات کی ابتداء رات کے وقت ہوتی ہے رات کو بچے جاگ جاتے ہیں جیسے کہ ڈر گئے ہوں یا سوتے وقت روتے ہیں دو یا تین راتیں رونے کے بعد ان کو دست آنے لگتے ہیں پاخانے پانی کے سے اور کثیر مقدار آتے ہیں پاخانے بھورے یا سیاہ اور بدبودار ہوتے ہیں رات کے وقت پاخانوں میں اضافہ ہو جاتا ہے یا مریض کو صبح کے وقت پاخانہ کرنے کے لئے بھاگنا پڑتا ہے۔

سوریئم ایسے سر درد کو شفایاب کر دیتی ہے جس کے ہمراہ آنکھوں کے سامنے چنگاریاں اڑتی ہیں سر درد ٹیس دار اور دھڑکن دار ہوتا ہے نظر دھندلی ہو جاتی ہے آنکھوں کے سامنے دھبے آتے ہیں بسااوقات مریض کو سر درد ہونے سے ایک دن پہلے بہت بھوک لگتی ہے یا سر درد کے ہمراہ بہت بھوک لگتی ہے بھوک کا یہ احساس سوریئم کی نمایاں ہم رکاب علامت ہے دست لگنے سے پہلے بہت بھوک لگتی ہے رات کو اٹھ کر کھانا پڑتا ہے (چائنا ۔فاسفورس) یہ علامات حاملہ عورت میں حمل کے دوران بھی پیدا ہوتی ہیں۔

اگر خارش کو دبا دینے سے برے اثرات پیدا ہو گئے ہوں تو بھی سوریئم مظہر دوا ہوتی ہے آپ جانتے ہیں کہ خارش جراثیم پیدا کرتے ہیں آپ خارش پر کوئی بھی بیرونی دوا لگا کر ان جراثیموں کو مار سکتے ہیں لیکن مرض کو دبائیں نہیں ان جراثیموں کو مارنے کے لئے صرف لونڈر کا تیل ایسی دوا ہے جو خارش کے جراثیموں اور ان کے انڈوں دونوں کو مار دیتا ہے مگر مرض کو دباتا نہیں ہے۔

جب خارش کو دبا دیا گیا ہو تو سوریئم بہت عمدہ دوا ہے یہ خارش کو جسم سے باہر بھی نکالتی ہے اور اس کو شفایاب بھی کرتی ہے سوریئم اس وقت بھی فائدہ مند دوا ہوتی ہے جب کسی اور دوا سے خارش تو ختم ہو گئی ہو مگر پھنسیاں باقی رہ گئی ہوں۔ سوریئم کا ایک استعمال بھی ہے جس کا میں نے ابھی ذکر نہیں کیا یہ ذکر بہت اہم ہے بسااوقات ہم دیکھتے ہیں کہ مریض کسی حاد مرض کے بعد شکست خوردہ ہو جاتا ہے مثلاً ٹائیفائڈ بخار کے بعد مریض دماغی افسردگی کا شکار

ہو جاتا ہے جسمانی طور پر کمزور اور اپنی صحت سے ناامید ہو تا ہے آپ جانتے ہیں کہ کوئی یقینی امر بھی نہیں ہو تا کہ مریض شفایاب نہ ہو گا کیونکہ کوئی عضوی زخم موجود نہیں ہو تا رات کے وقت مریض کو کمزور کرنے والے پسینے آتے ہیں آپ سلفر دیتے ہیں مگر کوئی نتیجہ بر آمد نہیں ہو تا یہاں سورینم کی ضرورت ہے ایسے حالات میں آپ چائنا کا بھی سوچ سکتے ہیں چائنا بھی حاد امراض سے پیدا ہونے والی شدید کمزوری کو بہت جلد دور کر دیتی ہے خاص طور پر جب خون ضائع ہو گیا ہو یا طویل عرصہ تک دست آتے رہے ہوں یا بالافراط پسینے آتے ہوں رات کے پسینوں میں چائنا سورینم سے مماثلت رکھتی ہے لیکن سورینم اس وقت دوا ہوتی ہے جب درج بالا دماغی علامات یعنی صحت یاب ہونے سے ناامیدی موجود ہو۔

خاص طور پر اگر سینہ کے امراض ہوں اور رد عمل کی کمی ہو تو لاروسیرلیس پر نگاہ ڈالئے اگر رگیں ڈھیلی ہوں اور رد عمل کی کمی ہو تو کیپسیکم کا سوچئے۔ اوپیم ان امراض میں فائدہ مند دوا ہے جن میں مریض سست و کاہل ہو اور چہرے سے بے وقوف نظر آتا ہو۔

ولیریانا۔ ماسکس اور امبرا گریسیا جب اعصاب کمزور ہوں اور بہت محنت سے انتخاب کردہ دوا ناکام ہو جائے۔

کاربو ویج اس وقت مظہر دوا ہوتی ہے جب شکمی امراض موجود ہوں اور ان کے ہمراہ شدید جسمانی ٹھنڈک موجود ہو۔ سانس سرد ہو نبض تیز ہو۔ جیسا کہ آپ کو معلوم ہے سورینم سلفر سے بہت مماثلت رکھتی ہے یہ سلفر کی پیروی کرتی ہے سورینم لیکیسس کی دشمن دوا ہے سورینم کے اثرات کو ختم کرنے کے لئے کافیادیں۔

امبرا گریسیا

امبرا گریسیا کو وہیل مچھلی کی فاسد رطوبت کہا جاتا ہے (وہیل کی ماہواری) یہ وہیل مچھلی سے حاصل کی گئی ہے اور ادویاتی تاثیر رکھتی ہے دوسرے جواہر کی مانند خوشبو رکھتی ہے امبرا گریسیا اعصابی نظام پر نمایاں اثرانداز ہوتی ہے جب تک مریض میں اعصابی علامات موجود

نہ ہوں اس وقت تک امبرا گریسیا فائدہ مند ثابت نہیں ہو سکتی۔امبرا دماغی نخاعی نظام پر اثر انداز ہوتی ہے اور جسم میں اِدھر اُدھر تشنجی علامات پیدا کرتی ہے چہرے کے پٹھے پھڑکتے ہیں اگر تفکرات کی وجہ سے بے خوابی ہو تو امبرا گریسیا استعمال کی جاسکتی ہے جیسا کہ کاروباری مشکلات کی وجہ سے نیند نہ آتی ہو ایسے حالات میں اگرچہ مریض بہت تھکا ہوا ہوتا ہے۔ چاہتا ہے کہ لیٹ کر سو جائے مگر جونہی سر تکیہ سے چھوتا ہے نیند آنکھوں سے غائب ہو جاتی ہے ایسی حالت ہو تو امبرا گریسیا شفایاب کر دیتی ہے۔امبرا گریسیا دبلے پتلے افراد کی دوا ہے جو پریشان مزاج ہوں اور ان میں اضطراب غالب ہو اس کی وجہ کمزوری ہو۔امبرا گریسیا خاص طور پر عمر رسیدہ افراد میں مظہر ہوتی ہے جب عمر رسیدہ افراد معمولی سے معمولی بات بھی یاد نہ رکھ سکتے ہوں۔جب حرکت کریں تو چکر آتے ہوں ٹانگیں غیر مستحکم ہوں مریض کے پاؤں سن ہوں اور ان میں جھنجھناہٹ ہوتی ہو اعضا سو جاتے ہوں ان علامات سے ظاہر ہوتا ہے کہ یا تو اعصابی نظام کی عملی کمزوری ہے یا دماغی نخاعی نظام کمزور ہے اگر دماغ اور حرام مغز نرم ہو چکے ہوں تو تب بھی ہم امبرا گریسیا استعمال کر سکتے ہیں خواہ اس کی وجہ بڑھاپا ہو یا نہ ہو۔

امبرا گریسیا کا ایک اور استعمال بھی ہے اور امبرا بڑی تیزی سے عمل کرتی ہے ہم امبرا کو اعصابی امراض میں دے سکتے ہیں جب رد عمل ناقص ہو سورینم کی بابت ہم پہلے ہی پڑھ چکے ہیں وہ بھی رد عمل کی ابتری کی دوا ہے مگر سورینم میں رد عمل کی کمی جسم میں دبی ہوئی سورا کی سمیت پیدا کرتی ہے لیکن امبرا گریسیا کی رد عمل کی ابتری اعصابی کمزوری سے پیدا ہوتی ہے اور ایسے مریض مرد حضرات ہوتے ہیں۔

امبرا گریسیا کو ہم کھانسی میں بھی استعمال کر سکتے ہیں جب کمرے میں اجنبیوں کی موجودگی سے کھانسی میں اضافہ ہو جاتا ہو یا کوئی اسی نوع کی وجہ ہو جو کھانسی میں اکساہٹ پیدا کر دے تب کھانسی دماغی دباؤ کی وجہ سے ہوتی ہے ایسے حالات میں امبرا گریسیا فاسفورس سے مماثلت رکھتی ہے امبرا گریسیا کھانسی میں مظہر دوا ہوتی ہے خواہ کالی کھانسی ہو یا عام جب کھانسی کے بعد ڈکار آئے۔بہت سی ادویات موجود نہیں ہیں جو اس علامت کو شفایاب کر سکیں

سب سے بہتر دوا امبر اگریسیا ہے دوسری ادویات آرنیکا سلفیورک ایسڈ سینگونیریا اور وریٹرم البم ہیں بسا اوقات کھانسی کے دوران ڈکار آتے ہیں اور مریض کے لئے سخت تکلیف کا باعث ہوتے ہیں یہاں امبر اگریسیا آرسنک۔ سائی میکس۔ لیکسیس اور انگستورا سے مماثل ہے جب دمہ کے ہمراہ دل کی علامات موجود ہوں تو ہم امبر اگریسیا استعمال کر سکتے ہیں۔ سانس میں تنگی سینہ کی بائیں جانب لوتھڑے یا ڈھیر کا احساس اور دل میں پھڑ پھڑانے کا احساس یا اضطراب کا احساس ممکن ہے یہ احساس سکڑاؤ کی وجہ سے پیدا ہوتا ہو ایسا احساس کہ دل کو کسی نے ہاتھوں سے پکڑ لیا ہے بلکہ ایسا احساس کہ سینہ کی بائیں جانب کسی ڈھیر تلے دبی ہوئی ہے اور وہ ڈھیر اسے کچل رہا ہے اس احساس کے ہمراہ دل کی دھڑکن تیز ہوتی ہے۔

امبر اگریسیا نسوانی اعضاء پر بہت نمایاں اثر رکھتی ہے اور امبر اگریسیا کا عمل بہت اہم اور بے مثال ہے ماہواری وقت مقررہ پر آتی ہے یا چند روز پہلے آجاتی ہے ماہواری وافر مقدار آتی ہے اور ماہواری کے ہمراہ نکسیر بھی آتی ہے اور ٹانگوں کی رگوں کی پھلاوٹ بڑھ جاتی ہے اگر ایسے حالات موجود ہوں تو دو ماہواریوں کے درمیان بھی اخراج خون ہوتا ہے امبر اگریسیا رحم میں غیر ہم آہنگی اور کمزوری پیدا کرتی ہے ایسے حالات میں امبر اگریسیا بہترین عمل کرتی ہے معمولی سی اکساہٹ یا پاخانہ کرتے وقت زیادہ اینٹھنے سے رحمی خون جاری ہو جاتا ہے جس سے یہ ظاہر ہوتا کہ رحم خون سے بھرا ہوا ہے اور اعصاب کتنے کمزور اور ڈھیلے ہیں بلغم نما لیکوریا آتا ہے جس کا رنگ نیلاہٹ مائل ہوتا ہے یا نیلاہٹ مائل بھورا ہوتا ہے۔

آپ امبر اگریسیا اس وقت بھی استعمال کر سکتے ہیں جب مریضہ زچگی میں ہو اور شدید قبض ہو امبر اگریسیا دبلی چھریرے بدن کی مستورات کی دوا ہے ان کو بار بار پاخانہ کرنے کی خواہش ہوتی ہے جس کے ہمراہ پریشانی اور بے آرامی ہوتی ہے کمرے میں نرس یا کوئی بھی موجود ہو تو پاخانہ نہ آتا ہو (شرمیلا پاخانہ)

لیکچر نمبر ۱۳

سیکیل کار (ارگٹ) (یورپی غلہ)

سیکیل کار کو عام زبان میں ارگٹ یا یورپی غلہ (Spurred rye) کہا جاتا ہے
ارگٹ نام فرانسیسی زبان سے لیا گیا ہے اور پرانے فارما کوپیا میں یہی نام درج ہے دوا اس غلے سے تیار نہیں کی جاتی بلکہ جب اس غلے پر فنگی کا حملہ ہوتا ہے تو اس وقت یہ غلہ ابھی چھوٹا ہوتا ہے اس پر فنگی کے ابھار پیدا ہو جاتے ہیں ان سے دوا تیار کی جاتی ہے سیکیل کار یا ارگٹ کو ایلو پیتھک طریقہ کار اس دوا کی جانی پہچانی خصوصیات کی وجہ سے استعمال کرتا آرہا ہے کیونکہ ارگٹ کی غیر معمولی مقدار غیر نالیدار ریشوں میں اینٹھن پیدا کرتی ہے خاص طور پر بے اختیار اعصابی ریشوں پر اپنی قوت گول دائرہ کی صورت یا افقی صورت صرف کرتی ہے مجھے یقین ہے کہ سیکیل کار عروق دمویہ کو کنٹرول کرنے والے اعصاب کے دباؤ کی وجہ سے ایسا کرتی ہے تمام علامات کی وضاحت اسی بنیاد پر کی جائے گی۔

سیکیل کار دو طریقوں سے عمل کرتی ہے عمل کے دو حصے ہیں ایک کا تعلق دوران خون سے ہے اور دوسرے کا تعلق براہ راست اعصابی نظام سے ہے۔

ہم آخری عمل یعنی اعصابی نظام پر پہلے توجہ دیتے ہیں ہمیں معلوم ہے کہ سیکیل کار خاص قسم کی اینٹھن پیدا کرتی ہے ارگٹ استعمال کرنے کے بعد مزمن زہریلا پن ہی اس کی نمایاں علامت ہے ارگٹ سے پیدا ہونے والی زہریلی علامات یورپ میں عام ہیں خاص طور پر جرمنی کا ایک صوبہ جہاں کے کسان اس غلے کی وافر مقدار اگاتے ہیں یہ غلہ یورپ میں بہت استعمال کیا جاتا ہے اس لئے ہی یورپ میں اس کا زہریلا پن عام ہے پچھلے کئی سالوں سے اس

غلے کی حفاظت کی جاتی ہے اس لئے اب اس کا زہریلا پن کچھ کم ہو گیا ہے اب ارگٹ کی اصل اینٹھنوں کے کردار پر غور کرتے ہیں بسااوقات جسم سخت ہو جاتا ہے دوسرے اوقات جسم کی سختی ڈھیلے پن کے ساتھ بدلتی رہتی ہے خاص طور پر اگر انگلیوں کا معائنہ کیا جائے ہاتھ سخت ہو جاتے ہیں اور انگلیاں اندر کی جانب مڑ جاتی ہیں یا انگلیاں کھل جاتی ہیں چہرے کے پٹھے پھڑکتے ہیں یہ پھڑکن چہرے سے شروع ہو کر سارے جسم میں پھیل جاتی ہے شکم اندر کی جانب کھچ جاتا ہے کیونکہ مقعد کے اعصاب میں انقباض ہوتا ہے مثانہ کی گردن کی اینٹھن کی وجہ سے پیشاب دب جاتا ہے اگر پیشاب کی نالی لگائی جائے تو ممکن ہے آلو بخارے کے رس کی مانند تھوڑا سا پیشاب نکل آئے۔ تشنجی ابکائیاں آتی ہیں مگر اصل قے نہیں ہوتی معدہ میں شدید انقباض ہوتا ہے۔

اب ہم سیکیل کار کے دوران خون پر عمل کی جانب توجہ دیتے ہیں علامات سے محسوس ہوتا ہے کہ دوران خون میں ابتری پائی جاتی ہے دوا کا عمل عروق دمویہ کے بے اختیار ریشوں پر ہوتا ہے سب سے پہلا عمل سکڑاؤ ہے ثانوی عمل ڈھیلا پن ہے انگلیاں نیلاہٹ مائل سیاہ نظر آتی ہیں ایسا محسوس ہوتا ہے کہ خون یہاں آکر رک گیا ہے جلد پر جھریاں پڑی ہوتی ہیں اور جلد خشک ہوتی ہے کچھ وقت کے لئے کسی عضو میں مکمل طور پر یا جزوی طور پر سستی آجاتی ہے اس کی تفصیل کچھ یوں ہے۔ چونکہ عروق شعریہ میں مسلسل اینٹھن ہوتی ہے اس وجہ سے دوران خون میں رکاوٹ آجاتی ہے اور یوں خون رکنا شروع ہو جاتا ہے پس مقامی غذائیت پراگندہ ہو جاتی ہے نتیجتاً عضو مردہ ہو جاتا ہے اس عمل کی وجہ سے سیکیل کار کو خاص طور پر بوڑھوں کے پاؤں کی انگلیوں کی خشک گینگرین میں استعمال کیا جاتا ہے۔

آیئے اب رحم کی جانب دیکھتے ہیں رحم جو کہ غیر نالی دار ریشوں سے بنا ہوا ہے اس پر ارگٹ بہت ہی نمایاں عمل کرتی ہے اور اس بند عضو میں اینٹھن پیدا کرتی ہے اور بہ نسبت غیر حاملہ کے حاملہ رحم پر زیادہ اثر انداز ہوتی ہے رحم کے عضلات جتنے زیادہ ہوں گے سیکیل کار (ارگٹ) کا اثر بھی زیادہ ہوگا اور ارگٹ اس رحم پر اور بھی زیادہ عمل کرتی ہے جس سے ایک

بچہ پیدا ہو چکا ہو۔

دوا کونسی علامات پیدا کرتی ہے آپ سب جانتے ہیں کہ ارگٹ کو رحم میں سکڑاو پیدا کرنے کے لئے استعمال کیا جاتا ہے تاکہ حمل ضائع ہو جائے۔ جب حمل ضائع کرنا ضروری ہو اور بچے کو باہر نکالنا ہو۔ دردزہ کے دردوں کو بڑھانے کے لئے یا بچہ کی پیدائش کے بعد آلائش کو باہر نکالنے کے لئے یا جب بھی رحم کو سکیڑنے کی ضرورت محسوس ہو اس کے لئے ارگٹ استعمال کی جاتی ہے ارگٹ کی نمایاں علامات طویل مگر لاحاصل رحمی درد ہے کبھی کبھار ایک اور علامت آپ کو نظر آئے گی۔ جب آنول جو بچے کی نشو نما کے لئے ضروری ہے رحم کے اندر رہ جائے چونکہ رحم کا سکڑاؤ بے قاعدہ ہوتا ہے اس لئے آنول اندر رہ جاتی ہے اگرچہ آپ رحم میں سے اسے ہاتھ سے بھی نکال سکتے ہیں مگر بہتر حفاظتی طریقہ یہ ہے کہ سیکیل کار کی چند خوراکیں دے دی جائیں۔

سیکیل کار چھریرے بدن کی مستورات کو بھی استعمال کرائی جا سکتی ہے جن کی جلد کھردری اور جھریاں دار ہو ان کا چہرہ زرد ہوتا ہے اور بچے کی پیدائش کے وقت بہت کمزور ہوتی ہیں ان کو دردزہ میں قوت کی ضرورت ہوتی ہے رحم ڈھیلا ہوتا ہے جیسے کہ یہ عضو اعصاب کی بجائے لعاب دار جھلیوں سے بنا ہوا ہو بسا اوقات مریضہ شکایت کرتی ہے کہ اس کے شکم اور پیڑو میں نچلی جانب مسلسل بوجھ بنا ہوا ہے۔

ارگٹ خون پر بھی اثر انداز ہوتی ہے یہ خون کے عمل انجماد کو کم کرتی ہے پس یوں یہ جریان خون پیدا کرتی ہے خون سیاہ اور پتلا ہوتا ہے جریان خون رحم یا کسی بھی جسمانی خلا سے ہو سکتا ہے آپ سیکیل کار کو رحمی جریان خون میں بھی استعمال کر سکتے ہیں جب جریان خون مجہول ہو رنگ سیاہ ہو اور ممکن ہے کہ بدبودار ہو مریضہ بہت کمزور ہو چکی ہو خون کی زبردست کمی ہو مریضہ بے ہوش اور سرد ہو بے ہوشی سے پہلے مریضہ پورے بدن میں جھنجھناہٹ کی شکایت کرتی ہے اور اپنے پاس موجود افراد سے کہتی ہے کہ اس کے اعضا کو سہلائیں سیکیل کار کا یہ احساس کہ پورے بدن میں چیونٹیاں رینگ رہی ہیں بہت ہی نمایاں علامت ہے۔ مریضہ اپنی

انگلیاں الگ الگ پکڑتی ہے یہ علامت مریضہ کو جریان خون سے زیادہ تنگ کرتی ہے ایسے حالات میں سیکیل کاردوا ہوتی ہے۔

اگر آنول رحم میں رہ گئی ہو تو بھی ہم سیکیل کار استعمال کر سکتے ہیں جب یہ علامت رحم کے سکڑنے کی وجہ سے نہ بھی پیدا ہوئی ہو (اگرچہ ہو سکتا ہے وجہ یہی ہو) لیکن اسقاط حمل کے بعد خاص طور پر جب حمل ابتدائی مہینوں میں ساقط ہوا ہو اور فرج سے بدبو دار اخراج ہو خون ضائع ہونے کی وجہ سے مریضہ ٹھنڈی ہو حتیٰ کہ نبض بھی محسوس نہ کی جاسکے رحم کی اینٹھن نامکمل ہو یا اینٹھن طویل ہو جائے رحم سخت ہو جائے ڈھیلا نہ ہو ایسے حالات میں سیکیل کار دماغی علامات پر مظہر دوا ہوگی مریضہ کو پاگل پن کا دورہ ہوگا جس میں مریضہ ہنسے گی اور اپنے ہاتھوں کو اپنے سر پر مارے گی حقیقت میں مریضہ آپے میں نہ ہوگی۔

سیکیل کار معدہ اور انتڑیوں پر بھی نمایاں طور پر اثر انداز ہوتی ہے اور ہیضہ کی مکمل تصویر پیش کرتی ہے اس لئے سیکیل کار وبائی ہیضہ بچوں کے ہیضہ یا ایشیائی ہیضہ میں کار آمد دوا ہے مریض ٹھنڈا ہو حتیٰ کہ نبض بھی محسوس نہ ہو جسم کی کئی جگہوں میں جھٹکے آتے ہوں خاص طور پر ہاتھوں کی انگلیوں کا بہت کھلا پن قابل غور ہے۔ آنکھیں گہری چہرہ بھنچا ہوا نظر آتا ہو۔ شدید اینٹھن دار ابکائیاں آتی ہوں اگرچہ قے نہ آتی ہو۔

جسم کی جلد کھردری ہو جھریاں پڑی ہوں، جلد مرجھائی ہوئی ہو، خشک ہو، ایسا محسوس ہو کہ جلد میں کوئی رطوبت باقی نہیں ہے پیشاب دب گیا ہو، جسم پر چیونٹیاں چلنے کا احساس ہو پاخانے کثیر پانی والے اور بدبو دار ہوں اور تیزی سے خارج ہوں اگرچہ مریض ٹھنڈا ہو مگر کپڑا الیتا برداشت نہ کرے۔

بچوں کے ہیضہ میں سیکیل کار کی نمایاں علامت غیر ہضم شدہ غذا کے پاخانے ہیں پاخانے پانی کی مانند ہوتے ہیں پاخانوں سے شدید بو آتی ہے پاخانہ خارج ہوتے وقت رک جاتا ہے اور دوبارہ آتا ہے جس کے بعد مریض ہمت ہار جاتا ہے۔ سیکیل کار کو ان ادویات سے الگ کرنا ضروری ہے جو اس سے مماثل ہیں نہیں تو بہتر مواقع ہونے کے باوجود بھی آپ سیکیل کار

کو استعمال نہیں کر سکیں گے۔

یہ مشاہدہ کیا جاچکا ہے کہ جس کارخانے میں ایسا مؤاد تیار کیا جاتا ہو جس میں آرسنک موجود ہو تو آرسنک کے فاسد بخارات اس علاقے کی تمام فصلوں کو برباد کر دیتے ہیں مگر یہ غلہ باقی رہ جاتا ہے اور ان فاسد بخارات سے اس کی پیداوار بڑھ جاتی ہے جبکہ دوسرے علاقوں میں اس کی پیداوار میں کوئی اضافہ نہیں ہوتا۔ جب ہم آرسنک اور سیکیل کار کی ادویاتی علامات پر غور کرتے ہیں تو ان کی بہت سی علامات میں مماثلت پائی جاتی ہے دونوں ادویات جھریاں پیدا کرتی ہیں دونوں ادویات گینگرین پیدا کرتی ہیں ہیضہ کی علامات پیدا کرتی ہیں اور دونوں ادویات ایک دوسرے کی مددگار ہیں درج ذیل فرق میرے خیال میں کافی ہوں گے۔ دونوں میں سردی سے اضافہ اور گرمی سے کمی ہوتی ہے مریض کپڑے لپیٹ کر رکھنا چاہتا ہے زخموں میں سیکیل کار کی مریضہ کو ٹھنڈ سے افاقہ ہوتا ہے۔ اگر کسی مریض کو مجہول السر ہو جو بہت سست روی سے مندمل ہو رہا ہو اس میں جلن موجود ہو اور زرد رنگ کی بدبودار پیپ خارج ہو رہی ہو تو آپ آرسنک کا سوچیں گے تاہم اگر ٹھنڈک سے افاقہ ہو تو سیکیل کار دوا ہوگی۔

دونوں ادویات کے ہیضہ کے پاخانے (دست) پانی کی مانند وافر اور بدبودار ہوتے ہیں اور کمزور کر دیتے ہیں مگر سیکیل کار میں چیونٹیاں رینگنے کا احساس ہوتا ہے اور آرسنک میں بے آرامی پریشانی کروٹیں بدلنا اور رگوں میں اکساہٹ ہوتی ہے۔ مریض کپڑے لپیٹ کر رکھنا چاہتا ہے مگر سیکیل کار کا مریض ٹھنڈک پسند کرتا ہے۔ ٹھنڈک سے افاقہ ہوتا ہے۔

اگر مریض کی قوت حیات ہمت ہار رہی ہو ایسا مرحلہ آجائے تو سیکیل کار اس وقت دی جائے جب اس کی نمایاں علامات جو کہ میں اوپر بیان کر چکا ہوں موجود ہوں یہاں سیکیل کار کاربوویج سے مماثلت رکھتی ہے کاربوویج اس وقت دوا ہوتی ہے جب مریض کی قوت حیات ہمت ہار رہی ہو مریض بے سدھ پڑا ہوا اتنی شدید کمزوری ہو کہ مریض حرکت نہ کر سکے ناک سے سست رفتار خون خارج ہو رہا ہو اور پاخانہ میں خون خارج ہو رہا ہو مریض کا جسم پاؤں سے لے کر گھٹنوں تک سرد ہو نبض بہت تیز ہو مگر دھاگے کی مانند باریک ہو سانس سرد ہو ایسی

خطرناک حالت میں ممکن ہے کہ کاربو ویج مریض کی جان بچالے۔

ایک اور مماثل دوا کیمفر ہے۔ کیمفر ہیضہ میں سیکیل کار۔ کاربو ویج اور آرسنک کی بجائے ترجیحی طور پر دی جاسکتی ہے جب علامات اچانک بے قابو ہو جائیں یا زہر غالب ہو اس سے پہلے کہ پاخانے شروع ہوں قوت حیات حد سے زیادہ کمزور ہو، جسم برف کی مانند سرد ہو، آواز بھرائی ہوئی ہو یہاں کیمفر کو مدر ٹنکچر میں استعمال کیا جائے کیمفر مدر ٹنکچر کے چند قطرے پانی میں ڈال کر ہر پندرہ منٹ بعد ایک خوراک دی جائے حتیٰ کہ رد عمل ظاہر ہو، اس کے بعد کسی دوسری دوا کی ضرورت ہوگی۔ کیمفر کو شکر پر ڈال کر دینا زیادہ بہتر ہے (مترجم)

وریٹرم البم ٹھنڈک نیلاہٹ اور پانی کی مانند دستوں میں سیکیل کار سے مشابہت رکھتی ہے لیکن ایک علامت کا فرق ہے وہ علامت ہے پیشانی پر سرد پسینہ اب تک جن ادویات کا ذکر کیا جاچکا ہے ان میں یہ علامت موجود نہیں ہے ماسوائے آرسنک کے۔ مگر آرسنک میں بے آرامی وریٹرم البم سے بہت زیادہ ہوتی ہے اور پیشانی پر اتنا نمایاں سرد پسینہ نہیں ہوتا۔

رحم کی علامت یعنی جریان خون میں ہمیں وہ ادویات یاد رکھنی چاہیں جو سیکیل کار سے مماثلت رکھتی ہیں میں اتفاقاً کاربو ویج کا ذکر کر رہا ہوں کاربو ویج نکسیر میں سیکیل کار سے مماثل ہے۔ نکسیر مسلسل جاری رہتی ہے ظاہری طور پر کوئی کمی واقع نہیں ہوتی خون سیاہی مائل ہوتا ہے اور جمتا نہیں ہے فرق محسوس کرنے کے لئے آپ کو ان ادویات کی دوسری نمایاں علامات دیکھنا ہوگا۔

اسٹی لاگو سیکیل کار کی دوست دوا ہے کیونکہ یہ بھی فنگس ہے جو مکئی کے بھٹوں پر پیدا ہوتی ہے اور اس کا عمل بھی سیکیل کار کی مانند ہے۔ کیمیاوی تجربات سے ثابت ہوا ہے کہ اس میں آرگوٹین زہر پایا جاتا ہے۔ جیسا کہ آرگٹ یا سیکیل کار میں موجود ہے۔ اسٹی لاگو بھی جریان خون میں استعمال کی جاسکتی ہے لیکن اسٹی لاگو کا کردار سیکیل کار سے الگ ہے اسٹی لاگو رحمی جریان خون میں فائدہ مند ہے جب خون کا رنگ بہت سرخ ہو جزوی طور پر مائع ہو اور جزوی طور پر جما ہوا ہو اگر ایسی حالت موجود ہو تو آپ اسٹی لاگو استعمال کر سکتے ہیں خواہ جریان خون

سن یاس میں ہو یا بچہ کی پیدائش کے بعد ہو یا ماہواری ہو یا اسقاط حمل کے بعد جریان خون ہو اسٹی لاگو رحم میں غیر متحرک اجتماع خون پیدا کرتی ہے جو سیکیل کی مانند نہیں ہوتا اسٹی لاگو اس وقت مظہر دوا ہوتی ہے جب رحم کا معائنہ انگلی سے کیا جائے تو خون نکل پڑے دوسری نمایاں علامت یہ ہے کہ رحم الٹ جانے کی وجہ سے جریان خون بڑھ جائے۔ میں نے عموماً اسٹی لاگو کو چھ طاقت میں استعمال کیا ہے یہ رحم کی قوت بڑھاتی ہے دوا استعمال کرنے کے بعد رحم کو انگلی لگا کر دیکھا جائے تو رحم اسفنج کی مانند نرم محسوس نہیں ہوتا۔ رحم کا دوران خون درست ہو جاتا ہے اور جریان خون فوری طور پر کم ہو جاتا ہے۔

ہمارے پاس دو یا تین اور ادویات ایسی ہیں جو رحم کے اجتماع خون میں کام آتی ہیں یہ حالت بہت مشکل سے شفایاب ہوتی ہے میں آپ کو ادویات بتاتا ہوں۔ پہلی دوا بووسٹا (Puff ball) ہے جب یہ پودا جوان ہوتا ہے تو اس کا لفافہ پھٹ جاتا ہے اور اس میں سے بھورے رنگ کا فنگی پوڈر نکلتا ہے جس میں پودے کے بیج بھی ہوتے ہیں اگر یہ پوڈر جلد پر لگایا جائے تو تب خالہ کی مانند خارش پیدا کرتا ہے خارش میں سے فوراً خون نکل آتا ہے بووسٹا دوران خون پر بہت خاص عمل کرتی ہے پورے بدن کی عروق شعریہ میں ڈھیلا پن پیدا کر دیتی ہے خواہ بووسٹا خون کے ذریعے عمل کرتی ہے یا اعصابی نظام کے ذریعے اس کی بابت میں آپکو کوئی معلومات فراہم نہیں کر سکتا۔ عروق شعریہ کا ڈھیلا پن جریان خون کو دعوت دیتا ہے بووسٹا کے اس بے مثال عمل کی وجہ سے بووسٹا نکسیر میں فائدہ مند ہے نکسیر خواہ چوٹ لگنے سے آئے یا ماہواری کی ابتری کی وجہ سے آئے۔

رحمی جریان خون میں بووسٹا فائدہ مند دوا ہے جب رحم میں اجتماع خون ہو اور خاص طور پر جب دو ماہواریوں کے درمیان ذرا سی زیادہ محنت کرنے سے جریان خون ہو جائے اس علامت پر بووسٹا امبرا گریسیا سے مماثلت رکھتی ہے۔ لیکن بووسٹا کی ماہواری صرف رات کے وقت یا علی الصبح آتی ہے اس کا مطلب یہ ہے کہ دن میں کی جانے والی ورزش (گھریلو کام) سے چونکہ دوران خون تیز ہو جاتا ہے اس لئے رحم کا اجتماع خون ختم ہو جاتا ہے۔

رحم کا خون سے بھر جانا اسٹی لاگو اور سیکیل کار میں بھی پایا جاتا ہے بووسٹا کی ایک اور خاصیت جس کو میں یہاں بیان کرنا پسند کروں گا وہ ہے جسم کا پھول جانا۔ عورت جو قینچی سے کپڑا کاٹ رہی ہو جب کپڑا کاٹ چکے تو اس کے انگوٹھے اور انگلیوں پر قینچی کے گہرے نشانات پڑ جاتے ہیں اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ جسم میں معمولی سا استسقاء ہے اس کی وجہ دوران خون کی سستی ہے۔

بووسٹا سانس میں تنگی پیدا کرتی ہے کئی ممالک میں یہ شہد کی مکھیوں کو بے ہوش کرنے کے لئے استعمال کی جاتی ہے تاکہ شہد حاصل کیا جاسکے دم گھٹنے کی علامات بالکل کوئلے کی گیس کی مانند ہوتی ہیں اس لئے بووسٹا کوئلے کی زہریلی گیس سے دم گھٹنے کا تریاق ہے کوئلے کی زہریلی گیس کے اثرات کو دور کرنے کے لئے دوسری ادویات آرنیکا اور اوپیم ہیں ان علامات کے علاوہ اضافی طور پر آپ کو علامات کا ایک اور گروہ یاد رکھنا چاہیئے ان علامات کا انحصار دوران خون پر ہے۔ دل بہت بڑا محسوس ہوتا ہے ماہواری کے بعد اور کھانا کھانے کے بعد دل کی دھڑکن بڑھ جاتی ہے سینہ پر دباؤ محسوس ہوتا ہے اس کے ہمراہ دل کے امراض ہوتے ہیں اور ماہواری کی ابتری بھی ہوتی ہے جس کی وجہ سے دماغ کی گہرائی میں سر درد ہوتا ہے ایسا احساس ہوتا کہ سر بہت بڑا ہو گیا ہے یا سر سوج گیا ہے۔

مچلا ریپنز بھی رحمی اجتماع خون میں فائدہ مند ہے جب جریان خون درج بالا ادویات سے بھی زیادہ ہو سرخ چمکدار خون خارج ہوتا ہو اور جریان خون کے ہمراہ پیشاب درد سے آتا ہو۔

اگلی دوا جو سیکیل کار کے جریان خون سے مماثلت رکھتی ہے میں اس کا ذکر بھی کرنا چاہوں گا وہ دوا ٹریلیم پنڈولم ہے ٹریلیم کا جریان خون سیکیل کار کے جریان خون سے بہت مختلف ہے خون چمکدار سرخ اور کثیر مقدار میں خارج ہوتا ہے شکم کے اوپری حصے میں غشی کا احساس ہوتا ہے کمر میں درد ہوتا ہے ہاتھ اور پاؤں سرد ہوتے ہیں تھکاوٹ ہوتی ہے نبض مدھم مگر تیز ہوتی ہے یہ علامات موجود ہوں تو ٹریلیم دوا ہوا کرتی ہے۔

اب تک جن ادویات کا میں ذکر کر چکا ہوں ان ادویات کی نسبت ٹریلیم کی قریبی رشتہ دار دوا چائنا ہے چائنا کے جریان خون میں شدت ہوتی ہے سیکیل کار کا جریان خون سست اور چائنا کا جریان خون شدید اور چست ہوتا ہے معمولی سی حرکت سے چشمہ کی مانند پھوٹ پڑتا ہے خون چمک دار سرخ ہوتا ہے مریضہ چاہتی ہے کہ پیڑو کو کس کر باندھ لے وگرنہ اس کو ایسا احساس ہوتا ہے کہ یہ حصہ الگ ہو کر گر پڑے گا۔

اسی طرح ہیما میلس بھی جریان خون کی دوا ہے آپ جانتے ہیں کہ ہیما میلس خون کی وریدوں پر اثر انداز ہوتی ہے سر میں ہتھوڑے مارنے والا درد ہوتا ہے خاص طور پر کنپٹیوں میں ہتھوڑے مارنے کا سا درد ہوتا ہے کتنی حیران کن بات ہے کہ مریض جریان خون کی بابت کوئی خطرہ محسوس نہیں کرتا نہ ہی مریض کو پریشانی ہوتی ہے خون کا رنگ سیاہی مائل اور خون رک رک کر آتا ہے متاثرہ عضو میں دکھن کا احساس ہوتا ہے خون نکل جانے کی وجہ سے مریض شدید کمزور ہو جاتا ہے۔

اری جیرون کیناڈینس رحمی جریان خون کی دوا ہے جب پیشاب درد سے آتا ہو آپ اس کو مچلار پینز سے کیسے الگ کریں گے اری جیرون کا خون دفعتاً سرگرمی سے آنے لگتا ہے یکدم چشمہ کی مانند اور پھر رک جاتا ہے بسا اوقات دانت نکلوانے کے بعد بہت سارا خون نکلتا ہے اگر آپ دانت کا خلا صاف کر دیں اور ذرا سا ٹریلیم مدر ٹنکچر روئی سے لگا کر دانت کے خلا میں رکھ دیں تو خون بہنا فوراً رک جائے گا جبکہ دوسری ادویات ناکام ہو چکی ہوں۔ میں نے اری جیرون کبھی استعمال نہیں کی اور میں آپ کو یہ بھی نہیں بتا سکتا کہ اس کے اثرات کیا ہوں گے۔ میں نے ٹریلیم کو نکسیر میں استعمال کیا ہے۔ میں فیرم فاس کی بابت میں کچھ کہنا چاہوں گا یہ بھی ہیما میلس کی مانند دوران خون پر اثر انداز ہوتی ہے فیرم فاس سوزش کے اس درجے میں کارآمد ہے جس کو عروق دمویہ کا پھیل جانا کہتے ہیں جب عروق دمویہ پھیل گئی ہوں اس درجے میں اگر فیرم فاس دے دی جائے تو مرض کو روکنے میں کامیاب ہو جائے گی پس اگر سینہ میں اجتماع خون ہو تو نمونیہ پیدا نہ ہونے دے گی۔ سینہ دکھتا ہو کچلا ہوا محسوس ہوتا ہو نبض زوردار ہو گول ہو

رسے کے مانند نہ ہو جیسی ایکونائٹ کی نبض ہوتی ہے بلغم مقدار میں کم مگر خون آمیز خارج ہوتا ہو جب بھی بلغم میں خون کی لکیر ہو مگر مریض میں اکونائٹ والی چستی نہ ہو تو آپ فیرم فاس پر بھروسہ کر سکتے ہیں۔

بسااوقات گرمیوں کے موسم میں بچوں کو دست آنے کی وجہ سے انتڑیوں کی عروق دمویہ میں خون بھر جاتا ہے پانی کی مانند دست آتے ہیں ان میں آؤں موجود ہوتی ہے ممکن ہے پاخانہ کرنے کی خواہش بھی موجود ہو مگر مروڑ نہیں پڑتا لیکن پاخانہ کے ہمراہ مروڑ پڑنے لگ جائیں تو فیرم فاس دوا نہیں ہوتی۔ اگر مریض کے پاخانوں میں پیپ یا بلغم اور پیپ خارج ہونے لگے تو فیرم فاس کوئی مدد نہ کر سکے گی۔

بچوں کے سر کے استقاء (Hydrocephalus) کی ابتدا میں آپ فیرم فاس استعمال کر سکتے ہیں جب گرمیوں کے موسم میں حملہ ہو جائے بچہ غنودگی میں چلا جائے آنکھوں میں خون پھیل گیا ہو نبض بھری ہوئی مگر نرم ہو ایکونائٹ کی مانند تنی ہوئی نہ ہو یا بیلاڈونا کی نبض کی مانند نہ ہو۔

لیکچر نمبر ۱۴

نباتات کی بادشاہت

میں اب تک ان ادویات پر تبصرہ کر تا رہا ہوں جو حیوانی بادشاہت سے لی گئی تھیں اور میں نے نوسوڈز پر بحث کی ہے چونکہ نوسوڈز بھی بہت اہم ہیں اب ہم دوسرے عظیم الشان گروہ یعنی نباتات کی بادشاہت کی جانب قدم بڑھاتے ہیں۔

نباتات سے ہم نے کئی اقسام کے ادویاتی مادے حاصل کئے ہیں چند ادویات نے زبردست عملی افادیت اور دوسری ادویات نے محدود فائدہ مندی ظاہر کی ہے جو ادویات نباتاتی بادشاہت سے بنائی گئی ہیں ان کے ادویاتی اثرات ان کے رس میں ہوتے ہیں جو نباتات کے اندر ہوتا ہے یا پودے کی ادویاتی خصوصیات پودے کی جڑ پھول یا بیجوں میں موجود ہوتی ہیں۔ پودے کے کسی بھی حصے کی خصوصیات الگ ہو سکتی ہیں یا کم و بیش ہو سکتی ہیں مثلاً بیلاڈونا ہی کو لیں اس پودے کا ایک حصہ تیزابی خصوصیات رکھتا ہے جبکہ پودے کے دوسرے حصے میں نشہ آور خصوصیات ہیں نباتاتی ادویات کو آزمائش کرتے وقت ہمیں بہت احتیاط سے کام لینا چاہیے جب آزمائش شائع کی جائے تو یہ بھی لکھا جائے کہ پودے کے کس حصے کی آزمائش کی گئی ہے یا کہ مکمل پودے سے دوا تیار کی گئی ہے اگر پودے کا ایک حصہ استعمال کیا گیا ہے تو ہمیں بتانا چاہیے کہ پودے کا کونسا حصہ استعمال کیا گیا ہے۔ جڑ ہے۔ پھول ہیں۔۔ یا بیج ہیں نباتات کی بادشاہت کے مطالعہ میں معدنیات کی بادشاہت بھی شامل ہو جاتی ہے کیونکہ نباتاتی ادویات میں اس مٹی کی خصوصیات بھی شامل ہوتی ہیں جس میں وہ نباتات پیدا ہوتی ہے اس مٹی میں معدن بھی شامل ہوتی ہیں چند گھاسوں کے بنیادی اثرات میں سلیشیا کے اثرات پائے جاتے ہیں۔ لارڈ سیر لیس کے ۱۰۰ میں سے ۹۹ اثرات ہائڈروسیانک ایسڈ یا پروسک ایسڈ سے آتے ہیں کیونکہ یہ عام طور پر غیر نامیاتی مرکبات کہلاتے ہیں یہی کچھ ایمائگڈالا پر سیکا کی بابت بھی کہا جا سکتا ہے اب یہ

ادویات اگر چہ معدنی بادشاہت سے حاصل کی جاتی ہیں مگر یہ نباتاتی بادشاہت میں شامل ہیں یہ نئے ماحول میں زیادہ پھرتیلی ہو جاتی ہیں یعنی اگر ایک کیمیائی مادہ کو مصنوعی طریقے سے کسی لیبارٹری میں بنایا جائے تو اس میں ادویاتی خصوصیات کم ہوتی ہیں لیکن اگر پودے سے حاصل کیا جائے تو ادویاتی خصوصیات زیادہ ہوتی ہیں درج بالا رائے حیوانی اور نباتاتی بادشاہت پر بھی صادق آتی ہے وہ مادہ جو حیوانی بادشاہت میں ملتا ہے وہی نباتاتی بادشاہت میں بھی ملتا ہے مگر حیوانی بادشاہت سے حاصل کیا گیا مادہ زیادہ پھرتیلا ہو گا۔ پس کولوریڈو کے آلو کا کیڑا جو آلو کے پودے سے غذا حاصل کرتا ہے اس میں سولینین بھی شامل ہوتی ہے لیکن سولینین کی علامات کی نسبت کولوریڈو آلو کے کیڑے کی علامات طاقتور ہوتی ہیں۔

ہم نباتاتی ادویات کا مطالعہ ماہر نباتات کی ترتیب دی ہوئی درجہ بندی کے مطابق کریں گے آج کل کی نباتات میں کچھ نامطابقت موجود ہے مثال کے طور پر دو دال والے پودے جن سے ہم لوبیا۔ مٹر وغیرہ حاصل کرتے ہیں ان میں بہت غذائیت ہوتی ہے ان میں چنے کو بھی شامل کر دیا گیا ہے جبکہ اس کی خصوصیات زہریلی ہیں یہ شمولیت ان کو بیرونی مماثلت کی وجہ سے دی گئی ہے کیا یہ بے محل نہیں ہے کہ ان کو بھی مٹروں کے ساتھ شامل کر دیا گیا ہے جب کہ ان کے اثرات اتنے مختلف ہیں۔

ادویات کے پانچ تعلقات جن کو میں پہلے ہی بیان کر چکا ہوں وہ یہاں بھی لاگو ہوتے ہیں جیسے کہ حیوانی بادشاہت میں لاگو تھے۔ یہ یاد رکھا جائے کہ عناصر جن کی بنیاد یا منبع ایک ہی ہو عام طور پر ایک دوسرے کے مددگار نہیں ہوتے۔ اگر آپ کسی مریض کو اگنیشیا دے رہے ہوں تو نکس وامیکا اس کی مددگار نہ ہو گی اسی طرح اگنیشیا نکس وامیکا کی مددگار نہ ہو گی کیونکہ دونوں میں کچلہ موجود ہے اگر چہ ان کی بہت سی علامات مماثل ہیں اور دونوں ادویات ایک ہی لکیر پر چلتی ہیں۔

ایک اور مثال گلونائن اور انگور کی شراب کی ہے جب گلونائن کی آزمائش کی جارہی تھی تو اس کا ایک فیصلہ کن اثر نبض پر مشاہدہ کیا گیا لیکن جب آزمائش کنندہ نے انگور کی شراب

استعمال کی تو تمام علامات میں شدت پیدا ہو گئی انگور کی شراب بھی گلونائن کی مانند برانگیختگی پیدا کرتی ہے ایسا محسوس ہوتا کہ اس کا عمل بھی گلونائن کے رخ ہوتا ہے یوں انگور کی شراب گلونائن کی علامات میں شدت پیدا کر دیتی ہے۔

ماہر نباتات پودوں کی مختلف ترتیب تحتی اور درجہ بندی کرتا ہے وہ اتنی بڑی ہے کہ یہ معمولی مشابہت غائب ہو جاتی ہے اس لئے ہم خود کو اس درجہ بندی تک محدود نہیں رکھ سکتے مثال کے طور پر رینن کیولیسیا کو ہی لیں اس گروہ سے ہم پلساٹیلا۔ ایکونائٹ۔ ہیلی بورس اور ٹافی سیگریا حاصل کرتے ہیں اب ان چاروں ادویات میں اتنی قریبی مماثلت نہیں ہے کہ یہ ادویات بغیر کسی نقصان کے ایک دوسرے کے بعد استعمال نہیں کی جا سکتیں۔ اگر ہم علامات کا مطالعہ کریں تو معلوم ہو گا کہ ان میں کوئی نمایاں مماثلت موجود نہیں ہے تو یہ قانون لاگو نہ ہو گا اناکارڈیسیا پر بھی یہ قانون لاگو نہیں ہوتا اس لئے کہ اناکارڈیم اور رہس ٹاکس خاندانی مماثلت رکھتی ہیں لیکن ان کے نقاط اختلاف اتنے زیادہ ہیں کہ ایک دوا دوسری دوا کے اثرات ختم کرنے کی طاقت رکھتی ہے تاہم یہ قانون اگنیشیا اور نکس وامیکا۔ پلساٹیلا نٹالیا نا اور پلساٹیلا پرے ٹینس پر لاگو ہوتا ہے۔

اب ہم نباتاتی بادشاہت سے حاصل کی گئی ادویات کی انفرادی علامات پر غور کریں گے۔

ایپوسائی نیسیا

ایپوسائی نیسیا گروہ سے (بھنگ کی نسل) تعلق رکھنے والے پودوں میں سے چند پودوں سے ادویات تیار کی گئی ہیں جن کو ہم استعمال کرتے ہیں ان ادویات کے نام درج ذیل ہیں۔

ایپوسائی نم کینابینم۔ اینڈرو سیمی فولیم۔ جلسی میم سیمپر وائرن۔ ونکا مائینر۔ اولی

اینڈر۔ نکس وامیکا۔ اگنیشیا۔ کورارے۔ السٹونیا سکالیرس۔ اور سپائی جیلیا۔

چند حکام نے جلسی میم۔ اگنیشیا۔ نکس وامیکا۔ کورارے اور سپائی جیلیا کو لوگانی ایسیا گروہ میں شامل کر دیا ہے پودوں کا یہ گروہ شدید زھریلا ہے یہ پودے اعصابی نظام کو بے حس کرتے ہیں تھکان پیدا کرتے ہیں حتیٰ کہ سن پن اور فالج پیدا کرتے ہیں ان میں سے چند پودے موت کی وجہ بن جاتے ہیں۔

ایپوسائنم کینابینم

ایپوسائنم کی بابت پلنی نے کہا ہے کہ یہ کتوں کو مار ڈالتی ہے اس وجہ سے اس کا نام ایپو سائنم کینابینم رکھا گیا ہے اس پودے کا ریشہ بھنگ کی مانند سخت ہوتا ہے اس سے بحری جہازوں کے مستولوں کے رسے بنائے جاتے ہیں ایپوسائنم کا نمایاں اثر یہ ہے کہ یہ پیشاب کی مقدار بڑھاتی ہے اگرچہ یہ کافی نہ ہوگا مگر وقت الحاضر ہم صرف اس کے پیشاب آور عمل پر توجہ دیں گے ایپوسائنم کا قوت حیات پر بہت فیصلہ کن اثر ہوتا ہے یہ دوا متقاضی ہے کہ اس کا بیان طویل ہو۔ یہ دوا قوت حیات کو شدید دباؤ میں لے لیتی ہے اس کی شہادت سوراخ بول کے پٹھوں کا ڈھیلا پن دیتا ہے پٹھوں میں طاقت کی کمی وغیرہ پٹھوں کی کمزوری ایک اہم علامت ہے بعد ازاں اس میں ایسی خصوصیات موجود ہیں جو ہمیں دل گردوں اور خصیوں کی علامات میں نظر آئیں گی۔

پچھلے چند سالوں میں ایپوسائنم کو استسقاء کے مرض کی کئی اقسام میں بہت شدومد سے استعمال کیا گیا ہے جب میں آپ کو اس کا خلاصہ بیان کروں گا تو آپ دیکھیں گے کہ استسقاء کے مرض میں اس دوا کا بلا لحاظ استعمال کسی طور بھی ہومیوپیتھی نہیں کہلا سکتا۔ حالانکہ اس کی مکمل علامات موجود نہیں ہوتیں اور اس کی بڑی بڑی خوراکیں دی جاتی ہیں تاکہ دوا کوئی اثر پیدا کرے۔

سکوپیری اس (BROOM CORN) اور لیگومینوسا -LEGUMINO) (SAE کے دودانے والے پھل گردوں کے عمل میں اضافہ کر دیتے ہیں یوں استسقائی حالت

دور کرنے میں مدد ملتی ہے لیکن ہمارا ایک ہنر ہے اس میں اس طرح کی نسخہ نویسی کی اجازت نہیں ہے اور اس ہنر کا نصب العین بالکل واضح ہے کوئی عام بے قید طریقہ کار نہیں ہے۔ ہمارا طریقہ کار تو مماثلت تلاش کرنا پڑھتا ہے نہ کہ وقتی طور پر مرض میں افاقہ پیدا کرنا۔ جب ایپو سائنم دوا ہوگی تو درج ذیل علامات موجود ہوں گی سر میں بوجھل پن۔ حواس باختگی۔ غنودگی یا بے آرام نیند۔ جسمانی اعمال ست۔ نبض آہستہ۔ قبض اگرچہ پاخانہ سخت نہ ہوگا گردے کاہل یا پھر وافر مقدار پیشاب۔ سوراخ بول کے ڈھیلے پن کی وجہ سے پیشاب کا بلاارادہ اخراج۔ نیند سے جاگنے پر حلق اور ناک زرد گاڑھے بلغم سے بھرا ہوا مریض کو شکم کے اوپری حصے اور سینہ میں دباؤ کا احساس ہوتا ہے مریض بولتے وقت مشکل سے سانس لیتا ہے حتیٰ کہ سبک سا کھانا کھانے کے باوجود مریض بار بار گہرے سانس لیتا ہے۔ دل میں پھڑ پھڑاہٹ، دل کے ارد گرد بھالا مارنے کے سے درد اور بے چینی کا احساس ہوتا ہے نبض بے قاعدہ اور رک رک کر آتی ہے کبھی کبھار نبض مدہم بعد میں آہستہ دل کی دھڑکن باقاعدہ ہوتی ہے بعد میں پھڑ پھڑاہٹ ہوتی ہے نبض مدہم ہو جاتی ہے بعد میں جیسے کہ دل جدوجہد کر رہا ہے بسااوقات ایک نبض کم ہو جاتی ہے علامات کا یہ گروہ بتارہا ہے کہ دل کا استسقا ہے اور یہ بھی ظاہر کرتا ہے کہ ایپو سائنم دل کے معاملات میں کیا نسبت رکھتی ہے مریض بوڑھا ہو۔ دل کا استسقاء ہو۔ اگر دل میں چربی دار ابتری بھی ہو تو بھی ایپو سائنم افاقہ پیدا کر دیتی ہے۔

استسقاء کے مرض میں آپ کئی ادویات میں موازنہ کر سکتے ہیں سب سے پہلے آرسنک میں بھی پیاس ایپو سائنم کی مانند ہے اور شکم کے اوپری حصے میں ڈوبنے کا احساس بھی پایا جاتا ہے لیکن السنک ایسڈ ترقی یافتہ مرض میں استعمال کی جاتی ہے اور مریض کی رگوں میں زیادہ جلن پائی جاتی ہے میں آپ کو ایپس۔ ایسی ٹک ایسڈ اور ایپو سائنم کا فرق ایپس کے لیکچر کے دوران واضح کر چکا ہوں۔

ہیلی بورس اور ڈجی ٹیلس ایپو سائنم سے مشابہ ادویات ہیں تینوں ادویات سستی کاہلی پیدا کرتی ہیں اور نبض کو آہستہ کرتی ہیں لیکن میں سمجھتا ہوں کہ ایپو سائنم قابل ترجیح ہے جب

تک کہ علامات کسی دوسری دوا کی جانب اشارہ نہ کریں ایپوسائنم جوڑوں پر بھی کچھ اثر رکھتی ہے اور جوڑوں میں درد پیدا کرتی ہے خاص طور پر صبح کے وقت حرکت کرتے وقت جوڑ سخت محسوس ہوتے ہیں۔ اگر آپ اپنے دماغ پر بوجھ ڈالیں اور یاد کرنے کی کوشش کریں تو میں سر کے استسقاء کے بیان میں آپ کو ایپوسائنم کی بابت بتا چکا ہوں سر بڑا ہوتا ہے سر کے سامنے والی ہڈیوں میں ابھار ہوتا ہے تالو کھلا ہوتا ہے آنکھوں کا بھینگا پن موجود ہوتا ہے اگر مرض پرانا ہو جائے تو مریض اندھا ہو جاتا ہے جسم کی ایک جانب فالج ہو جاتا ہے یہ علامات ایپس سے مماثلت رکھتی ہیں مگر ایپس کی دماغی چیخ ایپوسائنم میں موجود نہیں ہے ایک یا دو مریض ایپوسائنم کے مسلسل استعمال سے شفایاب ہو چکے ہیں۔

دستوں کی ایک قسم بھی ہے جو ایپوسائنم کو طلب کرتی ہے زرد پانی کے سے یا بھورے رنگ کے دست کثیر مقدار آتے ہیں کبھی کبھار ان میں غیر ہضم شدہ غذا خارج ہوتی ہے دست ایسے خارج ہوتے ہیں جیسے کسی نے بوتل سے کارک اڑایا ہو عضلات مقعد اتنے کمزور ہوتے ہیں کہ دست بغیر اطلاع خارج ہو جاتا ہے یا ہوا خارج کرتے وقت پاخانہ نکل جاتا ہے پاخانہ کے بعد شکم میں خالی پن کا احساس ہوتا ہے چہرہ زرد اور اس پر سرد پسینہ ہوتا ہے ایلوز میں بھی عضلات مقعد کمزور ہوتے ہیں اور پاخانہ کرنے کے بعد شدید تھکاوٹ ہوتی ہے لیکن ایلوز کے پاخانوں میں جیلی کی مانند بلغم خارج ہوتا ہے اور خاص طور پر صبح کے وقت شدت ہوتی ہے قولنجی درد ہوتا ہے جس میں دہرا ہونے سے افاقہ ہوتا ہے۔

گیمبوجیا میں پاخانہ آنے سے پہلے ناف میں کاٹنے والا درد ہوتا ہے اور پاخانہ ایک ہی بار خارج ہو جاتا ہے لیکن پاخانہ کے لئے کسی قدر اینٹھنا پڑتا ہے پاخانہ کرنے کے بعد بہت سکون ملتا ہے ایپوسائنم میں بواسیر بھی موجود ہے جس میں یہ احساس ہوتا ہے کہ جیسے مقعد میں کوئی پھانہ ٹھونکا جا رہا ہے اناکارڈیم کی بواسیر میں یہ احساس ہے کہ جیسے مقعد میں زبردستی ڈاٹ لگایا جا رہا ہے۔

اولی اینڈر نیر یم (کسم)

اولی اینڈر نیر یم پودے کا اصل وطن فلسطین ہے لیکن یہ پودا جنوبی یورپ میں بھی پایا جاتا ہے باغوں اور گرم گھروں میں ہر جگہ لگایا جاتا ہے خاص طور پر مرطوب ماحول میں خوب بڑھتا ہے آرائشی طور پر یہ پودا بہت خوبصورت لگتا ہے گلابی رنگ کے لمبے پھول دل کو بہت بھاتے ہیں تاہم یہ بہت زہریلا پودا ہے اور اعصابی نظام پر شدید اثر انداز ہوتا ہے اور بے حسی کی علامات پیدا کرتا ہے۔ آپ اس دوا کا تاثر کبھی بھی نہ بھولیں اولی اینڈر بھول پن اور یاداشت کی کمزوری پیدا کرتی ہے نہ صرف یہ علامات بلکہ قابلیت میں سستی پیدا کرتی ہے مریض کو الفاظ کے معنی بہت مشکل سے سمجھ آتے ہیں ان علامات کے ہمراہ چکر بھی آتے ہیں جن کی وجہ کمزوری ہوتی ہے ہر شے عقل کی پژمردگی کی جانب اشارہ کرتی ہے اولی اینڈر درج بالا علامات میں بہت اہم دوا ہے جب علامات فالج کی آمد کا اشارہ کر رہی ہوں۔

چند سال پہلے میں نے اولی اینڈر سے ایک مریضہ کا سر درد شفایاب کیا تھا مریضہ جوان تھی سر درد کو ترچھا دیکھنے سے افاقہ ہوتا تھا۔ میٹیریا میڈیکا میں تلاش کرتے وقت دیکھا کہ اولی اینڈر کا سر درد ترچھا دیکھنے سے کم ہو جاتا ہے اس علامت کو مدنظر رکھتے ہوئے اولی اینڈر تجویز کی جس سے سر درد شفایاب ہو گیا۔

شکم کے اعضاء کا مطالعہ کرتے ہوئے ہمیں معدہ کے منہ پر خالی پن کی علامت ملتی ہے حتیٰ کہ غذا لینے کے بعد بھی خالی پن ہوتا ہے اور برانڈی شراب پینے سے افاقہ ہوتا ہے آپکو یہ علامت کمزوری اور دودھ پلانے والی عورت میں نظر آئے گی عورت بچے کو دودھ پلانے کے بعد نڈھال ہو جاتی ہے اور کانپنے لگتی ہے مریضہ اتنی کمزور ہوتی ہے کہ اٹھ کر کمرے سے باہر نہیں جاسکتی۔

کاربو انیمیلس بھی ایسی حالت میں فائدہ مند دوا ہے اولی اینڈر دستوں میں بھی فائدے مند ثابت ہوتی ہے پاخانے پتلے اور ان میں غیر ہضم شدہ غذا کے ذرات ہوتے ہیں نمایاں علامت یہ ہے کہ جو غذا مریض نے ایک دن پہلے کھائی ہو وہ پاخانہ میں غیر ہضم خارج

ہوتی ہے یہ علامت آپ کو بچوں کے ہیضہ یا سوکھا (Marasmus) کے مرض میں ملے گی
ایک اور علامت جو اولی اینڈر طلب کرتی ہے وہ یہ ہے کہ جب بچہ ہوا خارج کرے تو ذرا سا پاخانہ اس کے لنگوٹ پر لگ جاتا ہے یہاں آپ کو اولی اینڈر کے ہمراہ فیرم۔ آرسنک۔ ارجنٹم نائٹریکم اور سنکونا کا بھی مطالعہ کرنا چاہیے فیرم کے دستوں میں غیر ہضم شدہ غذا خارج ہوتی ہے۔پاخانہ کرتے وقت درد نہیں ہوتا بلکہ پاخانہ کھانا کھانے کے بعد آتا ہے آرسنک کے دست معدہ کو ٹھنڈا کرنے کی وجہ سے آتے ہیں ٹھنڈی اشیا کھانے کی وجہ سے جیسا کہ آئس کریم اور یخ بستہ پانی وغیرہ پاخانہ کے ہمراہ جلن دار درد ہوتا ہے آدھی رات کو مریض کی حالت خراب ہو جاتی ہے آرسنک کی مخصوص پیاس بھی موجود ہوتی ہے ارجنٹم نائٹریکم میں جوں ہی مریض پانی پیتا ہے دست آجاتا ہے۔

سنکونا کمزور کر دینے والے دستوں کی دوا ہے دست پتلے اور ان میں غیر ہضم شدہ غذا خارج ہوتی ہے دستوں میں پھل کھانے سے شدت آجاتی ہے کھانا کھانے کے بعد اچانک پاخانہ کی حاجت ہوتی ہے یا پاخانہ خود بخود نکل جاتا ہے۔

اپیس میلی فیکا بچوں کے دستوں کی بہترین دوا ہے جب مقعد کھلا ہو اور پاخانہ بغیر اطلاع کے خارج ہو جائے۔ فاسفورس اور ایلوز میں بھی پاخانہ بلاارادہ خارج ہو جاتا ہے اس علامت کو یوں سمجھا جائے کہ مقعد پر بھروسہ ہی نہیں ہوتا فاسفورس میں پاخانہ جونہی بڑی آنت میں آتا ہے خود بخود خارج ہو جاتا ہے جیسے کہ مقعد بالکل کھلا ہے۔

فالج میں اولی اینڈر کی ضرورت اس وقت محسوس ہوتی ہے جب فالج ایک عضو پر حملہ آور ہو درد بالکل نہ ہو مگر فالج ہونے سے پہلے طویل عرصہ تک چکر آتے رہے ہوں میرے خیال میں اولی اینڈر بھی جلسی میم کی مانند عملی فالج پیدا کرتی ہے لیکن مجھے یقین ہے کہ اولی اینڈر ایسے فالج کو درست نہیں کر سکتی جس کی بنیاد مرکزی ہو۔ اولی اینڈر جلسی میم سے زیادہ گہرا عمل کرتی ہے تاہم حسی اعصاب اور حرکتی اعصاب پر عمل کرتی ہے۔

اولی اینڈر جلد پر بھی اثر انداز ہوتی ہے اور جلد میں پر حسی پیدا کرتی ہے معمولی سی

رگڑ سے جلد چھل جاتی ہے اس میں دکھن ہوتی ہے خاص طور پر گردن رانوں اور فوطوں کی
تھیلی سے چھلکے اترتے ہیں کپڑے اتارنے کے بعد جلد پر زبردست خارش ہوتی ہے۔
اولی اینڈر کانوں کے پیچھے اور سر کی چوٹی پر پھنسیاں پیدا کرتی ہے پھنسیوں کا مواد نکل
کر جم جاتا ہے جو سخت ہو کر بچوں کے سر سے بھوسی کی مانند اترتا ہے اس بھوسی کے نیچے کیڑے
پیدا ہو جاتے ہیں اولی اینڈر (Crusta Lactea) اس مرض میں اتنی ہی اہم ہے جتنی کہ
سلفر میزیریم۔ وی اولاٹرائی کلر فرق آپ علامات میں ہی تلاش کریں گے اگر شکم اور انتڑیوں
کی علامات ہمراہ ہوں تو اولی اینڈر شفایابی سے ہمکنار کر دے گی۔

اگر اولی اینڈر کی زہریلی علامات پیدا ہو جائیں تو کیمفر بہترین دافع زہر دوا ہے لیکن اگر
علامات مزمن شکل اختیار کر جائیں اور ان کے ہمراہ جلد کی علامات بھی ہوں تو سلفر یقیناً بہتر
دوا ہے کیونکہ سلفر اولی اینڈر سے مماثل ہے۔ لیکن اس آخری مشورہ کے لئے میں پر یقین نہیں
ہوں جو کچھ میرے علم میں تھا وہ میں آپ کو بتا چکا ہوں۔

ونکامائنر

ونکامائنر نیلے پھولوں والی سدابہار جھاڑی ہے اور سدابہار کی ایک قسم ہے اس میں
کڑوا اور قابض مادہ ہوتا ہے ایلوپیتھک اور طریقہ طب اس کو بطور طاقت ور دوا استعمال کرتا رہا
ہے اس کی یہ خصوصیت طاقتوں میں بھی موجود ہے مثال کے طور پر ماہواری کی زیادتی یا جب
ماہواری کا خون دھارے کی مانند بہہ رہا ہو تو یقیناً اس کے ہمراہ کمزوری بھی ہوگی میں نے ڈاکٹر
رچرڈ ہیوز کی مخزن الادویہ میں پڑھا ہے وہ اپنی تین مریضاؤں کی بابت بیان کرتے ہیں جن کو سن
یاس سے پہلے جریان خون ہوا تینوں مریضاؤں کو ونکامائنر دی گئی تینوں کو افاقہ ہوا مگر ایک
مریضہ ونکامائنر سے شفایاب ہو گئی اور دوسری دو کو جریان خون دوبارہ شروع ہو گیا ایک مریضہ
کے جریان خون کی وجہ کینسر تھی۔

ونکامائنر اپنی تعلق دار دوا اولی اینڈر کی مانند سر کی چوٹی کانوں کے پیچھے اور منہ پر

پھنسیاں پیدا کرتی ہے جن سے بدبو آتی ہے اور پھنسیوں میں کیڑے کلبلاتے ہیں سر پر ایک بڑا کھرنڈ پیدا ہو جاتا ہے جس کے نیچے پیپ بھر جاتی ہے پیپ ڈھک جانے کی وجہ سے وہاں سڑانڈ پیدا ہو جاتی ہے جس کی وجہ سے کیڑوں کو غذا فراہم ہوتی ہے بال گر جاتے ہیں اور ان بالوں کی جگہ پر بھورے بال پیدا ہو جاتے ہیں۔

وِنکامائنز (Plica polonica) کے لئے بھی شفا بخش دوا ہے یہ ایسا مرض ہے جس میں سر کے بال چٹائی کی مانند جڑ جاتے ہیں جلد کی ان علامات میں آپ ونکامائنز کے ساتھ کئی ادویات کا موازنہ کر سکتے ہیں سب سے پہلے وی او لاٹرائی کلر ہے وی او لاٹرائی کلر (Crustalactea) کے مرض میں سر کی پھنسیوں سے ایک بڑا کھرنڈ بن جاتا ہے اور اس کے نیچے پیپ بھر جاتی ہے اور بال چٹائی کی مانند بنے جاتے ہیں لیکن وی او لاٹرائی کلر میں پیپ بہت زیادہ ہے اس کی خاص علامت جس سے آپ ان دونوں ادویات کا فرق محسوس کر سکتے ہیں یہ ہے وی او لاٹرائی کلر کے پیشاب کی بو، ناگوار ہوتی ہے یہ بو، بلی کے پیشاب کی مانند ہوتی ہے آپ اس علامت کی بابت سوچ سکتے ہیں جب ایگزیما کے ہمراہ پیشاب کے آلات میں ابتری ہویا تو پیشاب وافر مقدار میں آتا ہے یا اچانک پیشاب کی مقدار کم ہو جاتی ہے۔

ایک اور دوا آرکٹیم لیپا ہے جو بدبودار مرطوب پھنسیوں کے لئے مفید ہے اس دوا کی پھنسیوں کے کھرنڈ بھورے مائل سفید ہوتے ہیں خاص طور پر جب ملحقہ غدود بھی سوجے ہوئے ہوں حتی کہ بغلوں کے غدودوں میں سے پیپ خارج ہو سکتی ہے پیشاب زیادہ مقدار میں آتا ہے اگر پیشاب نہ کیا جائے تو مثانے میں درد ہوتا ہے۔

(Crusta Lactea) یا (Tinea favosa) یعنی داد کے لئے ایک اور دوا تاس جگلنس ہے کانوں کے پیچھے دکھن گریفائٹس کی مانند ہوتی ہے سر کی چوٹی سرخ اور اس پر شدید کھجلی ہوتی ہے بازوں اور بغلوں سے چھلکے اترتے ہیں (آرسنک آیوڈائڈ) سٹافی سیگریا بھی سر کی چوٹی کی بدبودار مرطوب خارش کے لئے بہتر دوا ہے بال گر جاتے ہیں اور کھجلی جگہ بدلتی ہے خاص طور پر ان بچوں کی دوا ہے جن کی آنکھوں کے گرد حلقے ہوں چہرہ زرد ہو پہلے اشیاء

مانگتے ہوں پھر خود ہی ان کو رد کر دیتے ہوں بالکل کیمو ملا کے بچوں کی مانند شافی سیگر یا خاص طور پر پارہ کے زیادہ استعمال کے بعد مظہر دوا ہوتی ہے۔

اسٹی لاگو بھی سر کی چوٹی پر شدید بودار ابھار پیدا کرتی ہے لیکن اس کا مجھے کوئی علم نہیں ہے کہ ان کو شفایاب کرتی ہے یا نہیں ان ابھاروں سے پانی کا سا مواد نکلتا ہے بال چٹائی کی مانند جڑے رہتے ہیں لیکن نئے بال اس چٹائی میں سے باہر آجاتے ہیں اور بالوں کی چٹائی اسی طرح رہ جاتی ہے۔

السٹونیا سکولیرس

جہاں تک السٹونیا کی آزمائش کا تعلق ہے یہ دوا کمزوری نقاہت اور کم درجہ حرارت والے بخار پیدا کرتی ہے بخار کے ہمراہ دست آتے ہیں جب بخار ذرا زیادہ ہو تو سردی لگتی ہے پسینہ آتا ہے دست مروڑ دار درد اور چکر آتے ہیں جاڑے کے بخار میں کامیابی سے استعمال کی گئی ہے جب ملیریا بخار ہو اور دست ہمراہ ہوں۔ چائنامز من بخار کی دوا ہے جب مریض کو کونین بہت کھلائی گئی ہو اور بخار دب گیا ہو اس میں ڈائی ٹین موجود ہے جو کورارے کی مانند حرکتی اعصاب کے ریشوں کا فالج پیدا کرتی ہے یہ ویسا فالج نہیں ہے جیسا کہ چنی نم پیدا کرتی ہے جس میں فالج سے پہلے معکوس برانگیختگی ہوتی ہو۔ ڈائی ٹین بے شک عروق دمویہ کی جسامت کنٹرول کرنے والے ریشوں کا فالج پیدا کرتی ہے ایسا محسوس ہوتا ہے کہ یہ دستوں اور سردی میں چائنا سے مماثل ہے مگر چائنا جیسی تنک مزاجی نہیں رکھتی۔

لیکچر نمبر ۱۵

جلسی میم سیمپر وائرنز (زرد چنبیلی)

جلسی میم (زرد چنبیلی) زرد پھولوں والا پودا ہے جنوبی ممالک میں پیدا ہوتا ہے یہ پودا ہمیشہ سبز رہتا ہے موسم بہار کی ابتدا میں اس پر پھول آتے ہیں جن کی خوشبو پورے ماحول کو معطر کر دیتی ہے۔ یہ پودا زبردست زہریلا ہے خاص طور پر اس کی چھال اور جڑ زہریلی ہوتی ہے ہمارے زمانے میں سول نافرمانی کی تحریک کے دوران لوگ اس کو افیون کے بدل کے طور پر بطور نشہ آور استعمال کرتے رہے ہیں جلسی میم لوگانی ایسیا گروہ کی رکن ہے۔ یہ سب کے سب زہریلے پودے ہیں پودوں کے اس گروہ سے ہم نکس وامیکا، اگنیشیا اور سپائی جیلیا حاصل کرتے ہیں۔ جلسی میم کا کھار جلسی مین ایٹر وپین اور ڈوبوئی سین کی مانند ہے اگر اس کی بڑی بڑی خوراکیں بیرونی یا اندرونی طور پر استعمال کی جائیں تو یہ آنکھوں کی پتلیوں کی پھیلا دیتی ہے اگر کم مقدار میں اندرونی طور پر استعمال کیا جائے تو پتلی سکڑ جاتی ہے۔

جلسی میم کا مکمل علم حاصل کرنے کے لئے آپ کو زیادہ محنت نہیں کرنی پڑے گی اس کا دائرہ کار بہت واضح ہے اس کے زہر سے حرکتی اعصاب کا فالج ہو جاتا ہے یہ علامت اس کی نمایاں علامت ہے اگر آپ یہ حقیقت مدنظر رکھیں تو آپ کو اس دوا کی علامات فوری طور پر سمجھ میں آجائیں گی خاص طور پر اگر آپ اعصاب کی بلاارادہ اور بارادہ حرکات کا دھیان کریں۔

پہلے تو دماغ درست رہتا ہے یا ممکن ہے معمولی سا سن پن ہو جیسے کہ شراب پینے کے بعد کی حالت خیالات یا جذبات میں سست روی اور اس کے بعد دوا کا زہریلا پن شروع ہوگا آپ کو گول پٹھوں کا ڈھیلا پن نظر آئے گا۔ ایسا محسوس ہوگا کہ مقعد کھلا ہوا ہے پاخانہ بلاارادہ

عضلات ڈھیلے ہو جائیں گے پیشاب بلا ارادہ خارج ہونا شروع
خارج ہو جائے گا پیشاب کے
ہو جائے گا اس کے بعد سانس کی تنگی اور بوجھل پن شروع ہو گا کہ جیسے پٹھوں میں اتنی طاقت
نہیں ہے کہ وہ سینہ کو اوپر اٹھا سکیں۔ دل کے پٹھے جواب دے جائیں گے اور مریض
ہی
مر جائے گا۔ یہ علامات مختصراً دوا کی تصویر ہیں ہم دیکھتے ہیں کہ جلسی میم بے حس کر دینے والی
دوا ہے۔ جلسی میم دماغی نخاعی نظام پر عمل کرتی ہے ہم یہ بھی دیکھتے ہیں کہ خیالات میں سستی
کاہلی دماغ کی حالت مخبوط الحواس۔ اس کا مطلب ہے کہ جلسی میم وریدوں اور عروق پر عمل
کرتی ہے خصوصاً نخاع کے سامنے والے حصے پر۔ خیال یہ ہے کہ جلسی میم عروق دمویہ کی
جسامت کو کنٹرول کرنے والے ریشوں میں مجہول اجتماع خون پیدا کرتی ہے اور یہ اجتماع خون
ہو سکتا ہے وریدی ہو یا عروقی۔ حقیقتاً مجہول اجتماع خون وریدوں میں ہوتا ہے لیکن جلسی میم
وریدوں اور عروق میں بھی مجہول اجتماع خون پیدا کرتی ہے دوا کے اس عمل کے ہمراہ اضافی طور
پر لعاب دار جھلیوں پر بھی عمل کرتی ہے اور نزلاوی سوزش کو جنم دیتی ہے دوا کی نمایاں علامات
کا احاطہ کرنا مشکل نہیں ہے ہم دیکھتے ہیں کہ دوا کے فالجی اثر کے تحت جلسی میم نظر کا دھراپن
پیدا کرتی ہے۔ اگر آنکھوں کے حرکتی اعصاب کا فالج ہو گا تو جلسی میم دوا ہو گی۔

اوپر والے پپوٹے کا فالج یا پپوٹے کا گر جانا جلسی میم طلب کرتا ہے جب اس کے
ہمراہ آواز کا بھاری پن اور چہرے پر سرخی موجود ہوں آنکھوں کے ڈیلے دکھتے ہوں اور آنکھوں
کو حرکت دینے سے اضافہ ہو جاتا ہو آخری علامت میں جلسی میم برائی اونیا سے مماثل ہے
اوپر کے پپوٹے کے فالج میں ہمیں جلسی میم کا موازنہ کاسٹی کم۔ رہس ٹاکس۔ سیپیا کالمیا۔ اور
ایلومینیا سے کرنا چاہیے۔ اوپر کے پپوٹے کے فالج یا آنکھ کے کسی بھی پٹھے کے فالج میں رہس
ٹاکس کارآمد دوا ہے جب کہ مرض جوڑوں کے درد کے مریض کو ہو اور مریض گرم سرد ہوا
ہو۔ اوپر والے پپوٹے کے فالج میں سیپیا تب مظہر دوا ہو گی جب ماہواری کی ابتری بھی ہمراہ ہو
کالمیا بھی اوپر والے پپوٹے کے فالج میں مظہر دوا ہوتی ہے جب مرض کی بنیاد نقرسی ہو اور اس
کے ہمراہ پپوٹے سخت محسوس ہوں کاسٹیکم بھی اوپر والے پپوٹے کے فالج کی دوا ہے جب اس کی

بنیاد نقرسی ہو۔ ایلومینیا اوپر والے پپوٹے کا جزوی فالج جس کے ہمراہ بڑی آنت بے حرکت ہو جس کے نتیجے میں ضدی قبض موجود ہو۔

واپس جلسی میم کی جانب چلتے ہیں ہم دیکھتے ہیں کہ جلسی میم میں غذا نگلنے میں دقت ہوتی ہے اس کو (Dysphagia) کہا جاتا ہے اس علامت کی وجہ نگلنے والے پٹھوں کا فالج ہے جلسی میم حلق پر اثر انداز ہوتی ہے اور آواز کا بھرا جانا پیدا کرتی ہے مریض سرگوشی کر سکتا ہے لیکن زور سے نہیں بول سکتا کیونکہ اس کو حنجرے کے اعصاب کا جزوی فالج ہوتا ہے۔ یہ علامت ہسٹریا کی مریضہ میں پائی جاتی ہے جب جذبات کو دبا دیا گیا ہو جذباتیت کے بعد فالج کئی دوسری ادویات میں بھی موجود ہے مثلاً نیٹرم میور میں غصہ کا دورہ پڑنے کے بعد بازو کی طاقت بالکل ختم ہو جاتی ہے سیٹنم میں بائیں جانب کا فالج موجود ہے متاثرہ حصے پر پسینہ آتا ہے۔ سٹافی سیگریا میں غصہ کے بعد یک جانبی فالج موجود ہے۔ جلسی میم سوتے وقت دل پر اثر انداز ہوتی ہے مریض اچانک اٹھ جاتا ہے کہ جیسے دل کی حرکت بند ہونے والی ہے مریض کو احساس ہوتا ہے کہ اگر اس نے حرکت نہ کی تو دل بند ہو جائے گا یہاں دل کمزور ہوتا ہے اور یہ ایک قسم کی اندرونی تحریک ہے کہ مریض اٹھ کر حرکت کرے تاکہ دل کے عمل میں تحریک پیدا ہو۔

ڈیجی ٹیلس کی علامت اس کے بالکل الٹ ہے یعنی مریض معمولی سی حرکت بھی کرے گا تو اس کا دل بند ہو جائے گا۔ گرینڈیلیا روبسٹا میں دل اور پھیپھڑے بہت کمزور ہوتے ہیں مریض نیند سے اچانک جاگ جاتا ہے اس سے محسوس ہوتا ہے کہ سانس بند ہو جائے گا۔

خناق (Diphtheria) کے بعد ہونے والے فالج میں جلسی میم ہماری بہترین دوا ہے میرے پاس ایک بہت ہی خراب بچی مریضہ آئی تھی جس کو جلسی میم نے مکمل شفایاب کر دیا بچی میں اتنی طاقت نہ تھی کہ وہ اٹھ کر بیٹھ سکتی گردن کے پچھلے حصے میں ریڑھ کی ہڈی الٹے رخ مڑ گئی تھی جسم کے ایک حصے کا فالج تھا بچی چلنے کی کوشش کرتی تو چلنا دشوار ہوتا ایسا محسوس ہوتا کہ بچی کو اپنے اعصاب پر قابو نہیں ہے اگر بچی مڑنے کی کوشش کرتی تو گر جاتی بچی کی آواز موٹی اور بھاری تھی جیسے کہ زبان منہ میں بہت لمبی ہو گئی ہو بھینگا پن نمایاں طور پر موجود

تھا لیکن احساسات مکمل طور پر موجود تھے میں نے مریضہ کے لواحقین کو حکم دیا کہ بچی کو دن میں دوبارہ ننگا لٹا کر اس کے جسم کو ملا جائے اندرونی طور پر جلسی میم کھلائی گئی اور جلسی میم نے اس کو مکمل طور پر شفایاب کر دیا۔ مجھے شک ہے کہ جلسی میم ایسے فالج کو دور نہیں کر سکتی جس کی بنیاد عضوی ہو دماغ کی بافتوں میں یا نخاع میں یا بازوں اور ٹانگوں کے اعصاب میں تبدیلی آچکی ہو۔

جلسی میم سر درد کے چند مریضوں کو شفایاب کر سکتی ہے میں چند لمحے پہلے بیان کر چکا ہوں کہ جلسی میم غیر متحرک اجتماع خون پیدا کرتی ہے اس سے میرا مطلب ہے کسی عضو کی جانب خون کا اچانک شدید رجحان نہیں بلکہ میرا مطلب ہے کہ عروق دمویہ پھیل جاتی ہیں یہی حالت فیرم فاس میں بھی موجود ہے سر درد گردن سے شروع ہوتا ہے سر کی جانب جاتا ہے اور آنکھوں پر آکر رک جاتا ہے صبح کے وقت شدید سر درد ہوتا ہے درد کے ساتھ گردن اکڑ جاتی ہے یا سر کا درد صبح ۳ بجے شروع ہوتا ہے اور بعد دوپہر انتہا تک پہنچ جاتا ہے مریض نہ تو سوچ سکتا ہے نہ ہی توجہ مبذول کر سکتا ہے مریض بے پرواہ اور مخبوط ہو جاتا ہے کاہلی اور نظر کا دھندلا پن ہوتا ہے اور سر بوجھل ہو جاتا ہے پانی کی مانند کثیر پیشاب آنے سے سر درد کم ہو جاتا ہے۔

اولیم اینی میل آدھے سر کا درد اور پیشاب کی زیادتی دور کرتی ہے پیشاب پانی کی مانند شفاف ہوتا ہے موازنہ کریں اگنیشیا۔ سینگونیریا۔ کالمیا۔ میلی لوٹس البا۔ ایکونائٹ اور سلیشیا۔ چہرہ کا رنگ سرخ ہوتا ہے آنکھیں بوجھل ہوتی ہیں ان میں خون بھر جاتا ہے اوپر والے پپوٹے کو اٹھانا مشکل ہوتا ہے قوت گویائی میں بھاری پن ہوتا ہے جیسے کہ زبان قابو میں نہ ہو چہرے سے ایسے ظاہر ہوتا ہے کہ جیسے مریض نے شراب پی رکھی ہو۔ خیالات سست ہو جاتے ہیں مریض سوالوں کا جواب آہستہ دیتا ہے یا نامکمل جواب دیتا ہے درج بالا علامات کے ہمراہ نبض گول اور بھرپور ہوتی ہے نبض دیکھنے والی انگلی کے نیچے ایسا احساس ہوتا ہے کہ جیسے پانی کی دھار بہہ رہی ہو نبض ایکونائٹ سے مماثلت رکھتی ہے لیکن قوت میں کم ہوتی ہے اکثر تو نہیں مگر پھر بھی سر درد سے پہلے اندھا پن ہو جاتا ہے جیسا کہ سورینم کی علامت ہے۔ اب آپ کے پاس علامات

موجود ہیں کہ جلسی میم کئی اقسام کے امراض میں استعمال ہوتی ہے جلسی میم ایسے بخاروں میں جن میں جلد پر دھبے پڑ جاتے ہیں بخار کے ہمراہ اجتماع خون ہوتا ہے ایسے بخار میں فائدہ مند دوا ہے جن علامات کا میں پہلے ذکر کر چکا ہوں علاوہ ازیں اضافی طور پر دھبے پڑنے والے بخار کی ایک اور نمایاں علامت ناامیدی ہے جسمانی نظام بڑی شدومد کے ساتھ کسی زہر کے خلاف محنت کر رہا ہوتا ہے جس پر وہ قابو نہیں پا سکتا آپ کے پاس جلسی میم کی ہر علامت موجود ہے تا کہ آپ اس خوف ناک مرض میں جلسی میم استعمال کر سکیں۔ لیکن اگر مرض ترقی کر جائے اور سوزش شدت اختیار کر جائے یا جہاں پراگندگی پیدا ہو جائے تو جلسی میم کی جگہ دوسری ادویات لے لیں گی۔

جس سر درد کا ذکر میں اوپر کر چکا ہوں اس سر درد کی ایک اور علامت بھی ہے کہ جیسے سر کے گرد پٹی بندھی ہوئی ہے یا پیشانی کے آر پار پٹی بندھی ہوئی ہے۔ آیئے اب جلسی میم کے بخار کی جانب توجہ کرتے ہیں جلسی میم کا بخار باری سے آتا ہے اور گھٹنے بڑھنے والا بخار ہوتا ہے آپ بچوں کے باری کے بخار میں جلسی میم کو بہت فائدہ مند پائیں گے بخار کے دورہ کے درمیان بچہ بہت بے آرام اور پریشان ہوتا ہے اِدھر اُدھر کروٹیں بدلتا ہے (آپ ایسے مریضوں کو ایکونائٹ ہرگز نہ دیں جب تک کہ ایکونائٹ کی دماغی علامات موجود نہ ہوں) جیسا کہ میں پہلے بھی کہہ چکا ہوں کہ چہرہ سرخ ہوتا ہے اور بچہ غنودگی میں ہوتا ہے جب غنودگی سے باہر آتا ہے تو پریشان تنک مزاج اور چڑچڑا ہوتا ہے حتیٰ کہ کچھ اضطرابی حالت ہوتی ہے لیکن کروٹیں بدلنے میں ایسی شدت نہیں ہوتی جیسی کہ ایکونائٹ کی علامت ہے اگر غنودگی شدید ہو جائے تو ممکن ہے تشنج ہونے لگے۔ چہرے کے پٹھے پھڑکتے ہیں بچے کے جسم میں سختی آجاتی ہے ایسا محسوس ہوتا ہے کہ تشنج ہونے والا ہے پیاس عموماً زیادہ نہیں ہوتی لیکن کمزوری بہت زیادہ ہوتی ہے یوں محسوس ہوتا ہے کہ بچہ حرکت نہیں کر سکتا اگر آپ بچے کو حرکت دیں تو اس کے جسم کے تمام حصے درد کرتے ہیں بچہ روتا ہے یہ علامت جب دوسرے دن غائب ہو گی تو پسینہ آئے گا اور اگلے روز بعد دوپہر علامات ویسی کی ویسی واپس آجائیں گی۔

باری کے بخار کی ابتدا میں آپ جلسی میم پر بھروسہ کر سکتے ہیں کمر میں زیادہ سردی محسوس ہوتی ہے یا سردی پاؤں سے شروع ہوتی ہے اور پورے جسم میں پھیل جاتی ہے بسا اوقات سردی کے ہمراہ کثیر مقدار میں پیشاب آتا ہے جسم دکھتا ہے شدید لرزہ ہوتا ہے مریض چاہتا ہے کہ اسے تھام لیا جائے تاکہ اس کو کم لرزہ ہو اس کے بعد بخار ہو جاتا ہے اور بخار کے ہمراہ درج بالا علامات ہوتی ہیں جن کا میں پہلے ذکر کر چکا ہوں کبھی کبھار معمولی سی تنگ مزاجی بھی ہوتی ہے مریض روشنی اور شور برداشت نہیں کر سکتا جزوی طور پر پسینہ آتا ہے لیکن پسینہ آنے سے تمام دردوں میں افاقہ ہو جاتا ہے زبان پر سفید یا زرد پشم ہوتی ہے بات چیت وزنی ہو جاتی ہے قبض ہوتا ہے اور پاخانہ زرد رنگ کا آتا ہے یہ علامت اس باری کے بخار کی ہے جس کی بنیاد ملیریانہ ہو۔

بڑے عمر کے لوگوں کے صفراوی بخار میں جلسی میم فائدہ مند دوا ہے خاص طور پر بار بار ہونے والے صفراوی بخاروں میں جلسی میم کی فائدہ مندی کی وجہ یہ ہے کہ صفراوی بخاروں میں جگر کے اندر خون کا مجہول اجتماع ہوتا ہے یہ نکس وامیکا والی رکاوٹ یا خون کا ٹھہراؤ نہیں ہے بلکہ اس کی وجہ دوران خون کی سست رفتاری ہے جگر میں خون جمع ہو جاتا ہے اور صفرا درست طور پر خارج نہیں ہوتا اس وجہ سے صفراوی بخار ہو جاتا ہے۔

ٹائی فائڈ بخار میں بھی جلسی میم نمایاں کردار ادا کرتی ہے خاص طور پر ٹائی فائڈ بخار کی ابتدا میں یعنی بخار کے پہلے ہفتے میں جب مریض کے تمام جسم میں دکھن ہوتی ہو جیسے کہ مریض کو مارا پیٹا گیا ہو مریض حرکت سے خوف کھاتا ہو مریض کو سر درد ہوتا ہے اس سے بھی بڑھ کر مریض کے پٹھوں میں ناطاقتی ہوتی ہے مریض کاہل اور مریض کا چہرہ سرخ ہوتا ہے اس حالت میں جلسی میم بخار کا دورانیہ کم کرتی ہے اور بخار معتدل ہو کر دورہ گزر جاتا ہے۔

گرم مرطوب موسم کے زکام میں بھی جلسی میم مظہر دوا ہوتی ہے جب ناک سے خراش دار مواد خارج ہو جس سے ناک کے نتھنوں میں دکھن اور کھردراپن ہو جاتا ہو مسلسل چھینکیں آتی ہوں خاص طور پر صبح کے وقت چھینکوں کا دورہ ہوتا ہو گلا دکھتا ہو گلسوئے سرخ

ہوں نگلنے میں دقت ہو میں آپ پر واضح کر دوں کہ نگلنے میں دقت بیلاڈوناوالی نہیں ہے بیلاڈونا میں نگلنے میں دقت حلق کی سوجن کی وجہ سے ہوتی ہے سوجن کے ہمراہ تشنجی سکڑاؤ ہوتا ہے اس وجہ سے حلق میں حساسیت بڑھ جاتی ہے جیسے ہی پانی حلق کو چھوتا ہے ناک سے باہر نکل آتا ہے لیکن جلسی میم کی نگلنے میں دقت اعصاب کی فالجی کیفیت کی وجہ سے ہوتی ہے یا مریض اعصابی طور پر کمزور ہوتا ہے جب اسے زکام لگتا ہے زکام کے ہمراہ گدگدی دار کھانسی ہوتی ہے کھانسی خشک ہوتی ہے بہت معمولی بلغم ہوتا ہے منہ میں خشکی کا احساس ہوتا ہے اگرچہ منہ خشک نہیں ہوتا یہ علامت ہمیں نکس موسکاٹا اور نیٹرم میور کی یاددھانی کراتی ہے دایاں نتھنا سرخ اور دکھتا ہے ناک کی لعاب دار جھلیوں میں ایسا احساس ہوتا ہے کہ جیسے ان پر سے گرم پانی گزر رہا ہے آگ کے قریب افاقہ ہوتا ہے آپ کو عام کمزوری اور چہرہ کا اعصابی درد بھی نظر آئے گا۔

کوایلیا بھی ایسے ہی گرم مرطوب موسم کے زکام کی دوا ہے اس میں بھی جلسی میم کی مانند پٹھوں کی کمزوری لیٹ جانے کی خواہش سارے جسم میں دکھن کا احساس حتیٰ کہ آنکھوں کے ڈیلوں میں بھی دکھن ہوتی ہے۔ کوایلیا میں ناک بند ہوتا ہے بعد میں زکام جاری ہو کر خراش پیدا کرتا ہے چہرے اور سر کا اعصابی درد بھی ہمراہ ہوتا ہے۔ جلسی میم چہرے کے اعصابی درد میں اس وقت استعمال کی جاتی ہے جب چہرے کی ایک جانب درد ہو اور رک رک کر ہو درد رگوں کے ساتویں جوڑے میں ہوتا ہے مریض ہر قسم کی مضحکہ خیز شکل بناتا ہے جلسی میم جلد پر بھی معمولی سا اثر رکھتی ہے جلد کی سردی اور خارش پیدا کرتی ہے خارش کے بہت باریک دانے نکل آتے ہیں ان میں اتنی کھجلی ہوتی ہے کہ مریض سو نہیں سکتا ان دانوں کی شکل کسی قدر خسرہ سے مشابہ ہوتی ہے اس لئے جلسی میم خسرہ کی ابتدا مین استعمال کی جاسکتی ہے جب بخار تیز ہو ناک سے خراش دار پانی خارج ہوتا ہو جو اوپر والے ہونٹ اور ناک کے سوراخ میں خراش پیدا کرتا ہو زکام کے ہمراہ خشک کروپ کھانسی کی مانند کھانسی ہوتی ہے اور آواز بھاری ہو جاتی ہے۔

خسرہ کی ابتدا میں ایکونائٹ بہت بہتر دوا ہے اگر آپ کو محسوس ہو جائے کہ خسرہ

نکلنے والا ہے بخار موجود ہو بے چینی ہو روشنی سے خوف آتا ہو زکام چھینکیں حلق کا ورم اور کھانسی موجود ہو تو آپ ایکونائٹ دینے میں حق بجانب ہیں۔ اگر بخار موجود ہو تو پلساٹیلا دوا نہیں ہوتی۔ جب بخار کے ہمراہ جلد مرطوب ہو تو اغلب ہے کہ بیلاڈونا دوا ہوگی جب جلسی میم کی سستی کاہلی چہرہ کی سرخی موجود ہو تو آپ کسی بھی اچانک پھوٹ پڑنے والے مرض میں جلسی میم استعمال کر سکتے ہیں حتی کہ اگر تشنج بھی ہوں تب بھی جلسی میم استعمال کی جا سکتی ہے۔

اب جلسی میم کے مردانہ آلات تناسل پر اثر کی بابت بات کرتے ہیں جلسی میم مردانہ آلات تناسل پر اثر رکھتی ہے اور نامردی پیدا کرتی ہے رات کو احتلام ہو جاتا ہے اعضا تناسل ڈھیلے ہو جاتے ہیں شہوت انگیز خواب نہیں آتے خصیوں کی تھیلی پر اکثر پسینہ آتا ہے یہ ایسی حالت ہے جو مشت زنوں میں پائی جاتی ہے میری خواہش ہے کہ آپ ایک اور دوا کو بھی یاد رکھیں وہ ڈائسکوریا ہے یہ احتلام کے لئے بہتر دوا ہے آلات تناسل اتنے ڈھیلے ہوتے ہیں کہ ایک رات میں دو یا تین خواب آتے ہیں اور اتنی بار احتلام ہو جاتا ہے احتلام ہونے والی رات سے اگلے دن مریض کمزوری محسوس کرتا ہے خاص طور پر گھٹنوں کی کمزوری ہو جاتی ہے ایسے مریضوں کے لئے ڈائسکوریا سے بہتر کوئی دوا نہیں ہے میں ابتدا میں دوا کی پہلی طاقت اس کے بعد ۱۲ طاقت اور اس کے بعد ۳۰ طاقت میں دیا کرتا ہوں۔

کیلیڈیم سیگوئینم اس وقت مظہر دوا ہوتی ہے جب مریض نے خود کو جنسی طور پر برباد کر لیا ہو مریض جنسی زیادتیوں کا مرتکب ہوا ہو۔ خواب یا کسی بھی شہوانی اکساہٹ کے بغیر احتلام ہو جاتا ہو۔ اگنس کاسٹس پرانے گنہ گاروں کے احتلام میں مفید دوا ہے جب کہ آلات تناسل ٹھنڈے ہوں ڈھیلے ہوں خواہش نفسانی ختم ہو چکی ہو اور مریض مالیخولیا کا شکار ہو۔

مردانہ آلات تناسل کے امراض میں دوسری ادویات جن کا موازنہ جلسی میم سے کیا جانا چاہیے درج ذیل ہیں ڈجی ٹیلس۔ فاسفورس۔ نکس وامیکا۔ کلکیریا کارب۔ لائیکوپوڈیم وغیرہ سیپیا۔ سلینیم اور کونیم ایسی ہی مردانہ کمزوری فاسد اکساہٹ اور سرعت انزال پیدا کرتی ہیں۔ جلسی میم سوزاک کی ابتدا میں استعمال کی جا سکتی ہے جب پیشاب کی نالی میں دکھن ہو

سوراخ بول اور پیشاب کی نالی میں جلن ہوتی ہے سوزاک کا مواد پتلا ہو اور ابھی پیپ دار نہ ہوا ہو ممکن ہے کہ سوزاک کے مرض کو پہلے دبایا گیا ہو جس کے نتیجے میں پیچیدگی پیدا ہو کر خصیوں کی ڈوری میں سوجن پیدا ہو گئی۔ جوڑوں کے سوزاکی درد میں بھی جلسی میم فائدہ مند دوا ہے۔

زنانہ اعضا کے لئے جلسی میم بہت قیمتی دوا ہے سب سے پہلے رحم کے منہ کی سختی دور کرتی ہے آپ اس علامت کو رحم کے منہ کے عام مروڑ دار دردوں کے ساتھ خلط ملط نہ کریں جو بیلاڈونا کو طلب کرتے ہیں جلسی میم کی دردزہ میں اکثر ضرورت پڑتی ہے جب دردزہ گھنٹوں تک طویل ہو گیا ہو رحم کا منہ مکمل طور پر ڈھیلا نہ ہوا ہو اگر انگلی ڈال کر چھوا جائے تو رحم کا منہ سخت اور موٹا محسوس ہوتا ہے مریضہ اعصابی تناؤ کا شکار ہوتی ہے۔ درد رحم کو چھوڑ کر جسم میں اوپر نیچے شروع ہو جاتے ہیں بسا اوقات درد عقبی جانب جاتے ہیں اور ایسا محسوس ہوتا ہے کہ رحم اوپر چڑھ گیا ہے یا رحم سے لہر اٹھنے کا احساس ہوتا ہے وہ لہر حلق میں آتی ہے اور حلق بند ہو جاتا ہے یہ علامات جلسی میم کو طلب کرتی ہیں ایک اور معکوس حالت ہے جو جلسی میم طلب کرتی ہے وہ ہے رحم میں ناطاقتی رحم کا منہ ایسا نرم ہوتا ہے جیسے شیشہ صاف کرنے والی پالش رحم مکمل طور پر سکڑتا نہیں ہے رحم کے منہ سے پانی کا تھیلا باہر نکلا ہوا ہوتا ہے لیکن رحم اس کو مکمل طور پر باہر نکالنے کی کوشش نہیں کرتا ایسی حالت میں جلسی میم کی چند خوراکیں کافی ہوں گی۔

بچہ کی پیدائش کے بعد اینٹھنوں سے بچنے کے لئے جلسی میم قابل تعریف دوا ہے ممکن ہے پیشاب میں البومن موجود ہو اینٹھنوں سے پہلے مریضہ غنودگی میں ہو جسم کے مختلف حصوں میں جھٹکے آرہے ہوں جیسا کہ میں پہلے بیان کر چکا ہوں کہ رحم کا منہ سخت ہوتا ہے یا ہر شے کاہل ہوتی ہے نبض بھرپور نرم اور لمبی ہوتی ہے شکم میں کاٹنے والے دکھ دینے والے تیز درد ہوتے ہیں جو اگلی جانب سے پچھلی جانب جاتے ہیں درد کے ہمراہ چہرے پر جوش ہوتا ہے۔

جلسی میم غیر حاملہ عورتوں میں بھی استعمال کی جا سکتی ہے رحم نمایاں طور پر الٹے

رخ مڑا ہوا ہوتا ہے رحم میں ایسا احساس ہوتا ہے کہ جیسے کسی نے رحم کو نچوڑ کر رکھ دیا ہے رحمی علامات کے ہمراہ سر کے اگلی جانب درد ہو نظر دھندلی ہو سر بہت بڑا محسوس ہو سر میں بے تابی اور مخبوط الحواسی ہو یہ علامات بدل بدل کر آتی ہیں رحم میں دردزہ کی مانند درد ہوتا ہے جو بڑھ کر کولہوں اور کمر میں جاتا ہو حتیٰ کہ رانوں میں بھی جاتا ہے۔

جلسی میم اکثر اوقات اعصابی دردوں اور پر درد ماہواری میں جبکہ رحم میں اجتماع خون ہو اور اس کے ہمراہ پچھلی جانب بوجھ موجود ہو بہت فائدہ مند دوا ہوتی ہے۔

پر درد ماہواری میں کالوفائلم جلسی میم سے مماثل دوا ہے اور اس کی مددگار بھی ہے۔ ایکٹیاریسی موسا اور سیپیا کا سر درد رحم کے معکوس اثرات کی وجہ سے ہوتا ہے۔ جذبات کے اثرات دور کرنے کے لئے جلسی میم مفید دوا ہے خاص طور پر خوف زدہ ہونے کے بعد اچانک دست شروع ہو جائیں مثلاً لوگوں کا سامنا کرنے سے خوف میدان عمل کا خوف یا کسی متوقع صبر آزما مصیبت کا خوف۔ یہ علامات جلسی میم طلب کرتی ہیں دست کثیر آتے ہیں ان کا رنگ زرد ہوتا ہے۔ زبان پر زردی مائل یا سفید رنگ کی پشم ہوتی ہے جذبات کی اکساہٹ سے پیدا ہونے والے دستوں کی دوسری ادویات اوپیم۔ وریٹرم البم۔ ارجنٹم نائٹریکم اور پلساٹیلا ہیں خوف اور ڈر سے پیدا ہونے والے دستوں میں اوپیم اس وقت کار آمد دوا ہوتی ہے جب کسی شے کا خوف ہو اور وہ شے بار بار نظروں کے سامنے آتی ہو۔

وریٹرم البم میں خوف اور ڈر سے پیدا ہونے والے دستوں کے ہمراہ پیشانی پر سرد پسینہ آتا ہے۔ ارجنٹم نائٹریکم میں زبردست اکساہٹ کے بعد دست لگ جاتے ہیں۔

پلساٹیلا۔ خوف اور ڈر سے پیدا ہونے والے دستوں کا رنگ سبزی مائل زرد اور دست کیچڑ کی مانند ہوتے ہیں پاخانوں کا رنگ بدلتا ہے رات کو زیادہ ہو جاتے ہوں مریضہ کانپتی اور روتی ہو حتیٰ کہ افسوس زدگی کی وجہ سے اگر حمل ساقط ہونا چاہ رہا ہو تو جلسی میم اس کو بھی روک دیتی ہے جبکہ جلسی میم کے مخصوص درد جن کا میں پہلے ذکر کر چکا ہوں موجود ہوں۔ ایسے حالات میں آپ کو جلسی میم کا موازنہ ایکونائٹ اور اوپیم سے کرنا چاہیے۔

کونیم۔ فائی سوسٹگما اور ٹیکم جلسی میم کے اثرات کو بڑھا دیتی ہیں جلسی میم کے اثرات بیلاڈونا۔ ڈجی ٹیلس۔ چائنا۔ کافیا سے دور کئے جا سکتے ہیں نشہ آور اشیاء بھی جلسی میم کے اثرات ضائع کر دیتی ہیں۔

لیکچر نمبر ۱۶

نکس وامیکا (جوزالقی) (کچلا)

نکس وامیکا بھی لوگانی ایسیا (Loganiaceae) گروہ کی رکن ہے اور ۱۵۴۰ء سے بطور دوا استعمال کی جا رہی ہے اسی سال ولیرس کارڈس نے نکس وامیکا کی یادگار اور درست تعریف لکھی۔ درخت کا پھل مالٹے کے برابر ہوتا ہے پھل کے اندر کڑوا گوند دار گودا بھرا ہوا ہوتا ہے اس گودے کے متعلق کہا جاتا ہے کہ ہندوستان کے کچھ پرندے اس کو کھاتے ہیں اگرچہ سب جانتے ہیں کہ گودے میں سٹرکنین موجود ہوتی ہے۔ نکس دراصل بیج ہے جو کہ گودے اور چھلکے سے مبرا ہوتا ہے اس کی شکل گردہ کی مانند ہوتی ہے بیج کی موٹائی 1/4 انچ اور قطر ایک انچ ہوتا ہے اس کی بیرونی سطح ساٹن کی مانند ہوتی ہے اس کی وجہ یہ ہے کہ اس پر چمکدار بال ہوتے ہیں۔

آپ کو یاد ہوگا میں پہلے بھی آپ کو بتا چکا ہوں کہ نکس وامیکا اور اگنیشیا دونوں میں دو نمک (کھار) موجود ہیں ایک کا نام سٹرکنیا اور دوسرا بروسیا ہے بروسیا Brucia کی مقدار سٹرکینا (Strychnia) سے بہت کم ہوتی ہے بروسیا بہ نسبت بیج کے چھال میں زیادہ مقدار میں ہوتا ہے اس کی خصوصیات قریب قریب کچلہ کی مانند ہوتی ہیں دونوں نمکیات میں ایک تیزاب جس کو اگاسورک ایسڈ کہا جاتا ہے ملا ہوا ہوتا ہے یہ تیزاب خوبانیوں اور سیبوں کے تیزاب میلک ایسڈ سے مشابہت رکھتا ہے۔

سٹرکنیا جو نکس وامیکا اور اگنیشیا کا سب سے بڑا نمک ہے اس کی علامات پوری تفصیل سے بیان کی جا چکی ہیں یہ زہر ہے۔ اسے خودکشی یا مردم کشی کے لئے استعمال کیا جاتا ہے

چھوٹے جانوروں بلی کتے اور چوہے وغیرہ کو مارنے کے لئے استعمال کیا جاتا ہے جو ہر کچلہ (Strychnia) بے آرامی، اعضا کا کانپنا، گردن اور جبڑے کی سختی، حلق بند ہونے کا احساس، تشنج اور جسم میں پچھلی جانب جھکاؤ پیدا کرتا ہے یہ تشنج اصلی تشنج سے مختلف ہوتے ہیں کیونکہ دورے کے دوران اعضا ڈھیلے ہو جاتے ہیں جسمانی درجہ حرارت اتنا بلند نہیں ہوتا جتنا کہ اصلی تشنج میں بڑھ جاتا ہے جو ہر کچلہ (سٹرکینا) سے پیدا ہونے والے تشنج میں دوبارہ اکساہٹ پیدا ہو جاتی ہے جب ذرا سا بھی چھو لیا جائے۔ ہاں مالش کرنے سے افاقہ ہوتا ہے دورہ کے دوران مریض اپنے ہوش و حواس میں ہوتا ہے اس کی بڑی خوراکیں یا اس کا بار بار استعمال اندر کی جانب جانے والی رگوں میں فالج پیدا کر دیتا ہے آخر کار حرکتی مراکز کی قوت ختم ہونے کے بعد مریض اوندھا ہو جاتا ہے۔

دو وجوہات کی بنا پر میں آپ کو جو ہر کچلہ کی علامات دے رہا ہوں پہلی وجہ یہ ہے کہ آپ اس کی علامات سے واقف ہو جائیں اور ان کو یاد کر لیں اگر بدقسمتی سے آپ کا مریض دوا کے زہر کا شکار ہو جائے۔ دوسری وجہ یہ ہے کہ آپ نکس وامیکا کے عمل کو سمجھ لیں کیونکہ جو ہر کچلہ (Strychnia) اس کا سب سے بڑا جزہے اس کی علامات میں آپ اس کی تاثر پذیری دیکھیں گے اس سے میرا مطلب یہ ہے کہ مریض پر ہر شے اثر انداز ہوتی ہے آوازیں۔ خوشبو۔ شور وغیرہ۔ مریض میں برانگیختگی بڑھتی ہے اور میں سمجھتا ہوں کہ دوا کی یہ ہی سب سے نمایاں علامت ہے۔ تین گرین نکس وامیکا اور ڈیڑھ گرین سٹرکنیا ایک انسان کو مارنے کے لئے کافی ہے۔ سٹرکنیا (جو ہر کچلہ) کی مماثلت پکروٹاکسین۔ ویرایٹریا۔ سائی کیوٹا وروسا۔ تھی ین۔ ہائیڈرو سیانک ایسڈ۔ بیلاڈونا۔ سٹرامونیم۔ ایکونائٹ۔ فائی سوسٹگما۔ پیسی فلورا۔ کورارے۔ کیمفر اور فائی ٹولیکا وغیرہ سے ہے لیکن اس کے مخصوص اثرات چوٹ لگنے کے بعد پیدا ہونے والے تشنج کی مانند ہیں ڈاکٹر بارتھولو کے مطابق پکروٹاکسین سٹرکنیا کے اثرات میں اضافہ کرتی ہے لیکن سانس اتنا تیز نہیں ہوتا کہ سانس لینے والے پٹھوں میں اینٹھنیں آنے لگیں جیسے کہ نرخرے کے مروڑ دار درد ہوتے ہیں چھونے سے پرحسی کم ہوتی ہے ڈاکٹر دعویٰ سے کہتے ہیں

کہ پکروٹاکیسن رعشہ کی علامات پیدا کرتی ہے۔

ویراٹریا بد نظمی پیدا کرتی ہے اور چند ریشوں میں ڈھیلا پن اور دوسرے ریشوں میں انقباض پیدا کرتی ہے طویل انقباض کے بعد پٹھوں کے جزوی ڈھیلے پن کے ہمراہ ریشوں میں سکڑاؤ آتا ہے یہاں یہ دوا سٹرکنیا سے مماثلت رکھتی ہے لیکن پاخانوں اور قے میں اور عام فالج جو کہ قوت کی کمی سے پیدا نہیں ہوتا بلکہ پٹھوں کی ناطاقتی کی وجہ سے پیدا ہوتا ہے بہت مختلف ہے۔

تھی بین کزاز پیدا کرتی ہے لیکن اس کی نیند کی علامات کی وجہ سے دوسری ادویات سے الگ کیا جاسکتا ہے کہا یہ جاتا ہے کہ یہ او پیم کے زہریلے ترین اثرات ہیں۔

فائی سوسٹگما میں ایسرین کھار (نمک) موجود ہے اس کی علامات کی محدود تعداد سٹرکنیا سے مماثل ہونے کی وجہ سے الجھن پیدا ہوسکتی ہے فائی سوسٹگما حسی اعصاب میں اشتعال اور غیر ارادی پٹھوں میں اینٹھن پیدا کرتی ہے لیکن ذاتی طور پر سٹرکینیا سے مختلف ہے۔ ریڑھ کا فالج پیدا کرتی ہے لیکن معکوس رد عمل میں کمی پیدا کرتی ہے پس ایسی علامات جیسا کہ گلا بند ہونا معدہ اور انتڑیوں میں مروڑ دار درد۔ مقعد میں مروڑ کمر اور ٹانگوں میں سختی آنکھوں کے ڈیلوں میں اندر اور باہر تناؤ کا احساس۔ یہ علامات سٹرکنیا سے مماثلت کا خیال ظاہر کرتی ہیں ریڑھ کے فالج میں درج ذیل علامات اس کو دوسری ادویات سے الگ کرنے کا فریضہ انجام دیں گی۔ لرزہ۔ مریض اتنا کمزور کہ چلنے سے معذور ہو پٹھوں پر حاکمیت نہ رہے پٹھے حکم نہ مانیں آنکھیں بند کر کے نہ چل سکے (. جلسی میم۔ کونیم)۔

سٹرکنیا میں دم گھٹنے سے موت واقع ہو جاتی ہے جس کی وجہ سانس لینے والے پٹھوں میں تشنج کا پیدا ہونا ہے۔ فائی سوسٹگما میں فالج کی وجہ سے آنکھوں کی پتلیوں میں بھی فرق آجاتا ہے سٹرکینا میں پتلیاں پھیل جاتی ہیں اور تشنج کے دورہ کے بعد وقفہ میں سکڑ جاتی ہیں لیکن فائی سوسٹگما میں سکڑاؤ کے ہمراہ نظر میں خامی اور پپوٹوں میں پھڑکن ہوتی ہے۔

اگر ہم سٹرکنیا کے گہرے اثرات کی جانب توجہ کریں ایسے اثرات جو زہریلے تو

ہوں مگر ان سے موت واقع نہ ہو یا ایسی علامات جو دوا کے مسلسل استعمال سے پیدا ہوئی ہوں پھر بھی ہم اس کی مخصوص علامت چڑچڑے پن سے امتیاز کر سکتے ہیں کیونکہ یہ سٹرکینا کا خاصہ ہے۔ ہر شے زبردست تاثر پیدا کرتی ہے خوشبو بے ہوشی طاری کر دیتی ہے پٹھوں میں لرزہ اور اکساہٹ پیدا ہو جاتی ہے ہم بستری کی خواہش پیدا ہوتی ہے لیکن جماع کے دوران آلہ تناسل کمزور اور بے جان ہو جاتا ہے۔

کورارے میں اگرچہ سٹرکنیا موجود ہے مگر کورارے سٹرکنیا سے بالکل مختلف عمل کرتی ہے کیونکہ دوا کا اپنا نمک کورارین موجود ہے یہ عنصر حرکتی اعصاب کے آخری حصوں کی زود حسی کو تباہ کر دیتا ہے اور پٹھوں کو جوں کا توں چھوڑ دیتا ہے معکوس رد عمل یا تو کم ہو جاتا ہے یا تباہ ہو جاتا ہے اور سانس کا فالج ہو جاتا ہے احساسات مادی طور پر تبدیل نہیں ہوتے ویگس نرو کے فالج کی وجہ سے دل کا فعل تیز ہو جاتا ہے لیکن فشار خون نہیں بڑھتا۔ حقیقت میں عروق دمویہ کی گولائی کنٹرول کرنے والے اعصاب کے فالج کی وجہ سے عروق دمویہ پھیل جاتی ہیں اور خون کے بہاؤ کی مزاحمت کم ہو جاتی ہے انتڑیوں کی حرکات دودیہ میں اضافہ مروڑ دار دردوں کی وجہ سے نہیں ہوتا بلکہ اس کی بنیاد آنتوں کے مزاحمتی ریشوں کا فالج ہوتا ہے ہمارے پاس کورارے کی قابل اعتبار آزمائش موجود نہیں ہے ڈاکٹر باروخ نے کورارے کو جگری دھبوں میں استعمال کیا۔ ڈاکٹر پال پی ٹیٹ نے اعصابی کمزوری کے بہت سے مریضوں کو شفایاب کیا قوت کی کمی کی وجہ سے سانس لینے میں دقت۔ جاگنے پر ٹکٹکی باندھ کر دیکھنے میں دقت بچوں کے چہرے اور کانوں کے پیچھے شدید اگزیما خاص طور پر خنازیری مزاج بچوں کا اگزیما (ورلڈ ہومیو پیتھک کنونشن جلد اول)۔

ڈاکٹر براخ نے کورارے کو سکتہ کے مرض میں بھی استعمال کیا ہے جب کہ نچلے جبڑے میں مروڑ دار درد موجود تھے۔ پیانو نواز حضرات کی انگلیوں کی فالجی کمزوری اور ہاتھوں کی کمزوری کے لئے بھی استعمال کیا۔ فائی ٹولیکا اپنی نشہ آور خصوصیات کی وجہ سے سٹرکنیا سے اختلاف رکھتی ہے اسی طرح انتڑیوں کی سستی اور جسمانی طاقت کے یکدم زائل ہو جانے میں

بھی مختلف ہے اس کے بعد اس کی تشنجی علامات آپس میں کچھ مماثلت رکھتی ہیں اعضا سخت ہو جاتے ہیں ہاتھ مکمل طور پر بند ہو جاتے ہیں پاؤں پھیلے ہوئے مگر پاؤں کے پنجے مڑے ہوئے ہوتے ہیں جبڑے بھنچے ہوئے اور ہونٹ لٹک جاتے ہیں۔ دانت نظر آتے ہیں جسم پچھلی جانب مڑ جاتا ہے ٹھوڑی سینہ کے ساتھ لگ جاتی ہے چہرہ کے پٹھوں میں ڈھیلا پن اور اینٹھن باری باری ہوتی ہے۔ پیسی فلورا انکارناٹا گرم ممالک کے کزاز کے مریض کو شفایاب کرتی ہے جہاں پر یہ مرض بد قسمتی سے عام ہے ڈاکٹر آرچی بالڈ ہین جو کہ بارباڈاس میں رہائش پذیر ہیں کزاز کے دو مریضوں کی شفایابی کا ذکر کرتے ہیں جن کو پیسی فلورا مدر ٹنکچر اور Ix سے شفا ہوئی (ماہنامہ ہانیمین مئی ١٨٨١ء)۔

انگستوراویرا (Aromatic bitter) میں جگہ دی گئی ہے پٹھوں میں سختی اور کھچاؤ پیدا کرتی ہے جوڑوں اور پٹھوں میں دکھن کا احساس ہوتا ہے بالکل چوٹ کی دکھن کی مانند۔ کنپٹی اور جبڑے کو بند کرنے والے پٹھوں میں یہ کھچاؤ ہوتا ہے یعنی جبڑے میں تشنجی حرکات پیدا ہو جاتی ہیں۔ انگستورا ہڈیوں پر بھی اثر انداز ہوتی ہے ایسے شواہد بھی موجود ہیں کہ انگستورا اور روٹا آپس میں مماثلت رکھتی ہیں ہڈیوں کی جھلی کی چوٹ روٹا طلب کرتی ہے یقین سے کہا جا سکتا ہے کہ پٹھوں کا ابتدائی سکڑاؤ انگستورا ویرا کو طلب کرتا ہے۔ ڈاکٹر ہیرنگ انگستورا اور سٹرکنیا کا الجھاؤ اچھی طرح جانتے تھے انہوں نے کزاز سے شفا کی بابت بالکل کچھ نہیں کہا صرف راہ نما علامات کی کتاب میں درج کر دیا۔ ڈاکٹر ہبرڈ ایک مریض کی بابت لکھتے ہیں کہ انہوں نے کزاز کے ایک مریض کو انگستوراویرا سے شفایاب کیا (میڈیکل انوسٹیگیشن اپریل ١٨٧٠ء)۔

انگستوراویرا کے ہڈیوں پر عمل کی تصدیق کی جا چکی ہے اجیڈی نے انگستورا کو استعمال کیا جب لمبی ہڈیاں متاثر تھیں (راز کی پتھالوجی ملاحظہ کریں) ڈاکٹر سی جی راؤ نے مجھے لکھا کہ انہوں نے جوڑوں کی پوسیدگی کو انگستوراویرا سے شفایاب کیا۔ (Pod arthro-cace)۔

یہ ڈاکٹر جینشن اور انگستورا دوا تیار کرنے والے نے مل کر انگستوراویرا انگستورا فالسہ یا

نوسس وامیکا۔ کارٹکس سیوبروسیاایفٹی ڈائی سینٹریکا کی علامات کو بہت احتیاط سے الگ کیا ڈاکٹر آگیسٹن کورن ڈوار فرسینیر نے ڈاکٹر جینشن کی دوسو طاقت کو نچلے جبڑے کی ہڈی کی بوسیدگی میں استعمال کیا ہے جبکہ جبڑے کی ایک سائیڈ کو کاٹ کر الگ کیا جا چکا تھا اور مرض دوسری جانب وارد ہو گیا تھا انگستورا ۲۰۰ سے مکمل شفا ہو گئی۔

انگستورا ویرا کی عام نمایاں علامات ذرا سی مخالفت سے تنک مزاجی (ہڈیوں کی بوسیدگی کے ہمراہ) کافی پینے کی خواہش (ڈاکٹر بونگھاسن۔ ڈاکٹر ڈن ہام اور ڈاکٹر اجیڈی نے تصدیق کی) نرم پاخانہ کے ہمراہ مقعد میں مروڑ پیشاب کرنے کی خواہش کثیر مقدار میں پیشاب (حوالہ کے لئے دیکھیں ڈاکٹر ایڈ منڈسن ماہنامہ ہانیمین اکتوبر ۱۸۷۶) میں ذاتی طور پر ڈاکٹر ہیوز سے متفق نہیں ہوں کیونکہ وہ کہتے ہیں کہ انگستورا کی کوئی ادویاتی حیثیت نہیں ہے۔

ایکونائٹ اپنے اظہار میں اعصاب اور عروق دمویہ میں کھچاؤ پیدا کرتی ہے اور اس کی نمایاں علامت پریشانی ہے اور گرمی ہے (ملاحظہ کریں ڈاکٹر ہیوز فارماکوڈائنامکس) ایکونائٹ جبڑے کے پٹھوں میں اکڑاؤ پیدا کرتی ہے اعضا میں سختی پیدا کرتی ہے حتی کہ ایسا اکڑاؤ پیدا کرتی ہے کہ سر اور پاؤں پچھلی جانب مڑ جاتے ہیں ہم دیکھتے ہیں کہ رینال نے گھوڑوں کے اکڑاؤ میں ایکونائٹ کو کامیابی سے کیسے استعمال کیا (Trismus) (ٹروسیوز تھیراپیوٹیکس جلد دوم) علاوہ ازیں چوٹ لگنے کے بعد پیدا ہونے والے کزاز کی ابتدا میں اس دوا کی سفارش کیوں کی۔ (Traumatic Tetanus) تاہم یہ سٹرکنیا کی مانند معکوس اکساہٹ پیدا نہیں کرتی بلکہ اس کی وجہ حساسیت میں کمی یا ابتری جس کا اظہار جھنجھناہٹ والے سن پن سے ہوتا ہے۔ اگر کزاز کا خطرہ سر پر منڈلا رہا ہو تو ہمارے پاس کزاز کے مرض کو روکنے کے لئے زود اثر قابل اعتبار ادویات موجود ہیں۔

ایکونائٹ بخار، پریشانی، پٹھوں کا کھچاؤ، جھنجھناہٹ، سن پن۔ وریٹرم البم اور ہائیپریکم جب زخم میں دکھ دینے والے درد ہوں۔ بیلاڈونا سائی کیوٹا وروسا۔ سلیشیا اور یقینی طور پر انگستورا اگر زخم میں سے پیپ آ رہی ہو یا زخم سے اچانک پیپ آنی بند ہو جائے۔

کزاز میں سب سے پہلے ڈاکٹر ہیوز اور ڈاکٹر ہیگن نے ہائیڈروسیانک ایسڈ کی سفارش کی ڈاکٹر ہیوز نے اس تیزاب پر ورلڈ کنونشن ۱۸۷۶ میں مقالہ پڑھا انہوں نے اس تیزاب کے زہر کے مریضوں کا حوالہ دیا جن سے تصدیق ہوتی ہے کہ ہائیڈروسیانک ایسڈ مرگی اور کزاز کے لئے بہترین ہومیو پیتھک دوا ہے۔ کزاز کے ساتھ اس دوا کا تعلق ڈاکٹر ہیوز مکمل طور پر سامنے لائے انہوں نے اپنی مخزن الادویہ (Pharmacodynamics) میں لکھا۔ میں پڑھتا ہوں ہائیڈروسیانک ایسڈ کزاز پیدا کرتی ہے اور سٹرکنیا میں ایسا نہیں ہے۔ معکوس اکساہٹ کے شواہد جیسا کہ ایکونائٹ اور سائی کیوٹا میں ہیں اچانک پٹھوں کا سکڑاؤ (Tonic Spasms) یہ سکڑاؤ دوا کے حرام مغز پر براہ راست عمل سے پیدا ہوتا ہے۔

ہائیڈروسیانک ایسڈ اس وقت بہت فائدہ مند دوا ہوتی ہے جب کزاز کی علامات چہرے جبڑے اور کمر کے پٹھوں میں ظاہر ہوں جبڑے کے پٹھے اکڑ جائیں کزاز کی وجہ سے مریض دانت پیسے۔

(Risus Sardonicus) سانس کی تنگی ہو نیلاہٹ پن ہو اور منہ میں جھاگ ہو ڈاکٹر چارلس اے برنارڈ کزاز کے دو مریضوں کی بابت بیان کرتے ہیں جن کو چوٹ لگنے سے کزاز کا مرض پیدا ہوا اور ہائیڈروسیانک ایسڈ سے شفایاب ہو گئے دوا کی ہر خوراک کے ساتھ جبڑے چہرے اور سینہ کی اینٹھن میں کمی واقع ہوتی گئی بقایا علامات کے لئے دوسری ادویات کی ضرورت پڑی (ملاحظہ کریں نیو انگلینڈ میڈیکل گزٹ اکتوبر ۱۸۸۲ء)۔

ہائیڈروسیانک ایسڈ کا جسم کے اوپری حصہ سے تعلق یہ ممانعت نہیں کرتا کہ دوا کو عام تشنجی سختی اور تشنج میں استعمال نہ کیا جائے کیونکہ دوا کے مہلک دباؤ کے تحت شکم ہاتھ اور پاؤں سب کو تشنج ہونے لگتا ہے ایک مریض میں تو اینٹھن پاؤں سے شروع ہو کر پورے جسم میں پھیل گئیں۔ اس میں کوئی شک نہیں ہے کہ ہائیڈروسیانک ایسڈ راس النخاع (سر حرام مغز (Medulla oblongata) پر زبردست عمل کرتی ہے اس وجہ سے دل پھیپھڑے اور حنجرہ ریوی معدی عصب کی راہ مرض میں مبتلا ہو جاتے ہیں ہائیڈروسیانک ایسڈ سٹرکنیا سے بہت

معمولی مماثلت رکھتی ہے لیکن سائی کیوٹاوروسا لیکسیس اور نکوٹین سے مماثلت رکھتی ہے۔

لیکسیس نرخرے کی اینٹھنوں کو شفایاب کر دیتی ہے جب حلق کا رنگ نیلا ہو دم گھٹنے کا احساس ہو اور مریض مرض کی شدت کے دوران سو جاتا ہو۔ سائی کیوٹاوروسا میں ایک اڑ جانے والا نمک جس کو سائی کیوٹین کہا جاتا ہے پایا جاتا ہے یہ نمک کیمیائی طور پر کونائن سے ملتا جلتا ہے ڈاکٹر بوہم کے مطابق یہ پوداوست آور اور قے آور ہے اور کزاز کی مانند اینٹھن پیدا کرتا ہے۔ اور مردوں میں بے ہوشی اور بھینگاپن پیدا کرتا ہے۔

سائیکوٹاکسین ایک اور کھار ہے جو سائی کیوٹاوروسا سے نکالی گئی ہے اور سائی کیوٹا کے تمام حاصلات سے طاقت ور ہے۔ یہ مینڈکوں میں تشنج پیدا کرتی ہے سانس کی رفتار تیز ہو جاتی ہے سانس اندر لے جانے کا عمل بہ نسبت سانس باہر نکالنے والے عمل کے تیز ہوتا ہے حتیٰ کہ جانور ہوا سے پھول جاتا ہے۔ دودھ دینے والے جانوروں میں دوا کے ابتدائی عمل کے سبب جانوروں کے منہ میں تھوک کی مقدار بڑھ جاتی ہے پٹھوں میں تھرتھراہٹ اور اس کے بعد اینٹھنیں شروع ہو جاتی ہیں سانس تیز ہو جاتا ہے اس وجہ سے اینٹھنیں ترقی کر جاتی ہیں۔ سٹرکینیا میں سانس کا عمل سانس لینے والے پٹھوں کے ڈھیلے ہو جانے کی وجہ سے معطل ہو جاتا ہے۔ اگر سانس لینے میں زود حسی ہو تو دورہ پڑ جاتا ہے دورہ ختم ہونے کے بعد جانور لیٹ جاتا ہے اور اس میں قوت باقی نہیں رہتی۔ اب سائی کیوٹاوروسا کے عمل کے اس نظارے کی ظاہری نمایاں علامات نے سالوں تک ہومیوپیتھوں کی راہنمائی کی ہے تاکہ ہومیوپیتھ اس طاقت ور دوا کا انتخاب کر سکیں۔ اچانک جسم سخت ہو جائے اس کے بعد جھٹکے آنے لگیں اور بعد میں زبردست توڑ مروڑ اور ان کے بعد تھکاوٹ ماندگی، چھونے سے دوبارہ تشنج ہو جائے، دم گھٹنے کے شدید دورے ہوں، جبڑے بھنچ جائیں چہرہ سیاہی مائل سرخ ہو جائے، منہ میں جھاگ آنے لگے جسم پچھلی جانب مڑ جائے اور بے ہوشی ہو جائے۔

سائی کیوٹاوروسا کے تشنجی دورے زیادہ تر مرگی نما ہوتے ہیں جب کہ سٹرکینا کے دورے مرگی نما نہیں ہوتے اپنے ارد گرد سے بے خبری ہوتی ہے سائی کیوٹا میں معکوس

اکساہٹ کم ہوتی ہے سائی کیوٹا اور وسا کا ضعف چنی نم آر سینی کو سم کے ضعف کی مانند ہے۔

ٹیبکم اور اس کے کھار نکوٹین جس کا قریبی تعلق کونائن سے ہے سر کو عقبی جانب موڑ دیتی ہے گردن اور کمر کے پٹھے سخت ہو جاتے ہیں پپوٹوں اور جبڑے کے پٹھے سکڑ جاتے ہیں زخرے اور حلق کے پٹھوں میں اینٹھن کی وجہ سے سانس میں سے سی سی کی آوازیں آتی ہیں تشنج ہوتا ہے جس کے بعد مریض ڈھیلا ہو جاتا ہے اور کانپتا ہے شکم کے پٹھے اندر کی جانب کھچ جاتے ہیں جسم کے وہ حصے جن میں بلاارادہ حرکت کرنے والے پٹھے موجود ہیں وہ سکڑ جاتے ہیں جیسا کہ بڑی آنت پیشاب کی نالیاں وغیرہ اس سکڑاؤ کے ہمراہ شدید درد ہوتا ہے متلی ہوتی ہے سرد پسینے آتے ہیں اور دم گھٹنے کی وجہ سے جسمانی قوتیں بہت جلد جواب دے جاتی ہیں(Asphaxia) تمباکو ریڑھ پر عمل کرتا ہے خاص طور پر راس النخاع پر اور ساتھ ہی ساتھ (Abdominal Ganglia) شکمی اعصاب پر بھی اثر انداز ہوتا ہے اس کی تشنجی علامات بہ نسبت سٹرکینا کے ہائیڈروسیانک ایسڈ سے مماثلت رکھتی ہیں۔

ٹیبکم اور نکس وامیکا میں فرق گردوں کے قولنجی درد میں ہے نکس وامیکا کا درد پیشاب کی دائیں نالی سے اعضائے تناسل اور ٹانگ میں جاتا ہے متلی اور قے ہوتی ہے ٹیبکم کا درد پیشاب کی نالیوں میں جاتا ہے اور موت کی سی حالت ہوتی ہے اور سرد پسینے آتے ہیں۔

وریٹرم البم جبڑے میں اینٹھن اور بولنے والے آلات میں مروڑ دار درد پیدا کرتی ہے سینہ میں سکڑاؤ اتنا شدید ہوتا ہے کہ دم کشی کی نوبت آجاتی ہے۔ ہاتھ اور پاؤں اندر کی جانب مڑ جاتے ہیں پتلیاں سکڑ جاتی ہیں۔ وریٹرم البم اور سٹرکنیا میں بالکل واضح فرق موجود ہے وریٹرم البم میں اینٹھن کسی قوت نکال کر لے جانے والے مرض کے بعد ہوتی ہیں جب کہ سٹرکینا میں اینٹھنیں ابتدا میں ہی شروع ہو جاتی ہیں سٹرامونیم بھی سٹرکینا کی مانند اینٹھنیں پیدا کرتی ہے۔ سٹرامونیم کی اینٹھنوں میں روشنی اور چھونے سے اضافہ ہو جاتا ہے سب سے اہم فرق یہ ہے کہ سٹرامونیم میں پاگل پن ہر وقت موجود ہوتا ہے۔ جب کہ سٹرکینا میں دماغ مرتے دم تک شفاف رہتا ہے۔

کزاز میں کیمفر سٹرکنیا سے مماثلت رکھتی ہے سٹرکینا میں منہ کے کونے اٹھ جاتے ہیں اور دانت نظر آنے لگتے ہیں مگر جب کیمفر دوا ہو تو موت کی سی ٹھنڈک موجود ہوتی ہے۔

نکس وامیکا کا مطالعہ کرتے وقت آپ کو یہ افتتاحی قول یاد رکھنا چاہیے۔ اب مجھے کہنے دیں کہ نکس وامیکا سلفر کی پیروی کرتی ہے اس سے میرا یہ مطلب ہے کہ جب نکس وامیکا اپنی علامات کے مطابق وہ کچھ کر چکی ہو جو اس کو کرنا تھا تو آپ کو بقایا علامات سلفر میں ملیں گی تاکہ شفا کا عمل مکمل ہو سکے اب میں آپ کو نکس وامیکا کا مزاج بتاتا ہوں یہ ضروری نہیں ہے کہ آپ نکس وامیکا ایسے مریضوں میں استعمال نہ کریں جن کی جسمانی ساخت میری بیان کی ہوئی جسمانی ساخت سے فرق رکھتی ہو بلکہ جو جسمانی ساخت میں بیان کروں گا اس میں نکس وامیکا بہتر عمل کرتی ہے۔

نکس وامیکا پتلے چھریرے بدن افراد کی دوا ہے اور نکس موٹے جثّے کے افراد پر بہتر عمل نہیں کرتی اور خاص طور پر نکس ان افراد کی دوا ہے جو تنک مزاج ہوں تیز طرار ہوں ان کی حرکات چست ہوں اور بے حد زود حس مزاج رکھتے ہوں ایسے مریض شور و غل زیادہ روشنی اور خوشبو برداشت نہیں کرتے چہرے کا رنگ زرد یا پیلاہٹ مائل ہوتا ہے یہ جھوٹی پر خون حالت ہے کہ کبھی کبھار مریض کے گال سرخ مگر ان کے پیچھے زرد رنگ نظر آتا ہے عام طور پر مریض دماغی تناؤ کیوجہ سے بیمار ہوتا ہے خاص طور پر جب مریض دماغی کام زیادہ کرتا ہو یا اس کی وجہ مریض کی ست عادات ہوتی ہیں مریض جو کم سوتے ہیں اور علم زیادہ حاصل کرتے ہیں نکس وامیکا ان لوگوں کے لئے بہت قیمتی دوا ہے آپ کو نکس سینیٹروں وزیروں اور امیر آدمیوں میں مظہر دوا نظر آئے گی جو اچھا کھاتے ہیں ورزش کم کرتے ہیں اور سوہضمی کے مریض ہوتے ہیں ان کو اکثر سر درد ہوتا ہے صبح کے وقت وہ تھکے ہوئے ہوتے ہیں نکس وامیکا کے مریض رات کو دیر تک جاگتے ہیں ان کا دماغ اتنا ہیجان میں مبتلا ہوتا ہے کہ وہ سو نہیں سکتے۔ دماغ میں خیالات گڈمڈ ہوتے رہتے ہیں اس لئے یہ مریض آدھی رات تک سو نہیں سکتے سو جانے کے بعد مریض علی الصبح چار یا پانچ بجے پھر جاگتا ہے اور پھر سو جاتا ہے اس کو ایسا احساس ہوتا ہے کہ

جیسے وہ رنگ رلیاں منا رہا ہے نیند اس کو آرام نہیں پہنچاتی صبح جاگنے پر منہ کا ذائقہ کڑوا ہوتا ہے زبان پر پشم ہوتی ہے مریض بوجھل سر درد کی شکایت کرتا ہے حتی کہ مریض کی ہر علامت اشارہ کرتی ہے کہ بہت زیادہ محنت کرنے کی وجہ سے مریض کا جسمانی نظام تباہ ہو چکا ہے ایسے مریضوں میں آپ نکس وامیکا کو بہت موثر پائیں گے۔

ممکن ہے کہ نکس وامیکا دماغ نرم پڑ جانے کا خطرہ دور کر دے جب سست الوجودی اور دماغی محنت پیش رو ہو۔ اور بے اعتدالیوں نے مرض کو مزمن کر دیا ہو۔ مریض جب کام کی جانب توجہ کرتا ہے تو اس کو سر درد شروع ہو جاتا ہے مریض کی یاداشت خراب ہوتی ہے مریض سست اور اسکی چال بے ڈھنگی ہوتی ہے نکس کے بعد فاسفورس اور سلفر دی جاسکتی ہیں۔

علاوہ ازیں آپ کو نکس کے مریض کا معدہ خراب ملے گا۔ مریض کا سر درد یا تو کھوپڑی میں یا آنکھوں کے اوپر ہوتا ہے خاص طور پر بائیں آنکھ کے اوپر آکر ٹھہر جاتا ہے یہ سر درد صبح کے وقت شروع ہوتا ہے اور رات ہونے تک بڑھتا رہتا ہے سر درد کے ہمراہ منہ کا ذائقہ کھٹا (کبھی کبھار ذائقہ کڑوا) شکم میں ہوا رک جانے اور تکلیف دہ ڈکاروں کی وجہ سے ممکن ہے کہ کھائی ہوئی غذا کی قے ہو قے کا ذائقہ کھٹا ہوتا ہے لیکن قے کی نمایاں علامت ڈکاروں کی شدت ہے اکثر لاحاصل ڈکار آتے ہیں جو کہ معدہ کی ابتری بیان کرتے ہیں نکس کا مریض دیر سے سوتا ہے اور صبح سویرے جاگ جاتا ہے اور دوبارہ سو جاتا ہے اور حالت پہلے سے زیادہ بری ہو جاتی ہے مریض کو قبض ہوتا ہے اور مریض بار بار پاخانہ کی لاحاصل کوشش کرتا ہے آپ دیکھیں کہ یہ مقعد کی ناطاقتی کی وجہ نہیں ہے بلکہ عمل کی بے قاعدگی ہے پاخانہ تھم تھم کے آتا ہے نکس کا مریض پیٹ درد سے بھی دکھ اٹھاتا ہے غذا کھانے کے بعد پیٹ کے درد میں اضافہ ہو جاتا ہے بسا اوقات پیٹ کا درد شدید ہو جاتا ہے تاہم اس وقت معدہ خالی ہوتا ہے درد معدہ کے منہ سے شروع ہوتا ہے اور ادھر ادھر پھیلتا ہے کمر میں درد ہوتا ہے درد کے دورے صبح کے وقت ہوتے ہیں اور درد نوبتی ہوتے ہیں درد کے ہمراہ کھٹی قے ہوتی ہے اور پاخانہ کرنے کی لاحاصل خواہش بھی ہمراہ ہوتی ہے درد پکڑنے والے جیسے کسی نے پنجے سے

معدہ کو پکڑ لیا ہو جیسے کوئی ہاتھ معدہ کو اندر کی جانب سے کھرچ رہا ہو۔ گرم مشروبات سے ذرد کو افاقہ ہوتا ہے میں نکس جو علامات بیان کر رہا ہوں اگر اس کو پتھالوجی کی زبان میں کہا جائے تو اس کو(Gastric Irritiation) یعنی معدہ کی خراش کہا جائے گا۔ رگیں اتنی پرحس ہوتی ہیں کہ غذا لیتے ہی معدہ میں تشنجی عمل شروع ہو جاتا ہے تا کہ وہ اس غذا کو باہر نکال سکے آپ اگر غور کریں تو یہ حالت بھی مقعد کی حالت کی مانند ہے۔

شکم کی اس شدید ابتری کی دوا نکس وامیکا ہے نہیں تو ہم مریض کو شفایاب نہیں کر سکتے آپ ایک ایسے مریض کا علاج کر رہے ہیں جس کو مرض نے تھکا دیا ہے جوں ہی مریض غذا انگلتا ہے غذا باہر آجاتی ہے۔ نکس وامیکا ایسی دوا ہے جس کا آپ کو خیال آنا چاہئے خاص طور پر ان بچوں میں جن میں جوش بہت زیادہ ہو۔ مردوں میں خوب کھانے کی عادت ہو یا انہوں نے بدکاری بہت کی ہو۔

دوسرے مریضوں میں جن کے معدہ میں جلن ہو اور غذا قے ہو جاتی ہو ان کے لئے بسمتھ خاص دوا ہے۔ بسمتھ کا سب نائریٹ خاص طور پر معدہ کے درد کی دوا ہے نہ تو معدہ کی لعاب دار جھلی کی سوزش ہوتی ہے اور نہ ہی سوہضمی۔ معدہ کا درد پکڑنے والا جلن دار برچھی مارنے کا سا ہوتا ہے اور ملحقہ ریڑھ کی ہڈی میں جاتا ہے معدہ میں بوجھ دباؤ اینٹھن تشنجی ڈکار مریض وقفوں سے قے کرتا ہے جب معدہ غذا سے بھر جاتا ہے تو ڈھیر ساری قے ہوتی ہے جوں ہی پانی معدہ میں پہنچتا ہے قے ہو جاتا ہے۔ لیکن نکس کے غیر مشابہ معدہ کے درد کو ٹھنڈی اشیا پینے سے افاقہ ہوتا ہے اگرچہ مریض ضعف کا شکار ہوتا ہے مگر مریض کا جسم گرم ہوتا ہے۔

دوسرے مریضوں میں ہمیں آرسنک کی علامات نظر آتی ہیں جب کہ معدہ میں جلن دار درد ہوتے ہیں درد کے ہمراہ شدید بے آرامی پریشانی اور پیاس ہوتی ہے آرسنک معدہ کے درد کی مکمل تصویر کشی کرتی ہے۔ ایک اور قیمتی دوا جس کا میں نے ابھی ذکر نہیں کیا وہ کریوزوٹ ہے کریوزوٹ معدہ کی کمزوری کے لئے مفید ہے جب غذا ہضم نہ ہوتی ہو لیکن

کریوزوٹ کی نمایاں علامت یہ ہے کہ معدہ کئی گھنٹے تک غذا اپنے اندر رکھتا ہے لیکن جب غذا قے ہوتی ہے تو ویسی کی ویسی ہوتی ہے جیسے کہ کھائی گئی تھی۔

معدہ کی خرابی کی ایک اور قسم جس میں نکس وامیکا کی ضرورت پڑتی ہے وہ ہے سو ہضمی غذا کھانے کے ایک گھنٹہ بعد تکلیف میں اضافہ ہو جاتا ہے سو ہضمی کے حملے سے چوبیس گھنٹے پہلے مریض کو بہت بھوک لگتی ہے مریض گوشت شوربا اور چربی دار غذا کھانا چاہتا ہے کافی مریض کو ناموافق ہوتی ہے مریض کو شدید پیاس لگتی ہے لیکن پانی پینے سے معدہ میں تکلیف ہوتی ہے اور معدہ پھول جاتا ہے حتیٰ کہ معمولی سی غذا کھانے کے بعد مریض کپڑے ڈھیلے کرتا ہے مریض کو کڑوے اور کھٹے ڈکار آتے ہیں اور ہچکی آنے لگتی ہے اگر بدکاری کی زیادتی کی وجہ سے معدہ کی خرابی میں نکس ناکام ہو جائے تو کاربو ویج بہتر دوا ہے ممکن ہے سلفر کی ضرورت پڑے۔

پلساٹیلا نکس وامیکا سے قابل ترجیح دوا ہے جب علامات مخلوط غذا سے پیدا ہوئی ہوں گوشت، پیسٹریاں، گری دار میوے، آئس کریم وغیر اور خاص طور پر جب مزاج بھی پلساٹیلا کا ہو۔

قبض میں نکس وامیکا کئی دوسری ادویات سے مماثلت رکھتی ہے لائیکو پوڈیم کی قبض میں پاخانہ کرنے کی لاحاصل خواہش ہوتی ہے لیکن لائیکو پوڈیم کی لاحاصل کوشش کی وجہ بڑی آنت اور مقعد کے سوراخ کا سکڑاؤ ہے۔ کاربو ویج کی پاخانہ کی لاحاصل خواہش نکس وامیکا کی مانند ہے لیکن ہوا خارج ہونے سے اس خواہش میں افاقہ ہو جاتا ہے ہوا کا اجتماع ہی اس خواہش کی بنیاد ہے۔

اوپیم، برائی اونیا اور ایلومینا میں صرف قبض ہوتا ہے پاخانہ جانے کی خواہش ہی نہیں ہوتی۔ اوپیم کا قبض انتڑیوں کی حرکات دودیہ کی کمی کی وجہ سے ہوتا ہے پاخانہ سخت اور گول سیاہ سدے خارج ہوتے ہیں۔ برائی اونیا کا قبض غذا کی نالیوں کی خشکی کی وجہ سے ہوتا ہے پاخانہ خشک سخت اور لمبا ہوتا ہے بڑی آنت کی کاہلی ایلومینا کی نمایاں علامت ہے نرم پاخانہ بھی مشکل

سے خارج ہوتا ہے۔

نکس وامیکا جگر پر نمایاں اثر رکھتی ہے جب کہ مریض نے شراب کا یا مصالحہ دار اغذیہ یا قبض دور کرنے والی ادویات کا بے تحاشہ استعمال کیا ہو۔ ایلو پیتھک ادویات کے اثرات کو زائل کرنے کے لئے نکس وامیکا ہماری بہترین دوا ہے اگر آپ کے پاس ایسا مریض آئے جس نے ایلو پیتھک ادویات استعمال کی ہوں تو بہت ضروری ہے کہ آپ اس کو نکس وامیکا دیں تاکہ مرض کی علامات واضح ہو جائیں اس کے بعد آپ علاج کی ابتدا کریں۔ ان مریضوں میں آپ کو جگر سوجا ہوا سخت اور دباؤ سے پر حس نظر آئے گا حتیٰ کہ کپڑوں کا دباؤ بھی برداشت نہ ہوگا تولنجی درد ہر وقت موجود ہوگا قولنجی درد ہو سکتا ہے کہ شکم میں ہوا کے اجتماع کی وجہ سے ہو جو اوپر کی جانب دباؤ ڈالتی ہے اور سانس لینے میں دقت پیدا کرتی ہے یا ہوا کا دباؤ مثانہ اور مقعد کی جانب ہوتا ہے اور یوں پیشاب اور پاخانہ کرنے کی خواہش جنم لیتی ہے یا ہو سکتا ہے کہ قولنجی درد بواسیری ہوں اس سے میرا مطلب یہ ہے اچانک بواسیر بند ہو جانے کی وجہ سے شکم میں قولنجی درد ہوں ممکن ہے مریض کئی سالوں سے بواسیر کا شکار ہو اور پاخانہ کے ہمراہ خون آتا ہو اور اچانک خون بند ہو جانے کی وجہ سے قولنجی درد پیدا ہو گیا ہو یا سر درد شروع ہو گیا ہو یہاں پر نکس وامیکا مددگار ثابت ہوگی۔ اگر جگر بڑھا ہوا ہو تو نکس کو بار بار دہرائیں آپ خوش ہو جائیں گے کہ جگر اپنی اصل حالت میں واپس آ جائے گا اگر ایسا نہ ہو تو آپ سلفر۔ سیپیا یا میگنیشیا میور کی مدد حاصل کریں۔

شرابیوں کے جگر بڑھ جانے میں آپ کو نکس مظہر دوا ملے گی ان حالات میں نکس کا موازنہ سلفر۔ لیکسیس۔ فلورک ایسڈ۔ آرسنک اور امونیم میور سے کریں۔

غصہ سے یا کونین کے بے تحاشا استعمال سے یا بہت عمدہ غذا سے پیدا ہونے والے یرقان کو نکس شفایاب کر دیتی ہے مریض کو غشی کے دورے پڑتے ہیں جن کے بعد مریض کمزوری محسوس کرتا ہے۔ غصہ سے پیدا ہونے والے یرقان میں کیموملا بھی کار آمد دوا ہے اسی طرح برائی اونیا۔ نیٹرم سلف اور ایکونائٹ بھی کار آمد ادویات ہیں۔ برائی اونیا یرقان میں اس

وقت فائدہ مند ہوتی ہے جب مریض کو کیلو مل یا(Blue mass) بڑی مقدار میں کھلایا گیا ہو۔ کونین کے زائد استعمال سے پیدا ہونے والے یرقان میں آپ کو ہیپر سلفر، مرکیورس، پلساٹیلا اور آرسنک میں بھی موازنہ کرنا چاہیے یرقان کے ہمراہ بو جھل سر درد کڑوا ذائقہ زبان پر سفید پشم خاص طور پر زبان کے درمیان سفید پشم جب کہ نوک اور کنارے سرخ ہوں متلی ہو قے ہو اور قے میں سبز رنگ کا پانی خارج ہو صفراوی پاخانے آئیں پیشاب سونے کے رنگ کی مانند زرد ہو جگر میں تکلیف دہ بھراؤ ہو تو کارڈ داس میریانس دوا ہوتی ہے۔ بواسیر میں نکس وامیکا بہت فائدہ مند دوا ہے جب مریض خارش کی وجہ سے سو نہ سکتا ہو اور مجبور ہو جاتا ہو کہ ٹھنڈے پانی کے ٹب میں بیٹھے تاکہ اس کو افاقہ ہو مریض کو بار بار پاخانہ کی لاحاصل خواہش ہوتی ہے مسوں سے خون آتا ہے جب تک بواسیر میں نکس کی علامات موجود نہ ہوں نکس کے استعمال سے پرہیز کریں کیونکہ ہو سکتا ہے بواسیر تو شفایاب ہو جائے مگر کوئی اور تکلیف بڑھ جائے جو ہو سکتا ہے بواسیر سے بڑھ کر تکلیف دہ ہو۔

بواسیر میں نکس سے بہت سی ادویات مماثل ہیں ایسکولس ہپ زبردست دوا ہے جب شکم میں خون کی بے جا فراوانی ہو آپ کو شکم کی گہرائی میں دھڑکن محسوس ہو گی خاص طور پر شکم کے نچلے حصے میں۔ ہو سکتا ہے کہ بواسیری مسوں سے خون آئے یا نہ آئے لیکن مقعد میں خشکی کا احساس ہوتا ہے ایسا احساس کہ مقعد میں چھڑیاں بھری ہوئی ہیں یہ احساس ایسکیولس ہپ کی نمایاں علامت ہے کمر میں کمزوری کا احساس ایسا محسوس ہوتا ہے کہ کمر جواب دے جائے گی۔

بواسیر کے تعلق سے اگلی دوا ایلوز ہے جس کا ذکر مناسب رہے گا۔ ایلوز میں بھی شکم میں خون کی فراوانی موجود ہے اور شکم ہوا سے پھول جاتا ہے جیسے کہ نکس اور سلفر کی علامت ہے بواسیر بھی نکس سلفر اور ایسکیولس ہپ کی مانند لیکن یہ تمام ادویات ایلوز سے الگ ہو جاتی ہیں کیونکہ ایلوز مقعد پر مکمل اثر انداز ہوتی ہے اور لعاب دار جھلیوں کے استر میں سوزش پیدا کرتی ہے پاخانہ کثیر مقدار اور ہوا کے ہمراہ زور سے یکدم خارج ہو جاتا ہے۔ بواسیری مسے انگور

کے خوشوں کی مانند باہر لٹک جاتے ہیں ٹھنڈے پانی سے دھونے سے افاقہ ہوتا ہے مقعد میں غیر یقینی کی حالت ہوتی ہے ایسا احساس ہوتا ہے کہ پاخانہ ابھی آیا کہ آیا۔ ایلوز بھی ایسے سر درد کو جو آنکھ پر آکر ٹھہر جاتا ہے شفایاب کر دیتی ہے (نکس وامیکا) اس سر درد کے ہمراہ ایسا احساس ہوتا ہے کہ آنکھوں پر بوجھ لدا ہوا ہے اور پپوٹوں کو نچلی جانب دبا رہا ہے آنکھیں بند کرنے سے معمولی سا افاقہ ہوتا ہے۔

کالنسونیا بھی بواسیر کی مشہور دوا ہے جب مقعد میں چھڑیاں بھری ہونے کا احساس ہو عموماً قبض ہوتا ہے انتڑیوں کی علامات میں شام اور رات کو اضافہ ہو جاتا ہے بواسیر کے ہمراہ اگر رحم ٹل گیا ہو تب بھی کالنسونیا فائدہ مند دوا ہوتی ہے۔ پوڈوفائلم میں رحم ٹل جانے کے ہمراہ دست آتے ہیں اور مقعد بھی باہر نکل آتا ہے کالنسونیا کی ایک علامت اوپیم میں بھی موجود ہے پاخانہ گول گول گیندوں کی صورت آتا ہے لیکن کالنسونیا کے پاخانہ کا رنگ اوپیم کے پاخانہ کے رنگ سے مختلف ہوتا ہے کالنسونیا کا پاخانہ ہلکے رنگ کا ہوتا ہے۔ ہیمامیلس بھی بواسیر کی دوا ہے جب خون کا اخراج زیادہ ہو اور متاثرہ حصص میں نمایاں دکھن ہوتی ہو۔ کمر ایسا محسوس ہوتا ہے کہ ٹوٹ جائے گی۔

نکس وامیکا ایسے دستوں کے لئے فائدہ مند ہے جو عیاشی کرنے کے بعد پیدا ہوئے ہوں صبح کے وقت عموماً مریض کی حالت بری ہوتی ہے پاخانے پھس پھسے یا پانی کے سے ہوتے ہیں پاخانہ کم مقدار آتا ہے اور باربار پاخانہ کرنے کی لاحاصل خواہش ہوتی ہے یوں دوا کا مزاج ظاہر ہوتا ہے مریض کو صبح کے وقت قے ہوتی ہے جس میں تھوڑی سی جھاگ یا کھٹا پانی نکلتا ہے مریض شراب کی خواہش کرتا ہے لیکن جوں ہی شراب معدہ میں پہنچتی ہے دوبارہ قے آجاتی ہے ایسے مریض دودھ بھی برداشت نہیں کر سکتے۔

پیچش (Dysentery) میں بھی ہم نکس وامیکا استعمال کر سکتے ہیں جب پاخانہ کی لاحاصل خواہش ہو مگر جوں ہی پاخانہ آجائے خواہش مفقود ہو جائے۔ پاخانہ خونی کیچڑ نما پانی کا سا اور کم مقدار ہوتا ہے صبح کے وقت مریض کی حالت خراب ہوتی ہے یہ علامات نکس وامیکا کی

نمائندگی کرتی ہیں خواہ مرض سردی لگ جانے یا کسی اخراج مثلاً پسینہ دب جانے سے پیدا ہوا ہو۔

پیچش میں مرکیورس نکس وامیکا سے مختلف ہے مرکیورس میں پاخانہ کرنے کی لاحاصل خواہش پاخانہ کرنے کے بعد بھی برقرار رہتی ہے۔

پیچش میں ایک اور مماثل دوا ایلوز ہے ایلوز اس وقت فائدہ مند ہوتی ہے جب شکم کے نچلے حصے میں پاخانہ آنے سے پہلے پکڑنے والے درد ہوتے ہیں یہ درد نکس کے دردوں کی مانند ہوتے ہیں پاخانہ میں آؤں اور خون شامل ہوتا ہے اور جیلی کے انبار کی مانند خارج ہوتا ہے ہو سکتا ہے درد پاخانہ آجانے کے بعد بھی بند نہ ہوں علاوہ ازیں پاخانہ میں بڑی مقدار میں آؤں خارج ہوتی ہے۔

فتق (ہرنیا) میں نکس وامیکا بہت قدروقیمت رکھتی ہے مریض صبح جاگنے کے بعد شکم میں کمزوری کی شکایت کرتا ہے خاص طور پر جانگھ میں کمزوری۔ نکس بائیں جانب کے ہرنیا میں مفید ہے۔ لائیکوپوڈیم دائیں جانب کے ہرنیا میں مفید ہے۔ کوکولس انڈیکا ناف کے ہرنیا میں اس وقت کام آتی ہے جب نکس ناکام ہو جائے اب ہم نکس کی آنکھوں کی علامات کی جانب توجہ دیتے ہیں آنکھوں کے کئی امراض میں نکس نمایاں کردار ادا کرتی ہے آنکھوں کی عام سوزش میں جب صبح کے وقت شدت ہو صبح کے وقت مرض میں اضافہ نکس کی نمایاں علامات ہے صبح کے وقت پپوٹے جڑے ہوئے ہوں روشنی سے خوف آتا ہو مثال کے طور پر بچہ صبح کے وقت اور قبل دوپہر اپنا سر تکیہ میں گھسیڑتا ہو مگر بعد دوپہر بچہ آنکھوں کو آرام سے استعمال کر سکتا ہو یہ علامات آنکھوں کی خنازیری سوزش اور پپوٹوں کی مروڑ دار سوزش میں بھی ہو سکتی ہیں۔

آنکھوں کے پپوٹے جڑے ہوئے ہوتے ہیں مگر مصنوعی روشنی تکلیف میں اضافہ کرتی ہے آنکھوں سے کثیر تیزابی پانی خارج ہوتا ہے جو پپوٹوں میں دکھن پیدا کرتا ہے جب کہ نکس میں پپوٹوں کے کناروں پر خارش اور جلن ہوتی ہے اور کوئی اخراج نہیں ہوتا۔ پپوٹوں کے

مروڑ دار دردوں میں اگیریکس بہترین دوامانی جاتی ہے لیکن آپ کو بیلاڈونا نیٹرم میور یو فریشیا اور پلساٹیلا سے بھی مشورہ کرنا چاہیے۔ نکس اس وقت بھی دوا ہو سکتی ہے جب تکلیف آنکھ کی گہرائی میں ہو خاص طور پر آنکھ کے سب سے اندرونی پردے کی جسامت میں فرق آرہا ہو۔ پردہ چھوٹا ہوتا جارہا ہو خواہ اس کی وجہ آنکھوں کے اندرونی پرت کی سوزش ہو یا نہ ہو۔

آنکھ کی پتلی کے ایک اور مرض میں نکس ہمیں مظہر دوا نظر آتی ہے جب آنکھ کے گہرے پرت میں زبردست زود حسی پائی جائے (Retainal Hyperesthisia) روشنی برداشت نہ ہو صبح کے وقت تکلیف میں اضافہ ہو جائے آنکھوں کو معمولی سا استعمال کرنے سے آنکھوں میں مروڑ دار درد شروع ہو جائیں اور آنکھوں کے پٹھوں میں تشنجی حرکات شروع ہو جائیں ان علامات کے ہمراہ ہو سکتا ہے کہ آنکھوں سے خراش دار پانی بھی خارج ہو اور سر کی چوٹی میں درد بھی ہو۔ نظر کا دھندلا پن جس کی وجہ شراب تمباکو یا عیاشی ہو تو نکس کے علاوہ کوئی ایسی دوا نہیں ہے جو نظر کا دھندلا پن کم کر سکے اور آنکھوں کی کمزوری دور کر سکے حتیٰ کہ اس وقت بھی جبکہ آنکھ چھوٹی ہو گئی ہو تب بھی نکس افاقہ ضرور پیدا کرے گی تاہم مکمل شفا نہ دے سکے گی۔

آنکھ کی ایک اور حالت جس میں آپ کو نکس وامیکا مظہر دوا دکھائی دے گی وہ حالت ہے آنکھ کے سفید پردے کے نیچے خون کا پھیل جانا ایک خاص مقدار میں پردے کے پیچھے خون آجاتا ہے اور ایسا عموماً عیاشی یا دیر تک مطالعہ کرنے کے لئے جاگنے کے بعد ہوتا ہے یہ مریض عموماً سو ہضمی کا شکار ہوتے ہیں اگر چوٹ لگ جانے سے آنکھ کے سفید پردے کے نیچے خون آجائے تو آپ کو آرنیکا، ہیمامیلس اور لیڈم کا مطالعہ کرنا چاہیے۔

آیئے اب لعاب دار جھلیوں پر نکس کا عمل دیکھتے ہیں نکس عام زکام کی ابتدا میں سود مند دوا ہے خصوصاً اس وقت جب زکام سرد ہوا لگ جانے سے پیدا ہوا ہو یا سرد جگہوں پر بیٹھنے کی وجہ سے لگ گیا خاص طور سرد سیڑھیوں پر بیٹھنے سے لگ گیا ہو زکام کے ہمراہ چھینکیں رات کے وقت اور کھلی ہوا میں ناک بند ہونے کا احساس۔ گرم کمرے میں جاتے ہی یا دن میں ناک بہنا

شروع ہو جائے آنکھوں میں پانی آجائے حلق اور ناک میں کھر درے پن اور کھر چے جانے کا احساس ہو ان علامات کے علاوہ جسم میں درد اور سردی لگے حتیٰ کہ بستر میں کپڑا لے کر لیٹے ہوئے حرکت کرنے سے اضافہ ہو۔

نکس کا کھر دراپن مرکیورس کے کھر درے پن سے الگ ہے یہ ایسی دکھن نہیں ہے جو جلد چھل جانے سے ہوتی ہے بلکہ کھر دار پن اور کھر چے جانے کا احساس ہے مرکیورس زکام میں فائدہ مند دوا ہے جب ناک اور حلق میں دکھن اور کھر درے پن کا احساس ہو اور مرطوب موسم میں مرض میں اضافہ ہو جاتا ہو۔

پلساٹیلا پکے ہوئے زکام کی دوا ہے زکام کے مواد کا رنگ سبز ہوتا ہے اور خراش پیدا نہیں کرتا اگر زکام کی ابتدا میں پلساٹیلا دے دی جائے تو زکام کو خراب کر دیتی ہے نکس وامیکا کے استعمال کے باوجود اگر زکام سینہ تک بڑھ جائے تو میں سمجھتا ہوں کہ فاسفورس بہترین دوا ہے۔ نکسیر کی ایک ایسی قسم بھی ہے جو نکس وامیکا سے شفایاب ہو جاتی ہے یہ نکسیر ان افراد کو آتی ہے جن کا میلان بواسیر کی جانب ہو نکسیر آنے سے پہلے سر میں درد ہوتا ہے یا رخسار سرخ ہو جاتے ہیں اور نکسیر عموماً رات کو سوتے وقت آتی ہے تاہم یہ ممکنات میں سے ہے کہ نکسیر کسی وقت بھی آسکتی ہے کان کی سوزش میں بھی نکس وامیکا استعمال کی جا سکتی ہے جب کان کی نالی میں خارش ہو جھنجھناہٹ ہو اور مریض بار بار نگلنے کا عمل کرے۔

بسا اوقات آپ کو منہ کی علامات نکس کا مشورہ دیں گی ہونٹوں پر زخم جن میں جلن اور چھڑی مارنے کے سے درد ہوتے ہیں مسوڑھوں پر زخم بن جاتے ہیں یہ زخم معدہ کی خرابی سے پیدا ہوتے ہیں اور نکس وامیکا سے شفایاب ہو جاتے ہیں۔

کھانسی نکس وامیکا کی نمایاں علامت نہیں ہے کھانسی جس کی بنیاد اعصابی ہو مثلاً دماغی کام کرنے سے کھانسی پیدا ہو جائے نکس وامیکا اس کھانسی کی دوا بھی ہے جس کی بنیاد معدہ کی خرابی ہو مریض صبح ناشتہ کرنے کے بعد کھانستا ہے کھانسی کے ہمراہ سر درد معدہ اور انتڑیوں میں دکھن ہوتی ہے۔

امراض سینہ میں نکس مظہر دوا نہیں ہوتی لیکن کبھی کبھار نکس دمہ میں مفید پڑتی ہے دمہ جس کی وجہ بلا عیب طور پر اعصابی نہ ہو بلکہ دمہ کی وجہ معدہ کی خرابیاں ہوں دمہ کے ہمراہ معدہ میں بھراؤ اور جبر کا احساس ہوتا ہے یہ احساس دل پسند غذا کھانے کے بعد بڑھ جاتا ہے کھانے کے دوران مریض اپنے کپڑے ڈھیلے کرتا ہے تاکہ اس احساس میں کمی واقع ہو شکم میں ہوا بھر جاتی ہے غذا کھانے کے بعد دمہ کی علامات میں اضافہ ہو جاتا ہے۔رات بارہ بجے ٹھنڈی ہوا سے صبح کے وقت ورزش سے اور خاص طور بلندی چڑھنے سے مرض میں اضافہ ہو جاتا ہے ڈکار آنے سے افاقہ ہوتا ہے ایک اور دوا جو نکس وامیکا سے مماثلت رکھتی ہے مگر ہومیو پیتھ حضرات اس سے چشم پوشی کئے ہوئے ہیں وہ دوا زنجیبر (ادرک) ہے اگر اس کی زیادہ مقدار استعمال نہ کی جائے تو یہ معدہ کو طاقت بخشتی ہے مگر اس کو بچوں کی غذا کا جزو نہیں ہونا چاہئے ادرک ان لوگوں کے لئے بھی مفید نہیں ہے جن کو گردوں کی تکلیف ہوں کیونکہ ادرک گردوں کی خرابی میں اضافہ کرتا ہے ادرک (زنجیبر) کو بطور دوا دمہ میں استعمال کیا جاسکتا ہے دمہ جس کی بنیاد معدہ کی خرابی ہو دمہ کا دورہ رات کو مگر صبح کے قریب ہوتا ہے مریض کو بیٹھنا پڑتا ہے تاکہ سانس آسانی سے لے سکے لیکن دمہ کے دورے کی شدت کے باوجود مریض کو کوئی پریشانی نہیں ہوتی دمہ میں کاربوویج اور لائیکوپوڈیم نکس وامیکا سے مماثل ہیں شکم میں سوزش ہو شکم میں ہوا بہت زیادہ بھر جاتی ہو۔

خون تھوکنے کے مرض (Haemoptysis) میں نکس وامیکا کار آمد دوا ہے جب یہ مرض عیاشیاں کرنے کے بعد پیدا ہوا ہو۔دمہ کا دورہ شراب پی کر رنگ رلیاں منانے سے پیدا ہوا ہو یا شدید جذباتیت سے پیدا ہوا ہو جیسا کہ زبردست غصہ لیکن دمہ کا دورہ بواسیر دب جانے سے بھی پیدا ہو جاتا ہے نکس وامیکا مردوں کے پیشاب کے آلات کے امراض میں بھی مفید دوا ہے نکس درد گردہ کی دوا بھی ہے جب دائیں گردہ کی تکلیف ہو گردے کا درد آلات تناسل سے ہوتا ہوا ٹانگوں تک جاتا ہو اور کمر میں شدید درد ہوتا ہو ہمیں چاہئے کہ ہم نکس وامیکا کو لائیکوپوڈیم بیلاڈونا اور کینتھرس سے الگ کریں۔

نکس وامیکا کی مانند لائیکو پوڈیم بھی دائیں جانب متاثر کرتی ہے لیکن گردے کا درد گردے سے شروع ہو کر مثانہ پر جاکر ختم ہو جاتا ہے لائیکو پوڈیم کا درد ٹانگوں تک نہیں جاتا کمر درد میں پیشاب کرنے سے افاقہ ہو جاتا ہے لائیکو پوڈیم کو نکس کے بعد دیا جا سکتا ہے۔ گردہ کے درد کے دورے کے درمیان ہماری بہترین دوا کینتھرس ہے جو درد کو کم کرتی ہے اور فطرت کی مدد کرتی ہے تاکہ گردہ سے پتھری نکل جائے لیکن مریض کو کم تکلیف ہو۔

گردے میں پتھری کی ایک اور دوا بیلاڈونا ہے گردہ کا درد اچانک شروع ہو جاتا ہے درد تیز دھار اور گولی مارنے کا سا ہوتا ہے درد کئی اطراف پھیلتا ہے یہ درد نکس کے درد سے مختلف ہوتا ہے مریض کو بخار ہو جاتا ہے اور مریض تنک مزاج ہو جاتا ہے بیلاڈونا پتھری کی وجہ سے پیدا شدہ مروڑ دار سکڑاؤ میں ڈھیلا پن پیدا کرتی ہے اور پتھری کو نکالنے میں مددگار ثابت ہوتی ہے۔

بربرس ولگیریس گردہ میں پتھری کی عمدہ دوا ہے گردے میں گولی مانے کا سا درد ہوتا ہے مریض معمولی سی حرکت بھی نہیں کر سکتا درد والی جانب جھک کر بیٹھتا ہے تاکہ مریض کو درد میں افاقہ ہو اگر مریض تیر مارنے کے درد کی شکایت کرے اور درد پیشاب کی نالی میں سے ہوتا ہوا ٹانگوں میں جاتا ہو تو بربرس جیسی کوئی دوا نہیں ہے آپ کو مریض کے پیشاب میں سرخ تہ نشین بھی ملیں گے پیشاب میں یوریتس بھی ہوں گے بسا اوقات بربرس پتہ کی پتھری جس کے ہمراہ درد کی تکلیف بھی ہو فائدہ مند ثابت ہوتی ہے بیلاڈونا بھی پتہ کی پتھری کی دوا ہے مگر اصل دوا چائنا ہے جو پتہ سے پتھریاں نکال دیتی ہے اور مریض کو مکمل طور پر شفایاب کر دیتی ہے۔

بوسٹن کے ڈاکٹر تھائر کے مطابق پتہ کی پتھریوں کے لئے (Gall stones) بہتر دوا سنکونا ہے تا آنکہ کسی دوسری دوا کی علامات موجود نہ ہوں یا علامات کسی خاص دوا کو طلب نہ کرتی ہوں اپنے مریض کو سنکونا (چائنا) کئی ماہ تک مسلسل دیتے رہیں اگر ادویات پتہ کی پتھریاں نکالنے میں ناکام ہو جائیں تو میرے خیال میں ایتھر اندرونی طور پر اور

بیر ونی طور پر بہترین دوا ہے یہاں یہ کلورو فارم سے بھی بہتر عمل کرتی ہے۔

جب پیشاب میں خون آرہا ہو اور اس کی وجہ عیاشیاں ہوں تو نکس وامیکا مظہر دوا ہوتی ہے۔ نکس وامیکا مثانہ کے امراض میں فائدہ مند ثابت ہوتی ہے خاص طور پر جب پیشاب میں رکاوٹ ہو پیشاب قطرہ قطرہ آتا ہو بار بار پیشاب کرنے کی لاحاصل خواہش کے ہمرہ پاخانہ کی لاحاصل خواہش بھی موجود ہو۔

سوزاک میں نکس وامیکا کوپے وا اور کیوبیبا کے ناجائز استعمال کے بعد کام آتی ہے جب سوزاک کا مواد پتلا ہو کبھی کبھار میں نے دیکھا ہے کہ سوزاک کو شفا ہو جانے کے بعد مریض کی پیشاب کی نالی میں خراش کی شکایت کرتا ہے قیاس یہ ہے کہ یہ خراش پراسٹیٹ (غدہ مذی) میں ہوتی ہے ایک عجیب بے چینی کا احساس ہوتا ہے اس علامت کو اکثر نکس وامیکا شفایاب کر دیتی ہے۔ نکس ہمبستری کی زیادتی کے لئے بھی مفید دوا ہے خاص طور پر مشت زنی کے بد اثرات دور کرتی ہے جب مشت زنی جوانی کے ابتدائی ایام میں کی گئی ہو نکس اس گروہ کی ایک دوا ہے جس کو ہانیمن کے زمانے سے استعمال کیا جارہا ہے اس گروہ میں نکس وامیکا۔ سلفر۔ کلکیر یا کارب اور لائیکو پوڈیم شامل ہیں۔

مریض کو نکس تب دی جائے جب مریض کو سر درد ہو رات کو صبح کے نزدیک احتلام ہو جاتا ہو مریض کمر درد کی شکایت کرتا ہو چلنے میں مشکل پیش آتی ہو نکس کو زیادہ مت دہرائیں جب ترقی رک جائے تو سلفر استعمال کریں کیوں کہ ان حالات میں ہمیشہ سلفر ہی مظہر دوا ہوا کرتی ہے۔

نکس کے بعد کلکیر یا کارب مددگار ثابت ہوتی ہے جب مریض کو احتلام ہونے کے بعد رات کو پسینے آتے ہوں یا شادی کے بعد ہر بار ہم بستری کے بعد جسمانی اور دماغی کمزوری واقع ہوتی ہو۔ لائیکو پوڈیم بہت دیر کے بعد کام آتی ہے جب مریض بالکل نامرد ہو چکا ہو یا نامکمل شہوت ہوتی ہو یا شہوت بالکل نہ ہو اعضائے تناسل ٹھنڈے اور سکڑے ہوئے ہوں۔ شافی سیگریا بھی جلق یا مشت زنی کے بد اثرات دور کرتی ہے جب جسم کمزور ہو رہا ہو آنکھوں کے

گرد حلقے ہوں چہرہ زرد ہو مریض چڑچڑا اور شرمیلا ہو۔

ایک اور دوا جس کو میں اس تعلق سے بیان کرنا چاہتا ہوں وہ کوبالٹ ہے احتلام یا ہمبستری کے بعد ہونے والے کمر درد کے لئے اکسیر ہے۔ خاص طور پر بیٹھی ہوئی حالت میں کمر درد زیادہ ہوتا ہے نکس وامیکا عورتوں کے آلات تناسل کے کئی اقسام کے امراض میں فائدہ مند دوا ہے نکس رحم کا ٹل جانا پیدا کرتی ہے اس لئے رحم کا ٹل جانا شفایاب بھی کرتی ہے نکس مرض کی ابتدا میں استعمال کی جاتی ہے اور جسم کو زور سے مروڑنے سے رحم ٹل گیا ہو۔ ان علامات کے ہمراہ قبض اور پاخانہ کرنے کی لاحاصل خواہش بھی موجود ہو۔ اگر نکس وامیکا شفایاب نے کر سکے تو اس کے بعد دی جانے والی بہترین دوا سیپیا ہے۔ نکس کی ماہواری ہمیشہ زیادہ آتی ہے خون عام طور پر سیاہی مائل ہوتا ہے شکم میں مروڑدار درد اور ڈکار ہمراہ ہوتے ہیں مریضہ کو ماہواری کے دوران غشی کے دورے پڑتے ہیں خاص طور پر اس وقت جب مریضہ گرم کمرے میں ہو۔

حمل کے دوران حاملہ کی متلی کے لئے نکس مفید دوا ہے مریضہ صبح جاگتی ہے تو معدہ میں کمزوری کی شکایت کرتی ہے قے آنے سے پہلے ڈکار آتے ہیں ممکن ہے کہ یرقان بھی موجود ہو۔ ہم نکس وامیکا سے اور کیا توقع رکھ سکتے ہیں جلد زرد قبض بھوک ختم۔ اس کے بعد مریضہ اوپر کی جانب دباؤ کی شکایت کرتی ہے جیسا کہ سانس لینا مشکل ہو۔

دردزہ میں نکس کی ضرورت اس وقت ہوتی ہے جب مریضہ کو قبض ہو ممکن ہے دردزہ شدید مروڑدار اور شدت کے ساتھ ہوں مریضہ کو پاخانہ اور پیشاب کی لاحاصل خواہش بنی ہوئی ہوتی ہے جب یہ علامات موجود ہوں اور نکس دوا ہو تو یہ میکانکی وجہ نہیں ہوتی جیسے کہ بچے کے سر کا دباؤ وغیرہ یہ تو معکوس اثر ہوتا ہے مریضہ دردزہ کے دوران اکثر غش کھا جاتی ہے دردزہ کمر سے شروع ہوتا ہے رانوں اور کولہوں میں جاتا ہے ہمیں نکس وامیکا تب دینی چاہیے جب دردزہ بند ہو چکا ہو یا بند ہونے کے قریب ہو جیسا کہ پلساٹیلا میں ہے مریضہ کا مزاج آپ کو دونوں ادویات کا فرق بتائے گا۔ کبھی کبھار نکس وامیکا اس سیاہی مائل جریان خون کو روکتی

ہے جو دردزہ کے درمیان ہوتا ہے یا سن یاس میں ہوتا ہے پاخانہ کرنے کی بے سود خواہش اور غشی وغیرہ ہوتی ہے جن کا ذکر اوپر کیا جاچکا ہے اب ہم نکس کا ریڑھ پر اثر ملاحظہ کریں گے جیسا کہ ہم سٹر کنیا میں پڑھ چکے ہیں یہ حرکتی مراکز اور ان سے نکلنے والی رگوں پر اثرانداز ہوتی ہے نکس وامیکا نچلی کمر کے درد کو شفایاب کرتی ہے یہ کمر درد عموماً رات کو بستر میں زیادہ ہوتا ہے اور مریض کو کروٹ بدلنے کے لئے اٹھ کر بیٹھنا پڑتا ہے اس لئے نکس کمر درد کی دوا ہے مریض جتنی زیادہ بستر پر پڑا رہے گا کمر درد اتنا ہی شدید ہوگا۔

یہاں پر پکرک ایسڈ کا ذکر کرنا بجا ہوگا اس مادہ کا کیمیائی نام ٹرائی نیٹروفینول ہے اور یہ شدید قسم کا زہر ہے پکرک ایسڈ کا خیال اس وقت آنا چاہیے جب مریض کو ہر شدید دماغی محنت کے بعد شدید دھڑکن دار سر درد ہوتا ہے اور سر کی جڑ میں درد کا زیادہ احساس ہوتا ہو سر درد کے ہمراہ اکثر ریڑھ میں اجتماع خون ہوتا ہے خواہش نفسانی بڑھ جاتی ہے پر زور شہوت ہوتی ہے جس کو بلاشبہ قائم الزکری کہا جاسکتا ہے۔

اگر گردن کا پٹھا چڑھ جائے جس کی وجہ سردی یا ریڑھ کا مرض ہو تو نکس وامیکا فائدہ مند دوا ہے گردن کا پٹھا چڑھ جانے سے گردن سخت ہوجائے تو بیلاڈونا بہترین دوا ہے جس کی بنیاد گنٹھیا یا سردی لگ جانا ہو گردن کی یہ سختی بائیں جانب ہوتی ہے۔ کاسٹیکم گردن کی دائیں جانب کی دوا ہے گردن کے پٹھے میں کھچاؤ گردن کا پٹھا چڑھ جانا فالجی کمزوری کی وجہ سے بھی ہوسکتا ہے جب کسی مرض میں ریڑھ کے اعصاب متاثر ہوں یہاں ایگریکس اور لیکنینتھس سے بھی موازنہ کیا جائے۔

ریڑھ کی ہڈی کی غیر ضروری پر حسی میں آپ نکس وامیکا اس وقت استعمال کرسکتے ہیں جب درج بالا کمر درد جس کی علامات پہلے بیان کی جاچکی ہیں موجود ہوں علاوہ ازیں یہ علامات بھی موجود ہوں صبح کے وقت ٹانگوں میں اچانک کمزوری پیدا ہوجائے ہاتھ اور پاؤں آسانی سے سو جاتے ہوں گھٹنوں کے خلا میں کھچاؤ اور سختی موجود ہو کمر کے گرد کپڑے سخت محسوس ہوتے ہوں کمر کے گرد رسی بندھی ہونے کا احساس ہو لیٹ جانے کی خواہش ہو ہاتھ

پاؤں اور ریڑھ کی ہڈی میں چیونٹیاں رینگنے کا احساس ہو یا سن ہو جانے کا احساس ہو یہ علامات ریڑھ کی ہڈی کی سوزش میں بھی نکس کو طلب کرتی ہیں چال میں لڑکھڑاہٹ کی ابتداء بھی نکس کو طلب کرتی ہے جب یہ لڑکھڑاہٹ سردی لگ جانے یا ہم بستری کی عیاشیاں کرنے سے پیدا ہوئی ہو۔

فاسفورس کئی اعتبار سے نکس وامیکا سے مماثلت رکھتی ہے دونوں ادویات ریڑھ کی ہڈی میں خون کی کمی پیدا کرتی ہیں دونوں ادویات میں مریض بیرونی حالات سے متاثر ہوتا ہے دونوں ادویات ریڑھ کی ہڈی کے نرم پڑ جانے میں فائدہ مند ہیں مگر فاسفورس کا میلان مکمل فالج کی جانب اور نکس کا جزوی فالج کی جانب ہوتا ہے جس کی وجہ ضعف ہوتا ہے۔ فائی سوسٹگما کی مثالی علامت ریڑھ کی ہڈی کی غیر ضروری پرحسی ہے اس دوا کے تحت ریڑھ کی ہڈی کی ہر رگ پرحس ہوتی ہے اگر ریڑھ کے مہرے کو انگلی سے دبایا جائے تو مریض جھجکتا ہے پیچھے ہٹتا ہے فائی سوسٹگما دماغی پردوں کی سوزش کی وجہ سے پٹھوں کی سختی پیدا کرتی ہے اور آخر کا پٹھوں میں اکڑاہٹ پیدا ہو کر کزاز پیدا ہو جاتا ہے۔

امبرا گریسیا بھی نکس وامیکا کی مانند پتلے چھریرے بدن کے افراد کی دوا ہے جسم کے کئی حصے سو جاتے ہیں جلد میں سن ہونے کا نمایاں احساس ہوتا ہے بیٹھنے کے بعد چھوٹی کمر اور کمر کے پٹھوں میں اکڑاؤ کا احساس ہوتا ہے سو کر جاگنے کے بعد اضافہ ہوتا ہے حتیٰ کہ خصیوں کی تھیلی اور آلہ تناسل بھی سن محسوس ہوتا ہے جو مریض یہ شکایت کرے وہ کمزور اور پریشان ہوتا ہے۔ یہ مریض دوستوں میں آسانی گھل مل جاتے ہیں باتیں کرتے ہیں اور تیزی سے کام کرتے ہیں پریشان ہونے کی وجہ سے باتیں کرنے پر مجبور ہوتے ہیں لیکن جلد ہی تھک جاتے ہیں جیسا کہ کوکولس۔ وریٹرم البم۔ کلکیریا کارب۔ الیومینا۔ سلفر اور کالی کارب کی علامت ہے ورزش اور بات چیت تیزی سے تھکاوٹ پیدا کرتی ہے۔

اسارم یوروپیم کی پریشانی الگ نوع کی ہوتی ہے اسارم خاص طور پر تنک مزاج عورتوں کی دوا ہے یہ اتنی پرحس ہوتی ہیں کہ ریشمی کپڑے کو کھرچنے کی آواز یا اسی کی مانند

معمولی ترین شور بھی ان کی علامات میں اضافہ کر دیتا ہے۔ کسٹوریم۔ جب عورت پریشان ہو مرض کے بعد رد عمل نہ ظاہر کرتی ہو۔ کسٹوریم ٹائی فائڈ بخار کے بعد استعمال کی جاتی ہے خاص طور پر اس وقت جب مریضہ کو سر درد ہو تا رہتا ہو سر چھونے سے پرُحس ہو درد کے ہمراہ جھنجھناہٹ اور رینگنے کا احساس بھی ہو سر درد کو سونے سے افاقہ ہوتا ہو۔

نکس جوڑوں کے درد میں بھی فائدہ مند دوا ہے جب لمبے جوڑ اور پٹھے متاثر ہوں خاص طور پر شکم کے پٹھوں کے درد میں فائدہ مند ہے جوڑوں کی سوجن زردی مائل ہوتی ہے صبح ہونے کے قریب علامات میں شدت آجاتی ہے۔ شرابیوں کے چہرے پر کیل نکل آئیں یا پنیر کے زیادہ استعمال سے کیل نکل آئیں تو نکس فائدہ مند دوا ہے لیکن اگر پنیر کھانے سے قبض ہو جائے تو کالوسنتھ دوا ہو گی۔ اگر چہرے پر سرخ چکتے ابھر آئیں تو سلفر کو ترجیح دیں اگر چہرے پر سرخ چکتے اور پھنسیاں ہو جن کو ہر بار چھونے سے چیپ دار مادہ نکلتا ہو تو لیڈم کو ترجیح دیں ایسے حالات میں نکس کا موازنہ کریوزوٹ اور لیکیسس کے ساتھ بھی کیا جائے۔

اب ہم نکس کے ٹائی فائڈ بخار کی جانب آتے ہیں ٹائی فائڈ میں نکس کا انتخاب شکم کی صفراوی علامات، صبح کے وقت منہ کا کڑوا ذائقہ، صبح کے وقت متلی، صفراوی قے اور نکس کی نمایاں قبض سے کیا جاتا ہے ٹائی فائڈ بخار کی نمایاں علامت کمزوری ہے جو ٹائی فائڈ سے منسلک علامت ہے اور نکس میں لیٹ جانے کی خواہش کے طور پر موجود ہے رات پریشانی اور نیند کی اکساہٹ میں گزر جاتی ہے ذرا سے شور سے آنکھ کھل جاتی ہے مریض گہری نیند کے دوران کراہتا ہے بسورتا ہے کیونکہ اس کے خوابوں میں کھلبلی ہوتی ہے ممکن ہے کہ مریض حواس باختہ بھی ہو۔

نکس باری کے بخار میں بھی استعمال کی جاتی ہے جب لرزہ کے ہمراہ انگلیوں کے ناخن نیلے ہوں یا ناخن پہلے نیلے ہو جاتے ہیں اور سردی بعد میں لگتی ہے۔ بہت جماہیاں آتی ہیں کمر اور اعضا میں ہمیشہ درد ہوتا ہے اس کے بعد بخار ہو جاتا ہے پسینے کے بعد جب بخار ہو تو شکم کی صفراوی علامات نمایاں ہوتی ہیں نکس کی ایک اور خاصیت بیان کرتا چلوں۔ نکس وامیکا سیپیا کے

عمل کو تیز کر دیتی ہے یہی تعلق سیپیا اور للیم ٹگر ینم میں ہے اور سلفر اور مرکیورس میں ہے۔
نکس وامیکا زنکم کی دشمن ہے نکس وامیکا کا مریض لمبی نیند کے بعد بہتر محسوس کرتا
ہے اس علامت کی وجہ سے ڈاکٹر پی پی ویلز نے اپنے دوست ڈاکٹر ڈنہم کا خناق شفایاب کیا کیونکہ
تھوڑی سی نیند لینے سے افاقہ ہوتا تھا جب نکس کے مریض کی نیند خراب ہو جائے تو نکس کے
مریض کی حالت بہت بری ہو جاتی ہے نکس کا مریض سر شام ہی غنودگی میں مبتلا ہو جاتا ہے۔
رات کو دی ہوئی نکس بہتر عمل کرتی ہے ہانیمن کے حکم کے مطابق حساس افراد کو صبح جاگنے کے
بعد نکس نہیں دینی چاہیے کیونکہ مریض کی علامات شدت سے باہر آجاتی ہیں نہ ہی نکس کو غذا
سے پہلے اور نہ ہی غذا کے بعد استعمال کیا جائے اور نہ ہی اس وقت جب دماغ پر بوجھ ہو۔

لیکچر نمبر ۱۷

اگنیشیا امارہ

اگنیشیا امارہ یا اگر زیادہ درست کہا جائے تو سڑکنوس اگنیشیا ایک بیل دار جھاڑی ہے جو فلپائن اور کوچین چائنا میں پیدا ہوتی ہے اس کا پھل کروی یا بیضوی ہوتا ہے اس کی گولائی چار انچ ہوتی ہے اس کا خول ملائم اور بھر بھرا ہوتا ہے اس خول کے اندر بیس یا تیس بیج ہوتے ہیں عیسائیوں کے ایک فرقہ کے رکن نے سینٹ کی خوبیوں کے اعزاز کے طور پر اس کا نام سینٹ اگنیشش کا بیج رکھا اگرچہ اگنیشیا کیمیائی اور نباتاتی طور پر نکس وامیکا کے مشابہ ہے لیکن مادی طور پر نکس سے مختلف ہے اور اس کی علامات بھی مختلف ہیں حالانکہ ان کا خاندان ایک ہی ہے۔

اگنیشیا بر تر طور پر ریڑھ کی دوا ہے جس طرح کہ نکس وامیکا۔ اگنیشیا بھی ریڑھ کی ہڈی میں غیر ضروری پر حسی پیدا کرتی ہے بلکہ نکس وامیکا سے بھی زیادہ پر حسی پیدا کرتی ہے نکس کی اکساہٹ غصہ کی صورت ظاہر ہوتی ہے غصہ میں شدت ہوتی ہے اور زود رنجی ہوتی ہے اگنیشیا کا مزاج افسردہ اور رونے کی جانب ہوتا ہے لیکن پھر بھی اگنیشیا کا مریض اپنا غم ظاہر نہیں کرتا بلکہ اپنے غم کو پالتا رہتا ہے دوسروں سے چھپائے رکھتا ہے۔ لیکن نکس کا مریض غصے میں ہر کسی کو مارنے دوڑتا ہے جو اس کی مخالفت کرتا ہے۔ نکس کا مریض اتنا غصہ ور ہوتا ہے کہ کوئی اس کے ساتھ رہنا پسند نہیں کرتا۔ آپ کو اگنیشیا کا افسردہ مزاج پلساٹیلا کے مزاج سے الگ کرنا چاہیے پلساٹیلا کی عورت کی آنکھوں میں ہر وقت آنسو بھرے رہتے ہیں افسردہ ہوتی ہے اور اگنیشیا کی مانند مالیخولیا کی مریضہ ہوتی ہے لیکن اس کا مزاج اگنیشیا کے مشاہدہ نفسی مزاج کی مانند نہیں ہوتا پلساٹیلا کی مریضہ ہر ایک کے سامنے اپنا غم بیان کرتی ہے۔ اور ہمدردی کی خواہاں ہوتی ہے۔ پلساٹیلا کی مریضہ ڈرپوک اور حکم ماننے والی ہوتی ہے اگنیشیا ان عورتوں کی دوا ہے جو

پریشان ہوں اور اپنے غموں کا بوجھ اٹھائے پھرتی ہوں یہ مریضائیں اپنی مشکلات اپنی ذات تک محدود رکھتی ہیں ایسی مریضائیں اگنیشیا سے شفایاب ہو جاتی ہیں خاص طور پر اس وقت جبکہ مرض حاد ہو۔ لیکن پرانے غموں یا مسلسل غم زدگی کے لئے ہمارے پاس فاسفورک ایسڈ اور نیٹرم میور موجود ہیں۔

جب فاسفورک ایسڈ مظہر دوا ہو تو مریضہ رات کو پسینے آنے کی شکایت کرتی ہے یہ کوئی عضوی مرض نہیں ہوتا بلکہ یہ خالص تھکاوٹ ہوتی ہے مریضہ کو بھوک بہت کم یا بالکل ہی نہیں لگتی مریضہ سر کی چوٹی پر بوجھ کی شکایت کرتی ہے ایسا محسوس ہوتا ہے کہ سر پر بہت بڑا وزن رکھا ہوا ہے کمزوری رات کے پسینے تکان بے زاری فاسفورک ایسڈ کی بہت ہی نمایاں علامت ہے۔ کئی مریضوں میں علامات فاسفورک ایسڈ کی بجائے فاسفورس طلب کرتی ہیں۔

نیٹرم میور دماغی حالت میں اگنیشیا سے قریبی مماثلت رکھتی ہے لیکن افسردگی اور زودرنجی اگنیشیا سے بھی زیادہ ہوتی ہے تسلی دینے سے مریض کو تکلیف ہوتی ہے اور مریض غصہ سے جھڑک دیتا ہے سر کی چوٹی میں درد ہوتا ہے اجنبی آوازوں سے دل لرزنے لگتا ہے کمزوری ہوتی ہے اگر اگنیشیا شفایاب نہ کر سکے تو نیٹرم میور آگے بڑھ کر شفا کے عمل کو کمال تک پہنچاتی ہے۔

ہم دیکھتے ہیں کہ اگنیشیا غم کے بد اثرات دور کرنے کے لئے فائدہ مند دوا ہے کیونکہ اگنیشیا کا مریض نکس سے بھی زیادہ بیرونی تاثرات قبول کرتا ہے۔ اگنیشیا ہسٹریا میں بھی مظہر دوا ہوتی ہے جب کبھی مریضہ ہنستی ہو کبھی روتی ہو یا دوسرے الفاظ میں مریضہ کا مزاج بدلتا رہتا ہو جذبات کے جوش سے ہر بار چہرہ سرخ ہو جاتا ہو۔ بسا اوقات ہنسی تشنجی شکل اختیار کر جاتی ہے اور چیخ پر ختم ہوتی ہے حتیٰ کہ سینہ میں تشنج ہونے لگتا ہے اور چہرہ نیلا پڑ جاتا ہے باؤ گولا کا احساس کہ جیسے کوئی گولا اٹھ کر حلق میں آرہا ہے اکثر ڈکار آنے سے اس احساس میں کمی واقع ہو جاتی ہے لیکن پانی پینے سے اس احساس میں اضافہ ہو جاتا ہے اور حلق میں مروڑ پڑتا ہے ممکن ہے مریضہ آدھی بے ہوش ہو جائے انگوٹھے مڑ جائیں اور چہرہ نیلا ہو جائے یہ علامت کیوپرم کے مریض

میں بھی نظر آتی ہے مریضہ آخر کار ایک لمبا سانس لیتی ہے اور ہوش میں آجاتی ہے۔
آیئے اب ہم ہسٹریا میں اگنیشیا کی مماثل ادویات پر غور کرتے ہیں۔
پلا ٹینا باؤ گولے کی مریضہ کی دوا ہے جب مریضہ بہت خبطی ہو مغرور ہو خود بین ہو۔
ہائیوسائمس اس وقت فائدہ مند ہے جب مریضہ نمایاں حسد رکھتی ہو شکی ہو اسے خوف ہو کہ کوئی اسے زہر دے کر مار ڈالے گا۔ اس وجہ سے مریضہ ہر قسم کی غذا کھانے سے انکار کر دیتی ہے۔

اگنیشیا کی مانند ایسا فوٹیڈا میں بھی باؤ گولا موجود ہے شکم میں ہوا بھر جاتی ہے جو پھیپھڑوں پر دباؤ پیدا کرتی ہے سانس لینے میں رکاوٹ پیدا ہو جاتی ہے جب اخراجات رک کر ہسٹریائی اینٹھنیں ہونے لگیں تو ایسا فوٹیڈا فائدہ مند دوا ہے۔

ماسکس ان مریضاؤں کی دوا ہے جو فوری غش کھا جاتی ہوں مریضہ کھانا کھانے لگتی ہے ایک دو لقمے کھاتی ہے اور غش کھا جاتی ہے مریضہ کے سینے میں مروڑ دار درد ہوتے ہیں ان دردوں سے ایسے محسوس ہوتا ہے کے مریضہ مر جائے گی مریضہ کا چہرہ نیلا ہو جاتا ہے اور منہ سے جھاگ نکلنے لگتا ہے ہو سکتا ہے مریضہ زبان دراز بھی ہو حتیٰ کہ یہ بے ہوشی کا باعث بھی بن جاتی ہے۔

ویلیریانا بھی ہسٹریا کی مریضاؤں کی دوا ہے جب معمولی سی ورزش سے سر درد ہونے لگے یہ مریضائیں ہمیشہ شکایت کرتی ہیں کہ ان کے حلق میں دھاگہ لٹک رہا ہے۔ شام کے بعد ان کے چہرے پر گرمی کی لہریں آتی ہیں ان سے معمولی سا درد بھی برداشت نہیں ہوتا اور یہ غش کھا جاتی ہیں ان کو ایسا احساس ہوتا ہے کہ کوئی گرم گرم شے معدہ سے اٹھ کر حلق میں آرہی ہے حلق میں گولے کا احساس ہوتا ہے۔ آپ کو اکثر اعضا میں درد کی علامت پر ویلیریانا استعمال کرنی پڑے گی یہ درد جوڑوں کے درد کی مانند ہوتے ہیں جب مریضہ بیٹھ جائے تو درد شدید ہو جاتے ہیں جب مریضہ حرکت کر رہی ہو تو درد غائب ہو جاتے ہیں۔
کوکولس بھی قریب قریب اگنیشیا کا مزاج رکھتی ہے پر حس پریشان بے چین چہرہ

ے خوف نظر آتا ہے یاداشت کی کمی دماغی پراگندگی چکر رحم مین مروڑ زبردست کمزوری اور متلی حتی کہ غشی ایک طرح کا سارے جسم پر نیم فالجی کیفیت کا حملہ ہوتا ہے حلق کے اوپری حصے میں دم گھٹنے کا احساس، سانس کی تنگی باؤ گولا کی بے بسی کی حالت غشی۔ کوکولس کی یہ علامات نیند کی کمی یارات کو زیادہ جاگنے سے یا کسی مریض کی تیمارداری میں جاگنے سے پیدا ہوتی ہیں۔

نکس موسکاٹا بھی ہسیٹریا میں مظہر دوا ہوتی ہے اعصابی تناؤ کے ہمراہ مسلسل جذباتی تبدیلیاں معمولی سی غذا کے بعد شکم میں ہوا کا زبردست بھراؤ مریضہ پر غنودگی غالب ہوتی ہے مریضہ منہ میں شدید خشکی کی شکایت کرتی ہے حالانکہ منہ کی رطوبت نارمل ہوتی ہے غشی کی جانب نمایاں میلان ہوتا ہے۔

بیلاڈونا بھی ہسیٹریا میں مظہر دوا ہوتی ہے جب مریضہ اودھم مچائے وحشی ہو اور مریضہ کا چہرہ سرخ ہو۔

زنک ویلیریانیٹ کو میں نے ہسیٹریا کی مریضاؤں کی ایک عام علامت یعنی کیڑوں کی سرسراہٹ میں استعمال کیا ہے یہ مریضائیں ایک جگہ ٹک کر نہیں بیٹھ سکتیں ان کی ٹانگیں حرکت کرتی رہتی ہیں پاؤں کی بے آرامی رحم کی خرابی کی بہت ہی عام علامت ہے میں دوا کی تین یا چھ طاقت استعمال کرتا ہوں اور میں ہر بار کامیاب رہا ہوں ایک بار بھی ناکام نہیں ہوا۔

اگنیشیا کا سر درد عموماً سر میں ایک دھبے ہوتا ہے ایسا احساس ہوتا ہے کہ کھوپڑی میں اس جگہ کیل ٹھونکا جارہا ہے معمولی سا دماغی کام یا کوئی بھی ناگوار کام یا عمومی کاموں سے زیادہ مشکل کام کوئی بھی سخت بو خواہ خوشبو ہو یا بدبو یا کوئی بھی جذباتی عمل جسے درست اعصابی نظام والا مریض بغیر کسی مشکل کے برداشت کر سکتا ہے اس کو بھی یہ سر درد شروع ہو سکتا ہے سر درد کا یہ حملہ نتے پر ختم ہوتا ہے۔ یہ سر درد اکثر نوبتی ہوتا ہے ہر دو دن بعد دوبارہ آجاتا ہے اکثر اوقات سر درد بہت زیادہ زرد صاف شفاف پیشاب آکر ختم ہو جاتا ہے۔

اور بھی بہت سی ادویات ہیں جن میں کھل کر پیشاب آجانے سے سر درد ختم ہو جاتا

ہے وہ ادویات ایکونائٹ۔ جلسی میم۔ کالمیا۔ میلی لوٹس البا۔ سینگونیریا۔ سلیشیا اور وریٹرم البم ہیں۔

کبھی کبھار اگنیشیا کا سر درد دھڑکن دار ہوتا ہے درد آنکھوں میں بھنوؤں میں اور ناک کی جڑ میں ہوتا ہے جگہ بدلنے سے کچھ وقت کے لئے افاقہ ہو جاتا ہے یہ بھی ممکن ہے کہ اگنیشیا کا سر درد بو جھل ہو جیسے کہ سر میں اجتماع خون ہوتا ہم آگے کی جانب جھکنے سے سر درد میں کمی آتی ہے کبھی کبھار جھکنے سے سر درد میں اضافہ ہو جاتا ہے یوں ہانیمن اس کو بدل بدل کر آنے والا تاثر کہتے ہیں اگنیشیا کے سر درد میں باتیں کرنے اور باتیں سننے سے اضافہ ہو جاتا ہے کافی بھی سر درد میں اضافہ کرتی ہے۔

اگنیشیا کی ادویاتی قوت اکساہٹ بڑھاتی ہے اس لئے اگنیشیا اینٹھنوں میں شفا بخش دوا ہے نہ صرف جن کی وجہ ہسیٹر یا ہو بلکہ وہ عورتیں جو ہسیٹر یا میں مبتلا نہیں ہوتیں صرف نازک مزاج ہوتی ہیں ان کی اینٹھنوں کی بھی شفایاب کرتی ہے۔بچوں میں بھی جذبات کی اکساہٹ سے اینٹھنیں شروع ہو جاتی ہیں جیسے کہ خوف اور ڈر مثال کے طور پر بچے کو مار پیٹ کے بعد اینٹھین ہونے لگیں بعد میں جب بچہ سو جائے تو نیند گے کے دوران بسور تا ہے عام حالات میں تو بچہ کسی علاج کے بغیر۔ تندرست ہو جاتا ہے لیکن جب کبھی نازک بچے کو مارا جاتا ہے۔ یا یہ مشکل بچے کے دانت نکلنے کے زمانے میں ہو یا خوف زدہ ہونے سے اینٹھنیں ہونے لگیں یا دماغی استسقاء کی وجہ سے تشنج ہونے لگیں تو اگنیشیا اس مشکل کو دور کر دیتی ہے ایسی اینٹھنیں جن کی دوا اگنیشیا ہو گی ان میں آپ کو مریض کا چہرہ موت کی زردی لئے نظر آئے گا۔ اگر چہ کچھ وقت کے لئے چہرہ سرخ بھی ہو سکتا ہے کسی ایک پٹھے میں پھڑکن موجود ہوتی ہے خاص طور پر چہرے یا پپوٹوں کے پٹھے میں۔ بچے کا جسم سخت ہو جاتا ہے جیسا کہ میں پہلے کہہ چکا ہوں اگنیشیا ان اینٹھنوں کی دوا ہے جو خوف، ڈر، غم، یا شدت جذبات سے پیدا ہوں۔

ممکن ہے پریشان عورتوں کو دردزہ کے دوران اینٹھنوں کے لئے اگنیشیا کی ضرورت پڑے لیکن دردزہ کی ان اینٹھنوں کو بیلاڈونا اور سٹرامونیم کی اینٹھنوں سے الگ کیا جانا ضروری

ہے بخار کی غیر موجودگی یا شدید اجتماع خون کی علامات سے اور ہائیو سائمس سے بھی الگ کرنا ضروری ہے جس میں نہ تو غشی ہوتی ہے نہ مالیخولیا۔

جذبات سے پیدا ہونے والی اینٹھنوں میں جب تک کہ آپ کے دماغ میں تمام ادویات کا فرق موجود نہ ہو تو آپ تیز شفا مہیا نہیں کر سکتے شفا کا عمل تیز ترین ہونا چاہیے۔ اوپیم بھی اگنیشیا کی مانند جذبات کے فوری اثرات کے تحت پیدا ہونے والی اینٹھنوں کی دوا ہے لیکن مزمن مرض میں اوپیم کچھ کام نہیں آتی اوپیم میں بھی مار کے خوف اور ڈر سے مرض میں اضافہ ہو جاتا ہے جسم اکڑ جاتا ہے چہرے اور منہ کے پٹھے پھڑکتے ہیں یوں یہ بالکل اگنیشیا سے مماثل دوا ہے لیکن اختلافی علامت اوپیم کا چہرہ سیاہی مائل سرخ اور اس پر دھبے ہوتے ہیں اور مریض اینٹھنوں کے ہمراہ اگنیشیا کی نسبت زور زور سے چیخیں مارتا ہے۔

گلونائن سر میں اچانک اجتماع خون پیدا کرتی ہے جس طرح کہ اوپیم کی علامت ہے اوپیم اور اگنیشیا کی مانند گلونائن بھی اچانک جذبات کی شدت سے پیدا ہونے والے اثرات دور کرنے کے لئے استعمال کی جا سکتی ہے گلونائن کی اینٹھنوں میں انگلیاں کھل جاتی ہیں یہ علامت آپ کو سیکیل کار میں بھی ملے گی۔

وریٹرم البم بھی شدت جذبات سے پیدا ہونے والی اینٹھنوں میں مفید دوا ہے لیکن وریٹرم کا چہرہ سرد اور نیلا ہوتا ہے اور پیشانی پر سرد پسینہ آتا ہے۔

ہائیو سائمس میں بھی اچانک پٹھے پھڑکتے ہیں اور یہ پھڑکن اگنیشیا سے زیادہ ہوتی ہے پہلے ایک بازو کے پٹھے پھڑکتے ہیں پھر دوسرے بازو کے پٹھے پھڑکتے ہیں تمام حرکات زاویہ دار ہوتی ہیں منہ کے کونوں پر کافی مقدار میں جھاگ ہوتا ہے مریض وحشی محسوس ہوتا ہے۔

غصہ اور شدت جذبات سے پیدا ہونے والی اینٹھنوں میں بیلاڈونا دوسری تمام ادویات سے زیادہ مظہر دوا ہوتی ہے چہرہ سرخ اور چمکدار ہوتا ہے آنکھوں میں وحشیانہ تناؤ ہوتا ہے سر گرم اور حنجرہ میں مروڑ پڑتے ہیں۔

اوپیم اس بچے کی بہتر دوا ہے جس کو اپنی ماں کے بجائے کوئی دوسری عورت دودھ پلا

رہی ہو اور اس کا پیشاب رک جائے۔

کیوپرم ان اینٹھنوں کی دوا ہے جن میں انگلیاں مضبوطی سے بند ہو گئی ہوں منہ اور چہرے کی نیلاہٹ نمایاں ہوتی ہے کوئی بھی سیال پینے سے حلق میں سے غر غر کی آواز سنائی دیتی ہے۔

بچوں کی اینٹھنوں میں جو غصہ یا جذبات کی شدت سے پیدا ہو جاتی ہیں کیموملا فائدہ مند دوا ہے اور ان ہی علامات پر اگنیشیا سے الگ کی جا سکتی ہے کیونکہ بچے کا میلان تند خوئی اور غصہ کی جانب ہوتا ہے بچے کا ایک رخسار سرخ اور دوسرا زرد ہوتا ہے چہرے اور سر پر گرم گرم پسینہ آتا ہے۔

اگنیشیا دکھتے ہوئے گلے کی دوا بھی ہے مریض شکایت کرتا ہے کہ اس کے گلے میں ڈاٹ لگا ہوا ہے غذا کھاتے وقت یہ احساس کم ہو جاتا ہے اور جب غذا نہ کھا رہا ہو تو یہ احساس بڑھ جاتا ہے۔ جب آپ گلسوؤں کا معائنہ کریں گے تو آپ کو ان پر آرائشی زخم نظر آئیں گے جن کا رنگ زردی مائل سفید ہوگا۔ حلق میں سکڑاؤ کا احساس ہوتا ہے اعصابیت اور بے خوابی ہوتی ہے۔

اگنیشیا کی کھانسی حلق کے سکڑاؤ کی وجہ سے اٹھتی ہے جیسے حلق میں کوئی پر موجود ہے مریض جتنا زیادہ کھانستا ہے جھنجھناہٹ اتنی زیادہ ہوتی جاتی ہے اگنیشیا بخار میں بھی استعمال کی جا سکتی ہے جب کہ لرزہ کے دوران پیاس لگتی ہو جب چولہے کی گرمی یا کسی بھی قسم کی مصنوعی گرمی سے افاقہ ہوتا ہو یہ عام علامت نہیں ہے یہ نکس وامیکا سے مختلف علامت ہے نکس میں کپڑا اوپر لینے سے کوئی افاقہ نہیں ہوتا نہ ہی چولہے کے قریب افاقہ ہوتا ہے۔ کیپسیکم میں گرم پانی کی بوتل کی ٹکور سے افاقہ ہوتا ہے لیکسیس میں گرمی اور آگ کی خواہش موجود ہے اس کے باوجود سردی میں کمی واقع نہیں ہوتی۔ آرسنک کی سردی کو گرمی پہنچانے سے افاقہ ہوتا ہے دوسری ادویات جن میں گرمی سے افاقہ ہوتا ہے وہ رسٹاکس۔ مینینتھس۔ نکس موسکاٹا اور سباڈلا ہیں۔

اگنیشیا کا آلات تناسل پر اثر بھی واضح کیا جانا ضروری ہے ہم دیکھتے ہیں کہ اگنیشیا پر درد ماہواری میں مظہر دوا ہوتی ہے لیکن ماہواری کے قولنجی دردوں میں مظہر دوا ہے شکم کے نچلے حصے کا بوجھ نچلی جانب ہوتا ہے مریضہ میں ہسٹیریا کی علامات ظاہر ہوتی ہیں یہ درد بالکل دردزہ کی مانند ہوتے ہیں دردوں کو جگہ بدلنے لیٹ جانے اور دبانے سے افاقہ ہوتا ہے ماہواری سیاہی مائل اور وافر مقدار ہوتی ہے یہاں پر نزدیک ترین مماثل دوا کولوسنتھ ہے اس میں بھی رحم کے اندر مروڑ اور ماہواری سیاہی مائل ہوتی ہے لیکن کولوسنتھ کا کمر درد اسے دوسری ادویات سے ممتاز کرتا ہے چھوٹی کمر میں کمزوری اور لنگڑے پن کا احساس ہوتا ہے جیسے کہ مریض کو فالج ہونے والا ہو جب مریضہ چلتی ہے تو اعضا کانپنے لگ جاتے ہیں اس کے علاوہ مریضہ جسم کے خلاؤں میں خالی پن کی شکایت کرتی ہے خاص طور پر سینہ اور شکم میں خالی پن کا احساس ہوتا ہے۔

گاہے گاہے پلساٹیلا بھی ماہواری کے قولنجی دردوں میں مظہر دوا ہوتی ہے جب ماہواری سیاہی مائل اور دیر کے بعد آتی ہو ماہواری رک رک کر آتی ہو مریضہ کو سردی محسوس ہوتی ہے جتنے درد شدید ہوں سردی بھی اتنی ہی زیادہ محسوس ہوتی ہے رحم کے قولنجی دردوں میں اگنیشیا سے مماثل تیسری دوا کیموملا ہے کیموملا اپنی دماغی علامات سے پہچانی جاتی ہے مریضہ زبردست چڑچڑی ہوتی ہے خوش خلقی سے جواب دینا بھی گوارا نہیں کرتی۔

میں چاہتا ہوں کہ آپ میگنیشیا میور کو یاد رکھیں جسمیں رحم کے مروڑ دار دردوں کے ہمراہ رحم کی سختی بھی موجود ہے خواہ یہ سختی کینسر کی ہو یا نہ ہو۔

ایکٹیا ریسی موسا اس وقت مظہر دوا ہوتی ہے جب رحم کے مروڑنے والے درد ایک طرف سے دوسری طرف اڑ کر جاتے ہوں۔

شکم کی خرابیوں میں اگنیشیا اس وقت مظہر دوا ہوتی ہے جب مریض کڑوے یا کھٹے ذائقے کی بلغم کی شکایت کرتا ہو منہ میں تھوک زیادہ ہو جو غذا پہلے مریض کو پسند تھی اس سے نفرت کرتا ہو مریض مخصوص غذا کی خواہش کرتا ہو مگر چکھ کر واپس کر دیتا ہو ممکن ہے قے

آجائے شکم میں درد بھی موجود ہوتا ہے مریض کو ہچکی لگ جاتی ہے غذا اور تمباکو سے اضافہ ہوتا ہے بچوں میں خاص طور پر جذبات سے اضافہ ہوتا ہے۔

شکم کے اوپری حصے میں خالی پن کا احساس ہوتا ہے اور جی بھی متلاتا ہے چند مریضوں کو خالی ہوا کے ڈکار آتے ہیں غذا کھانے سے افاقہ ہوتا ہے مریض جو کچھ رات کو کھاتا ہے صبح کو اس کی قے کرتا ہے انتڑیوں میں بھی ابتری ہوتی ہے شکم کے اپریشن کے بعد اگر ہچکیاں آنے لگیں تو ہائیوسائمس بہترین دوا ہے۔

جب اشیاء گرم گرم پینے سے ہچکی آنے لگے تو سٹرامونیم اور وریٹرم البم۔

جب ٹھنڈا پینے سے ہچکی آنے لگے تو پلساٹیلا اور آرسنک۔

جب بچے کو دودھ پلانے کے بعد جھٹکوں میں ہچکی آتی ہو تو ٹیوکریم میرم ویرم۔

جب معمولی سے اشتعال سے ہچکی آنے لگے تو نکچو پوٹم۔

جب حلق میں تشنجی رکاوٹ ہو زبان سوجی ہوئی ہو شکم میں ہوا بھری ہو تو سلفیورک ایسڈ۔

جب ہچکی کے ہمراہ سینہ میں چبھن دار درد ہوں غذا کھانے کے بعد معدہ میں خالی پن کا احساس ہو تو امونیم میور۔ بڑھاپے کی ہچکی جن سنگ (مترجم)۔

شراب کے بعد ہچکی۔ رنین کیولس بلبوسس (مترجم)۔

کونین کے غلط اور بے جا استعمال کے بعد ہچکی (چائنا نیٹرم میور) (مترجم)۔

غذا کھانے کے فوراً بعد ہچکی شکم پھولا ہوا (ریٹھنیا) (مترجم)۔

اگنیشیا مقعد باہر نکل آنے میں مفید دوا ہے خواہ بواسیر ہو نہ ہو آپ کو ایک اور علامت بتاؤں مقعد میں گھائل کر دینے والے درد موجود ملیں گے ممکن ہے مقعد باہر نکل آنے سے مریض کو شدید تکلیف ہو اس وقت بھی جبکہ پاخانہ نرم ہو لیکن سوراخ مقعد میں تکلیف دہ احساس ہوتا ہے جو پاخانہ کرنے کے بعد بڑھ جاتا ہے بیٹھنے سے بہتری ہوتی ہے مقعد میں کیڑوں کی وجہ سے خارش ہوتی ہے ان حالات میں بسا اوقات اگنیشیا بہت بہتر دوا ہوتی ہے۔

کہا جاتا ہے کہ انڈیگو (نیل) چنونوں کی دوا ہے خاص طور وہ بچے جو مالیخولیا کا شکار ہوں ان کو روزانہ صبح اور رات کو شہد کھلایا جائے تو چنونوں میں افاقہ ہو جاتا ہے اس تعلق سے ٹیو کریم کو بھی یاد رکھیں۔

اگنیشیا آنکھوں کی کئی اقسام کی علامات پیدا کرتی ہے اور آنکھوں کے کئی امراض میں فائدہ مند ہے۔ ایگریکس کی مانند اگنیشیا کا مریض بھی آنکھیں جھپکا تا رہتا ہے جس کے ہمراہ چہرے کے پٹھوں میں اینٹھن ہوتی ہے آنکھوں میں اعصابی درد ہوتا ہے یہ درد بہت شدید ہوتا ہے درد کے ہمراہ بسا اوقات حلق میں گولا اٹھنے کا احساس ہوتا ہے۔

اگنیشیا آنکھوں کی شدید سوزش میں بھی کار آمد دوا ہے جب کہ روشنی سے بہت خوف آتا ہو اور آنکھوں میں ریگ کا احساس ہو۔ اگنیشیا کا دانت درد دو کھانوں کے دوران زیادہ ہوتا ہے کھاتے وقت کم ہوتا ہے اب یہ حلق کی علامات کے ساتھ مکمل ہم آہنگی ہے حلق میں گولے کا احساس جو کھانا نگلتے وقت محسوس ہوتا ہے کھانے کے وقفے کے دوران محسوس نہیں ہوتا ہو سکتا ہے کہ گولے کو نگلتے وقت دکھن ہو لیکن یہ دکھن غذا نگلتے وقت زیادہ ہوتی ہے یہ علامت اگنیشیا کی راہ نما علامت ہے اس علامت کی وجہ سے اگنیشیا گلے کی خرابی میں بھی استعمال کی جاتی ہے گلسوئے سوجے ہوئے ہوتے ہیں اور ان پر سفید رنگ کے دھبے ہوتے ہیں حتی کہ جب درج بالا علامات اگر خناق میں بھی موجود ہوں تو بھی اگنیشیا فائدہ مند دوا ہے۔ زنکم اگنیشیا اور نکس وامیکا سے خاص تعلق رکھتی ہے اور اگنیشیا کی پیروی کرتی ہے۔ لیکن نکس وامیکا کی دشمن ہے خاص طور پر دماغی امراض میں نیٹرم میور اگنیشیا کی پیروکار ہے۔

لیکچر نمبر ۱۸

سپائی جیلیا اینتھل منٹگا۔ کورارے اور جگلنڈ یسیا

سپائی جیلیا

سپائی جیلیا بھی لوگانی ایسیا (Loganiaceae) گروہ کی رکن ہے بطور دوا اس کو سمجھنا کوئی مشکل کام نہیں ہے اگر ہم اس خیال سے ابتدا کریں کہ سپائی جیلیا رگوں پر اثر انداز ہوتی ہے اور اس کی سب سے نمایاں علامت اعصابی درد ہے (Neuralgia) اعصابی دردوں کے ہمراہ ہمیں سر کی بالا ضافت علامات ملتی ہیں خواہ اعصابی درد ہوں یا نہ ہوں مگر مریض دماغی طور پر خوف اور پریشانی میں مبتلا ہوتا ہے اور پیش گوئیاں کرتا ہے کہ کچھ نہ کچھ ہونے والا ہے۔

یہ اعصابی درد کے پریشان مریضوں کی ایک عام علامت ہے خاص طور پر وہ مریض جن کے اعصاب بہت کمزور ہو چکے ہوں یہ علامات ان میں نظر آتی ہے سپائی جیلیا کی ایک اور علامت جو کبھی کبھار ظاہر ہوتی ہے وہ نوک دار اشیاء سے خوف ہے مثال کے طور پر مریض ایک عام سوئی یا پن سے خوف زدہ ہو جاتا ہے مریض کو نوبتی طور پر پریشانی اور روحانی تکلیف ہوتی ہے۔

اعصابی درد سب سے پہلے سر پر حملہ آور ہوتا ہے درد سر کی چوٹی سے شروع ہوتا ہے اور آگے کی جانب آکر بائیں آنکھ پر ٹھہر جاتا ہے ممکن ہے رخسار میں بھی درد ہو خاص طور پر بائیں رخسار میں جلن دار جھٹکے دار اور پھاڑنے والا درد ہوتا ہے کسی طرح کے شور یا بے ہنگم

آواز سے درد میں اضافہ ہو جاتا ہے جسم کی حرکات اور موسم کی تبدیلی سے بھی اضافہ ہوتا ہے خاص طور پر طوفانی موسم میں درد شدید ہو جاتا ہے درد کی انتہا پر صفراوی قے آتی ہے اشتعال کا وقفہ نمایاں ہوتا ہے درد سورج طلوع ہوتے ہی شروع ہو جاتا ہے دن کے دوران بڑھتا ہے دوپہر کو درد عروج پر ہوتا ہے اور سورج ڈھلنے کے ساتھ ساتھ کم ہوتا جاتا ہے اور سورج غروب ہوتے ہی درد ختم ہو جاتا ہے۔ ایسے سر درد جن میں مریض شور یا جسمانی حرکت برداشت نہ کر سکتا ہو۔ سپائی جیلیا کی ضرورت ہوتی ہے آنکھوں کے اعصابی درد میں سپائی جیلیا ہماری سب سے اہم دوا ہے درد کسی آنکھ میں بھی ہو سکتا ہے لیکن اکثر بائیں آنکھ ہوتی ہے ہو سکتا ہے کہ روشنی سے خوف بھی شامل ہو کیونکہ آنکھ میں معمولی سی سوزش بھی ہوتی ہے آنکھوں میں تیز بھالا مارنے کا سا درد ہوتے ہے یا درد آنکھ سے ادھر ادھر پھیلتا ہے آنکھ کا ڈیلا بہت پر حس ہوتا ہے آنکھوں کے ڈیلے سوجے ہوئے محسوس ہوتے ہیں یا ایسا محسوس ہوتا ہے کہ ڈیلے اپنی جسامت سے بڑھ گئے ہیں اور اپنی جگہ میں سما نہیں سکتے ان علامات کے علاوہ آنکھوں سے پانی بہتا ہے اور زکام بھی ہوتا ہے۔"

سپائی جیلیا کے ساتھ تین ادویات کا موازنہ ضروری ہے پہلی دوا میز ریم ہے یہ دوا بھی آنکھوں کے اعصابی درد میں فائدہ مند ہے درد آنکھ سے شروع ہو کر نچلی جانب جاتے ہیں آنکھوں میں ٹھنڈک کا احساس ہوتا ہے جیسے کہ آنکھوں پر سرد ہوا چل رہی ہے جب ہڈیاں بھی مرض میں مبتلا ہوں یا پارہ زیادہ استعمال کیا گیا ہو تو میز ریم دوا ہوتی ہے۔

آنکھوں کے اعصابی درد میں استعمال ہونے والی دوسری دوا تھوجا ہے۔ میز ریم کی مانند تھوجا میں بھی آنکھوں کی ٹھنڈک کا احساس ہوتا ہے لیکن تھوجا کا درد الٹے رخ جاتا ہے یعنی نچلی جانب کی بجائے اوپر کی جانب اور عقبی جانب۔

تیسری دوا کو یاد رکھنا بہت ضروری ہے دوا سیڈرون ہے اس کے درد وقت کے پابند ہوتے ہیں۔ سپائی جیلیا دل کے امراض کی دوا ہے جب سینہ کی بائیں جانب تیز اور چبھن دار درد ہوتا ہو درد بازو اور گردن میں جاتا ہو۔ دل پر ہاتھ رکھنے سے بلی کی خرخر جیسی آواز

محسوس ہوتی ہو مریض اپنے ہاتھوں یا بازوؤں کو معمولی سی حرکت بھی نہ دے سکتا ہو لیٹ بھی نہ سکتا ہو نبض اور دل کی دھڑکن میں ہم آہنگی نہ ہو۔

سپائی جیلیا کو شکم کے کیڑوں میں بھی استعمال کیا جا سکتا ہے سپائی جیلیا اس وقت دینی چاہیے جب شکمی سوزش کی وجہ سے بھینگا پن ہو گیا ہو چہرہ زرد ہو آنکھوں کے اوپر جھٹکے آتے ہوں آنکھوں کے گرد نیلے حلقے ہوں مریض جب صبح بیدار ہوتا ہے تو متلی ہوتی ہے اور غش کھا جاتا ہے جب کہ مریض کو صبح کے وقت بھوک بھی لگی ہوتی ہے ناشتہ کرنے سے افاقہ ہوتا ہے ناف کے نزدیک قولنجی درد ہوتا ہے پاخانہ میں کیڑے اور آؤں خارج ہوتی ہے۔

کورارے

کورارے یا ڈوراری جنوبی امریکہ کا مشہور زہر ہے جس کو تیروں پر لگایا جاتا تھا اس کو سٹرکنو ٹاکسی فیرا پودے کی چھال سے نکالا جاتا ہے تجارتی مقاصد کے لئے تیار کیا ہوا سیاہی مائل بھوری لئی کی صورت ہوتا ہے اس زہر کا پھر تیلا ترین عنصر کورارین ہے۔

کورارے حرکتی اعصاب کے گول دائرہ پر اثر انداز ہوتی ہے اور بغیر کسی احساس کے حرکتی فالج پیدا کرتی ہے جب اس کو اندرونی طور پر استعمال کیا جائے تو شدید علامات پیدا ہوتی ہیں اچانک چکر جن کے ہمراہ ٹانگوں میں شدید کمزوری اس کے بعد جلد یا بدیر صفراکی قے آتی ہے۔بہت دیر پہلے میں نے ایک مریض کا علاج کورارے کی ۵۰۰ ویں طاقت سے کیا تھا مریض کو جگر کا کینسر تھا مریض کو دن ۱۰ بجے یا ۱۱ بجے صفراکی قے آتی تھی قے آنے کے بعد سردی لگتی تھی اور قے تین یا چار ہفتوں سے جاری تھی کوئی دوا بھی قے کو بند نہ کر سکی۔چونکہ مریض کو چکر آتے تھے جیسا کہ میں اوپر ذکر کر چکا ہوں آخر کار میں نے اس کو کورارے دی قے مکمل طور پر بند ہو گئی مریض اس کے بعد دو یا تین ماہ زندہ رہا۔

ڈاکٹر پی ٹیٹ کورارے کو سانس کی تنگی میں استعمال کرنے کا مشورہ دیتے ہیں جب مریض کا مرض بہت گہرا ہو چکا ہو۔وہ مشورہ دیتے ہیں کے کورارے کی تین یا چھ طاقت دی

جائے اس گروہ میں کئی ایسی ادویات موجود ہیں جو نکس وامیکا سے مماثلت رکھتی ہیں۔

جگلنڈیسیا

جگلنڈیسیا کا گروہ خون کو تارکول کی مانند سیاہ بنادیتا ہے یہ تمام ادویات جریان خون پیدا کرتی ہیں جگلنس سائی نیریا۔ جگلنس کیتھارٹیکا۔ جگلنس ریجیا۔

جگلنس ریجیا یا (اخروٹ) ماہواری میں فائدہ مند ہے جب ماہواری جلد جلد آتی ہو اور خون کی بجائے سیاہ لوتھڑے خارج ہوتے ہوں اس گروہ کی تمام ادویات جلد پر کھجلی پیدا کرتی ہیں سب سے زیادہ اہم جگلنس سائی نیریا ہے جس کو کبھی کبھار جگلنس کیتھارٹیکا بھی کہہ دیا جاتا ہے۔

جگلنس سائی نیریا گدی کے سر درد کے لیئے بہترین دوا ہے تیز اور گولی مارنے کا سا سر درد ہوتا ہے جب یہ علامت موجود ہو تو آپ اس دوا کو دماغ اور ریڑھ کی ہڈی کے امراض میں استعمال کرسکتے ہیں جگلنس سائی نیریا یرقان بھی پیدا کرتی ہے بالکل نکس کی مانند جگر میں چبھن دار درد ہوتا ہے اور دائیں شانے کی ہڈی کے نیچے درد ہوتا ہے (چیلیڈونیم۔ برائی اونیا) مریض صبح ۳ بجے جاگ جاتا ہے اور پھر نہیں سو سکتا ان علامات کے ہمراہ گدی کا سر درد ہوتا ہے جیسا کہ اوپر ذکر کیا جاچکا ہے پاخانے صفراوی یا زردی مائل سبز ہوتے ہیں سوراخ مقعد میں جلن اور مروڑ پڑتے ہیں۔

استسقاء سینہ میں جگلنس سائی نیریا اس وقت فائدہ مند ہے جب جلد پر سرخ رنگ کے دھبے ہوں بالکل ایسا محسوس ہو جیسے کہ پسو کاٹ گیا ہے۔

لیکچر نمبر ۱۹

اریسیا (سوسن)

پودوں کا یہ گروہ جس کا آج ہم مطالعہ شروع کریں گے وہ اریسیا ہے(Araceae) لیکن اگر زیادہ درست کہا جائے تو اریو آئیڈیا(Aroideae) اس گروہ کے پودوں کے رس کم یا زیادہ درشت ہوتے ہیں۔ ڈائی فن بیکیا۔ جب منہ میں رکھا جائے تو منہ میں چھالے پیدا ہو جاتے ہیں منہ میں زردی مائل سفید جھلی بن جاتی ہے ہونٹوں زبان اور منہ کے اندر زخم پیدا ہو جاتے ہیں۔ ہمارے کالج کے ایک طالبعلم نے اس کی آزمائش کی تھی اس وقت سے لے کر اب تک یہ دوا منہ کے شدید چھالوں میں (منہ آنا) استعمال کی جا رہی ہے۔ اس گروہ کی ارکان ادویات جن پر ہم غور کریں گے وہ آرم ٹری فائلم۔ آرم ڈریکو نیٹیم۔ کیلیڈیم۔ پوتھوس فوئٹیڈا۔ آکورس۔ (اس کی بابت ہم کچھ بھی نہیں جانتے) اور ڈائی فن بیکیا ہیں۔

آرم ٹری فائلم۔

اریسیا

کیلیڈیم
ڈریکو نیٹیم
پوتھوس فوئیٹڈا
آکورس
ڈائی فن بیکیا

ایلی ایتھس۔ اموینم کاسٹیکم۔ نائٹرک ایسڈ
میوراٹک ایسڈ۔ لائیکوپوڈیم۔ سلینیم۔ گریفائٹس
بالسم آف پیرو
پکس لیکوئیڈا
گوائیکم
اری اوڈ کشن کیلی فورنیم

آرم ٹری فائلم

آرم اس گروہ کی پہلی دوا ہے آج ہم اس کا مطالعہ کریں گے اس دوا کی کہانی بڑی دلچسپ ہے آج سے ۸۰ سال پہلے سرخ بخار کی وبا پھیلی تھی کوئی بھی مریض جو ابتدا میں ہی شفایاب نہ ہو سکا مر گیا ایلوپیتھی اور ہومیوپیتھی دونوں کا نتیجہ ایک جیسا ہی رہا وجہ صرف یہ تھی کہ ہمارے پاس تو دوا ہی موجود نہ تھی جو وبا کی علامات پر حاوی ہوتی۔ ایک غریب خاندان جو کہ ایک چھوٹی سی گلی میں رہتا تھا اس کے پانچ بچے سرخ بخار میں مبتلا ہو گئے ان بچوں کو دیکھنے کے لئے جس معالج کو بلایا گیا اس کے کئی مریض عام ادویات کے استعمال سے جن کو معالج فائدہ مند سمجھتا تھا مر گئے تھے معالج نے سوچا کہ کوئی نئی دوا دی جائے اس وقت تک آرم ٹری فائلم کی

تھوڑی بہت آزمائش ہو چکی تھی اور چند خاص علامات کی پہچان موجود تھی ان علامات پر اس نے دوا کا انتخاب کیا اور نچلی طاقت میں مریضوں کو دوا کھلادی تمام مریض صحت یاب ہو گئے اس کے بعد وبا کے دوران چند اور مریضوں کو بھی آرم دی گئی اور نمایاں کامیابی ہوئی اس وقت سے لیکر اب تک آرم ٹری فائلم کو خناق۔ سرخ بخار کی بد حالت میں اور ایسے بخاروں میں جن کی مماثلت ٹائی فائڈ بخار سے ہو مفید دوامانا گیا ہے۔ سرخ بخار میں ہم آرم ٹری فائلم اس وقت استعمال کریں گے جب ناک اور منہ سے خراش دار پانی نکلتا ہو ناک اور اوپر والے ہونٹ پر دکھن اور کھردرا پن پیدا کرتا ہو۔ زبان سوج جاتی ہے حلمہ زبان بڑے اور سرخ ہو جاتے ہیں زبان میں کھردرے پن کا احساس ہوتا ہے ایسا محسوس ہوتا ہے کہ زبان بلی کی زبان جیسی ہو گئی ہے حلق میں دکھن ہوتی ہے گلسوئے سوج جاتے ہیں اکثر خشک کھانسی ہوتی ہے جو بچے کو جھکا دیتی ہے بچہ بلاارادہ گلے پر ہاتھ رکھتا ہے تاکہ درد میں افاقہ ہو منہ سے نکلنے والا پانی ہونٹوں اور ارد گرد کی جگہوں پر دکھن پیدا کرتا ہے پھٹاو آجاتے ہیں ان سے خون نکلتا ہے اور ان پر کھرنڈ بن جاتے ہیں حتیٰ کہ تھوک بھی خراش دار ہوتا ہے بچہ اپنا منہ نہیں کھولتا جسمانی اور دماغی طور پر بچہ برانگیختہ ہوتا ہے تنک مزاج ہوتا ہے پس آپ دیکھ لیں کہ آرم ٹری فائلم کیسی سوزش آفریں دوا ہے بچہ بے آرام کروٹیں بدلتا ہے غصہ میں ہوتا ہے رات بھر سو نہیں سکتا ممکن ہے کہ سرخ باد نکل آئے اور جلد کی دو تہیں اکھڑیں۔ کبھی کبھی سرخ باد کے دانے سیاہی مائل ہوتے ہیں سرخ باد مکمل طور پر باہر نہیں آتا بچہ اپنی ناک میں انگلی گھسیڑتا ہے ناک کو نوچتا ہے چھتا ہے یا ناک کی ایک جگہ کو نوچتا رہتا ہے حتیٰ کہ وہاں سے خون نکل آتا ہے۔

جب مرض کی حالت معتدل ہو تو بہت زیادہ پیشاب آتا ہے لیکن شدت مرض میں پیشاب کم آتا ہے یہ دوا کے عمل پذیر ہونے کی علامت ہے لیکن جب بہت بری حالت ہو اور

پوتھوس فوٹیڈا

دمہ میں آپ اس دوا کو یاد رکھیں جب معمولی سی گرد سانس کے ہمراہ اندر جانے سے دمہ میں اضافہ ہو جاتا ہو مثال کے طور پر گندم کے بھوسے کی گرد۔ دمہ کو پاخانہ آجانے سے افاقہ ہو جاتا ہے اس کی علامات میں باؤ گولہ (ہسٹیریا) بھی موجود ہے مریضہ غائب دماغ ہوتی ہے تنک مزاج ہوتی ہے ہسٹیریا کے دورے کزاز کی مانند ہوتے ہیں شکم میں زبردست ہوا بھر جاتی ہے۔